امالی الشیخ الطوسی



شیخ الطائفۃ ابی جعفر بن محمد بن الحسن الطوسی

امالی الشیخ الطوسی



تالیف

محدث و محقق حضرت علامہ شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سیّد منیر حسین رضوی

نظر ثانی

حجۃ الاسلام علامہ ریاض حسین جعفری فاضلِ قم

ناشر

ادارہ منہاج الصالحین

جناح ٹاؤن، ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور

فون: 35425372

کتاب : امالی الشیخ الطوسی 

تالیف : محدث و محقق حضرت علامہ شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ : حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سیّد منیر حسین رضوی

نظر ثانی : حجۃ الاسلام علامہ ریاض حسین جعفری فاضل قم

پروف ریڈنگ : شیر محمد عابد مولائی

فنی تعاون : معصومہ بتول جعفری ایم اے، محمد عمران حیدر جعفری

تزئین : زہرا بتول جعفری، محدثہ بتول جعفری

اشاعت : جنوری 2013ء

تعداد : ایک ہزار

ہدیہ : 350 روپے

ملنے کا پتہ

ادارہ منہاج الصالحین ۔ لاہور

الحمد مارکیٹ فسٹ فلور دکان نمبر 20 ۔غزنی سٹریٹ ۔ اردو بازار ۔ لاہور

فون: 042-37225252 ، 0301-4575120


بسم الله الرحمن الرحيم



ترتیب

باب دوم





باب سوئم



بابِ چہارم

باب پنجم





عرضِ ناشر

بحمد للہ امالی شیخ صدوق اور امالی شیخ مفید کے بعد ہمیں امالی شیخ الطائفہ طوسی علیہ الرحمہ شائع کرنے کا شرف بھی حاصل ہو رہا ہے۔ مذہب حقہ اثنا عشریہ میں اِن بزرگوں کا جو مقام اور خدمات ہیں اُن سے اگرچہ ہر باشعور مومن واقف ہے اور تہ دل سے اُن کا معترف اور ممنون ہے۔ مگر افسوس کہ اُردو زبان و ادب کی تقریباً چار سو سالہ نثری تاریخ کے باوجود ان معتبر کتب کا ترجمہ نہ ہوا تھا۔ عربی زبان سے ان کے ادوار تراجم کرنے کے لیے ہم نے جناب حجۃ الاسلام علامہ سید منیر حسین رضوی دام عزہٗ کی خدمات حاصل کی ہیں، جو نہایت پرہیز گار، متقی اور باعمل عالمِ دین ہیں اور مذہب کی بے لوث علمی خدمت کے لیے پیش پیش رہے ہیں۔

امالی شیخ الطائفہ محمدؐ و آلِ محمدؐ سے مروی انمول روایات و اخبار کا وہ خزانہ ہے جو دنیا و آخرت کی امارت کا ضامن بن سکتا ہے۔ عقائد کی پختگی، مذہب کی تفہیم، تاریخ کی تعلیم، فقہ کی ترویج اور عمل کی ترغیب سے مملو ہم تک پہنچا کر شیخ ممدوح نے عظیم کارنامہ انجام دیا ہے۔ اُن کے بے شمار علمی شاہکار تشیع کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کا باعث بنے۔ ہمارے لیے باعثِ فخر ہے اور لائق تقلید ہیں، ان شاء اللہ ان کے تراجم کی یکے بعد طباعت و اشاعت کا اہتمام ہماری اوّلین خواہش ہے۔

کتاب ہذا کی تصحیح ترجمہ پروفیسر مظہر عباس صاحب نے کی اُن کا شکریہ بھی ہم پر واجب ہے۔ نیز ہم اس کے بھی تہہ دل سے ممنون ہیں۔ پوری کوشش کی گئی کہ کتاب میں پروف ریڈنگ کے کڑے عمل کو بطریق احسن نبھایا جائے نیز کمپوزنگ کا بھی خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ ادارہ کی دیگر کتب کی طرح یہ کاوش بھی اپنا مقام حاصل کر کے رہے گی۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس کتاب کا اچھا استقبال ہوا۔ کتاب ہاتھوں ہاتھ بک گئی۔ چونکہ پہلے ایڈیشن میں فقط ترجمہ پیش کیا گیا تھا۔ قارئینِ محترم کی خواہش پر عربی عبارت بھی ساتھ پیش کردی گئی ہے۔ ایک تو کتاب کی وثاقت بڑھ گئی ہے اور ساتھ اگر کوئی متنِ روایت پڑھنا چاہتا ہے تو اس کے لیے سہولت بھی ہے۔ کتاب کا سائز بھی تبدیل کر دیا گیا ہے، اس لیے حجم بھی بڑھ گیا ہے۔

ہمارا آیندہ قدم ''جواہر الامالی وتفسیر اللعالی'' ہے جس میں ہر سہ امالی سے منتخب روایات کی شرح وبسط کا کام کیا جائے گا اور تقابلی وتفصیلی مطالعہ کا تجزیہ پیش کیا جائے گا۔ نیز مؤلفین (شیخ الصدوق، شیخ المفید اور شیخ الطائفہ کی علمی خدمات کو بھی ساتھ ساتھ رکھا جائے گا۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

الداعی الی الخیر

ریاض حسین جعفری فاضلِ قم

صدر نشین ادارہ منہاج الصالحین لاہور

باب اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سخت دل انسان اللہ سے دُور رہتا ہے

(حدثنا) الشيخ المفيد أبو على الحسن بن محمد بن الحسن الطوسى رحمه الله بمشهد مولانا أمير المؤمنين على بن ابى طالب صلوات الله عليه قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسين بن على الطوسى رحمه الله فى شهر ربيع الأول من سنة خمس وخمسين وأربعمائة قال: أملى علينا أبو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان رحمه الله قال: حدثنا أبو الطيب الحسن ابن على بن محمد التمار قال: حدثنا محمد بن أحمد قال: حدثنى جدى قال: حدثنا على بن حفص المدائنى قال: أخبرنا ابراهيم بن الحرث عن عبدالله بن دينار عن أبى عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: لا تكثروا الكلام بغير ذكر الله، قال: كثرة الكلام بغير ذكر الله تقسو القلب، ان أبعد الناس من الله القلب القاسى

ابوعمر نے رسولؐ خدا سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ زیادہ گفتگو مت کرو، کیونکہ اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ گفتگو کرنے سے دل سخت ہو جاتا ہے اور لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ سے دُور وہ شخص ہے جس کا دل سخت ہے۔

میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے

(وعنه) رحمه الله قال: حدثنا السعيد الوالد رحمه الله

قال: حدثنا أبو الطيب قال: حدثنا على بن ماهان قال:
حدثنا عمى قال: حدثنا محمد ابن عمر قال: حدثنا ثور بن
يزيد عن مكحول قال: لما كان يوم خيبر خرج رجل من
اليهود يقال له ﴿مرحب﴾ وكان طويل القامة عظيم الهامة،
وكانت اليهود تقدمه لشجاعته ويساره۔ قال: فخرج فى
ذٰلك اليوم الى أصحاب رسول‌ﷺ فما واقفه قرن الا
قال: أنا مرحب، ثم حمل عليه فلم يثبت له، قال: وكانت له
ظئر، وكانت كاهنة، وكانت تعجب بشبابه وعظم خلقته،
وكانت تقول له: قاتل كل من قاتلك وغالب كل من غالبك
الا من تسمى عليك بحيدرة فانك ان وقفت له هلكت۔
قال: فلما كثر مناوشته وبعل الناس بمقامه شكوا ذٰلك الى
النبیﷺ وسألوه أن يخرج اليه علياً عليه السلام، فدعا
النبى صلى الله عليه وآله علياً عليه السلام وقال له: ياعلى اكفنى
مرحباً فخرج اليه أمير المؤمنين عليه السلام، فلما بصربه مرحب
أسرع اليه فلم يره يعبأبه، فأنكر ذٰلك وأحجم عنه، ثم أقدم
وهو يقول: ﴿أنا الذى سمتنى أمى مرحب﴾ فأقبل على عليه السلام
بالسيف وهو يقول: ﴿أنا الذى سمتنى أمى حيدرة﴾ فلما
سمعها منه مرحب هرب ولم يقف خوفاً مما حذرته منه
ظئره، فتمثل له ابليس فى صورة حبر من أحبار اليهود
فقال: الى أين يامرحب؟ فقال: قد تسمى على هذا القرن
بحيدرة، فقال له ابليس: فما حيدرة؟ فقال: ان فلانة ظئرى
كانت تحذرنى من مبارزة رجل اسمه حيدرة وتقول انه
قاتلك، فقال له ابليس: شوهاً لك لولم يكن حيدرة الا هذه
وحده لما كان مثلك يرجع عن مثله، تأخذ بقول النساء
وهن يخطئن أكثر مما يصبن، وحيدرة فى الدنيا كثير،

فارجع فلعلك تقتله، فان قتلته سندت قومك وأنا فی ظهرك استصرخ الیهود لك، فرده فواللّٰه الا ما كان كفوات ناقة حتّٰی ضربه علیؑ ضربة سقط منها لوجهه وانهزم الیهود ویقولون: قتل مرحب قتل مرحب۔

قال: وفی ذٰلك یقول الكمیت بن یزید الأسدیؒ فی مدحه لعلیؑ

سقی جرع الموت ابن عثمان بعدما
تعاورها منه ولید ومرحب

فالولید هو ابن عتبة خال معاویة بن أبی سفیان، وعثمان بن طلحة من قریش، ومرحب من الیهود۔

مکحول نے روایت بیان کی ہے کہ خیبر کے دن یہودیوں کی طرف سے ایک جوان نکلا، جس کو مرحب کہا جاتا تھا۔ وہ لمبے قد اور عظیم جثے کا مالک تھا۔ اُس کی شجاعت کی وجہ سے ہر جنگ میں اُس کو مقدم رکھا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتا ہے: اُس دن وہ نبی اکرمؐ کے اصحاب کی طرف بڑھا، اور وہ جس کے مقابلے میں بھی آتا اُس سے کہتا: میں مرحب ہوں اور پھر حملہ کر دیتا۔ پس مدمقابل اُس کے سامنے ثابت قدم نہ رہتا، یہاں تک کہ مارا جاتا یا فرار ہو جاتا۔

راوی بیان کرتا ہے: اُس کی ایک دایا (یعنی پالنے والی ماں) تھی جو کاھنہ اور نجومیہ تھی، وہ اُس کے جوانی اور عظیم جثے پر بہت نازاں اور حیران رہتی تھی۔ اُس نے مرحب سے کہہ رکھا تھا کہ جو بھی تجھ سے نبرد آزما ہوگا وہ تیرے ہاتھوں قتل ہو جائے گا اور تو ہر مقابل پر غالب ہوگا اور اُس نے کہہ رکھا تھا کہ ہر غالب کے مقابل میں جاؤ، لیکن جس شخص کا نام حیدر ہو اس کے مقابلے سے بچنا، کیونکہ اگر تو اس کے مقابلے میں چلا گیا اور اُس کے سامنے ٹھہر گیا تو مارا جائے گا اور ہلاک ہو جائے گا۔

راوی بیان کرتا ہے: جب مرحب کے حملے مسلمانوں پر زیادہ ہو گئے اور اَصحاب نبیؐ پریشان ہو گئے اور اُن کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اُس کے مقابلے میں کیا کیا جائے تو سب نے مل کر

نبی اکرمؐ کی خدمتِ اقدس میں مرحب کی شکایت کی اور سب نے حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپؐ اُس کے مقابلے میں علیؑ کو روانہ کریں۔

نبی اکرمؐ نے علیؑ کو بلایا، اور فرمایا:

اے علیؑ! اِس مرحب سے میری جان چھڑاؤ۔ اور اُس کے مقابلے میں میری مدد کرو۔

امیر المومنین علی علیہ السلام اُس کے مقابلے کے لیے نکلے۔ جب مرحب نے آپؑ کو دیکھا تو وہ جلدی سے آپؑ کی طرف بڑھا۔ پس آپؑ نے اُس کی کوئی پروانہ کی، جب آپؑ نے لاپروائی کا اظہار کیا تو وہ آپؑ کی اس اُدا سے ڈر گیا اور واپس جانے کا ارادہ کیا، پھر وہ واپس ہٹا اور یہ کہتا ہوا بڑھا کہ میں وہ ہوں جس کی ماں نے میرا نام "مرحب" رکھا ہے۔ پس علیؑ بھی اپنی تلوار کو لہراتے ہوئے اُس کی طرف بڑھ رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام "حیدر" رکھا ہے۔ جب مرحب نے یہ سنا کہ میرے مقابلے میں آنے والا وہ ہے کہ جس کی ماں نے اُس کا نام حیدرؑ رکھا ہے تو وہ اُس (علیہ) کے خوف سے ڈر گیا اور اپنی دایا کی بات کو یاد کر کے لرز گیا۔ پھر آپؑ کے مقابلے سے ہٹ کر واپس جانے لگا، تو ابلیس یہودی سرداروں میں سے ایک سردار اور یہودی عالم کی شکل میں اس کے سامنے آ گیا اور کہنے لگا: اے مرحب! کہاں کا ارادہ ہے؟ مرحب نے کہا: تو نے نہیں سنا کہ اس آنے والے جوان کا نام "حیدر" ہے۔

ابلیس نے کہا: اگر اس جوان کا نام حیدرؑ ہے تو پھر کیا ہوا؟

اس نے کہا: میری فلاں دایا نے جو کاہنہ بھی ہے مجھ سے کہہ رکھا ہے کہ جس جوان کا نام حیدر ہو اُس کے مقابلے میں مت جانا اور اُس نے مجھے بتایا ہے کہ حیدرؑ نامی جوان تمہارا قاتل ہے۔

ابلیس نے اُس سے کہا: افسوس ہے تجھ پر! کیا پوری دنیا میں یہ ایک ہی حیدرؑ ہے، دوسرا اور کوئی حیدر نہیں ہے؟ ممکن ہے جو تمہارا قاتل ہو وہ کوئی اور حیدرؑ ہو اور تم اس اپنے جیسے نوجوان سے ڈر کر بھاگ رہے ہو۔ نیز عورتوں کی باتوں پر اعتماد کر رہے ہو کہ جن کی خطائیں ان کی سچائیوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہیں۔ حیدرؑ نامی شخص دنیا میں بہت زیادہ ہیں واپس چلو اور اُس کا مقابلہ کرو، ممکن ہے کہ تم اُس کو قتل کرو۔ اگر تم نے اس کو قتل کر دیا تو گویا تم نے اپنی پوری



یہودی قوم کی مدد کی اور اُن کو مضبوط کیا۔ چلو میں تمھاری پشت پناہی کرتا ہوں اور پھر یہودیوں نے تم سے مدد بھی طلب کی ہے۔ پس ابلیس نے اس کو دوبارہ علیؑ کے مقابلے میں واپس لا کر کھڑا کیا۔

خدا کی قسم! وہ ابھی موت کی اونٹنی پر سوار ہی تھا کہ علی علیہ السلام نے اس پر ایک ایسی کاری ضرب لگائی جس سے وہ منہ کے بل زمین پر گر پڑا اور اس کے گرتے ہی یہودیوں نے اپنی شکست کو مان لیا اور بلند آواز سے کہنے لگے: مرحب مارا گیا، مرحب مارا گیا۔

راوی بیان کرتا ہے: کمیت بن یزید اسدی، خدا اس پر رحم کرے، نے علیؑ کی شان میں اس موقع پر ایک شعر کہا ہے:

سقى جرع الموت ابن عثمان بعدما
تعاورها منه وليد و مرحب

"اُس نے ابنِ عثمان کو موت کا ذائقہ چکھایا، اور اس کے بعد ولید اور مرحب کو بھی موت کے پیالے سے لبریز کیا۔"

ولید سے مراد معاویہ کا ماموں اور عتبہ کا بیٹا ہے اور عثمان سے مراد عثمان بن طلحہ ہے جو قریش میں سے تھا اور مرحب یہودی تھا۔

ایک عربی کی دعا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالدؒ قال: حدثنا أبو الطيب قال: حدثنا أحمد بن محمد قال: حدثنا أبو عثمان قال: حدثنا العتبي قال: سمعت اعرابياً يدعوا ويقول: ﴿اللهم ارزقني عمل الخائفين وخوف العاملين حتّى اتنعم بترك النعيم رغبة فيما وعدت وخوفاً مما أوعدت﴾

قال: وسمعت آخر يدعو فيقول في دعائه: ﴿اللهم ان لك على حقوقاً فتصدق على بهاءِ وللناس على تبعات فتحملها عنى، وقد أوجبت لكل ضيف قرىً وأنا ضيفك فاجعل قراى الليلة الجنة﴾

عتبی نے بیان کیا ہے: میں نے ایک اعرابی کو دعا مانگتے ہوئے سنا کہ وہ یوں دعا کر رہا



تھا:

اللھم ارزقنی عمل الخائفین

"اے میرے اللہ! تو مجھے ان لوگوں کا سا عمل کرنے کی توفیق عطا فرما جو تجھ سے ڈرنے والے ہیں۔"

وخوف العاملین: اور اُن کا سا خوف عطا فرما جو فقط تیری خاطر عمل کرتے ہیں۔

فرمایا: حتٰی اتنعم بترك النعیم رغبة فیما وعدت

"یہاں تک کہ میں آسانی سے تیری (میسر) نعمت کی لذت کو ترک کر کے تیری وعدہ شدہ چیز کی طرف رغبت پیدا کرسکوں۔"

وخوفاً ممّا اوعدت: "اور جس کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہوا ہے اس کے خوف سے میں لطف اُٹھا سکوں۔"

راوی بیان کرتا ہے: میں نے سنا کہ وہ اپنی دعا کے آخر میں یوں کہہ رہا تھا:

اللھم ان لك علی حقوقا فتصدق علی بھا

"اے میرے اللہ! تو نے میرے اوپر اپنے حقوق کو واجب قرار دیا ہے ان حقوق کو میرے لیے تصدق فرما یعنی معاف فرما۔"

وللناس علی تبعات فتحملھا عنی

"اور نیز لوگوں کے مجھ پر حقوق ہیں، ان حقوق کو میری طرف سے خود ادا فرما یعنی مجھے ان کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔"

وقد أوجبت لکل ضیف قری

"اور تو نے سب پر مہمان نوازی کو واجب قرار دیا ہے۔"

وان ضیفك فاجعل قری اللیلة الجنة

"اور مَیں آج رات تیرا مہمان ہوں۔ اے میرے اللہ! آج رات میری مہمان نوازی میں جنت میرے لیے مقرر فرما دے۔"

دمشق کی مسجد میں معاویہ کا خطبہ

(وبالاسناد) عن أبی الطیب قال: حدثنا محمد بن القاسم

الأنباری قال: حدثنی أبی قال: حدثنا أبو الحسن علی بن الحسن الاعرابی قال: حدثنا علی بن عُروس عن هشام بن السائب عن أبیه قال: خطب الناس یوماً معاویة بمسجد دمشق وفی الجامع یومئذ من الوفود علماء قریش وخطباء ربیعة ومدارهما وصنادید الیمن وملوکها فقال معاویة ان اللّٰه تعالٰی أکرم خلفاء ، فأوجب لهم الجنة فأنقذهم من النار، ثم جعلنی منهم وجعل أنصاری أهل الشام الذابین عن حرم اللّٰه المؤیدین بظفر اللّٰه المنصورین علی أعداء اللّٰه۔

قال: وفی الجامع من أهل العراق الأحنف بن قیس وصعصعة بن صوحان فقال الأحنف لصعصعة: اتکفینی أم أقوم أنا الیه؟ فقال صعصعة: بل اکفیکه أنا۔ ثُمَّ قام صعصعة فقال: یابن أبی سفیان تکلّمت فأبلغت ولم تقصر دون ما أردت، وکیف یکون ما تقول وقد غلبتنا قسراً وملکتنا تجبراً ودنتنا بغیر الحق واستولیت بأسباب الفضل علینا، فأما اطراؤک أهل الشام فما رأیت اطوع لمخلوق وأعصی لخالق منهم، قوم ابتعت منهم دینهم وابدانهم بالمال، فان اعطیتهم حاموا علیک ونصروک وان منعتهم قعدوا عنک ورفضوک، فقال معاویة اسأت یابن صوحان، فواللّٰه لولا انی لم اتجرع غصة غیظ قط أفضل من حلم واحمد من کرمٍ سیما فی الکف عن مثلك والاحتمال لدونك لما عدت الی مثل مقالتك، فقعد صعصعة فأنشأ معاویة یقول:

حلمت جاهلهم حملًا وتکرمة
والحلم عن قدرة فضل من الکرم

ہشام بن سائب نے اپنے والد سے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: معاویہ نے ایک دن دمشق کی جامع مسجد میں لوگوں کے سامنے خطبہ دیا۔ اُس دن مسجد میں قریش کے علماء کا ایک وفد، قبیلہ ربیعہ کے خطبا اور ان دونوں قبیلوں کے سرکردہ نیز یمن کے سردار اور امرا بھی موجود تھے۔ پس معاویہ نے خطبہ میں یوں کہا:

تحقیق اللہ تعالٰی نے اپنے تمام خلفا کو عزت و کرامت عطا فرمائی ہے۔ اور اُن کے لیے جنت کو لازم قرار دیا ہے اور ان کو جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائی ہے اور پھر اُس نے مجھے اپنے ان خلفا میں سے قرار فرمایا ہے اور تمام اہل شام کو میرے لیے مددگار قرار دیا ہے کہ جو اللہ کی حرمت کی حفاظت کرنے والے ہیں اور جن کی اُس نے اپنی کامیابی کے ساتھ تائید فرمائی ہے اور اپنے دشمنوں کے مقابلے میں جن کی مدد فرمائی ہے۔

راوی بیان کرتا ہے: اس دوران جامع مسجد میں اہلِ عراق کی بھی ایک جماعت موجود تھی کہ جن میں احنف بن قیسؓ اور صعصعہ بن صوحانؓ بھی موجود تھے۔ اس کا یہ خطبہ سننے کے بعد احنف بن قیس نے صعصعہ بن صوحان سے کہا: کیا آپ اسے جواب دینے کے لیے کھڑے ہوں گے اور آپ کا اسے کھڑے ہو کر جواب دینا کافی رہے گا یا میں اس کے سامنے بولنے کے لیے کھڑا ہو جاؤں؟

صعصعہ نے کہا: اس کے لیے آپ مجھے ہی کافی سمجھیں۔ میں ہی اس کا جواب دوں گا پس صعصعہ کھڑے ہوئے اور کہا:

اے ابوسفیان کے بیٹے! تو نے بہت گفتگو کی ہے اور جو کچھ تو بیان کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اس کو بیان کرنے میں تو نے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ تو یہ کیسے کہہ سکتا ہے حالانکہ تو نے اس حکومت پر جبراً قبضہ کیا ہے، ہم پر ظلم و جور سے حکومت کر رہا ہے، بغیر حق کے، ہمارے دینی منصب پر مسلط ہو چکا ہے اور اَسباب کے ذریعے تو ہم پر برتری حاصل کر کے ہم پر حاکم بن چکا ہے۔ باقی رہے یہ شام والے، جو تیرے مددگار اور حواری ہیں پس میں ان کو دیکھ رہا ہوں کہ یہ مخلوق کی اطاعت میں سب سے جلدی کرتے ہیں اور اپنے خالق کی نافرمانی میں سب سے زیادہ جلدی کرنے والے ہیں۔ یہ وہ قوم ہے کہ جن کے جسموں اور دین کو تو نے مال کے بدلے خرید لیا ہے۔ پس اگر تو ان کو مال دیتا رہے گا تو یہ تیرے اِردگرد گھومتے رہیں گے اور تیری مدد بھی



کریں گے اور اگر تو ان کو مال دینا بند کر دے گا تو یہ تجھے چھوڑ دیں گے اور تجھے رُسوا کر دیں گے۔

پس اس پر معاویہ نے جناب صعصعہ سے کہا: اے ابن صوحان! تو نے بُرا کیا ہے۔

اس کے بعد اس نے کہا: خدا کی قسم! اگر میں نے اپنے غصّے کو گھونٹ گھونٹ کر کے پی نہ لیا ہوتا کہ جو حلم سے افضل ہے اور کرم سے زیادہ قابلِ ستائش ہے، خصوصاً تیرے جیسے بندے سے اپنے آپ کو روکنا اور درگذر کرنا، تو میں ضرور تیری اس گفتگو کو تیری طرف پلٹا دیتا۔ پس صعصعہ بیٹھ گئے اور معاویہ نے شعر پڑھا:

"میں نے اس جاہل سے درگذر کیا اور اس کو عزت بخشی اور قدرت کے باوجود درگذر کرنا کرم سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔"

جس کے لیے دعا کا دروازہ کھل جائے

(وبالاسناد) قال: وحدثنا أبو الطيب الحسين بن التمار قال: حدثنا أحمد بن محمد بن عبدالله بن أيوب قال: حدثنا يحيىٰ بن عنبسة الجعفي عن حميد الطويل عن انس بن مالك قال: قال رسول اللهﷺ: ما فتح لأحد باب دعاء الا فتح الله له فيه باب اجابة ، فاذا فتح لأحدكم باب دعاء فليجهد، فان الله عزّوجلّ لا يملُّ حتىٰ تملوا۔

قال أبو الطيب: الملل من الانسان الضجر والسأمة، ومن الله تعالىٰ على جهة الترك للفعل، وانما وصف نفسه بالملل للمقابلة بملل الانسان، كما قال: ﴿نسوا الله فنسيهم﴾ أي تركوا طاعته فتركهم من ثوابه ۔

انس بن مالک نے جناب رسولؐ خدا سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

کسی ایک کے لیے دعا کا دروازہ نہیں کھلتا، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے قبولیت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کے لیے دعا کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس میں پوری کوشش کرے، کیونکہ خدا ہرگز نہیں اُکتاتا، جب تک کہ تم نہ اُکتا جاؤ۔



ابوطیب نے بیان کیا ہے: انسان کی طرف سے اُکتاہٹ اس کی بے قراری اور مستی ہے اور خدا کی طرف سے اکتاہت اُس کے کام کو چھوڑ دینا ہے (یعنی اس کی خواہش کو پورا نہ کرنا ہے) اور سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے اکتاہٹ کو بیان کیا اور اُس کے مقابلے میں انسان کے لیے بھی اُکتاہٹ بیان کی ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

نسو الله فنسيهم

"وہ اللہ کو بھول گئے ہیں اور اللہ ان کو بھول گیا ہے۔"

فرمایا: اس سے مراد ہے کہ اُنھوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو ترک کر دیا ہے۔ پس اللہ نے بھی اُن کو ثواب عطا کرنا چھوڑ دیا ہے۔

میری اُمت کی ملکیت سلب کر لی جائے گی

(وبالاسناد) قال: وحدثنا أبو الطيب قال: حدثنا محمد بن القاسم الانباری قال: حدثنی أبی قال: حدثنا العنزی قال أبوبكر: وقد سمعت هذا الحديث من العنزی وقرأته عليه قال: حدثنی ابراهيم بن مسلم قال: حدثنا عبدالمجيد بن عبدالعزيز بن أبی رواد عن مروان بن سالم قال: حدثنا الأعمش عن أبی وابل وزيد بن وهب عن حذيفة بن اليمانی قال: قال رسول الله ﷺ: تاركوا الترك ما تركوكم، فان أول من يسلب أُمتی ملكها وما خولها اللهُ لبنو قنطور بن كركرة وهم الترك.

(بحذف اسناد) رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: ترکوں سے مصالحت کرو، جب تک وہ تم سے مصالحت کرتے ہیں اور سب سے پہلے جو میری اُمت سے چیز منسوب ہوگی وہ ان کی ملکیت ہے جو خدا نے ان کو عطا کی ہے، قنطور بن کرکرہ کی اولاد ہی ترک ہیں۔

جس دل میں قرآن ہوگا اللہ اس کو عذاب نہیں دے گا

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن القاسم الأنباری قال:

حدثنا أبوبكر محمد بن على بن عمر قال: حدثنا داؤد بن رشيد قال: حدثنا الوليد بن مسلم عن عبدالله بن لهيعة عن المسرح بن هاعان عن عقبة بن عامر قال: قال رسول الله ﷺ: لا يعذب الله قلباً وعى القرآن

(بحذفِ اسناد) عقبہ بن عامرؓ نے جنابِ رسولِ خدا ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو دل قرآن کا محل ہو گا اُس کو اللہ تعالیٰ عذاب نہیں دے گا۔

حضرت علیؑ کا امام حسنؑ کو وصیت کرنا

(وعنه) قال: حدثنى والدى (ره) قال: حدثنا أبو عبدالله محمد بن محمد ابن النعمان فى شهر رمضان سنة تسع وأربعمائة قال: حدثنا أبوحفص عمر ابن محمدبن على الصيرفى المعروف بابن الزيات قال حدثنا أبو على محمد بن همام الاسكافى قال: حدثنا جعفر بن محمد بن مالك قال: حدثنا أحمر بن سلامة الغنوى قال: حدثنا محمد بن الحسن العامرى قال: حدثنا أبومعمر عن أبى بكربن عياش عن الفجيع العقيلى قال: حدثنى الحسن بن على بن أبى طالب عليه السلام: قال لما حضرت والدى الوفاة أقبل يوصى فقال: هذا ما أوصى به على بن ابى طالب أخو محمد رسول الله صلى الله عليه وآله وابن عمه وصاحبه، أول وصيتى انى اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً رسوله وخيرته اختاره بعلمه وارتضاه لخيرته، وان الله باعث من فى القبور وسائل الناس من أعمالهم عالم بما فى الصدور، ثم انى اوصيك ياحسن وكفى بك وصياً بما اوصانى به رسول الله صلى الله عليه وآله، فاذا كان ذلك يابنى الزم بيتك، وابك على خطيئتك ، ولا تكن الدنيا أكبر همك، وأوصيك يابنى بالصلاة عند وقتها، والزكاة فى



أهلها عند محالها، والصمت عند الشبهة والاقتصاد، والعدل فى الرضاء والغضب، وحسن الجوار، واكرام الضيف، ورحمة المجهود وأصحاب البلاء، وصلة الرحم، وحب المساكين ومجالستهم، والتواضع فانه من أفضل العبادة وقصر الامل، واذكر الموت، وازهد فى الدنيا فانك رهين موت وغرض بلاء وصريع سقم۔

واوصيك بخشية الله فى سر أمرك وعلانيتك، وأنهاك عن التسرع بالقول والفعل، واذا عرض شئ من أمر الآخرة فابداء به، واذا عرض شئ من أمر الدنيا فتأنه حتّى تصيب رشدك فيه، واياك ومواطن التهمة والمجلس المظنون به السوء، فان قرين السوء يغير جليسه ۔

وكن لله يابنى عاملًا ، وعن الخناء زجوراً، وبالمعروف آمراً وعن المنكر ناهياً، وواخ الاخوان فى الله، وأحب الصالح لصلاحه، ودار الفاسق عن دينك وابغضه بقلبك وزايله بأعمالك كى لا تكون مثله، واياك والجلوس فى الطرقات، ودع المماراة ومجازاة من لا عقل له ولا علم، واقتصد يابنى فى معيشتك، واقتصد فى عبادتك، وعليك فيها بالأمر الدائم الذى تطيقه، والزم الصمت تسلم، وقدم لنفسك تغنم، وتعلم الخير تعلم، وكن لله ذاكراً على كل حال، وارحم من أهلك الصغير، ووقر منهم الكبير، ولا تأكلن طعاماً حتّى تصدق منه قبل أكله، وعليك بالصوم فانه زكاة البدن وجُنة لأهله وجاهد نفسك، واحذر جليسك، واجتنب عدوك، وعليك بمجالس الذكر، واكثر من الدعاء فانى لم آلك يابنى نصحاً، وهذا فراق بينى وبينك۔

وأوصيك بأخيك محمد خيراً فانه شقيقك وابن أبيك وقد
تعلم حبي له، فأما أخوك الحسين فهو ابن امك، ولا ازيد
الوطأة بذلك، والله الخليفة عليكم، وإياه أسأل أن يصلحكم
وان يكف الطغاة البغاة عنكم، والصبر الصبر حتى ينزل
الله الأمر، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

حضرت امام حسن بن علی بن ابی طالب علیہما السلام فرماتے ہیں:

جب میرے والد محترم علیؑ بن ابی طالبؑ کی شہادت کا وقت قریب آیا تو آپؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ علی ابن طالبؑ جو حضرت محمد رسولؐ خدا کے بھائی اور ان کے چچا کے بیٹے اور اُن کے ساتھی ہیں، کا وصیت نامہ ہے۔

''میری سب سے پہلی وصیت یہ ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہٗ لاشریک کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ حضرت محمدؐ اُس کے رسول اور اُس کے برگزیدہ ہیں کہ جن کو اُس نے اپنے علم کا مختار بنایا ہے اور اپنی تمام خیرات کے لیے اُن کو چن لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبروں سے مُردوں کو مبعوث کرنے والا ہے، اور وہ لوگوں سے ان کے اعمال کے بارے میں سوال کرنے والا ہے اور جو کچھ لوگوں کے دلوں میں ہے اس کو جاننے والا ہے۔ اے میرے فرزند! (حسنؑ) میں آپؑ کو وصیت کرتا ہوں اور میں آپ کے لیے وہ وصیت کافی سمجھتا ہوں جو رسولؐ خدا نے مجھے فرمائی تھی۔

اے میرے فرزند! جب آپؑ کے ساتھ وہ معاملہ پیش آئے جو رسولؐ کے بعد میرے ساتھ پیش آیا تھا تو اس وقت آپؑ بھی اپنے لیے خانہ نشینی کو لازم قرار دینا، اور اپنی خطاؤں اور لغزشوں پر گریہ کرنا (اس سے مراد ظاہری مفہوم نہیں ہے، بلکہ اس سے مراد اُمت کی خطاؤں اور لغزشوں پر گریہ کرنا ہے، کیونکہ وہ خود معصوم تھے، اُن سے خطا اور لغزش ممکن نہیں ہے یا پھر اس سے مراد ہمیں سبق دینا ہے۔ نیز عجز حضور پروردگار بھی مقصود ہے تاکہ یہ دنیا آپ کی آخری اور سب سے بڑی کوشش اور خواہش نہ ہو جائے)۔

اے میرے فرزند! میں تمہیں اول وقت پر نماز پڑھنے کی وصیت کرتا ہوں، اور زکوٰۃ ادا کرنے اور مستحقین تک پہنچانے کی وصیت کرتا ہوں اور شبہ کے وقت خاموشی اور میانہ روی

اختیار کرنا، مصائب اور غضب دونوں حالتوں میں عدل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا اور اچھی ہمسائیگی کی وصیت کرتا ہوں۔ مہمان کا احترام و اکرام کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

نیز بیماروں اور مصیبت زدہ لوگوں پر رحم کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ صلہ رحم، مساکین اور نادار لوگوں سے محبت کرنا اور اُن کی مجالس میں جانا اور اُن کے لیے تواضع و انکساری کرنے کی، کیونکہ یہ سب سے افضل ترین عبادت ہے۔ خواہش کو کوتاہ رکھنا، موت کو یاد کرنا اور دنیا میں پرہیز گاری اختیار کرنا کیونکہ تم موت کے رہین آور بلا و مصیبت کا نشانہ ہو اور بیماری تمہیں بچھاڑ دے گی۔

اے میرے فرزندؑ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اپنے ظاہر اور پوشیدہ اُمور میں خدا سے ڈرتے رہنا اور کسی بات کے کرنے اور کام کے انجام دینے میں جلدی کرنے سے روکتا ہوں اور جب کوئی ایسا معاملہ تمہارے سامنے پیش آئے جس کا تعلق آخرت، بھلائی اور خیر سے ہو تو اُس کو انجام دینے میں جلدی کرنا اور اگر کوئی ایسا کام اور معاملہ تمہارے سامنے آئے جس کا تعلق دنیا کے ساتھ ہو تو اس کو انجام دینے میں جلدی نہ کرنا، انتظار کرو، یہاں تک کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے اور اُس کی رشد و خیر کو پا سکو۔ تہمت کے مقام سے اپنے آپ کو بچا کر رکھو اور جس محفل کے بارے میں بُرا گمان ہو اُس سے اپنے آپ کو دور رکھو، کیونکہ بُرا دوست اپنے ساتھی کو تبدیل کر دیتا ہے۔

اے میرے فرزند! اللہ کے لیے عمل کرنے والے، فحش کلامی سے روکنے والے، نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے روکنے والے ہو جاؤ۔ اپنے بھائیوں سے خدا کی خاطر برادری کو قائم رکھو اور نیک لوگوں سے اُن کی نیکی کی وجہ سے محبت کرو اور فاسق کو اپنے دین سے دور رکھو اور اپنے دل میں اُس سے نفرت کرو، اور اپنے عمل سے اس کے اثرات کو ضائع کرتے رہو، تاکہ تم بھی اس جیسے نہ بن جاؤ۔ راستہ میں بیٹھنے سے اپنے آپ کو بچاؤ اور کھینچا تانی کو چھوڑ دو، اور جس کے پاس عقل اور شعور علم نہ ہو اُس سے درگزر کرو اور اپنی معیشت میں میانہ روی اختیار کرو اور عبادت میں بھی میانہ روی اپناؤ۔ اس عبادت میں اپنے لیے وہ لازم قرار دو جس کو ادا کرنے کی ہمیشہ تمہارے پاس طاقت و قدرت ہے۔ خاموشی کو اپنے لیے لازم قرار دو، تاکہ سالم رہ سکو اور اپنے لیے وہ چیز آخرت کے لیے آگے بھیجو جو تمہارے لیے فائدہ مند ہو۔ نیکی اور خیر کی تعلیم

حاصل کرو اور اُس کی تعلیم دو اور ہر حال میں خدا کو یاد رکھو۔ اپنے خاندان کے چھوٹوں پر رحم کرو اور بڑوں کا احترام کرو۔ کوئی کھانا نہ کھاؤ، یہاں تک کہ اس کے کھانے سے پہلے اس کا صدقہ ادا کرو۔ (یعنی بسم اللہ پڑھو) اور روزے کو اپنے لیے لازم قرار دو، کیونکہ روزہ بدن کی زکوٰۃ ہے، اور جہنم کی آگ سے بچنے کے لیے ڈھال ہے۔ اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرو اور اپنے ہم محفل سے بچ کر رہو (یعنی اس پر ممکن اعتماد اور بھروسہ نہ کرو) اور اپنے دشمن سے ہوشیار رہو اور جس مجلس میں ذکرِ خدا ہوتا ہو اس میں حاضری کو اپنے لیے لازمی قرار دو اور دعا کو اپنے لیے زیادہ کرو۔

اے میرے فرزندؑ! میں نے تمہیں وصیت کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور یہ میرے اور آپؑ کے درمیان جدائی کا وقت ہے۔

اے میرے فرزندؑ! میں تمہیں تمہارے بھائی محمد (حنفیہ) کے بارے میں خیر کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ وہ تمہارا بھائی تمہارے باپ کا بیٹا ہے اور تم میری محبت جو اُس کے ساتھ ہے اُس کو بھی جانتے ہو۔ بہر حال حسینؑ جو تمہارا بھائی اور ماں جایا ہے کے بارے میں، میں تمہیں زیادہ سخت وصیت نہیں کرتا۔ اللہ تم سب کا محافظ و نگہبان ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے تمہاری اصلاح کے بارے میں سوال و دعا کرتا ہوں اور باغیوں کی سرکشی و بغاوت سے محفوظ رہنے کی دعا کرتا ہوں اور تمہارے لیے خیر کی دعا کرتا ہوں ایسا صبر کہ جس میں اللہ تعالیٰ کا حکم تمہارے لیے نازل ہو جائے:

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

جس کا میں مولاؐ اُس کا علیؑ مولا ہے

(وعنه) قال: حدثنا شيخى رضى الله عنه قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرنى أبو الحسن على بن محمد الكاتب قال: حدثنا الحسين بن على الزعفرانى قال: حدثنا أبو اسحاق ابراهيم بن محمد الثقفى قال: حدثنا المسعودى قال: حدثنا محمد بن كثير عن يحيى بن حماد القطان قال: حديثنا أبومحمد الحضرمى عن أبى على

الهمدانی ان عبدالرحمٰن بن أبی لیلی قام الی أمیر المؤمنین علیہ السلام فقال: یاأمیر المؤمنین انی سائلك لآخذ عنك، وقد انتظرنا ان تقول من امرك شیئًا فلم تقله الا تحدثنا عن أمرك، هذا كان بعهد من رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أم شئ رأيته، فانا قد أكثرنا فيك الأقاويل، واوثقه عندنا ما قلناه عنك وسمعنا من فيك، انا كنا نقول: لو رجعت اليكم بعد رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ينازعكم فيها أحد، واللّٰه ما أدرى اذا سئلت ما أقول، ازعم ان القوم كانوا أولى بما كانوا فيه منك فان قلت ذلك فعلى م نصبك رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد حجة الوداع، فقال: أيها الناس من كنت مولاه فعلى مولاه، وان كنت أولى منهم بما كانوا فيه فعلى م نتولاهم؟

فقال أمير المؤمنين علیہ السلام: يا عبدالرحمٰن ان اللّٰه تعالٰى قبض نبيه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وأنا يوم قبضه أولى بالناس منى بقميصي هذا، وقد كان من نبى اللّٰه الى عهد لو خرمتمونى بأنفى لأقررت سمعاً للّٰه وطاعة، وان أول ما انتقصنا بعده ابطال حقنا فى الخمس، فلمادق أمرنا طمعت رعيان قريش فينا، وقد كان لى على الناس حق لو ردوه الى عفواً قبلته وقمت به وكان الى أجل معلوم، وكنت كرجل له على الناس حق الى أجل، فان عجلوا له ماله أخذه وحمدهم عليه وان أخروه أخذه غير محمودين، وكنت كرجل يأخذ السهولة وهو عند الناس محزون، وانما يعرف الهدئ بقلة من يأخذه من الناس، فاذا سكت فاعفونى، فانه لو جاء أمر تحتاجون فيه الى الجواب اجبتكم، فكفوا عنى ما كففت عنكم۔

فقال عبدالرحمٰن: يا أميرالمؤمنين فأنت لعمرك كما قال الأول:



لعمری لقد ایقظت من کان نائماً
واسمعت من کانت له اذنان

ابوعلی ہمدانی نے بیان کیا ہے: عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کی خدمتِ اقدس میں کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! میں آپؑ سے سوال کرنا چاہتا ہوں، تاکہ حقائق کو حاصل کرسکوں۔ آپؑ اپنے امرِ خلافت کے بارے میں جو کچھ بیان فرمائیں گے ہم اُس کے سننے کے انتظار میں ہیں اور آپ جو کچھ بیان کریں گے ہم اس کو آپ کے حوالے سے دوسروں کے سامنے بیان کریں گے اور آپؑ نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ رسولؐ خدا کی طرف سے ہے۔ جو آپؑ کے ساتھ عہد لیا گیا ہے، وہ ہوگا یا وہ چیز ہوگی جو آپؑ نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہوگی، کیونکہ آپؑ کے بارے میں ہمارے درمیان بہت سی باتیں پائی جاتی ہیں اور ان میں سے سب سے زیادہ قابلِ وثوق واعتماد وہ بات ہوگی جو ہم آپؑ سے نقل کرتے ہوئے بیان کریں گے اور جو کچھ ہم نے آپؑ کی زبانی سنا ہوگا، کیونکہ ہم سب اس کے قائل ہیں۔ اگر رسولؐ خدا کے بعد تمام لوگ آپ اہلِ بیتؑ کی طرف رجوع کرتے تو اس امرِ خلافت میں آپؑ کے ساتھ کوئی اختلاف نہ کرتا، لیکن خدا کی قسم! میں سوال کرچکا ہوں، لیکن میں نہیں جانتا کہ میں اب کیا کہوں؟ کیونکہ اگر میں یہ گمان کروں کہ اس خلافت کے معاملہ میں رسولؐ خدا کے بعد وہ لوگ آپؑ کی نسبت زیادہ سزاوار تھے۔ میں اگر اس کا قائل ہوجاؤں تو پھر رسولؐ خدا نے اپنے آخری حج کے بعد یہ کیوں فرمایا: اے لوگو!

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

''جس جس کا میں مولا وحاکم ہوں اُس اُس کا علیؑ مولا (حاکم) ہے۔''

اور اگر آپؑ اُن لوگوں کی نسبت اس امرِ خلافت کے لیے زیادہ سزاوار تھے تو پھر ہم نے ان لوگوں کو خلافت کا والی کیوں قرار دیا؟

پس امیر المومنینؑ نے فرمایا:

اے عبدالرحمٰن! سنو، تحقیق اللہ تعالیٰ نے جب اپنے نبی اکرمؐ کی جان کو قبض کیا میں آپؐ کی وفات کے وقت نبی اکرمؐ کے اس قدر قریب تھا جس طرح میری قمیض میرے قریب ہے اور میں تمام لوگوں سے نبی اکرمؐ کے ساتھ زیادہ اولیت رکھتا تھا اور یہ نبی اکرمؐ کا میرے لیے عہد تھا



اور اگر تم سب مل کر میری ناک کو رگڑ دیتے تب بھی میں اللہ کے حکم کو سننے اور اُس کی اطاعت پر برقرار رہتا۔

رسولؐ خدا کے بعد سب سے پہلے ہم پر جو ظلم کیا گیا وہ ہمارے خمس کے حق کو ضائع کرنا تھا۔ پس جب ہمارا امر دشوار ہوا تو قریش کے چند احمق لوگوں نے ہمارے امرِ خلافت میں لالچ کیا جبکہ لوگوں کی گردنوں پر میرا حق تھا۔ اگر وہ ہمارے حق کو میرے سپرد کر دیتے اور میں اس کو قبول کر لیتا تو یہ ان کے لیے بہتر تھا۔ اور میں اس کے ساتھ قیام کرتا اور یہ ایک مدتِ معلوم تک ہوتا۔ اور میں اس شخص کی مانند ہوں کہ جس کا حق لوگوں کی گردنون پر ہو۔ اگر لوگ اس کا حق بروقت ادا کر دیتے ہیں تو وہ اپنا حق وصول کرتا ہے اور ان لوگوں کی تعریف کرتا ہے اور اگر وہ اس کا حق بروقت ادا نہیں کرتے، بلکہ دیر سے ادا کرتے ہیں تو وہ اپنا حق حاصل کرتا ہے، لیکن وہ لوگ اس کے نزدیک قابلِ ستائش و تعریف نہیں ہیں۔

پس اس شخص کی مانند ہوں جو اپنے حق کو لوگوں سے آسانی سے حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس کا حق لوگوں نے اپنے قبضہ میں کر رکھا ہے۔ لوگوں میں سے ہدایت یافتہ لوگ کم ہوتے ہیں اور یہی اُن کی پہچان ہے۔

میں خاموش ہوں، اس وجہ سے اُنھوں نے مجھ سے درگذر کیا ہے اور جو کام یا معاملہ اُن کو پیش آتا جن میں سے وہ میرے جواب کے محتاج ہوتے پس میں اُن کو جواب دیتا ہوں۔ پس تم مجھ سے وہ کچھ روک کر رکھو جو کچھ میں نے تم سے روک رکھا ہے (یعنی جب میں تم کو اذیت نہیں دیتا پس تم بھی مجھے اذیت نہ دو)۔

میں عبدالرحمٰن نے عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! مجھے آپؑ کی قسم! آپؑ ایسے ہی ہیں جیسا کہ پہلے کہا گیا اور اس نے شعر پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے:

''مجھے قسم ہے اپنی زندگی کی کہ آپؑ نے ہر سونے والے کو بیدار کر دیا
ہے اور ہر کان رکھنے والے کو سنا دیا ہے۔''

اے شخص! تو نے اپنے علم پر عمل کیوں نہیں کیا؟

(وعنه) قال: حدثنا والدی رضی الله عنه قال: حدثنا أبو

عبداللّٰہ محمد ابن محمد قال: أخبرنی أبو القاسم جعفر بن محمد قال: حدثنی محمد بن عبداللّٰہ بن جعفر الحمیری عن أبیه عن هارون بن مسلم عن مسعدة بن زیاد قال: سمعت جعفر بن محمد علیهما السلام وقد سئل عن قوله تعالٰی: ﴿فللّٰہ الحجة البالغة﴾ فقال: ان اللّٰہ تعالٰی یقول للعبد یوم القیامة: عبدی أکنت عالماً؟ فان قال: نعم، قال له: أفلا عملت بما علمت؟ وان قال: کنت جاهلًا۔ قال له: أفلا تعلمت حتٰی تعمل؟ فیخصمه، فتلك الحجة البالغة۔

(بحذفِ اسناد) جناب مسعدہ بن زیادؒ نے روایت بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آپؑ سے اللہ تعالٰی کے اس فرمان: فَلِلّٰهِ الْحُجَّةِ الْبَالِغَة کے بارے میں سوال کیا گیا (یعنی اللہ تعالٰی کے پاس قیامت کے دن بندے کے خلاف محکم دلیل ہوگی)۔

آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالٰی بندے سے فرمائے گا: اے میرے بندے! کیا تیرے پاس علم تھا؟

پس اگر اس بندے نے عرض کیا: ہاں! میرے پاس علم تھا۔ آوازِ قدرت آئے گی کہ جب تو عالم تھا تو پھر اپنے علم کے مطابق عمل کیوں نہیں کیا؟

اگر اس نے عرض کیا: نہیں! میں جاہل تھا، تو آوازِ قدرت آئے گی، تو نے علم حاصل کیوں نہیں کیا، تاکہ اس پر عمل کرتا۔ پس وہ مغلوب ہو جائے گا، پس یہی دلیل محکم ہے۔

جو کوئی چھے میں سے ایک پر عمل کرے گا تو اس پر جنت واجب ہوگی

(وعنه) قال: حدثنا شیخی رضی اللّٰہ عنه قال: حدثنا محمد بن محمد ابن النعمان قال حدثنی أبو الحسن علی بن خالد المراغی قال: حدثنا القسم ابن محمد بن حماد قال: حدثنا عبید بن تعیش قال: حدثنا یونس بن بکر قال: أخبرنا یحیی بن أبی حیة ابوالحباب الکلبی عن أبی العالیة قال: سمعت أبا امامة یقول: قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ست

من عمل بواحدة منهن جادلت عنه يوم القيامة حتّٰى تدخله الجنة تقول: أى رب قد كان يعمل بى فى الدنيا: الصلاة، والزكاة، والحج، والصيام، واداء الامانة، وصلة الرحم۔

(بحذفِ اسناد) ابوامامہ نے بیان کیا ہے: حضرت رسولِ خداؐ نے فرمایا:

چھ چیزیں ایسی ہیں جو شخص اُن میں سے کسی ایک پر بھی عمل کرے گا قیامت کے دن وہ چیز اس کا دفاع کرے گی، یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

وہ چیز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرے گی: اے میرے پروردگار! اس شخص نے دنیا میں مجھ پر عمل کیا ہے۔ اور وہ چیزیں یہ ہیں:

﴿۱﴾ نماز ﴿۲﴾ زکوٰۃ ﴿۳﴾ حج

﴿۴﴾ روزہ ﴿۵﴾ امانت ادا کرنا ﴿۶﴾ صلہ رحمی کرنا

مکارمِ اخلاق دس ہیں

(وعنه) قال: أخبرنا والدى رضى اللّٰه عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم محمد بن جعفر بن محمد (رض) قال: حدثنا على بن الحسين بن موسٰى بن بابويه قال: حدثنا على بن ابراهيم بن هاشم عن أحمد بن محمد بن عيسٰى عن الهيثم بن ابى مسروق والفهدى عن يزيد بن اسحاق عن الحسن بن عطية عن أبى عبداللّٰه جعفر بن محمد عليهما السلام قال: المكارم عشر فان استطعت ان تكون فيك فلتكن، فانها تكون فى الرجل ولا تكون فى ولده وتكون فى الابن ولا تكون فى أبيه وتكون فى العبد ولا تكون فى الحر، قيل: وما هن يابن رسول اللّٰه؟ قال: صدق اللسان، وصدق الناس، واداء الامانة، وصلة الرحم، واقراء الضيف، واطعام السائل، والمكافاة على الصنائع، والتذمم للجار، والتذمم للصاحب، ورأسهن الحيا۔

حسن بن عطیہ نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مکارمِ اخلاق دس ہیں۔

پس اگر تیرے اندر طاقت ہے تو ان کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کر، کیونکہ یہ ان میں سے ہیں کہ یہ چیزیں اگر ایک مرد میں ہیں تو ضروری نہیں کہ وہ اُس کے بیٹے میں بھی ہوں (یعنی یہ موروثی نہیں ہیں، اور ممکن ہے کہ بیٹے میں ہوں، لیکن باپ میں نہ پائی جاتی ہوں۔ ممکن ہے کہ یہ کسی غلام میں ہوں لیکن آزاد میں نہ پائی جاتی ہوں)۔

عرض کیا گیا: یارسولؐ اللہ! وہ چیزیں کیا ہیں؟

آپؐ نے فرمایا:

۱۔ زبان کی سچائی
۲۔ لوگوں کے ساتھ سچ بولنا
۳۔ امانت ادا کرنا
۴۔ صلہ رحمی کرنا
۵۔ مہمان کی عزت واحترام کرنا
۶۔ سوال کرنے والے کو کھانا دینا
۷۔ غلاموں اور کام کرنے والوں کی مدد کرنا
۸۔ ہمسائے کے ساتھ نرمی اختیار کرنا
۹۔ اپنے ساتھی کے ساتھ نرمی اختیار کرنا
۱۰۔ ان سب کا رأس ورئیس حیا ہے

امیر المومنین علی ابنِ ابی طالبؑ کا خطبہ

(وبالاسناد) قال: أملى علينا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الطيب الحسين بن محمد التمار النحوي قال: حدثنا محمد بن الحسين قال: حدثنا أبونعيم قال: حدثنا صالح بن عبدالله قال: حدثنا هشام عن ابی مخنف عن الأعمش

عن أبی اسحاق السبیعی عن الأصبغ بن نباتة رحمه اللّٰه قال: ان أمیر المؤمنین علیہ السلام خطب ذات یوم، فحمداللّٰه وأثنی علیه وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ثم قال: أیها الناس اسمعوا مقالتی وعوا کلامی، ان الخیلاء من التجبر والنخوة من التکبر، وان الشیطان عدو حاضر یعدکم الباطل، ألا ان المسلم أخو المسلم فلا تنابزوا ولا تجادلوا، فان شرائع الدین واحدة وسبله قاصدة، من أخذ بها لحق ومن ترکها مرق ومن فارقها محق، لیس المسلم بالخائن اذا ائتمن ولا بالمخلف اذا وعد ولا بالکذوب اذا نطق، نحن أهل بیت الرحمة وقولنا الحق وفعلنا القسط ، ومنا خاتم النبیین، وفینا قادة الاسلام وامناء الکتاب، ندعوکم الی اللّٰه ورسوله والی جهاد عدوه والشدة فی أمره وابتغاء رضوانه ، والی اقامة الصلاة وایتاء الزکوٰة وحج البیت وصیام شهر رمضان وتوفیر الفیٔ لأهله، ألا وان أعجب العجب ان معاویة بن أبی سفیان الأموی وعمرو بن عاص السهمی یحرصان الناس علی طلب الدین بزعمهما، وانی واللّٰه لم أخالف رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قط ولم أعصه فی أمر قط، أقیه بنفسی فی المواطن التی تنکص فیها الابطال وترعد فیها الفرائص بقوة أکرمنی اللّٰه بها ، فله الحمد، ولقد قبض النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وان رأسه فی حجری، ولقد ولیت غسله بیدی تقلبه الملائکة المقربون معی ، وایم اللّٰه ما اختلفت امة بعد نبیها الا ظهر باطلها علی حقها الا ماشاء اللّٰه۔

قال : فقام عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فقال: یا أمیر المؤمنین فقد أعلمکم ان الأمة لم تستقم علیه، فتفرق الناس وقد نفذت بصائرهم۔



(بحذف اسناد) جناب اصبغ بن نباتہؒ نے بیان کیا ہے: امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا: پس آپؑ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ اور اس کے بعد نبی اکرمؐ پر درود وسلام پڑھا۔

پھر فرمایا: اے لوگو! میری گفتگو کو سنو اور میری باتوں کو محفوظ کرلو۔ تحقیق خود پسند اور بڑائی ظاہر کرنے والے متکبر ہیں۔

یاد رکھو! شیطان تمھارا کھلم کھلا دشمن ہے، جو باطل کو تمھارے لیے آمادہ کرتا ہے۔

یاد رکھو! مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ پس تم ایک دوسرے کو بُرے القاب سے نہ پکارو اور ایک دوسرے سے جھگڑا اور اختلاف نہ کرو۔ پس خدائی اَحکام سب کے لیے ایک ہیں اور سب اس کے راستوں کا قصد کرنے والے ہیں۔

پس جس نے ان اَحکام کو اخذ کرلیا وہ اس کے ساتھ ملحق ہو جائے گا اور جو اِن اَحکام کو چھوڑ دے گا وہ بدعتی بن کر دین سے خارج ہو جائے گا اور جو دین سے جدا ہو جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا اور جو مسلمان امانت داری کے وقت خیانت کرے گا وہ مطمئن نہیں ہے۔ ایسے ہی جو وعدہ کرنے کے بعد وعدہ خلافی کرے گا وہ بھی مسلمان نہیں ہے اور جو بولتے وقت جھوٹ بولے گا وہ بھی مسلمان نہیں ہے۔

اے لوگو! ہم اہلِ بیتؑ سب کے لیے رحمت ہیں اور ہمارا قول حق ہے اور ہمارا فعل عینِ عدل ہوتا ہے۔ خاتم الانبیاء ہم سے ہیں اور اسلام کی قیادت اللہ تعالیٰ نے ہمارے درمیان قرار دی ہے اور کتاب کے امین ہمیں قرار دیا ہے اور ہم ہی خدا کے دشمن کے خلاف جہاد کی دعوت دیتے ہیں اور اس کے امر و حکم کی شدت کے ساتھ اطاعت کرنے کی طرف تم سب کو بلاتے ہیں اور اس کی خیانت اور خوشنودی کو تلاش کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ نماز ادا کرنے، زکوٰۃ دینے، بیت اللہ کے حج بجالانے، ماہِ رمضان کے روزے رکھنے اور مالِ غنیمت کو اُن کے اہل کی طرف پہنچانے کی دعوت دیتے ہیں۔

آگاہ ہو جاؤ، سب سے عجیب یہ ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان اُموی اور عمرو بن عاص یہ دونوں اپنے گمان میں لوگوں کو طلبِ دین پر اُبھارتے ہیں، اور آمادہ کررہے ہیں، حالانکہ خدا کی قسم! میں نے کبھی رسولِؐ خدا کی مخالفت نہیں کی اور کبھی اُن کے کسی حکم و امر کی نافرمانی نہیں کی



(یعنی میں نے اُن کے کسی حکم کو نہیں جھٹلایا) اور میں نے کبھی اپنے آپ کو ان مواقع سے نہیں بچایا (یعنی میں کبھی مشکل اوقات و مواقع میں پیچھے نہیں رہتا) کہ جن مواقع میں باطل کو روکنا مقصود و مطلوب ہوتا تھا اور میں نے پوری قوت کے ساتھ فرائض کو قائم کیا، وہ قوت کہ اللہ تعالیٰ نے جس کے ذریعے مجھے عزت بخشی ہے۔ پس اس پر میں اس کی حمد کرتا ہوں۔

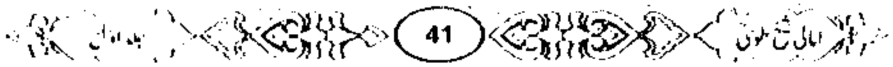
تحقیق جب رسولؐ خدا نے اس دنیا سے آخرت کی طرف سفر اختیار فرمایا تو اُس وقت ان کا سر اقدس میری گود میں تھا اور میں نے ان کو اپنے ہاتھوں سے غسل دیا، جبکہ ملائکہ غسل کے وقت میرے ساتھ ان کے جسد اطہر کو تبدیل کرنے والے تھے۔

آگاہ ہو جاؤ! خدا کی قسم! جب اپنے نبی کے بعد اُمت نے اختلاف کیا تو انھوں نے حق پر اپنے باطل کو غلبہ دیا مگر یہ کہ جو خدا چاہتا ہے وہ ہی ہوتا ہے۔ پس اس کے بعد عمار بن یاسرؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا:

اے امیر المومنینؑ! آپؑ نے ہم سب کو یاد کروا دیا ہے کہ تحقیق اُمت اس پر قائم نہیں رہی۔ پس لوگ متفرق ہو گئے جبکہ اُن کی آنکھیں چیر کر کھا جانے والوں کی طرح دیکھ رہی تھیں۔

تمام اُصحاب کا علم علیؑ کے علم کے مقابلے میں

(وعنه) قال: حدثنا والدی رضی اللّٰه عنه قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبو الحسن علی بن خالد قال: حدثنا زید بن الحسین الكوفی قال: حدثنا جعفر بن نجیح قال: حدثنا جندل بن والق التغلبی قال: حدثنا محمد بن محمد بن عمر المازنی عن أبی زید الأنصاری عن سعید بن بشیر عن قتادة عن سعید بن مسیب قال: سمعت رجلًا یسأل ابن عباس عن علی ابن ابی طالبؑ فقال له ابن عباس: ان علی بن أبی طالبؑ صلی القبلتین، وبایع البیعتین، ولم یعبد صنماً ولا وثناً، ولم یضرب علی رأسه بزكم ولا بقدح، ولد علی الفطرة، ولم یشرك باللّٰه طرفة عین۔



فقال الرجل : انی لم أسألك عن هذا ، انما أسألك عن حمله سيفه على عاتقه يختال به حتّٰى أتى البصرة فقتل بها أربعين ألفاً ، ثم صار الى الشام فلقى حواجب العرب فضرب بعضهم ببعض حتّٰى قتلهم ، ثم أتى النهروان وهم مسلمون فقتلهم عن آخرهم.

فقال له ابن عباس: اعلى أعلم عندك ام أنا؟ فقال: لو كان على أعلم عندی منك لما سألتك ۔ قال: فغضب ابن عباس حتّٰى اشتد غضبه، ثم قال: ثكلتك امك على علمنى ۔ وكان علمه من رسول الله ﷺ ، ورسول الله علّمه الله من فوق عرشه، فعلم النبی ﷺ من الله وعلم على من النبی وعلمى من علم على، وعلم أصحاب محمد كلهم فی علم على كالقطرة الواحدة فی سبعة أبحر۔

سعید بن میتب نے بیان کیا ہے: میں نے سنا کہ ایک شخص نے ابن عباسؓ سے حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے بارے میں سوال کیا۔ پس ابن عباسؓ نے اس شخص سے فرمایا: تحقیق علی ابن ابی طالبؑ وہ ہیں جنھوں نے قبلتین کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی اور دونوں بیعتیں نبی اکرمؐ کے ہاتھوں پر کی ہیں اور ایک لحہ کے لیے بھی بت پرستی نہیں کی اور وہ فطرت اسلام پر پیدا ہوئے ہیں اور چشمِ زدن میں بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دیا۔

پس اس شخص نے کہا: میں نے اس چیز کے بارے میں سوال نہیں کیا۔ میں نے تو اس چیز کے بارے میں سوال کیا کہ انھوں نے اپنی تلوار سے عرب کے آزاد لوگوں پر حملہ کیا اور پھر اس کے ساتھ پروپیگنڈا کیا اور پھر وہ بصرہ میں آئے اور وہاں پر چالیس ہزار مسلمانوں کو قتل کیا۔ پھر آپؑ شام کی طرف متوجہ ہوئے اور آپؑ عرب کے سورماؤں سے ملے اور ان کو ایک دوسرے پر مارا، یہاں تک ان کو بھی قتل کیا، آپ نہروان میں آئے، حالانکہ وہ بھی مسلمان تھے، پھر ان کو بھی قتل کر دیا۔

پس ابن عباسؓ نے اس شخص سے فرمایا: یہ بتاؤ کہ تیرے نزدیک علی زیادہ عالم ہے یا میں؟



اس نے جواب دیا: اگر میرے نزدیک علیؑ کو آپ سے زیادہ علم ہوتا تو پھر میں آپ سے کیوں سوال کرتا۔

راوی بیان کرتا ہے: ابن عباسؓ غضب ناک ہوئے اور وہ سخت غصہ میں آ گئے، پھر آپ نے فرمایا: تیری ماں تیری غم میں روئے میں نے علیؑ سے علم حاصل کیا ہے اور آپؑ نے رسولؐ خدا سے علم حاصل کیا ہے اور رسولِ خداؐ کو اللہ نے اپنے عرش پر ہی علم کی تعلیم دے کر مبعوث فرمایا ہے۔

پس نبی اکرمؐ کا علم اللہ کی طرف سے ہے اور علیؑ کا علم نبی اکرمؐ کی طرف سے ہے اور میرا علم علیؑ کے علم سے ہے۔ تمام اصحابِ نبی کا علم علیؑ کے علم کے مقابلے میں ایسے ہے جیسے سات سمندروں کے مقابلے میں ایک قطرہ۔

اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ ابن مریمؑ پر وحی فرمائی

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر رضى الله عنه قال: حدثنا أبو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنى أبوجعفر محمد ابن على بن الحسين بن بابويه قال: حدثنا محمد بن الحسن بن الوليد قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار، قال: محمد بن الحسين بن أبى الخطاب عن على بن أسباط عن على بن أبى حمزة عن أبى بصير عن أبى عبدالله جعفر ابن محمد عليهما السلام قال: أوحى الله الى عيسىٰ بن مريم عليه السلام ياعيسىٰ هب لى من عينيك الدموع، ومن قلبك الخشوع، والكحل عينيك بميل الحزن اذا ضحك البطالون، وقم على قبور الاموات فنادهم بالصوت الرفيع لعلك تأخذ موعظتك منهم، وقد: انى لاحق فى اللاحقين۔

حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی طرف وحی نازل فرمائی: اے عیسیٰؑ! اپنی آنکھوں کے آنسوؤں کا ہدیہ میری

بارگاہ میں پیش کرو اور اپنے دل سے میرے لیے خشوع و انکسار کا اظہار کرو اور جب باطل پرست ہنس رہے ہوں اس وقت اپنی آنکھوں کا مکمل حزن و غم کو قرار دو۔

اے عیسیٰؑ! مردوں کی قبروں پر کھڑے ہو جاؤ اور ان کو بلند آواز سے پکارو، شاید تم ان سے کوئی وعظ و نصیحت حاصل کر سکو، جبکہ میں ہر لاحق ہونے والے کے ساتھ لاحق ہوتا ہوں۔

ایک بھیڑیے کا چرواہے کی بکریوں پر حملہ کرنا

(وعنه) قال: حدثنا والدی رحمه الله قال: حدثنا أبو عبدالله محمد ابن محمد بن النعمان رحمه الله قال: حدثنا أبو الحسن علی بن مالك النحوی قال حدثنا أبو عمر محمد بن عبدالواحد الزاهد قال: حدثنا احمد بن عبدالجبار قال: حدثنا یونس بن بكیر عن عبدالحمید بن بهرام الفزاری قال: حدثنی شمر بن حوشب عن أبی سعید الخدری انه قال: بینا رجل من أسلم فی غنیمة له یهش علیها ببیداء ذی الحلیفة اذ عدا علیه الذئب فانتزع شاة من غنمه، فهجهج به الرجل ورماه بالحجارة حتّٰی استنقذ منه شاته، قال: فأقبل الذئب حتّٰی اقعی مستنفراً بذنبه مقابلًا للرجل، ثم قال له: أما اتقیت الله عزّوجلّ حلت بینی وبین شاة رزقنی الله؟ فقال الرجل: بالله ما سمعت كالیوم قط، فقال الذئب: لم تعجب؟ قال: أعجب من مخاطبتك ایای، فقال الذئب: اعجب من ذٰلك رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بین الحرتین فی النخلات یحدث الناس بما خلا ویحدثهم بما هو آتٍ وأنت هاهنا تتبع غنمك فلما سمع الرجل قول الذئب ساق غنمه یحوزها حتّٰی اذا أدخلها قباء قریة الأنصار سأل عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فصادفه فی بیت أبی أیوب، فأخبره خبر الذئب، فقال له رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: صدقت احضر العشیة



فاذا رأيت الناس قد اجتمعوا فأخبرهم ذلك ، فلما صلى رسول الله ﷺ الظهر واجتمع الناس اليه أخبرهم الأسلمي خبر الذئب، فقال لهم رسول الله ﷺ: صدق صدق صدق، فتلك الاعاجيب بين يدى الساعة ، أما والذى نفس محمد بيده ليوشك الرجل أن يغيب عن أهله الروحة أو الغدوة فيخبره سوطه أو عصاه أو نعله بما إحدث أهله من بعده۔

(بحذف اسناد) ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا ہے: اسلمی قبیلہ کا ایک شخص ذی الحلیفہ کے بیابان میں اپنی بکریوں کا ریوڑ چرا رہا تھا کہ اچانک ایک بھیڑیے نے اُس کی بکریوں پر حملہ کر دیا اور اُس کے ریوڑ سے ایک بکری اُٹھا کر لے گیا۔ اُس شخص نے اُس بھیڑیے پر حملہ کیا اور اُس کو پتھر سے مارا یہاں تک کہ اُس سے اپنی بکری چھڑا لی۔

وہ بیان کرتا ہے: وہ بھیڑیا واپس پلٹا اور اپنی دم ہلاتے ہوئے اُس شخص کے سامنے کھڑا ہو گیا اور پھر اُس نے اس شخص سے کہا: بکری کہ جس کو میرے اللہ نے میرے لیے رزق قرار دیا ہے تو میرے اور اس کے درمیان حائل ہونا چاہتا ہے اور تو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بکری کو مجھ سے بچا لے۔ اس شخص نے جواب میں کہا: خدا کی قسم! میں نے آج سے پہلے کبھی ایسا سنا اور نہ دیکھا ہے۔

بھیڑیے نے جواب دیا: تو متعجب کیوں ہے؟

اس شخص نے جواب دیا: میں متعجب ہوں کہ ایک بھیڑیا میرے ساتھ مخاطب ہے۔

اس بھیڑیے نے جواب دیا: اس سے بھی زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ ان درختوں کے درمیان ایک وادی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے ایک رسول کو مبعوث فرمایا ہے، جو لوگوں کو گزشتہ اور آنے والے زمانے کی خبریں دیتا ہے اور تو یہاں پر اپنی بکریاں چرا رہا ہے۔ جب اُس شخص نے اس بھیڑیے کی گفتگو سنی تو اس نے اپنی بکریوں کو اکٹھا کیا اور ہانکتا ہوا لے گیا، یہاں تک کہ وہ انصار کی (مملوکہ) وادی قبا میں داخل ہوا، اور اس نے لوگوں سے رسولِ خدا کے بارے میں سوال کیا۔



آپؐ سے اُس کی ابوایوب انصاری کے گھر میں ملاقات ہوئی تو اس شخص نے بھیڑیے کی ساری گفتگو آپؐ کی خدمتِ اقدس میں پیش کی۔

رسولؐ خدا نے اس شخص سے فرمایا: تم بالکل سچ کہہ رہے ہو۔ بعداز ظہر یہاں آنا اور جب تم دیکھو کہ لوگ جمع ہو چکے ہیں تو اس وقت اس واقعہ کی خبر دینا۔ جب رسولؐ خدا نے نماز ظہر ادا کی اور لوگ آپؐ کے اردگرد جمع ہو گئے تو اس اسلمی شخص نے بھیڑیے کی گفتگو والا سارا واقعہ ذکر کیا۔

رسولؐ خدا نے ان لوگوں سے فرمایا: سچ کہہ رہا ہے، یہ سچ کہہ رہا ہے۔ قیامت کے قریب کے عجیب سے عجیب تر واقعات میں سے ایک واقعہ یہ ہے، لیکن مجھے قسم ہے اُس ذات کی، جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے، عنقریب (یعنی آخری امامؑ کے زمانہ میں) ایک وقت آئے گا کہ جس میں ایک شخص اپنے خاندان اور گھر والوں سے ایک رات یا ایک دن غائب ہوگا اور جب وہ واپس آئے گا تو جو کچھ اس کی عدم موجودگی میں اس کے گھر والوں نے کیا ہوگا اس مرد کا تازیانہ یا عصا یا جوتا اسے اس کے بارے میں آگاہ کر دے گا۔

عاقِ والدین کو سزا دنیا میں مل جاتی ہے

(وعنه) رحمه الله قال: حدثني والدي رضي الله عنه قال: حدثنا محمد ابن محمد بن النعمان قال: حدثنا أبو حفص عمر بن محمد بن علي الزيات قال: حدثنا عبيدالله بن جعفر بن محمد بن اعين قال: حدثنا مسعر بن يحيٰى النهدي قال: حدثنا شريك بن عبدالله القاضي قال: حدثنا ابواسحاق الهمداني عن أبيه عن أمير المومنين عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: ثلاثة من الذنوب تعجل عقوبتها ولا تؤخر الى الآخرة: عقوق الوالدين ، والبغي على الناس، وكفر الاحسان۔

(بحذفِ اسناد) امیرالمومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ نے رسولؐ خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تین گناہ ایسے ہیں جن کی سزا کو دنیا میں آخرت پر مؤخر نہیں کیا جا

اور وہ یہ ہیں:

① والدین کی نافرمانی کی وجہ سے عاق ہونا ② لوگوں پر ظلم وستم کرنا
③ احسان کا انکار اور کفر کرنا

نجاشی بادشاہ کا جعفر بن ابی طالب کو خبر دینا

(وعنه) قال : حدثنا والدی رحمہ اللہ قال: أخبرنی محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنی أبوالحسین أحمد بن الحسین بن اسامة البصری اجازة قال: حدثنا عبیدالله بن محمد الواسطی قال: حدثنا أبو جعفر محمد بن یحییٰ قال: حدثنا هارون بن مسلم بن سعدان قال: حدثنا مسعدة بن صدقة قال: حدثنی جعفر بن محمد علیهما السلام عن أبیه انه قال: ارسل النجاشی ملك الحبشة الی جعفر بن أبی طالب وأصحابه ، فدخلوا علیه وهو فی بیت له جالس علی التراب وعلیه خلقان الثیاب، قال فقال جعفر بن أبی طالب: فأشفقنا منه حین رأیناه علی تلك الحال، فلما رأی ما بنا وتغیر وجوهنا قال: الحمد لله الذی نصر محمداً وأقر عینی به، ألا ابشرکم؟ فقلت: بلٰی أیها الملك، فقال: انه جاء نی الساعة من نحو أرضکم عین من عیونی هناك وأخبرنی ان الله قد نصر نبیه محمداً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وأهلك عدوه وأسر فلان و فلان و فلان، وقتل فلان وفلان وفلان التقوا بواد یقال له ﴿البدر﴾ لکأنی أنظر الیه حیث کنت أرعی لسیدی هناك وهو رجل من بنی ضمرة، فقال له جعفر: أیها الملك الصالح ما لی أراك جالساً علی التراب وعلیك هذه الخلقان؟ فقال: یاجعفر أنا نجد فیما أنزل الله علی عیسٰی صلوات الله علیه ان من حق الله علی عباده أن یحدثوا لله

تواضعاً عندما یحدث لهم من نعمة، فلما احدث الله لی نعمة نبیه محمدٍ احدثت لله هذا التواضع۔
قال: فلما بلغ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذلك قال لأصحابه: ان الصدقة تزید صاحبها کثرة فتصدقوا یرحمکم الله، وان التواضع یزید صاحبه رفعة فتواضعوا یرفعکم الله، وان العفو یزید صاحبه عزاً فاعفوا یعزکم الله۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے اپنے والد مکرم سے روایت کی ہے کہ اُنھوں نے بیان فرمایا: ایک دن حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے اپنا غلام حضرت جعفر بن ابی طالبؑ اور آپ کے ساتھیوں کی خدمت میں بھیجا اور ان کو اپنے پاس بلایا۔ جب آپ اور آپ کے ساتھی بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس وقت وہ اپنے گھر کے صحن میں زمین پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے بدن پر دو چادریں تھیں۔

راوی بیان کرتا ہے: حضرت جعفر بن ابی طالبؑ فرماتے ہیں کہ جب ہم نے اس کو اس حالت میں دیکھا تو ہمیں اُس پر بہت ترس آیا۔ جب اس نے ہماری طرف دیکھا تو ہمارے چہروں کا رنگ اُڑ گیا۔

پھر اُس نے کہا: تمام حمد ہے اس ذات کی کہ جس نے اپنے نبی محمدؐ کی مدد فرمائی ہے اور میری آنکھوں کو ان کی مدد کر کے ٹھنڈک پہنچائی ہے۔ کیا میں تم کو خوش خبری دوں۔

حضرت جعفرؓ نے فرمایا: اے بادشاہ سلامت! کیوں نہیں، ضرور آپ ہمیں خوش خبری سنائیں۔

اُنھوں نے کہا: تمھاری سرزمین سے میرے جاسوسوں میں سے ایک جاسوس آیا ہے اور اُس نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمدؐ کی مدد فرمائی ہے اور آپ کے دشمنوں کو ہلاک کیا ہے اور فلاں کو اسیر کروا دیا ہے اور فلاں کو قتل کروا دیا ہے اور ان کا آپس میں ٹکراؤ بدر کے مقام پر ہوا ہے۔ گویا میں اپنے سردار کی کامیابی کو دیکھ رہا ہوں اور جو جاسوس وہاں سے آیا ہے وہ قبیلہ بنی ضمرہ کا ایک شخص ہے۔

جناب جعفرؓ نے فرمایا: میرے نیک سیرت بادشاہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ زمین پر

تشریف فرما ہیں اس کی کیا وجہ ہے آپ کے بدن پر دو چادریں ہیں۔

اس نے عرض کیا: اے جعفر! ہم نے اُس کتاب میں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ پر نازل فرمائی ہے، پایا ہے کہ اللہ کا اپنے بندوں پر یہ حق ہے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں گفتگو کریں تو اس کے لیے تواضع اور انکساری کا اظہار کریں اور جب اُس کی کسی نعمت کو بیان کریں تو بھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے میرے لیے اپنی نعمت اپنے نبی محمدؐ کی صورت میں نازل کی ہے تو میں اُن کے ذکر کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور تواضع کا اظہار کر رہا ہوں۔

راوی بیان کرتا ہے: جب اس بات کی خبر نبی اکرمؐ کی خدمتِ اقدس میں عرض کی گئی تو آپؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: صدقہ اپنے ساتھی کے لیے (یعنی صدقہ دینے والے کے لیے) بہت زیادہ کثرت کا موجب بنتا ہے۔ پس تم صدقہ دو، تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ تحقیق تواضع و انکسار اپنے ساتھی (یعنی فاعل) کی بلندی اور رفعت میں اضافہ کرتا ہے۔ پس تم بھی تواضع و انکسار کا اظہار کرو، تاکہ اللہ تعالیٰ تم کو بھی بلندی عطا فرمائے اور عفوو درگذر اپنے ساتھی یعنی (فاعل) کے لیے عزت و بزرگی میں اضافہ کرتا ہے۔ پس تم بھی عفو اور درگذر کرو، تاکہ اللہ تعالیٰ تمھاری عزت و بزرگی میں اضافہ فرمائے۔

حضرت امام زین العابدینؑ کی مناجات

(وعنه) قال: حدثنا والدی رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبو الحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الولید قال: حدثنی أبی قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عیسٰی عن هارون ابن مسلم عن مسعدة بن صدقة قال: سألت أبا عبدالله جعفر بن محمد علیهما السلام ان یعلمنی دعاء ادعو به فی المهمات، فأخرج الی أوراقاً من صحیفة عتیقة فقال: انتسخ ما فیها فهو دعاء جدی علی بن الحسین زین العابدین علیه السلام للهمات، فکتبت ذٰلك علی وجهه، فما کربنی شیٔ قط واهمنی الا دعوت به ففرج الله همی وکشف کربی

وأعطاني سؤلي، وهو:

﴿اللهم هديتني فلهوتَ ، ووعظتَ فقسوتُ، وابليتَ الجميل فعصيتُ ، وعرفتَ فأصدرتُ ثم عرفتَ ، فاستغفرتُ فأقلتَ، فعدتُ فسترتَ ۔

فلك الحمد الهى تقحمت اودية هلاكى، وتحللت شعاب تلفى، وتعرضت فيها لسطواتك وبحلولها لعقوباتك، ووسيلتى اليك التوحيد وذريعتى انى لم أشرك بك شيئاً ولم اتخذ معك اِلهاً، وقد فررت اليك من نفسى واليك يفر المسئ، وأنت مفزع المضيع حظ نفسه ۔

فلك الحمد اِلهى، فكم من عدوٍ انتضى على سيف عداوته، وشحذ لى ظباة مديته، وأرهف لى شبا حده، وداف لى قواتل سمومه، وسدد نحوى صوائب سهامه، ولم تنم عنى عين حراسته، واضمر ان يسومنى المكروه، ويجرعنى زعاق مرارته ۔

فنظرت يا اِلهى الى ضعفى عن احتمال الفوادح، وعجزى عن الانتصار ممن قصدنى بمحاربته، ووحدتى فى كثير عدد من ناوانى، وأرصد لى البلاء فيما لم أعمل فيه فكرى، فابتدأتنى بنصرتك ، وشددت أزرى بقوتك، ثم فللت لى حده وصيرته من بعد جمع وحده، واعليت كعبى ، وجعلت ما سدده مردوداً عليه فرددته ، لم يشف غليله ولم يبرد حرارة غيظه ، قد عض على شواه، وادبر مولياً قد اخلفت سراياه ۔

وكم من باغٍ بغانى بمكائده ، ونصب لى أشراك مصائده ووكل بى تفقد رعايته، واضبأ الى اضباء السبع لطريدته، انتظار لانتهاز الفرصة لفريسته ۔



فناديتك يا الٰهى مستغيثًا بك ، واثقاً بسرعة اجابتك، عالماً انه لن يضطهد من آوى الى ظل كنفك ،ولن يفزع من لجاء الى معاقل انتصارك ، فحصنتنى من بأسه بقدرتك ۔

وكم من سحائب مكروه قد جليتها، وغواشى كربات كشفتها ، لا تسأل عما تفعل، وقد سئلت فأعطيت ولم تسأل فابتدأت، واستميح فضلك فما اكديت، ابيت الا احساناً وأبيت الا تقحم حرماتك وتعدى حدودك والغفلة عن وعيدك ۔

فلك الحمد الٰهى من مقتدر لا يغلب وذى أناةٍ لا يعجل، هذه مقام من اعترف لك بالتقصير، وشهد على نفسه بالتضييع۔

اللهم انى أتقرب اليك بالمحمدية الرفيعة، وأتوجه اليك بالعلوية البيضاء فأعذنى من شر ما خلقت وشر من يريدنى سوءاً ، فان ذٰلك لا يضيق عليك فى وجدك ولا يتكأدك فى قدرتك وأنت على كل شئ قدير۔

اللهم ارحمنى بترك المعاصى ما ابقيتنى ، وارحمنى بترك تكلف ما لا يعنينى، وارزقنى حسن النظر فيما يرضيك عنى، والزم قلبى حفظ كتابك كما علمتنى، واجعلنى اتلوه على ما يرضيك به عنى ، ونور به بصرى، وأوعد سمعى، واشرح به صدرى ، وفرج به عن قلبى، واطلق به لسانى، واستعمل به بدنى، واجعل فى من الحول والقوة ما يسهل ذٰلك على، فانه لا حول ولا قوة إلا بك۔

اللهم اجعل ليلى ونهارى ودنياى وآخرتى ومنقلبى ومثواى وعافية منك ومعافاة وبركته منك۔

اللهم أنت ربى ومولاى وسيدى وأملى والهى وغياثى

وسندی وخالقی وناصری وثقتی ورجائی، لك محیای ومماتی، ولك سمعی وبصری وبیدك رزقی والیك أمری فی الدنیا والآخرة، ملكتنی بقدرتك وقدرت علی بسلطانك لك القدرة فی أمری وناصیتی بیدك، لا حول احد دون رضاك، برأفتك ارجو رحمتك وبرحمتك ارجوا رضوانك، لا أرجو ذٰلك بعملی، فقد عجز عنی عملی فكیف أرجوا ما قد عجز عنی، أشكو الیك فاقتی وضعف قوتی وافراطی فی أمری، وكل ذٰلك من عندی وما أنت أعلم به منی، فاكفنی ذٰلك كله۔

اللهم اجعلنی من رفقاء محمد حبیبك وابراهیم خلیلك، ویوم الفزع الأكبر من الآمنین، فآمنی وببشارتك فبشرنی، وباظلالك فأظلنی، وبمفازة من النار فنجنی، ولا تمسنی السوء ولا تحزنی، ومن الدنیا فسلمنی، وحجتی یوم القیامة فلقنی، وبذكرك فذكرنی، ولليسری فیسرنی، وللعسری فجنبنی، والصلاة والزكاة ما دمت حیاً فألهمنی، ولعبادتك فوفقنی، وفی الفقه وفی مرضاتك فاستعملنی، ومن فضلك فارزقنی، ویوم القیامة فبیض وجهی، وحساباً یسیراً فحاسبنی، وبقبیح عملی فلا تفضحنی، وبهداك فاهدنی، وبالقول الثابت فی الحیاة الدنیا وفی الآخرة فثبتنی، وما أحببت فحببه الی، وما كرهت فبغضه الی، وما أهمنی من الدنیا والآخرة فاكفنی، وفی صلاتی وصیامی ودعائی ونسكی وشكری ودنیای وآخرتی فتبارك لی، والمقام المحمود فابعثنی، وسلطاناً نصیراً فاجعل لی، وظلمی وجرمی واسرافی فی أمری فتجاوز عنی، ومن فتنة المحیی والممات فخلصنی ومن الفواحش ما ظهر منها

وما بطن فنجنى، ومن اوليائك يوم القيامة فاجعلنى، وأدم لى صالح الذى آتيتنى، وبالحلال عن الحرام فاغننى، وبالطيب عن الخبيث فاكفنى، اقبل بوجهك الكريم الى ولا تصرفه عنى، والى صراطك المستقيم فاهدنى، ولما تحب وترضى فوفقنى۔

اللهم انى أعوذ بك من الرياء والسمعة والكبرياء والتعظيم والخيلاء والفخر والبذخ والاشر والبطر والاعجاب بنفسى والجبرية، رب وأعوذبك من البخل والعجز والشح والحسد والحرص والمنافسة والغش، وأعوذبك من الطمع والطبع والهلع والجزع والزيغ والقمع، وأعوذبك من البغى والظلم والاعتداء والفساد والفجور والفسوق، وأعوذبك من الخيانة والعدوان والطغيان، رب وأعوذبك من المعصية والقطيعة والسيئة والفواحش والذنوب وأعوذبك من الاثم والمأثم والحرام والمحرم والخبيث وكل ما لا تحب، رب وأعوذبك من الشيطان وبغيه وظلمه وعدوانه وشركه وزبانيته وجنده، وأعوذ بك من شر ما ينزل من السماء وما يعرج فيها، وأعوذبك من شر ما خلقت من دابة وهامةٍ أو جنٍ أو انس مما يتحرك، وأعوذبك من شر ما ينزل من السماء وما يعرج فيها ومن شر ما ذرأ فى الأرض وما يخرج منها، وأعوذبك من شر كل كاهن وساحر وزاكن ونافث وراقٍ، وأعوذبك من شر كل حاسد وطاغٍ وباغٍ ونافس وظالم ومعتد وجائر، وأعوذبك من العمى والصمم والبكم والبرص والجذام والشك والريب، وأعوذبك من الكسل والفشل والعجز والتفريط والعجلة والتضييع والابطاء وأعوذبك من شر ما خلقت فى



السموات والارض وما بينما وما تحت الثرىٰ، رب
وأعوذبك من الفقر والحاجة والمسكنة والضيقة والعايلة،
وأعوذبك من القيلة والزلة، وأعوذ بك من الضيق والشدة
والقيد والحبس والوثاق والسجون والبلاء وكل مصيبة
لاصبرلی علیها آمین رب العالمین۔
اللهم اعطنا كل الذى سألناك وزدنا من فضلك على قدر
جلالك وعظمتك بحق لا إلٰه إلا أنت العزيز الحكيم

(بحذفِ اسناد) جناب سعد و بن صدقہ نے روایت کی ہے: میں نے حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سوال کیا: اے فرزندِ رسولؐ! مجھے کوئی ایسی دُعا تعلیم فرمائیں جس کو میں اپنی مہمات اور غموں میں پڑھوں اور اُس کے ذریعے خدا سے طلب کروں۔ پس آپ نے مجھے ایک پرانے صحیفے کے چند اوراق عطا فرمائے اور فرمایا:

ان اوراق میں جو کچھ ہے اس کو یاد کرلو یہ میرے جد حضرت امام زین العابدین علی بن حسین علیہما السلام کی دعا ہے جو آپ خود کو درپیش مہمات وقت مانگا کرتے تھے۔ میں نے اس کو یاد کرلیا۔ پس مجھے جو مصیبت مہم پیش آتی تو میں اس دعا کو پڑھتا تو خداوندِ تعالیٰ میری مہم کو آسان فرما دیتا اور میرے کرب و مصیبت کو دور کرتا اور میرے سوال پر عطا کرتا اور وہ دعا یہ ہے:

''اے میرے معبُود! تو نے میری رہنمائی فرمائی مگر میں غافل رہا۔ تو نے مجھے پند و نصیحت کی مگر میں سخت دلی کے باعث اس پند و نصیحت سے متاثر نہ ہوا۔ تو نے مجھے عمدہ نعمتیں عطا فرمائیں میں نے تیری نافرمانی کی۔ پھر یہ کہ جن گناہوں سے تو نے میرا رخ موڑا تھا جبکہ تو نے مجھے اس کی معرفت عطا فرمائی تو مَیں نے گناہوں کی بُرائی کو پہچان کر توبہ و استغفار کی۔ جس پر تو نے مجھے معاف کردیا اور میں پھر ان گناہوں کا مرتکب ہوا تو پھر تو نے ان کی پردہ پوشی فرمائی۔

اے میرے معبُود! میری تمام حمد تیرے لیے خاص ہے۔ میں ہلاکت کی وادیوں میں کودا اور تباہی اور بربادی کی گہرائیوں میں اُترا۔ ان ہلاکت خیز گہرائیوں میں تیری قہر فرمائیوں، سخت

گیریوں اور ان میں تیری مجوبتوں سے میرا سامنا ہوا۔ تیری بارگاہ میں میرا وسیلہ تیری توحید اور وحدانیت کا اقرار ہے اور میرا ذریعۂ بخشش صرف اور صرف یہ ہے کہ میں نے کسی کو تیرا شریک نہیں قرار دیا۔ اور تیرے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کی اور میں اپنے نفس سے فرار کر کے تیری بارگاہ میں آیا ہوں جو کہ ایک گناہ گار کی پناہ گاہ ہے اور اس التجا کرنے والے کی آخری پناہ گاہ ہے جو اپنا حصہ ضائع کر چکا ہو وہ تیرے دامن میں پناہ لیتا ہے۔

اے میرے معبُود! میری ساری حمد وثنا تیرے لیے ہے۔ کتنے ہی ایسے دشمن تھے جنھوں نے اپنی عداوت کی تلواروں کو میرے لیے بے نیام کیا۔ اور میرے لیے اپنی چھری کی دھار کو تیز کیا اور انھوں نے پانی میں میرے لیے زہروں کی آمیزش کی اور کمانوں میں تیروں کو جوڑ کر مجھے نشانے بنانے کی کوشش کی ان کی تیز نگاہوں نے ہمیشہ میرا تعاقب کیا اور اپنے دلوں سے مجھے اذیت رسانی کے منصوبے بنائے اور تلخ گھونٹوں کی تلخی سے مجھے متواتر تلخ بناتے رہے (جن کو تو نے اپنی رحمت کے سبب مجھ سے دور رکھا)۔

اے میرے معبُود! ان رنج وآلام کے برداشت کرنے میں میری کمزوری، تیری نظر میں ہے اور جو میرے خلاف آمادہ پیکار ہیں ان کے مقابلے میں میری عاجزی اور زیادہ دشمنوں کے مقابلے میں میری تنہائی اور ایذا رسانی کے لیے گھات لگانے والوں کے مقابلے میں میری کمزوری کو تو نے ملحوظِ خاطر رکھا اور جس سے میں غافل تھا (اس کے معاملے میں) تو نے میری مدد کرنے میں پہل کر دی اور اپنی قوت وطاقت سے میری کمر کو مضبوط کیا اور ان کی تیزی کو ختم کیا اور میرے دشمنوں کی کثرت کو منتشر کر دیا اور ان کو تنہا کر دیا اور مجھے ان کے مقابلے میں قہر وغلبہ عطا فرمایا اور جو تیر، انھوں نے اپنی کمان میں میرے لیے جوڑا تھا وہ اس کی طرف پلٹا دیا اور دشمن نہ تو اپنا غصہ ٹھنڈا کر سکا اور نہ اس کے دل کی تپش ختم ہو سکی اور اس نے اپنے جسم کی بوٹیاں کاٹیں اور منہ پھیر کر چلا گیا اور اس کے لشکر نے بھی اس کے ساتھ دغا کی اور کتنے ہی ایسے ستم گر تھے جنھوں نے مکروفریب سے مجھ پر ظلم وتعدی کی اور اپنے شکار کے جال میرے لیے بچھائے اور اپنی تیز اور تلاش کرنے والی نگاہوں سے میرا پہرہ دیا اور یوں گھات لگا کر بیٹھ گئے جس طرح درندہ اپنے شکار کے انتظار میں موقع کی تاک میں گھات لگا کر بیٹھتا ہے۔

اے میرے اللہ! میں نے تجھ سے تیری فریاد رسی چاہتے ہوئے اور تیری جلد حاجت



روائی پر بھروسہ کرتے ہوئے، تجھے پکارا درحالانکہ میں یہ جانتا تھا کہ جو تیرے سایۂ رحمت میں پناہ لے گا وہ کبھی شکست نہیں کھا سکتا اور جو تیری محکم پناہ گاہ انتقام میں پناہ حاصل کرے گا وہ خوف زدہ نہیں ہوتا اور تو نے اپنی قدرت سے ان کی شدت اور شر انگیزی سے مجھے محفوظ رکھا۔ اور کتنے ہی مصائب کے بادل تھے جو تو نے چھانٹ دیے اور کتنے ہی غموں کے تاریک پردے میرے دل پر تھے جو تو نے اُٹھا اور ہٹا دیئے اور جو کچھ تو کرتا ہے اس کے بارے میں سوال نہیں کیا جا سکتا اور جو بھی تیری ذات سے میں نے مانگا تو نے عطاء کیا اور جو کچھ میں نے نہیں مانگا تو نے ازخود مجھے عطا فرمایا اور جب بھی میں نے تیرے کرم وجود وفضل کے سامنے جھولی پھیلائی تو نے بخل نہیں کیا اور تو نے جب بھی کیا احسان کیا اور میں تیرے محرمات میں گرتا رہا اور تیری حدود سے تجاوز کرتا رہا اور تیری تہدید وسرزنش سے ہمیشہ غافل رہا۔

اے میرے معبود! تمام حمد وثنا تیرے لیے ہے جو ایسا صاحب اقتدار ہے جو مغلوب نہیں ہو سکتا تو ایسا بردبار ہے جو جلدی نہیں کرتا۔ یہ اس شخص کا مقام ومحل ہے جو فرواں نعمتوں کا اقرار کرے اور اپنی کوتاہیوں اور لغزشوں کا اعتراف کرے اور اپنے خلاف اپنی زبان کاری کی گواہی دے۔

اے میرے معبود! حضرت محمد مصطفیؐ کی بلند پایہ منزلت کے صدقے تیرے قرب کا سوال کرتا ہوں اور علیؑ کے روشن اور درخشاں مرتبے کے واسطے سے تیری بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ تو مجھے ان چیزوں کی بُرائی سے پناہ دے جس کو تو نے خلق کیا ہے اور جو میرے بارے میں بُرا گمان رکھتا ہے ان سے پناہ دے اور یہ تیری قدرت وطاقت کے لیے دشوار اور مشکل (ہرگز) نہیں ہے کیونکہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اے میرے اللہ! میری زندگی جو باقی رہ گئی ہے اس میں مجھ پر رحم فرما کہ میں تیری نافرمانیوں اور معصیتوں کو چھوڑ سکوں اور جو جس چیز کی میرے اندر طاقت نہیں ہے اس کی تکلیفیں نہ دے کہ مجھ پر رحم کر اور جو چیز میری طرف سے تجھے راضی اور خوش کرتی ہے اس میں مجھے حسن نظر عطا فرما۔ (یعنی مجھے توفیق عطا فرما تاکہ اس کو انجام دے سکوں) اور جیسے تو نے مجھے اپنی کتاب کی تعلیم دی ہے ویسے ہی اس کو یاد کرنے کے لیے میرے دل کو لازم قرار دے اور مجھے یوں قرار دے کہ جو چیز تجھے میری طرف سے راضی وخوشنود کرے اس کو پورا کرسکوں اور میری آنکھوں میں نور قرار فرما اور میری سننے کی طاقت کو زیادہ کر۔ میرے سینے کو کشادگی دے اور اس



کے ذریعے میرے دل کو وسعت عطا فرما اور میری زبان کو قوت گویائی عطا فرما اور میرے بدن کو اس کے ذریعے استعمال کرنے کی توفیق عطا فرما اور حول وقوت میں میرے لیے وہ چیز قرار دے جس کو میرے لیے آسان قرار دے کیونکہ تیرے علاوہ کسی کی قدرت و طاقت نہیں ہے۔

اے میرے اللہ! میری راتیں، میرے دن، میری دنیا میری آخرت، میری تبدیلی، میرا ٹھکانہ، سب میں اپنی عافیت قرار دے اور درگذر کر اور اپنی طرف سے برکت سے پُر فرما۔

اے میرے اللہ! میرے پروردگار، میرے مولا، میرے رازدار، میری آرزو! میرے معبُود! میرے غوث (یعنی مددگار)! میری سند! میرے خالق، میرے ناصر روزگار! میرے قابلِ اعتماد! میری اُمید! میری زندگی اور میری موت تیرے لیے ہے اور میرے سننے اور دیکھنے کی طاقت تیری طرف سے ہے اور تیری لیے ہے۔ میرا رزق تیرے قبضۂ قدرت میں ہے اور میرا دنیا اور آخرت کا معاملہ تیرے سپرد ہے تو نے اپنی قدرت کے تحت مجھے مالک قرار دیا ہے اور تیری قدرت وسلطنت میرے اوپر کارفرما ہے۔ میرے معاملہ میں تیری قدرت کارفرما ہے اور میری بھاگ دوڑ تیرے ہاتھ میں ہے اور تیری رضایت کے بغیر کوئی بھی تبدیلی نہیں کر سکتا۔ میں تیری نرمی اور عافیت سے تیری رحمت کی اُمید رکھتا ہوں اور تیری رحمت کے ذریعے تیری رضایت و رضوان کی اُمید رکھتا ہوں۔ ورنہ میرے اعمال اس قابل نہیں کہ میں اس کی اُمید کر سکوں۔ پس میرے اعمال عاجز ہیں اور جب میرے اعمال عاجز و ناتواں ہیں تو پھر ان کے ذریعے میں ان چیزوں کی اُمید کیسے کر سکتا ہوں میں تیری بارگاہ میں اپنی ناداری، کمزوری اور اپنے معاملہ میں اپنی افراط و کوتاہی کا شکوہ کرتا ہوں اور میرے پاس جو کچھ ہے تو اس سب کو جانتا ہے اور ان تمام چیزوں میں تو میری کفایت فرما۔

اے میرے اللہ! تو مجھے اپنے حبیب حضرت محمدؐ اور اپنے خلیل (دوست)! حضرت ابراہیمؑ کے ساتھیوں میں سے قرار فرما، اور وہ دن جس کا خوف اور ڈر سب سے زیادہ ہوگا اس دن مجھے ان میں سے قرار دے جن کو تو نے امن وامان عطا کی ہے۔ پس مجھے خوف و ڈر سے امن عطا فرما اور اپنی بشارت اور خوشخبری کے ذریعے مجھے خوشخبری عطا فرما، اور اپنے سایہ رحمت میں سے مجھے سایہ عطا فرما اور اپنے درگذر اور عافیت کے ذریعے مجھے جہنم کی آگ سے نجات عطا فرما اور مجھ سے ہر قسم کی بُرائی اور حزن و ملال کو دور فرما۔ میری دنیا کو سالم قرار فرما اور

قیامت کے دن میری دلیل و حجت مجھے تلقین فرما اور اپنے ذکر کے ذریعے مجھ حقیر کو یاد رکھنا اور آسانی کے ذریعے مجھے آسانی عطا فرما! اور سختی کو مجھ سے دور فرما جب تک میں زندہ ہوں نماز اور زکوٰۃ کی توفیق عطا فرما اور اپنی عبادت کرنے کی مجھے توفیق عطا فرما مجھے اپنے دین کی سمجھ اور اپنی خوشنودی کے حصول میں مشغول فرما اور اپنے فضل سے مجھے عطا فرما اور قیامت کے دن میرے چہرے کو روشن و سعید فرما اور میرے حساب و کتاب میں میرے ساتھ نرمی فرماتے ہوئے میرا حساب کم سے کم قرار فرما اور میرے بُرے عمل سے مجھے رسوا نہ کرنا اور اپنی ہدایت کے ساتھ میری ہدایت فرمانا۔ دنیا کی زندگی اور آخرت میں مجھے قولِ ثابت کے ساتھ ثابت قدم قرار فرما اور دنیا و آخرت میں جو میری جائز خواہشات ہیں ان میں میری کفایت فرما اور میری نماز، میرے روزے، میری دعا، میری عبادت، میرا شکر، میری دنیا اور میری آخرت میں مجھے میرے لیے برکت عطا فرما اور مجھے مقامِ محمود پر فائز فرما اور ایک ہمیشہ مدد کرنے والا سلطان میرے لیے قرار فرما، اور میں نے جو ظلم کیا ہے جو میرے جرم ہیں اور جہاں میں نے اپنے معاملہ میں اسراف کیا ہے ان سب سے درگذر فرما اور موت و حیات کے فتنے سے مجھے نجات عطا فرما اور جو بُرائیاں بھی ہیں خواہ وہ ظاہری ہوں یا باطنی ان سب سے مجھے نجات عطا فرما اور قیامت کے دن مجھے اپنے دوستوں اور اولیاء میں سے قرار فرما اور جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا اس کو میرے لیے نیک نمونہ قرار دے اور حلال کے ذریعے مجھے حرام سے بے نیاز فرما اور پاک و پاکیزہ کے ذریعے ہر خبیث و ناپاک سے میری کفایت فرما اور اپنی رحمت کا رُخ میری طرف موڑ دے اور اس کو میری طرف سے دوسری طرف نہ موڑنا اور صراطِ مستقیم کی طرف میری ہدایت فرما، اور جو چیز تیری محبوب ہے اور تیری خوشنودی کا باعث ہے اس کی مجھے توفیق عطا فرما۔

اے میرے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ ریا، دکھلاوے، بڑائی، خود پسندی، تکبر، فخر، شر، بہک جانے، تعجب کی کثرت اور جبر سے۔

اے میرے رب! میں بخل، ناتوانی، لالچ، حسد، حرص اور ایک دوسرے پر فخر و مباہات کرنے، اور ملاوٹ کرنے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اے میرے رب! میں لالچ، جہالت، غم اور خوف و خطر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اے میرے رب! پس بغاوت، ظلم، حسد تجاوز کرنے، فساد، فجور اور جھوٹ سے تیری



پناہ چاہتا ہوں اور میں خیانت کاری، عدوان اور سرکشی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے میرے رب میں گناہ، گناہ کے محل، حرام، حرام کی جگہ، خبیث اور ہر اُس چیز سے جو تیری نا پسندیدہ ہیں، سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے میرے رب! میں شیطان، اس کی بغاوت، اس کے ظلم، اس کی عداوت، اس کی شرکت اور اس کے لشکر اور سپاہیوں کے مقابلے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ پس جو کچھ آسمان سے نازل ہوا ہے اور جو آسمان کی طرف بلند ہوتا ہے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے میرے پروردگار! جو کچھ تو نے خلق کیا ہے خواہ، چوپاؤں میں سے ہو یا پرندہ ہو یا جن یا انسان جو متحرک ہیں ان سب کے شر سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تیری بارگاہ میں پناہ طلب کرتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو تو نے آسمان سے نازل کی ہے اور جو آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے اور جو کچھ زمین پر ہے اور جو کچھ زمین سے نکلتا ہے ان کے شر سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے میرے رب! میں ہر جادوگر، ہر کاہن اور (بُرا) گمان کرنے والے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے میرے رب! میں ہر حاسد کے شر، سرکشی کرنے والے، باغی، برتری چاہنے والے، ظالم، تجاوز کرنے والے اور جابر کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے میرے رب! میں اندھے پن، بہرے پن، گونگے پن، برص، خرام، شک اور زنا سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اے میرے رب! میں سستی، بزدلی، عجز و ناتوانی، کوتاہی جلدی بازی، ضیاع کاری، تقصیر اور ٹال مٹول کرنے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اے میرے رب! پس جو کچھ تو نے زمین و آسمان میں خلق کیا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ تحت الثریٰ میں تو نے خلق کیا ہے ان سب کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے میرے رب! میں فقر، محتاجی، تنگ دستی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں دوستوں کی قلت اور ذلت سے۔

اے میرے رب! میں تنگی، شدت، قید، حبس و وثاق، بندش اور ہر اُس مصیبت سے جس



پر میں صبر کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اے میرے اللہ! میری اس دعا کو قبول فرما، تو پوری کائنات کا پروردگار ہے۔

اے میرے اللہ! جو کچھ میں نے تیری بارگاہ سے طلب کیا ہے وہ مجھے عطا فرما اور اپنے فضل نیز اپنی بزرگی کے حساب اس میں اضافہ فرما اور اپنی عظمت کے اس حق کے ساتھ کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور تو عزیز اور حکیم ہے۔

میں درخت ہوں اور فاطمہؑ اس کی شاخ ہے

(وعنه) عن شيخه رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابو محمد عبدالله بن محمد الابهري قال: حدثنا علي بن احمد الصباح قال حدثنا ابراهيم بن عبدالله ابن أخي عبدالرزاق قال: حدثني عمي عبدالرزاق ابن همام قال: أخبرني أبي همام بن نافع قال: أخبرني مينا مولى عبدالرحمٰن ابن عوف الزهري قال: قال لي عبدالرحمٰن: يامينا ألا احدثك بحديث سمعته عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ قلت: بلى۔ قال: سمعته يقول: أنا شجرة، وفاطمة فرعها، وعلي لقاحها، والحسن والحسين ثمرها، ومحبوهم من اُمتي ورقها۔

(بحذف اسناد) عبدالرحمٰن ابن عوف زہری کے غلام نے بیان کیا ہے: مجھے عبدالرحمٰن نے کہا: اے مینا! کیا میں تیرے لیے ایک ایسی حدیث بیان کروں جو میں نے رسولؐ خدا سے سنی ہے۔

میں نے عرض کیا: کیوں نہیں! آپ ضرور یہ حدیث میرے لیے بیان کریں۔

اس نے کہا: میں نے خود رسولؐ خدا سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا:

''میں درخت ہوں اور فاطمہؑ اس کی شاخ، علیؑ اس کا تنا، حسن وحسینؑ اس کا پھل اور میری اُمت میں سے جو ان سے محبت کرنے والے ہیں وہ اس درخت کے پتے ہیں۔''

الحمدللہ ہم نخلِ مودّت کے پتے ہیں۔



لا الہ الا اللہ نصف ایمان ہے

(وعنه) عن شيخه رضى الله عنه قال: حدثنى محمد بن محمد بن النعمان قال: حدثنا أبوبكر محمد بن عجلى الجعافى قال: حدثنى محمد بن على ابن ابراهيم قال: حدثنا محمد بن أبى العنبر قال: حدثنا على بن الحسين ابن واقد عن أبيه عن أبى عمرو بن العلا عن عبدالله بن بريدة عن بشير بن كعب عن شداد بن اوس قال: قال رسول الله ﷺ: لا اِلٰه اِلَّا الله نصف الميزان، والحمدلله يملأه۔

(بحذفِ اسناد) شداد بن اوس نے رسولؐ خدا سے روایت بیان کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میزان (ایمان) کا نصف حصّہ لا الٰہ الا اللہ ہے اور الحمدللہ کہنے سے میزان کی تکمیل ہو جاتی ہے۔

سورۂ کافرون کا سببِ نزول

(وعنه) عن شيخه رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى أبو محمد عبدالله بن أبى شيخ اجازة قال: أخبرنا أبو عبدالله محمد ابن أحمد الحكيمى قال: أخبرنا عبدالرحمٰن بن عبدالله أبو سعيد البصرى قال: حدثنا وهب بن حريز عن أبيه قال: حدثنا محمد بن اسحاق بن يسار المدنى قال: حدثنى سعيد بن مينا عن غير واحد من أصحابه: أن نفراً من قريش اعترضوا لرسول الله ﷺ منهم عتبة بن ربيعة وامية ابن خلف والوليد بن مغيرة والعاص بن سعيد فقالوا: يامحمد هلم فلتعبد ما نعبد فنعبد ما تعبد فنشرك نحن وأنت فى الأمر، فان يكن الذى نحن عليه الحق فقد أخذت بحظك منه وان يكن الذى أنت عليه الحق فقد أخذنا بحظنا منه، فأنزل الله

تبارك وتعالیٰ: ﴿قل یایها الکافرون لا أعبد ما تعبدون ولا أنتم عابدون ما أعبد﴾ الی آخره السورة۔ ثم مشی أبی بن خلف بعظم رمیم ففته فی یده ثم نفخه وقال: أتزعم ان ربك یحیی هذا بعد ما تری؟ فأنزل الله تعالیٰ: ﴿وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ ۝ قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمٌ ۝﴾ الی آخر السورة۔

(بحذف اسناد) سعید بن مینا نے اصحاب رسولؐ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ خدا کی خدمت میں قریش کے چند مشرک پیش ہوئے کہ جن میں عتبہ بن ربیعہ، امیہ بن خلف، ولید بن مغیرہ اور عاص بن سعید شامل تھے۔

انھوں نے نبی اکرمؐ کی خدمت میں عرض کیا: اے محمدؐ! آؤ ہم مصالحت کرلیں جس کی ہم عبادت کرتے ہیں اس کی آپ بھی عبادت کرو اور جس کی آپ عبادت کرتے ہیں اس کی ہم عبادت کرتے ہیں۔ پس ہم عبادت والے معاملہ میں ایک دوسرے کے شریک ہو جاتے ہیں اگر ہم حق پر ہوئے تو آپ اس میں سے اپنا حصّہ حاصل کرلیں گے اور اگر آپ حق پر ہوئے تو ہم آپ کے حق میں سے اپنا حصّہ حاصل کرلیں گے۔

پس اللہ تعالیٰ نے سورۂ کافرون کو نازل کیا: "اے میرا رسولؐ! کہہ دے: ان کافروں سے، اے کافرو! جن کی تم عبادت کرتے ہو ان کی میں کبھی عبادت نہیں کروں گا"، آخر سورہ تک۔

پھر ایک دن ابی بن خلف بوسیدہ ہڈیوں کے قریب سے گزرا ان (میں سے ایک) کو اس نے اپنے ہاتھ میں لیا اور پھر اس کو پھونک مار کر اس سے گرد صاف کی اور کہا: اے محمدؐ! کیا اس ہڈی کو کہ جس کو آپ دیکھ رہے ہیں اس کے بارے میں تمھارا گمان ہے کہ تمھارا رب اس کو دوبارہ زندہ کرسکتا ہے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے سورہ کافرون کی آیات ۷۸-۷۹ نازل فرمائیں:

"یہ لوگ ہماری نسبت باتیں بناتے ہیں اور اپنی خلقت کی حالت کو بھول گئے اور کہنے لگے: جب یہ ہڈیاں گل سڑ کر خاک ہو جائیں گی بھلا ان کو دوبارہ کون خلق کرے گا؟ اے میرے رسولؐ! ان سے کہہ دو

کہ وہ ذات کہ جس نے ان کو پہلی مرتبہ خلق کیا ہے وہ ان کو دوبارہ خلق فرمائے گا وہ ہر طرح کی تخلیق سے واقف ہے۔"

علم کی فضیلت کے بارے میں مولائے کائنات کا فرمان

(وعنه) عن شيخه رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى أبوجعفر محمد بن على بن الحسين بن موسى بن بابويه قال: حدثنا أبى قال: حدثنا محمد بن القاسم ما جيلويه عن محمد بن على الصيرفى عن نصر بن مزاحم عن عمر بن سعد عن فضيل بن خديج عن كميل بن زياد النخعى قال: كنت مع أمير المؤمنين عليه السلام فى مسجد الكوفة وقد صلينا العشاء الآخرة، فأخذ بيدى حتى خرجنا من المسجد، فمشى حتى خرج الى ظهر الكوفة ولا يكلمنى بكلمة، فلما اضحجر تنفس ثم قال: ياكميل ان هذه القلوب أوعية فخيرها أوعاها، احفظ عنى ما أقول: الناس ثلاثة: عالم ربانى، ومتعلم على سبيل نجاة، وهمج رعاع اتباع كل ناعق يميلون مع كل ريح لم يستضيئوا بنور العلم ولم يلجأوا الى ركن وثيق۔

ياكميل العلم خير من المال، العلم يحرسك وأنت تحرس المال، والمال تنقصه النفقة والعلم يزكوا على الانفاق۔

ياكميل صحبة العالم دين يدان الله به، تكسبه الطاعة فى حياته وجميل الاحدوثة بعد وفاته۔

ياكميل منفعة المال تزول بزواله، ياكميل مات خزّان المال والعلماء باقون ما بقى الدهر، أعيانهم مفقودة وأمثالهم فى القلوب موجودة، هاه هاه ان ههنا ـ وأشار بيده الى صدره ـ لعلماً جماً لو أصبت له حملةً، بلى اصيب له لقناً غير مأمون يستعمل آلة الدين فى الدنيا

ويستظهر بحجج الله على خلقه وبنعمه على عباده ليتخذه الضعفاء وليجة دون ولى الحق، أو منقاداً للحكمة لا بصيرة له فى احنائه، يقدح الشك فى قلبه بأول عارض لشبهة، ألا لاذا ولا ذاك، أو منهوماً باللذات سلس القياد بالشهوات، أو مغتراً بالجمع والادخار، وليس من رعاة الدين أقرب ـ شبهاً بهؤلاء الأنعام السائمة ، كذٰلك يموت العلم بموت حامليه۔

اللهم بلى لا يخلوا الارض من قائم بحجة ظاهراً مشهوراً أو مستتراً مغموراً لئلا تبطل حجج الله وبيناته واين اولئك؟ والله الأقلون عدداً الأعظمون خطراً، بهم يحفظ الله حججه حتٰى يودعوها نظراء هم ويزرعوها فى قلوب أشباههم، هجم بهم العلم على حقائق الأمور فباشروا أرواح اليقين، واستلانوا ما استوعره المترفون، وأنسوا بما استوحش منه الجاهلون، صحبوا الدنيا بأبدان أرواحها متعلقة بالمحل الأعلى، اولئك خلفاء الله فى أرضه والدعاة الى دينه ، آه آه شوقاً الٰى رؤيتهم، واستغفر الله لى ولكم ، ثم نزع يده من يدى وقال: انصرف اذا شئت۔

(بحذف اسناد) کمیل ابن زیاد النخعی کہتا ہے: میں مسجد کوفہ میں امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ تھا اور آپؑ کی اقتداء میں نماز عشاء ادا کی۔ نماز کے بعد آپؑ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کوفہ سے باہر تشریف لے گئے۔ آپؑ نے اس دوران میرے ساتھ کوئی گفتگو نہ فرمائی۔ پس جب صحرا میں چلے گئے تو آپؑ نے ایک لمبا سانس لیا اور پھر فرمایا: اے کمیل! تحقیق یہ دل خزانہ ہے اور یہ خیر کا خزانہ ہے۔ پس جو میں بیان کروں گا اس کو یاد کرلو۔ جان لو کہ لوگوں کی تین قسمیں ہیں:

① عالم ربانی ② وہ طالب علم جو راہ نجات پر چلنے والا ہے

③ عوام الناس بے عقل لوگ۔ یہ وہ ہیں جو ہر ہانکنے والے کی اتباع کرتے ہیں اور



ہر سمت کی ہوا کے، اس طرف جھک جاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو علم کے نور سے روشنی طلب نہیں کرتے اور کسی مضبوط ستون کا سہارا حاصل نہیں کرتے۔

اے کمیل! علم مال سے بہتر ہے، کیونکہ علم تیری حفاظت کرتا ہے جبکہ مال کی تو خود حفاظت کرتا ہے۔ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے جبکہ علم خرچ کرنے سے زیادہ ہوتا ہے۔

اے کمیلؓ! عالم کی صحبت اس کا ساتھ اس دین میں بہترین چیز ہے کیونکہ زندگی میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے اور اپنی موت کے بعد وہ دنیا میں اچھی یادیں چھوڑ کر جاتا ہے۔

اے کمیلؓ! مال کے ختم ہونے سے اس کے فوائد بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ مال کے خزانہ دار مر جاتے ہیں لیکن علما نہیں مرتے بلکہ جب تک زمانہ ہے وہ باقی رہتے ہیں۔ علما کے جسم مرتے ہیں لیکن ان کی امثال دل و دماغ میں ہمیشہ کے لیے موجود رہتی ہیں۔ آپؑ نے اس کے بعد اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ فرمایا، یہاں علم کا ایک سمندر موجزن ہے۔ اے کاش! اس علم کو کوئی اُٹھانے والا اور برداشت کرنے والا مل جاتا۔ ہاں! کیوں نہیں۔ اس کو ضرور اسے یاد کرنے والے مل جائیں گے جو خود امن میں نہیں ہوں گے وہ اس علم کو دین کا ہتھیار بنا کر اس سے دنیا حاصل کریں گے اور وہ اس علم کے ذریعے اپنے آپ کو دنیا کے سامنے حجتِ خدا بنا کر پیش کریں گے۔ اور وہ اپنے آپ کو اللہ کی نعمت بنا کر بندوں پر ظاہر کریں گے۔ تم لوگ حق کے والی کو چھوڑ کر کمزور لوگوں کو اپنا رازدار بناتے ہو اور وہ اپنے آپ کو (ظاہراً) حکمت کا تابع قرار دیتے ہیں، لیکن ان کو زندگی میں کوئی بصیرت حاصل نہیں ہوتی اور ان کے دلوں میں پہلی فرصت ہی میں شبہ پیدا ہو جاتا ہے۔

آگاہ ہو جاؤ! ان کے لیے نہ یہ جہاں ہے اور نہ وہ جہاں ہوگا۔ یہ لوگ اپنی ذات میں حریص اور خواہشات کی بہت جلدی اتباع کرنے والے ہوتے ہیں اور لوگوں کو دھوکا دیں گے اور ان کو ذلیل و خوار کریں گے۔ دین کے محکم اور مضبوط ستونوں میں جانوروں (جاہلوں) سے بھی جلدی شبہ پیدا کریں گے۔

یاد رکھو! عالم کے مرنے سے علم نہیں مرتا۔

اے میرے اللہ! کیوں نہیں۔ یہ زمین کبھی حجتِ خدا کے ساتھ قائم رہنے والوں سے خالی نہیں ہوگی۔ خواہ ظاہر و مشہور ہو یا وہ پوشیدہ و غیر معروف ہو، تاکہ خدا کی حجت دلیل اور اس

کے دین کی بنیادیں کمزور نہ ہو جائیں۔ یہ لوگ کہاں ہیں؟ خدا کی قسم! یہ لوگ تعداد میں بہت کم ہوں گے لیکن عظمت کے اعتبار سے سب سے زیادہ ہوں گے اور ان کے ذریعے اللہ اپنی دلیلوں کی حفاظت کرے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی حجت کو امانت کے طور پر عطا کرتا ہے۔ وہ ان میں غور و فکر کرتے ہیں اور وہ اپنی عقل کے دلوں میں اس کا بیج بوتے ہیں اور چیزوں کے حقائق کا علم ان کو حاصل ہوتا ہے۔ یقین کی ارواح ان کو بشارت دیتی ہیں اور وہ چیز جس کو سرکش اور دشوار جانتے ہیں وہ ان کے لیے نرم و آسان ہوتی ہے اور جس سے جاہل لوگ وحشت ناک ہوتے ہیں وہ ان سے اسے حاصل کرتے ہیں۔ ان کے بدن اس دنیا میں ہوتے ہیں، لیکن ان کی ارواح کا آخرت سے تعلق ہوتا ہے وہ اعلیٰ محل سے متعلق ہوتے ہیں۔ یہ لوگ ہی اللہ کی زمین پر اللہ کے نائب ہوتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کے دین کی طرف دعوت دینے والے ہوتے ہیں۔ آہ! آہ! کاش میں ان کی زیارت کر سکتا۔ میں اللہ کی مغفرت طلب کرتا ہوں اپنے لیے اور تمہارے لیے پھر آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھڑا لیا اور فرمایا: جاؤ جدھر جانا چاہتے ہو۔

ابتدا بھی ہمارے ساتھ اور اختتام بھی ہمارے ساتھ

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوبكر بن محمد بن عمر الجعابي قال: حدثني علي بن اسحاق النحوي قال: حدثنا عثمان بن عبدالله الشامي قال: حدثنا أبو لهيعة عن أبي زرعة الحضرمي عن عمر بن علي بن ابي طالب عن أبيه عليه السلام قال: قال لي النبي صلى الله عليه وآله: ياعلي بنا يختم الله الدين كما بنا فتحه، وبنا يؤلف الله بين قلوبكم بعد العداوة والبغضاء۔

(بحذف اسناد) حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرمؐ نے مجھے فرمایا:

اے علیؑ! اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی ابتدا بھی ہمارے ساتھ کی تھی اور ہمارے ذریعے ہی اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کو دشمنی اور بغض کے بعد دوبارہ جوڑے گا۔

طوبیٰ اُن کے لیے ہے (جنت کا خوبصورت درخت)

(وعنه) عن شيخه قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد قال: حدثني أبي قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن مروان عن محمد ابن عجلان عن أبي عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: طوبى لمن لم يبدل نعمة الله كفراً، طوبى للمتحابين في الله.

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: طوبیٰ ان لوگوں کے لیے ہے جو کفر کرتے ہوئے اللہ کی نعمتوں کو تبدیل نہیں کرتے اور ایک دوسرے سے اللہ کی خوشنودی کی خاطر محبت کرتے ہیں۔

اہل بیتؑ سے بغض رکھنے والا جہنمی ہے

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: أخبرنا بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا عبدالكريم بن محمد قال: حدثنا سهل بن تكلمة الرازي قال: حدثنا ابن أبي اويس قال: حدثني ابي عن حميد بن قيس عن عطاء عن ابن عباس قال: قال: رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: يابني عبدالمطلب اني سألت الله لكم ان يعلم جاهلكم، وان يثبت قائمكم، وان يهدي ضالكم ، وان يجعلكم نجداء جوداء رحماء، أم والله لو ان رجلا صف قدميه بين الركن والمقام مصلياً فلقى الله ببغضكم أهل البيت دخل النار.

(بحذف اسناد) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا: اے اولاد عبدالمطلب! میں نے اللہ تعالیٰ سے تمھارے واسطے دعا کی ہے کہ وہ تمھارے جاہل کو علم کی دولت سے نوازے اور تمھارا جو فرد راہ خدا میں قیام کرے اس کو ثابت قدمی عطا فرمائے اور

تمھارے گمراہ کو ہدایت عطا فرمائے اور وہ تمہیں بہادر، سخی اور رحم کرنے والے قرار دے۔
آ گاہ ہو جاؤ! خدا کی قسم! اگر کوئی شخص رکن اور مقام کے درمیان کھڑے ہو کر ہمیشہ نماز ادا کرتا رہے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس حالت میں پیش ہو کہ اہل بیتؑ سے بغض رکھتا ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں ڈال دے گا۔

اطاعتِ خدا میں لوگ ہمارے تابع ہیں

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: حدثنا أبو عبدالله محمد بن محمد ابن النعمان قال: أخبرني الشريف الصالح أبو محمد الحسن بن حمزة العلوى الحسينى الطبرى رحمه الله قال: حدثنا محمد بن عبدالله بن جعفر الحميرى عن أبيه عن احمد بن محمد بن عيسٰى عن مروك بن عبيد الكوفى عن محمد ابن يزيد الطبرى قال: كنت قائماً على رأس الرضا على بن موسٰى عليهما السلام بخراسان وعنده جماعة من بنى هاشم منهم اسحاق بن العباس بن موسٰى، فقال له: يااسحاق بلغنى انكم تقولون ان الناس عبيد لنا، لا وقرابتى من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما قلته قط ولا سمعته من أحد من آبائى ولا بلغنى من واحد منهم قاله، لكننا نقول الناس عبيد لنا فى الطاعة موال لنا فى الدين، فليبلغ الشاهد الغائب۔

(بحذفِ اسناد) محمد بن یزید طبری نے بیان کیا ہے: مَیں خراسان میں حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھا اور آپؑ کے پاس بنو ہاشم کی ایک جماعت بھی موجود تھی، ان میں اسحاق بن عباس بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔
پس آپؑ نے اس سے فرمایا: اے اسحاق! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم لوگ یہ کہتے ہو کہ لوگ ہمارے غلام ہیں۔ نہیں ایسا نہیں ہے۔ اور مجھے قسم ہے اس قرابت کی جو مجھے رسولؐ خدا سے حاصل ہے میں نے یہ کبھی نہیں کہا اور نہ ہی میرے آباؤ اجداد میں سے کسی نے ایسا کہا ہے اور نہ

ہی ان میں سے کسی کے بارے میں کوئی ایسی خبر مجھے ملی ہے کہ کسی نے ایسے فرمایا ہو۔ البتہ ہم یہ کہتے ہیں کہ لوگ اطاعتِ خدا میں ہمارے غلام و تابع ہیں (یعنی جو ہماری اتباع میں خدا کی اطاعت کی جائے تو وہی قابلِ قبول ہے اور جو دین کو ہم سے حاصل کرتے ہیں وہ ہمارے غلام اور موالی ہیں۔ پس ہر حاضر اس بات کو ہر غائب تک کو پہنچا دے۔

امام رضاؑ کی توحید خدا پر گفتگو

(وبهذا الاسناد) قال: سمعت الرضاؑ يتكلم في توحيد اللّٰه فقال: أول عبادة اللّٰه معرفته، واصل معرفة اللّٰه ـ جل اسمه ـ توحيده، ونظام توحيده نفي التحديد عنه، لشهادة العقول أن كل محدود مخلوق، وشهادة كل مخلوق أن له خالقاً ليس بمخلوق، والممتنع من الحدث هو القديم في الأزل، فليس اللّٰه عبد من نعت ذاته، ولا اياه وحّد من اكتنهه، ولا حقيقة أصاب من مثله، ولا به صدّق من نهاه، ولا صمد صمده من أشار اليه بشيء من الحواس، ولا اياه عنى من شبهه، ولا له عرف من بعضه، ولا اياه أراد من توهمه، كل معروف بنفسه مصنوع، وكل قائم في سواه معلول، بصنع اللّٰه يستدل عليه، وبالعقول تعتقد معرفته، وبالفطر تثبت محبته خلق اللّٰه تعالى الخلق حجاباً بينه وبينهم، ومباينته اياهم مفارقته انّيتهم، وابتداؤه لهم دليلهم على ان لا ابتداء له، لعجز كل مبتدئ منهم عن ابتداء مثله، فأسماؤه تعالى تعبير وأفعاله سبحانه تفهيم، قد جهل اللّٰه من حده وقد تعداه من اشتمله وقد أخطأه من اكتنهه، ومن قال ﴿كيف﴾ هو فقد شبهه، ومن قال فيه ﴿لم﴾ فقد علله، ومن قال ﴿متى﴾ فقد وقته، ومن قال ﴿فيم﴾ فقد ضمنه، ومن قال ﴿الى م﴾ فقد نهاه، ومن قال

﴿حتٰی م﴾ فقد غیاه ، ومن غیاه فقد جزأه ومن جزأه فقد الحد فیه۔

لا یتغیر اللّٰه بتغیر المخلوقات، ولا یتحدد بتحدد المحدود، واحد لا بتأویل عدد ، ظاهر لا بتأویل المباشرة، متجل لا باستهلال رؤیة باطن لا بمزایلة مبائن لا بمسافة، قریب لا بمداناة، لطیف لا بتجسم، موجود لاعن عدم، فاعل لا باضطرار، مقدر لا بفکرة ، مدبر لا بحرکة، مرید لا بعزیمة، شاء لا بهمة ، مدرك لا بحاسة، سمیع لا بآلة، بصیر لا بأداة، لا تصحبه الأوقات ولا تضمه الا ماکن ، ولا تأخذه السناة، ولا تحده الصفات، ولا تقیده الأدوات۔

سبق الأوقات کونه، والعدم وجوده، والابتداء، أزله، بخلقه الأشباه علم انه لا شبه له، وبمضادته بین الأشیاء علم ان لا ضد له، وبمقارنته بین الامور عرف ان لا قرن له ، ضاد النور بالظلمة، والصر بالحر ، مؤلف بین متعاقباتها، مفرق بین متدانیاتها، بتفریقها دل علی مفرقها ، وبتألیفها دل علی مؤلفها، قال اللّٰه تعالٰی: ﴿ومن کل شئ خلقنا زوجین لعلکم تذکرون﴾۔

له معنی الربوبیة اذ لا مربوب، وحقیقة الالهیة اذ لا مألوه ، ومعنی العالم ولا معلوم، لیس منذ خلق استحق معنی الخالق، ولا من حیث احدث استفاد معنی المحدث، لا یغیبه منذ، ولا یدنیه قد، ولایحجبه لعل، ولا یوقته متی، ولا یشتمله حین ، ولا یقارنه مع، کل ما فی الخلق من أثر غیر موجود فی خالقه ، وکل ما أمکن فیه ممتنع من صانعه، لا تجری علیه الحرکة والسکون، کیف یجری علیه ما هو أجراه، أو یعود فیه ما هو ابتداه؟ اذاً لتفاوتت دلالته ولا

متنع من الأزل معناه۔

ولما كان للبارى معنى غير المبره لوحد له وراء لحد له امام، ولو التمس له التمام للزمه النقصان ، كيف يستحق الأزل من لا يمتنع من الحدث، وكيف ينشئ الأشياء من لا يمتنع من الانشاء۔

لو تعلقت به المعانى لقامت فيه آية المصنوع، ولتحول عن كونه دالاً الى كونه مدلولاً عليه، ليس فى مجال القول حجة، ولا فى المسألة عنه لجواب لا اله الا الله العلى العظيم۔

(بحذف اسناد) راوی بیان کرتا ہے: میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے بارے میں گفتگو فرما رہے تھے۔

پس آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ابتدا یہ ہے کہ اس کی معرفت حاصل کی جائے اور اللہ جل جلالہ کی معرفت کی ابتدا یہ ہے کہ اس کے لیے توحید کو مانا جائے (یعنی اس کو واحد و یکتا تسلیم کیا جائے) اور اس کی توحید کا نظام یہ ہے کہ اس کو محدود نہ کیا جائے کیونکہ عقل گواہی دیتی ہے کہ جو محدود ہو وہ مخلوق ہے۔ اور ہر مخلوق گواہی دیتی ہے کہ اس کے لیے کوئی خالق ہے اور اللہ مخلوق نہیں ہے۔ اس کا حادث ہونا ممتنع ہے وہ ہمیشہ سے قدیم ہے۔ پس جس شخص نے اس کی ذات نعت وصفت بیان کرنا شروع کی اس نے اس کی عبادت نہیں کی۔ اور جو اس کی اصل وحقیقت کو جاننے کی کوشش کرے گا وہ اس کی توحید پر ایمان نہیں رکھ سکتا اور جس نے اس کی مثل بیان کی وہ اس کی حقیقت کو نہیں پا سکتا اور جو اس کی نفی کرے گا وہ اس کی تصدیق نہیں کر سکتا اور جو اس کی طرف خواہش ظاہری کے ذریعے اشارہ کرے گا وہ اس کو بے نیاز تسلیم نہیں کرتا۔ جس نے اس کی تشبیہ بیان کی اس نے اس کا ارادہ نہیں کیا اور جس نے اس کے حصے قرار دیئے اس کو اس کی معرفت حاصل نہیں ہوئی اور جس نے اس کے بارے میں توھم کیا اس نے اس کا ارادہ نہیں کیا اور ہر معروف بذاتِ خود مصنوع ہے اور اس کے علاوہ جو بھی قائم ہے وہ کسی علت کا معلول ہے اور خود اللہ کی مصنوعات کے ذریعے اس کے وجود پر استدلال کیا جاتا

ہے۔ اور عقل کے ذریعے اس کی معرفت کا اعتقاد رکھا جاتا ہے اور فطرت کے ذریعے اس کی محبت کو ثابت کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو خلق کیا اور ان کے اور اپنے درمیان ایک حجاب (پردہ) قرار دیا ہے اور اپنے اور ان کے درمیان مباینت قرار دی ہے اور اپنے اور ان کے درمیان مفارقت کو ثابت رکھا ہے، اس کا انہی مخلوق کے لیے ابتدا قرار دینا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے اپنے لیے کوئی ابتدا نہیں ہے (یعنی وہ ہمیشہ سے ہے) کیونکہ اس مخلوق میں سے ہر ایک اس جیسی ابتدا رکھنے سے عاجز و ناتواں ہے۔

اس کے اسماء صرف اس کی ذات کی تعبیر ہیں نہ کہ اس کی حقیقت۔ اس ذات مبرا و منزہ کے تمام افعال صرف اور صرف سمجھانے کے لیے ہیں اور جس نے اس کی حد معین کی وہ اس کی حقیقت سے جاہل ہے اور جس نے اس کا احاطہ کرنے کی کوشش کی وہ اس کی تعداد کا قائل ہو جائے گا اور جو اس کی اصل حقیقت کو حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اس نے اس کے بارے میں خطا کی ہے۔ اور جو اس کے بارے میں کہتا ہے کہ وہ کیسا ہے؟ پس اس نے اس کو تشبیہ دی ہے۔ جس نے اس کے بارے میں کہا کہ وہ کیوں کرہے؟ پس اس نے اس کی علت و تعلیل بیان کی ہے اور جس نے کہا کہ وہ کب سے ہے پس اس نے اس کے لیے وقت کی حد بیان کرنے کی کوشش کی ہے اور جس شخص نے اس کے بارے میں کہا کہ وہ کس میں ہے پس اس نے اس کسی کے ضمن میں قرار دیا اور جس شخص نے اس کے بارے میں کہا کہ وہ کب تک ہے پس اس نے اس کی نفی کر دی ہے اور جس نے اس کے بارے میں بیان کیا کہ وہ فلاں وقت تک ہے اس نے اس کی غایت و انتہا بیان کی ہے اور جس نے اس کی انتہا بیان کی اس نے اس کا تجزیہ کیا اور جس نے اس کا تجزیہ کیا وہ اس کا منکر و کافر ہو جائے گا۔

مخلوقات کی تبدیلی سے اللہ میں تبدیلی نہیں آ سکتی اور مخلوق کی حدود کے ساتھ اس کی حدود کو معین نہیں کیا جا سکتا۔ وہ ایک ہے لیکن کسی عدد کی تاویل میں نہیں ہے۔ وہ ظاہر ہے لیکن ظاہری آنکھیں اس کی تجلی کا نظارہ نہیں کر سکتی (بلکہ حقیقی و باطنی نظریں اس کی تجلی کا مشاہدہ کرتی ہیں)۔ وہ ایسا پوشیدہ ہے جو کبھی ظاہر نہیں ہو سکتا۔ وہ ایسا دور ہے کہ مسافت نہیں رکھتا، وہ ایسا قریب ہے جس کے قرب کو محسوس نہیں کیا جا سکتا۔ وہ ایسا لطیف ہے جو مجسم نہیں ہو سکتا۔ وہ ایسا موجود ہے جس کے اول و آخر میں عدم نہیں ہے۔ وہ ایسا فاعل ہے جو مجبور نہیں ہے، وہ ایسا

مقدر (یعنی تقدیر کرنے والا) جو غور وفکر نہیں کرتا۔ وہ پوری کائنات کے لیے مدبر (تدبیر کرنے والا) ہے۔ حرکت کرنے کا محتاج نہیں۔ وہ ایسا مرید ہے جو بغیر زحمت کے ارادہ کرتا ہے۔ وہ چاہنے والا لیکن بغیر کسی ہمت کے۔ وہ درک کرنے والا ہے لیکن اس کا محتاج نہیں ہے۔ وہ سننے والا لیکن بغیر کسی اور ذریعہ کے۔ وہ دیکھنے والا ہے لیکن بغیر آنکھ کے۔ زمانہ اس کا ساتھی نہیں بن سکتا اور محل اس کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ اور نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ اس کی صفات کی حد معین ہو سکتی ہے اور اس کو اسباب مقید نہیں کر سکتے (یعنی وہ اسباب کا تابع نہیں ہے)۔

اس کا وجود زمانے سے پہلے ہے اور اس کا وجود عدم پر سبقت رکھتا ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور اس کا اشیا کو خلق کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے لیے کوئی چیز مشابہ نہیں ہے اور چیزوں کا ایک دوسرے کی ضد ہونے سے معلوم ہوا ہے کہ اس کے لیے کوئی ضد نہیں ہے، اور اُمور کا آپس میں قرین اور ساتھی ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا کوئی قرین و ساتھی نہیں ہے۔ اس نے نور کو ظلمت کی ضد قرار دیا ہے۔ سردی کو گرمی کی ضد قرار دیا ہے جو دور دور ہیں ان کے درمیان الفت قرار دی ہے اور جو قریب قریب ہیں ان کے درمیان جدائی قرار دی ہے۔ ان کے درمیان تفریق و جدائی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کوئی جدائی ڈالنے والا ہے اور ان کے درمیان الفت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان کے درمیان کوئی الفت پیدا کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے:

"ہم نے ہر چیز کو جفت (جوڑا) خلق فرمایا ہے تاکہ تم تذکر حاصل کرسکو"

وہ اس وقت بھی رب تھا جب کوئی پرورش پانے والا نہیں تھا اور حقیقت اُلوہیت اس کے لیے اس وقت بھی تھی جب کوئی عبادت کرنے والا موجود نہیں تھا۔ علم اس کے لیے اس وقت بھی ثابت تھا جب کوئی معلوم نہیں تھا اور اس نے جب خلق کیا تو اس وقت معنیٰ خلق کا مستحق نہیں بنا، بلکہ پہلے سے تھا اور نہ ہی ایجاد کرنے کے وقت سے ایجاد کرنے والا ہے (بلکہ پہلے بھی تھا)۔

لفظ ضد اس کی غیبت کو بیان کر سکتا ہے اور نہ ہی قد اس کے قرب کو بیان کر سکتا ہے اور نہ ہی شاہد اس کے تعجب کا سبب بنتا ہے اور نہ ہی اس کے وقت کا احاطہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کے وقت کو بیان کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کا ساتھ دینے کی وجہ سے اس کا معاون بنا

جاسکتا ہے۔ ہر وہ چیز جو اس کی مخلوق میں ہے وہ اثر اس موجود کے خالق کا غیر ہے اور جو ممکن میں ہے وہ اس کے بنانے والے میں ممنوع ہے۔ اس کو حرکت اور سکون سے متصف نہیں کیا جاسکتا اور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جس کو اس نے جاری کیا وہ اس کی ذات میں جاری کیا جا سکے اور ہر وہ چیز جس کے لیے ابتدا ہے وہ اس کی طرف پلٹنے والی ہے، کیونکہ دونوں کی دلالت الگ الگ ہے اور ازل کے معنی کے بھی یہ منافی ہے۔

مخلوق کے اوصاف کو خالق کے لیے ثابت نہیں کیا جاسکتا اور جس نے اس کے پیچھے والی حد معین کی لامحالہ اس کو امام یعنی آگے والی حد بھی معین کرنا پڑے گی (حالانکہ ہر دو ناممکن ہیں) اور جس نے اس کے تمام ہونے کو ثابت کیا تو وہ اس کے ناقص ہونے کا قائل ہوا اور جو ازلی ہمیشہ سے ہو اس کے لیے اس چیز کو کیسے ثابت کیا جاسکتا ہے کہ جو حادث کے لیے ممتنع نہ ہو۔ (یعنی حادث کے لیے پائی جائے) اور وہ کیسے اشیا کو خلق کرسکتا ہے کہ جو خود خلق کا محتاج ہو؟

اگر یہ معانی اس کے ساتھ قائم ہوجائیں تو یہ اس کے مصنوع ہونے کی دلیل ہے اور اس کے دال (یعنی دلالت کرنے والے رہنمائی کرنے والے) سے مدلول ہونے کی طرف تبدیلی لازم آئے گی اور اس کے بارے میں کوئی قول حجت نہیں ہے اور اس کے بارے میں کوئی سوال نہیں کیا جائے گا اس کا جواب یہ ہے کہ کوئی معبود نہیں سوائے اس کے اور وہ بلند و عظیم ہے۔

نیکی بندۂ مومن کے لیے تحفہ ہے

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو غالب أحمد بن محمد الرازي رحمه الله قال: حدثني خالي أبو العباس محمد بن جعفر الرزاز القرشي قال: حدثنا محمد بن الحسين بن أبي الخطاب عن الحسن بن محبوب عن جميل بن صالح عن بريد بن معاوية العجلي عن أبي جعفرمحمد بن علي الباقر عليه السلام عن آبائه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: يقول الله تعالىٰ: المعروف هدية مني الى عبدي المؤمن، فان قبلها مني فبرحمتي ومني، وان



ردها فبذنبه حرمها ومنه لامنی، وأیما عبد خلقته فهدیته الی الایمان وحسنت خلقه ولم ابتله بالبخل فانی ارید به خیراً۔

(بحذف اسناد) حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام کے ذریعے سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضرت رسولؐ خدا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نیکی میری طرف سے میرے مومن بندہ کے لیے تحفہ ہے۔ اگر وہ میرے اس تحفہ کو قبول کر لے (یعنی اس کو انجام دے) تو یہ میری رحمت کے ذریعے ہے اور میری طرف سے ہے اور اگر وہ اس کو رد کرے اور قبول نہ کرے (یعنی اس کو انجام نہ دے) تو اس کی محرومیت اس کا گناہ ہے اور یہ میرے بندے کی طرف سے ہے، میری طرف سے نہیں ہے۔ پس میں جس بندے کو بھی خلق کرتا ہوں اس کو ایمان کی طرف ہدایت کرتا ہوں اور اس کے اخلاق وخلق کو حسن قرار دیتا ہوں میں اس کے ساتھ بخل نہیں کرتا میں تو اس کی اچھائی کا ارادہ کرتا ہوں۔

فاطمہؑ میرا ٹکڑا ہے

(وعنه) عن شیخه رحمه الله قال: أخبرنی أبو الحسن علی بن خالد المراغی قال: أبو القاسم الحسین الکوفی قال: حدثنا جعفر بن علی بن الحسن ابن محمد بن مروان الغزال قال: حدثنا عبدالله بن الحسن الأحمشی قال: حدثنا خالد بن عبدالله عن یزید بن أبی زیاد عن عبدالله بن الحرث بن نوفل قال: سمعت سعد بن مالك، یعنی ابن أبی وقاص۔ یقول: سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول: فاطمة بضعة منی، من سرها فقد سرنی، ومن ساءها فقد ساءنی، فاطمة أعز البریة علی۔

(بحذف اسناد) عبداللہ بن حرث بن نوفل نے بیان کیا ہے: میں نے سعد بن مالک (یعنی ابن ابی وقاص) سے سنا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''فاطمہؑ میرا ٹکڑا ہے جس نے اس کو خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے

اس کو ناراحت کیا پس اس نے مجھے ناراحت کیا۔ مجھے فاطمہؑ ساری مخلوق سے زیادہ عزیز ہے"۔

امیرالمومنینؑ کا محمد بن ابی بکرؓ اور اہلِ مصر کے نام خط

(وعنه) عن شيخه رضي الله عنه قال: حدثني أبو عبدالله محمد بن محمد ابن النعمان رحمه الله قال: أخبرني أبو الحسن على بن محمد بن الحسن الكاتب قال: أخبرني الحسن بن على الزعفراني قال: أخبرني أبو إسحاق ابراهيم بن محمد الثقفي قال: حدثني عبدالله بن محمد بن عثمان قال: حدثنا على بن محمد بن أبي سعيد عن فضيل بن جعد عن أبي اسحاق الهمداني قال: لما ولى أمير المؤمنين على بن أبي طالب صلوات الله عليه محمد بن أبي بكر مصر وأعمالها كتب له كتاباً، وأمره ان يقرأه على أهل مصر، وليعمل بما وصاه به فيه، وكان الكتاب:

بسم الله الرحمٰن الرحيم

من عبدالله أميرالمؤمنين على بن أبي طالب عليه السلام الى أهل مصر ومحمد بن ابي بكر، سلام عليكم، فاني احمد اليكم الله الذى لا اله اِلّا هو۔

امابعد: فاني اوصيكم بتقوى الله فما أنتم عنه مسئولون واليه تصيرون، فان الله تعالىٰ يقول: ﴿كل نفس بما كسبت رهينة﴾ ويقول: ﴿ويحذركم الله نفسه والى الله المصير﴾ ويقول ﴿ فوربك لنسألنهم أجمعين عما كانوا يعملون﴾۔

واعلموا عباد الله ان الله عزّوجلّ سائلكم عن الصغير من عملكم والكبير فان يعذب فنحن أظلم، وان يعف فهو أرحم الراحمين۔

يا عباد الله ان أقرب ما يكون العبد الى المغفرة والرحمة

حين يعمل لله بطاعته وينضحه بالتوبة، عليكم بتقوى الله، فانها تجمع الخير ولا خير غيرها، ويدرك بها من الخير ما لا يدرك بغيرها من خير الدنيا وخير الآخرة، قال الله عزّوجلّ: ﴿وقيل للذين اتقوا ماذا أنزل ربكم قالوا خيراً للذين أحسنوا فى هذه الدنيا حسنة ولدار الآخرة خير ولنعم دارالمتقين﴾۔

اعلموا ياعباد الله ان المؤمن من يعمل الثلاث من الثواب: اما الخير فان الله يثيبه بعمله فى دنياه، قال الله سبحانه لابراهيم: ﴿وآتيناه أجره فى الدنيا وانه فى الآخرة لمن الصالحين﴾ فمن عمل الله تعالٰى أعطاه أجره فى الدنيا والآخرة وكفاه المهم فيهما، وقد قال الله تعالٰى: ﴿يا عباد الذين آمنوا اتقوا ربكم للذين أحسنوا فى هذه الدنيا حسنة وأرض الله واسعة انما يوفى الصابرون أجرهم بغير حساب﴾ فما اعطاهم الله فى الدنيا لم يحاسبهم به فى الآخرة، قال الله تعالٰى: ﴿للذين أحسنوا الحسنى وزيادة﴾ والحسنى هى الجنة والزيادة هى الدنيا، وان الله تعالٰى يكفر بكل حسنة سيئة، قال الله عزّوجلّ: ﴿ان الحسنات يذهبن السيئات ذٰلك ذكرى للذاكرين﴾ حتّٰى اذا كان يوم القيامة حسبت لهم حسناتهم، ثم أعطاهم بكل واحدة عشرةً أمثالها الى سبعمائة ضعف، قال الله عزّوجلّ: ﴿جزاءً من ربك عطاءً حساباً﴾ وقال: ﴿اولئك لهم جزاء الضعف بما عملوا وهم فى الغرفات آمنون﴾ فارغبوا فى هذا رحمكم الله واعملوا له وتحاضوا عليه۔

واعلموا ياعباد الله ان المتقين حازوا عاجل الخير وآجله، شاركوا أهل الدنيا فى دنياهم ولم يشاركهم أهل الدنيا فى

آخرتهم، أباحهم اللّٰه فى الدنيا ما كفاهم به وأغناهم، قال اللّٰه عزّوجل: ﴿قل من حرم زينة اللّٰه التى أخرج لعباده والطيبات من الرزق قل هى للذين آمنوا فى الحياة الدنيا خالصة يوم القيامة كذٰلك نفصل الآيات لقوم يعلمون﴾ سكنوا الدنيا بأفضل ما سكنت، وأكلوها بأفضل ما اكلت، شاركوا أهل الدنيا فى دنياهم فأكلوا معهم من طيبات ما يأكلون، وشربوا من طيبات ما يشربون، ولبسوا من أفضل ما يلبسون وسكنوا من أفضل ما يسكنون وتزوجوا من أفضل ما يتزوجون، وركبوا من أفضل ما يركبون، اصابوا لذة الدنيا مع أهل الدنيا وهم غداً جيران اللّٰه تعالىٰ، يتمنون عليه فيعطيهم ما يتمنون، لا ترد لهم دعوة ولا ينقص لهم نصيب من اللذة، فالى هذا يا عباد اللّٰه يشتاق إليه من كان له عقل ويعمل له بتقوى اللّٰه ولا حول ولا قوة الا باللّٰه۔

يا عباد اللّٰه ان اتقيتم وحفظتم نبيكم فى أهل بيته فقد عبدتموه بأفضل ما عبد، وذكرتموه ، بأفضل ماذكر، وشكرتموه بأفضل ما شكر، وأخذتم بأفضل الصبر والشكر، واجتهدتم أفضل الاجتهاد، وان كان غيركم اطول منكم صلاة وأكثر منكم صياماً فأنتم أتقى للّٰه منه وأنصح لأولى الامر۔

احذروا يا عباد اللّٰه الموت وسكرته، فأعدوا له عدته، فانه يفجئكم بأمر عظيم بكير لا يكون معه شراً بداً أو بشر۔لا يكون معه خير أبداً، فمن أقرب الى الجنة من عاملها ومن أقرب الى النار من عاملها، انه ليس أحد من الناس تفارق روحه جسده حتى يعلم الى أى المنزلين يصير: الى الجنة



أم النار أعدو هو اللّٰه أم ولى، فان كان ولياً للّٰه فتحت له أبواب الجنة وشرعت له طرقها ورأى ما اعد اللّٰه له فيها، ففرغ من كل شغل ووضع عنه كل ثقل، وان كان عدو اللّٰه فتحت له أبواب النار وشرع له طرقها ونظر الى ما أعد اللّٰه له فيها فاستقبل كل مكروه وترك كل سرور، كل هذا يكون عند الموت، وعنده يكون بيقين، قال اللّٰه تعالىٰ: ﴿الذين تتوفاهم الملائكة طيبين يقولون سلام عليكم ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون﴾ ويقول: ﴿الذين تتوفاهم الملائكة ظالمى أنفسهم فالقوا السلم ما كنا نعمل من سوء بلىٰ ان اللّٰه عليم بما كنتم تعملون فادخلوا أبواب جهنم خالدين فيها فلبئس مثوى المتكبرين﴾۔

ياعباد اللّٰه ان الموت ليس منه فوت، فاحذروه قبل وقوعه، واعدوا له عدته، فانكم طرد الموت ان اقمتم له أخذكم وان فررتم منه أدرككم، وهو ألزم لكم من ظلكم، الموت معقود بنواصيكم، والدنيا تطوى خلفكم، فأكثروا ذكر الموت عندما تنازعكم اليه أنفسكم من الشهوات، وكفىٰ بالموت واعظاً، وكان رسول اللّٰه ﷺ كثيراً ما يوصى اصحابه بذكر الموت، فيقول: أكثروا ذكر الموت، فانها هادم اللذات، حائل بينكم وبين الشهوات۔

يا عباد اللّٰه ما بعد الموت لمن لا يغفر له اشد من الموت القبر، فاحذروا ضيقه وضنكه وظلمته وغربته، ان القبر يقول كل يوم: أنا بيت الغربة، أنا بيت التراب، أنا بيت الوحشة، أنا بيت الدود والهوام، والقبر روضة من رياض الجنة أو حفرة من حفر النيران، ان العبد المؤمن اذا دفن قالت له الأرض: مرحباً وأهلاً، قد كنت ممن أحب ان

تمشى على ظهرى، فاذا وليتك فستعلم كيف صنعى بك، فيتسع له مد البصر، وان الكافر اذا دفن قالت له الأرض: لا مرحباً ولا أهلًا، لقد كنت من أبغض من يمشى على ظهرى، فاذا وليتك فستعلم كيف صنعى بك، فتضمه حتى تلتقى اضلاعه، وان المعيشة الضنك التى حذر اللّٰه منها عدوه عذاب القبر انه يسلط على الكافر فى قبره تسعة وتسعين تنيناً فينهشن لحمه ويكسرن عظمه ويترددن عليه كذلك الى يوم يبعث، لو ان تنيناً منها نفخ فى الأرض لم تنبت زرعاً أبداً۔

اعلموا ياعباد اللّٰه ان أنفسكم الضعيفة وأجسادكم الناعمة الرقيقة التى يكفيها اليسير تضعف عن هذا فاستطعتم ان تجزعوا لأجسادكم وأنفسكم مما لا طاقة لكم به ولا صبر لكم عليه، فاعملوا بما أحب اللّٰه واتركوا ما كره اللّٰه۔

يا عباد اللّٰه ان بعد البعث ما هو اشد من القبر يوم يشيب فيه الصغير، ويسكر منه الكبير، ويسقط فيه الجنين، وتذهل كل مرضعة عما ارضعت، يوم عبوس قمطرير، يوم كان شره مستطيراً ، ان فزع ذلك اليوم ليرهب الملائكة الذين لا ذنب لهم، وترعب منه السبع الشداد والجبال الأوتاد والأرض المهاد، وتنشق السماء فهى يومئذ واهية، وتتغير فكأنها وردة كالدهان وتكون الجبال سراباً مهيلا بعد ما كانت صما صلابا، وينفخ فى الصور فيفزع من فى السموات ومن فى الأرض الا من شاء اللّٰه، فكيف من عصى بالسمع والبصر واللسان واليد والرجل والفرج والبطن، ان لم يغفر اللّٰه له ويرحمه من ذلك اليوم لأنه يفضى ويصير الى غيره الى نار قعرها بعيد وحرها شديد

وشرابها صديد وعذابها جديد ومقامعها حديد، لا يفتر عذابها ولا يموت ساكنها، دار ليس فيها رحمة ولا يسمع لاهلها دعوة۔

واعلموا ياعباد الله ان مع هذا رحمة الله التى لا يعجز العباد جنة عرضها كعرض السموات والارض اعدت للمتقين، لا يكون معها شر أبداً لذاتها لا تمل ومجتمعها لا يتفرق، وسكانها قد جاوروا الرحمٰن، وقام بين أيديهم الغلمان بصحاف من الذهب فيها الفاكهة والريحان۔

ثم اعلم يامحمد بن أبى بكر انى قد وليتك أعظم أجنادى فى نفسى أهل مصر فاذا وليتك ما وليتك من أمر الناس فأنت حقيق، ان تخاف منه على نفسك وان تحذر فيه على دينك، فان استطعت ان لا تسخط ربك برضى أحد من خلقه فافعل، فان فى الله عزّوجلّ خلفاً من غيره وليس فى شئ سواه خلف منه، اشتد على الظالم وخذ عليه، ولن لأهل الخير وقربهم واجعلهم بطانتك وأقرانك، وانظر الى صلاتك كيف هى، فانك إمام لقومك ان تتمها ولا تخففها، فليس من امام يصلى بقوم يكون فى صلاتهم نقصان الا كان عليه لا ينقص من صلاتهم شئ وتممها وتحفظ فيها يكن لك مثل اجورهم ولا ينقص ذٰلك من أجرهم شيئًا۔

وانظر الى الوضوء، فانه من تمام الصلاة، تمضمض ثلاث مرات واستنشق ثلاثاً واغسل وجهك ثم يدك اليمنى ثم اليسرى ثم امسح رأسك ورجليك، فانى رأيت رسول الله ﷺ يصنع ذٰلك، واعلم ان الوضوء نصف الايمان۔

ثم ارتقب وقت الصلاة، فصلها لوقتها ولا تعجل بها قبله

لفراغ ولا تؤخرها عنه لشغل، فان رجلًا سأل رسول اللّٰه ﷺ عن اوقات الصلاة، فقال رسول اللّٰه ﷺ: أتانی جبرئیل علیہ السلام فأرانی وقت الصلاة حین زالت الشمس فكانت علی حاجبه الأیمن، ثم أرانی وقت العصر فكان ظل كل شئ مثله، ثم صلی المغرب حین غربت الشمس ثم صلی العشاء الآخرة حین غاب الشفق، ثم صلی الصبح فأغلس بها والنجوم مشبكة، فصلِّ لهذه الأوقات، والزم السنة المعرفة والطریق الواضح، ثم انظر ركوعك وسجودك فانّ رسول اللّٰه ﷺ كان أتم الناس صلاة وأحفظهم عملًا بها۔

واعلم ان كل شئ من عملك تبع لصلاتك، فمن ضیع الصلاة فانه لغیرها اضیع، اسأل اللّٰه الذی یری ولا یری وهو بالمنظر الأعلٰی ان یجعلنا وایاك ممن یحب ویرضی حتّٰی یعیننا، وایاك علی شكره وذكره وحسن عبادته وأداء حقه وعلٰی كل شئ اختار لنا فی دنیانا ودیننا وآخرتنا۔

وأنتم یاأهل مصر فلیصدق قولكم فعلكم وسركم علانیتكم ولا تخالف ألسنتكم قلوبكم۔

واعلموا انه لا یستوی امام الهدی وامام الردی، ووصی النبی وعدوه، انی لا أخاف علیكم مؤمناً ولا مشركاً: أما المؤمن فیمنعه اللّٰه بایمانه ، وانا المشرك فیحجزه اللّٰه عنكم بشركه، ولكنی أخاف علیكم المنافق یقول ما تعرفون ویعمل بما تنكرون۔

یامحمد بن أبی بكر اعلم انِ أفضل الفقه الورع فی دین اللّٰه والعمل بطاعته، وانی اوصیك بتقوی اللّٰه فی سر امرك وعلانیتك وعلی أی حال كنت علیه، الدنیا دار بلاء ودار فناء، والآخرة دارالجزاء ودارالبقاء، فاعمل لما یبقی

واعدل عما يغنى، ولا تنس نصيبك من الدنيا۔
اوصيك بسبع هن من جوامع الاسلام: تخشى الله عزّوجلّ ولا تخش الناس فى الله ، وخير القول ما صدقه العمل، ولا تقض فى امر واحد بقضائين مختلفين فيختلف امرك وتزيغ عن الحق، واحب لعامة رعيتك ما تحب لنفسك وأهل بيتك واكره لهم ما تكره لنفسك وأهل بيتك فان ذٰلك أوجب للحجة وأصلح للرعية وخفض الغمرات الى الحق، ولا تخف فى الله لومة لائم، وانصح المرء اذا استشارك، واجعل نفسك اسوة لقريب المؤمنين وبعيدهم۔
جعل الله مودتنا فى الدين وخلتنا واياكم خلة المتقين، وأبقى لكم طاعتكم حتى يجعلنا واياكم بها اخوانا على سرر متقابلين۔
احسنوا أهل مصر مؤازرة محمد أميركم، واثبتوا على طاعتكم تردوا حوض نبيكم صلى الله عليه وآله، أعاننا الله واياكم على ما يرضاه ، والسلام عليكم ورحمة الله وبركاتهٗ۔

(بحذفِ اسناد) ابواسحاق ہمدانی کہتے ہیں: جب امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ نے محمد بن ابی بکرؓ کو مصر کا والی بنا کر روانہ کرنا چاہا تو اس وقت آپؑ نے ایک خط تحریر فرمایا اور ان کو حکم دیا کہ اس خط کو اہلِ مصر کے سامنے پڑھنا اور جو کچھ میں نے اس میں تیرے لیے نصیحت تحریر کی ہے اس پر عمل کرنا اور وہ خط یوں تھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ خط اللہ کے بندے امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ کی طرف سے محمد بن ابی بکرؓ اور تمام اہل مصر کے لیے ہے۔ السلام علیکم! پس میں تمھارے لیے اللہ کی حمد کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے۔

اس کے بعد فرمایا: اے لوگو! جس چیز کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا اس کے



بارے اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرنے کی میں وصیت کرتا ہوں اور تم سب اس کی طرف پلٹ کر جانے والے ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''ہر انسان اپنے عمل کا مرہون ہے۔''

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور اس کی طرف ہی پلٹ کر جانا ہے۔''

پھر تیسرے مقام پر فرمایا:

''پس مجھے قسم ہے تمھارے رب کی، تم سب سے ضرور بر ضرور سوال کیا جائے گا اس کے بارے میں جو تم کرتے ہو''۔ اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ تم سے ہر گناہ صغیرہ اور کبیرہ کے بارے میں سوال کرے گا۔ پس اگر وہ عذاب دے تو ہم ظالم ہوں گے اور اگر وہ معاف کر دے تو وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

اے اللہ کے بندو! تحقیق وہ چیز جو تمہیں اللہ کی رحمت اور مغفرت کے سب سے زیادہ قریب کر سکتی ہے وہ اس کی اطاعت میں عمل کرنا اور توبہ کے ذریعے اس کی بارگاہ میں آنسو بہانا ہے۔ تم لوگوں پر اللہ کے سامنے تقویٰ و ڈرنا لازم قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ بات ہی تمام نیکیوں کا مجموعہ ہے اور اس کے بغیر کوئی نیکی نہیں ہے اور جو خیر و نیکی تقویٰ کے ذریعے حاصل ہو سکتی ہے اُسے تقویٰ کے بغیر دنیا اور آخرت میں حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اور جب پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمھارے رب نے کیا نازل کیا ہے تو وہ بول اُٹھتے ہیں سب سے اچھا نازل کیا جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لیے اس دنیا میں بھلائی ہی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر ان کے لیے اچھا ہی ہے۔'' (سورۂ نحل، آیت ۳۰)



اے اللہ کے بندو! جان لو مومن وہ ہے جو تین کام کرتا ہے ثواب حاصل کرنے کے لیے۔ بہر حال نیکی وہ (جو تین کاموں میں نیکی اور خیر ہے) تحقیق اللہ اس نیکی پر اس دنیا میں عمل کرنے کو آخرت کے لیے ثابت رکھتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ جناب ابراہیمؑ کے لیے فرماتا ہے:

"اور ہم نے ابراہیمؑ کو دنیا میں ہی اس کی نیکی کا بدلہ عطا کیا اور وہ آخرت میں بھی یقیناً نیک لوگوں میں سے ہوں گے۔" (سورۂ عنکبوت، آیت ۲۷)

پس جو شخص اللہ کے لیے نیک عمل کرتا ہے اللہ اس کو دنیا اور آخرت دونوں میں اس کا اجر عطا فرماتا ہے اور ان دونوں میں اس کے لیے جو اہم ترین ہے اس کی کفایت کرتا ہے۔ تحقیق اللہ خود فرماتا ہے:

"اے میرے اہلِ ایمان بندو! اپنے رب سے ڈرتے رہو اور اس دنیا میں جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لیے بھلائی ہے اور اللہ کی زمین وسیع اور کشادہ ہے اور صبر کرنے والوں کو ہی بھرپور اور بغیر حساب بدلہ دیا جائے گا۔" (سورۂ زمر، آیت ۱۰)

پس ان لوگوں کو جو خدا دنیا میں عطا کرے گا اس کا آخرت میں حساب نہیں لے گا۔ اور خدا فرماتا ہے: "ان لوگوں کے لیے جو نیکی کو زیادہ انجام دیتے ہیں اور بھی زیادہ نیکی ہے۔" حسنہ اور نیکی سے مراد جنت ہے اور زیادتی سے مراد دنیا میں زیادتی ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نیکی کو ہر بُرائی کے لیے کفارہ قرار دے گا۔

خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "تحقیق نیکیاں بُرائیوں کو ختم کر دیتی ہیں اور یہ یاد رکھنے والوں کے لیے تذکرہ ہے۔"

حتیٰ کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو ان کے لیے ہر نیکی کا دس گنا حساب کیا جائے گا یہاں تک کہ سات سو تک اضافہ ہوگا۔ اس کے بارے میں خدا خود فرماتا ہے:

"تیرے رب کی طرف سے یہ عطا ہے جو کافی ہے۔"

اور پھر فرمایا:

"جن لوگوں نے نیک کام کیا ہے ان کے لیے نیک اعمال کی دوہری

جزا ہے اور وہ جنت میں ٹھنڈی ہواؤں میں اطمینان سے ہوں گے۔"

(سورۂ سبا، آیت ۳۷)

خدا تم پر رحم کرے، پس اس میں رغبت کرو اور خدا کے لیے اپنی اعمال کو انجام دو اسی پر اپنے آپ کو جمع رکھو۔

اے اللہ کے بندو! جان لو کہ تقویٰ اختیار کرنے والے ہمیشہ متحد رہتے ہیں اور نیکی کی طرف جلدی کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور موت کا انتظار کرتے ہیں اور اہلِ دنیا ان کی دنیا میں شریک ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی آخرت میں شریک نہیں ہوتے اور اللہ ان کے لیے دنیا کی ضروریات کو مباح قرار دیتا ہے اور حرام سے بے نیاز کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"اے رسول! ان سے سوال کرو جو زینت کی چیزیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہیں اور کھانے کے لیے صاف ستھری چیزیں پیدا کی ہیں ان کو کس نے حرام کیا ہے؟ تم خود کہہ دو یہ ساری چیزیں پاک و پاکیزہ قیامت کے دن ان لوگوں کے لیے ہیں جو دنیا کی (ذرا سی) زندگی میں ایمان لائے۔ ہم یوں ہی اپنی آیتیں سمجھ دار لوگوں کے لیے تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔" (سورۂ اعراف، آیت ۳۲)

یہ متقین دنیا میں احسن انداز میں زندگی بسر کرتے ہیں اور وہ چیزیں کھاتے ہیں جو افضل اور احسن ہوتی ہیں۔ پس اہلِ دنیا ان کی دنیا میں شریک ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ پاک اور پاکیزہ چیزیں کھاتے ہیں جو کچھ یہ کھاتے ہیں اور جو کچھ یہ (متقین) پیتے ہیں وہ بھی ان کے ساتھ مل کر پیتے ہیں اور جو لباس یہ لوگ پہنتے ہیں متقین ان سے افضل پہنتے ہیں۔ وہ اس دنیا میں بہترین سکونت اختیار کرتے ہیں بہترین طریقے سے شادیاں کرتے ہیں اور دنیا میں بہترین سواریوں پر سوار ہوتے ہیں اور وہ دنیا والوں کے ساتھ مل کر بہت اچھی لذات حاصل کرتے ہیں اور وہ آخرت میں اللہ کی رحمت کے سائے میں ہوتے ہیں اور جس چیز کی تمنا کرتے ہیں اللہ ان کو عطا کرتا ہے اور ان کی دعا کو رد نہیں کرے گا اور لذت میں سے کسی چیز کو کم نہیں کرے گا پس اس بنا پر اللہ کے بندے جو صاحبِ عقل ہیں وہ اس کے مشتاق ہیں اور وہ اللہ کے خوف سے ڈرتے ہوئے عمل انجام دیتے ہیں۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ

اے اللہ کے بندو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو اور اہلِ بیتؑ کے بارے میں اپنے نبیؐ کے حکم کی حفاظت کرو گے تو تم نے سب سے بہترین انداز میں اللہ کی عبادت کی اور سب سے افضل اللہ کو یاد کیا اور سب سے افضل انداز میں اس کا شکریہ ادا کیا۔

تم سب سے افضل صبر اور شکر کرنے والے ہو اور سب سے افضل جہاد کیا، اگرچہ تمہارا غیر (دشمنِ اہلِ بیتؑ) تمہاری نسبت لمبی لمبی نمازیں ادا کرے اور تمہاری نسبت زیادہ روزے رکھے کیونکہ تم ان کی نسبت اللہ سے زیادہ ڈرنے والے ہو۔ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ اُولی الامر سے زیادہ نصیحت قبول کرنے والے ہو۔

اے اللہ کے بندو! موت اور اس کی سختی سے خود کو بچاؤ، کیونکہ یہ اچانک اپنے امرِ عظیم کے ساتھ تمہارے سامنے آنے والی ہے اور امرِ عظیم وہ ہے جس میں شر نہیں ہوگا۔ یا شر وہ ہے جس میں خیر نہیں۔ پس جنت کے وہ لوگ زیادہ قریب ہیں جو خیر و نیک اعمال کو زیادہ انجام دیتے ہیں اور جہنم کے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو بُرائی کو زیادہ انجام دے گا۔ کیونکہ لوگوں میں سے کوئی نہیں ہے جس کی روح اس کے بدن سے جدا ہوگی مگر یہ کہ وہ جانتا ہو کہ اس کی منزل کون سی ہے کہ وہ جنتی ہے یا جہنمی، آیا وہ اللہ کا دشمن ہے یا اس کا دوست۔

اگر وہ اللہ کا دوست ہوگا تو اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اس کے لیے جنت کی طرف جانے والے راستے واضح اور آشکار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے جنت میں اس کے لیے جو کچھ تیار کیا ہوگا وہ اس کو دیکھتا ہوگا اور ہر مصیبت سے اس کو آزاد قرار دے گا اور ہر بوجھ کو اس سے اُٹھا لیا جائے گا لیکن اگر وہ اللہ کا دشمن ہوگا تو جہنم کے سارے دروازے اس کے لیے کھول دیے جائیں گے اور جہنم کے راستے اس کے لیے واضح اور آشکار ہوں گے اور جو کچھ جہنم میں اس کے لیے تیار کیا گیا ہوگا وہ اس کو دیکھے گا اور ہر مکروہ اس کا استقبال کرے گا اور ہر فرحت اس کو چھوڑ جائے گا۔ یہ سب کچھ اس کی موت کے وقت ہوگا اور یقیناً ہوگا۔

اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:

"یہ وہ لوگ ہیں جن کی روحوں کو فرشتے اس حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ (نجاستِ کفر سے) پاک و پاکیزہ ہوتے ہیں تو فرشتے ان



"کو نہایت پُر تپاک انداز میں سلامٌ علیکم کہتے ہیں اور کہتے ہیں جو نیکیاں تم دنیا میں کرتے رہے ہو ان کے بدلے جنت میں داخل ہو جاؤ۔" (سورۂ نحل، آیت ۳۲)

اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اور یہ وہ لوگ ہیں جن کی روحوں کو فرشتے قبض کرتے ہیں، انھوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہوتا ہے۔ اب وہ اطاعت پر آمادہ نظر آتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں تو اپنے خیال میں کوئی بُرائی نظر نہیں آتی۔ فرشتے ان کو جواب دیتے ہیں کیوں نہیں اللہ تعالیٰ تمھاری ساری کرتوتوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اچھا اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اور اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو جاؤ اور یہ تکبر کرنے والوں کے لیے بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔" (سورۂ نحل، آیت ۲۸، ۲۹)

اے اللہ کے بندو! موت سے کوئی نہیں بچ سکتا اس کے آنے سے پہلے پہلے اس سے ڈرو اور اس کے لیے جو کچھ چاہیے وہ پہلے ہی سے تیار رکھو، کیونکہ موت سے تمھارا سامنا ضرور ہوگا۔ اگر تم اس کے لیے آمادہ رہو گے تب بھی یہ تم کو لے لے گی اور اگر تم اس سے فرار کرو گے تب بھی تم کو پالے گی اور یہ موت تمھارے لیے لازم ہے اور جو تم میں سے فرار کرنے کی کوششیں کرے گا وہ اس کو بھی پالے گی۔ موت کا وقت تمھارے بڑوں بڑوں کے لیے بھی مقرر ہے جو تمھارے سامنے سے آئے گی اور دنیا تمھارے پیچھے ہوگی۔ جب تمھارے نفس وخواہشات کے ساتھ لڑ رہے ہوں تو اس وقت موت کو زیادہ یاد کرو اور تمھارے لیے محض موت ہی کافی ہے۔ حضرت رسولؐ خدا جس چیز کی زیادہ وصیت فرماتے تھے وہ موت کو یاد رکھنے کے بارے میں تھی۔ آپؐ اکثر فرمایا کرتے تھے: موت کو یاد رکھو کیونکہ یہ موت تمھاری ذات کو ختم کرنے والی ہے اور تمھارے اور خواہشات کے درمیان حائل ہونے والی ہے۔

اے اللہ کے بندو! موت کے بعد جس بندے نے گناہوں سے توبہ نہیں کی ہوگی اس کے لیے قبر سخت ترین ہوگی۔ اس کی تنگی، سختی، تاریکی اور وحشت سے اپنے آپ کو بچاؤ، کیونکہ یہ قبر ہر روز آواز دیتی ہے: میں دہشت کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں،

میں کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں، میں سخت پیاس کا گھر ہوں"۔ قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ تحقیق جب مومن اس میں دفن کیا جاتا ہے تو یہ قبر اس مومن سے کہتی ہے: خوش آمدید، تحقیق تم ان لوگوں میں سے ہو جن کو میں پسند کرتی ہوں کہ وہ میرے اوپر چلیں۔ پس میں تمہیں دوست رکھتی ہوں۔ میں تمہارے ساتھ برا سلوک کیسے کرسکتی ہوں۔ پس وہ تاحدِ نظر وسیع ہو جائے گی اور جب کافر اس میں دفن کیا جاتا ہے تو یہ قبر اس سے کہتی ہے: میں تیرے لیے مبارک نہیں ہوں اور نہ ہی تجھے خوش آمدید کہوں گی تو ان میں سے ہے کہ جس کو میں پسند نہیں کرتی تھی کہ وہ میری پشت پر چلیں پس اب جب کہ تجھے میرے سپرد کر دیا گیا ہے اب دیکھو میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں۔

پس وہ اس کو اپنے اندر سے اس طرح دبائے گی کہ اس کی ہڈیاں اور پسلیاں آپس میں مل جائیں گی اور یہ وہ تنگ زندگی ہے جس سے اللہ تعالیٰ ڈراتا رہا ہے۔ یہ وہ قبر کا عذاب ہے، کیونکہ کافر پر قبر میں اللہ تعالیٰ ننانوے (۹۹) اژدھے مسلط کرے گا، جو اس کے گوشت کو ڈسیں گے اور اس کی ہڈیاں توڑ دیں گے اور قیامت تک کے بعد اس کے ساتھ بار بار یہ سلوک کریں گے۔ اگر ان اژدھوں میں سے ایک بھی اس زمین پر ایک پھونک مار دے تو اس زمین کا سارا سبزہ جل کر راکھ ہو جائے گا۔

اے اللہ کے بندو! جان لو یہ تمہارے نفس کمزور ہیں اور تمہارے یہ جسم نفیس، ملائم اور نہایت کمزور ہیں۔ ان کے لیے تھوڑا سا عذاب بھی کافی ہے جو نفس سے بھی کمزور ہیں۔ اگر تم استطاعت رکھتے ہو تو اپنے جسموں اور نفسوں کو اس سے بچاؤ جس کی تم طاقت نہیں رکھتے اور جس پر تم صبر نہیں کرسکو گے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اس پر عمل کرو اور جو اس کو پسند نہیں اس کو چھوڑ دو۔

اے اللہ کے بندو! قبر کے بعد سب سے زیادہ سخت وہ دن ہے جس دن (تمہیں) قبروں سے اُٹھایا جائے گا۔ یہ وہ دن ہے جس دن بچے جوان ہو جائیں گے اور جوان بوڑھے ہو جائیں گے اور ماؤں کے حمل ساقط ہو جائیں گے۔ اس دن ہر ماں اپنے بچوں کو بھول جائے گی۔ یہ وہ دن ہے جس دن چہرے بگڑ جائیں گے اور چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی ہوں گی اور اس دن کا شر ہر طرف پھیل جائے گا۔ اس دن کی دہشت اس قدر زیادہ ہوگی کہ ملائکہ جن کا کوئی گناہ نہیں ہوگا، وہ بھی اس دن سے ڈریں گے۔ اس دن کے خوف سے ساتوں آسمان جو کہ

شدید ترین اور زمین، پہاڑ سب لرز جائیں گے اور آسمان پھٹ جائے گا۔ یہ وہ دن ہو گا جو بڑھکتا ہو گا اور اس دن بخارات دھوئیں کی مانند ہوں گی اور پہاڑ اُڑتے ہوئے بادلوں کی مانند ہوں گے اور پھر دوبارہ ٹھوس اور سخت ہو جائیں گے اور پھر صور پھونکا جائے گا اور جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے وہ سب دہشت زدہ ہو جائیں گے۔ سوائے ان لوگوں کے جن کو اللہ چاہے گا۔

پس جس شخص نے اس کی نافرمانی کی ہو گی خواہ کانوں سے، آنکھوں سے، زبان، ہاتھ، پاؤں شکم یا شرمگاہ کے ذریعے اگر اللہ نے اس کو معاف نہ کیا اور اس پر رحم نہ فرمایا تو وہ اس دن آگ کے اس کنوئیں میں، جو بہت گہرا اور بہت گرم ہو گا، داخل کیا جائے گا کہ جس میں پینے کے لیے خون ملی پیپ ہو گی اور اس کا عذاب ہو گا اور اس کے دہانے لوہے کے ہوں گے اور اس کا عذاب کم نہیں ہو گا، اس میں رہنے والوں کو موت نہیں آئے گی اور ان پر رحم نہیں کیا جائے گا (نیز) ان کی پکار کو نہیں سنا جائے گا۔

اے اللہ کے بندو! جان لو ایک جنت بھی ہے جس کا طول و عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہو گا، جو متقین کے لیے بنائی گئی ہے، جس میں کوئی دُکھ اور تکلیف نہیں ہو گی، اس کی لذت کبھی ختم نہیں ہو گی، اس کا اجتماع کبھی جدائی میں تبدیل نہیں ہو گا، اس کے مقیم اللہ کی رحمت کے قریب ہوں گے، ان کے سامنے خوبصورت غلام ہوں گے، ان کے لیے سونے کے برتن ہوں گے، جن میں مختلف رنگ اور خوشبو کے پھل اور پھول ہوں گے۔

اے محمد بن ابی بکرؓ! جان لو کہ میں نے تمہیں اپنے بہت بڑے شہر کا والی اور گورنر اور لوگوں کے اُمور کا ولی بنایا ہے۔ تم اپنے آپ کو اس امر خلافت کا مستحق بنا لو اور اپنے دین کو محفوظ رکھو۔ بہتر ہے کہ تم مخلوق میں سے کسی ایک کی خوشی کی خاطر خدا کی ناراضگی حاصل نہ کرو اور اگر تو نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ تیرے علاوہ کسی اور کو اس کا مستحق اور جانشین قرار دے گا۔ ظالم پر سختی کرو اور اپنے قریبوں اور نیکوکار لوگوں کو اپنا دوست قرار دو۔ ان کو اپنا بھائی سمجھو اور اپنی نماز کی طرف دیکھو کہ یہ کیسی ہے کیونکہ تم ایک قوم کے امام اور پیش نماز بن رہے ہو۔ اس کو کامل کرو کہ اس میں کوئی نقص نہ رہے، کیونکہ اگر کسی قوم کا کوئی امام ہو اور وہ اس کے ساتھ نماز ادا کرے تو ان کی نماز میں کوئی نقص ہوا تو اس کا گناہ اس امام پر ہو گا اور ان کی نمازوں میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔



اپنی نماز کو کامل کرو اس کو خفیف قرار نہ دو کیونکہ اگر تم نے اس کو کامل کیا اور اس کی حفاظت کی تو آپ کو ان سب کے برابر اجر وثواب ملے گا اور ان کے اجر وثواب میں بھی کمی نہیں ہوگی اور اپنے وضو کی طرف بھی نظر کرو کیونکہ نماز کی تکمیل وضو کی وجہ سے ہے۔ وضو میں تین مرتبہ کلی کرو، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالو، پھر اپنا منہ دھوؤ اس کے بعد اپنے داہنے ہاتھ کو اور پھر بائیں ہاتھ کو دھوؤ اس کے بعد سر کا مسح پھر دونوں پاؤں کا مسح کرو کیونکہ میں نے رسولؐ خدا کو دیکھا ہے کہ وہ ایسے ہی وضو کیا کرتے تھے۔

جان لو کہ وضو ایمان کا نصف ہے۔ پھر نماز کی طرف توجہ کرو نماز کو بروقت ادا کرو۔ وقت سے پہلے نماز کو جان چھڑانے کے لیے نہ پڑھو اور کسی کام کی وجہ سے نماز کو مؤخر نہ کرو۔ سید الانبیاءؐ رسول اکرمؐ سے ایک شخص نے نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا، تو رسول اعظمؐ نے فرمایا:

> ''جبرائیلؑ میرے پاس آئے اور انھوں نے مجھے نماز کے اوقات کے بارے میں یوں بیان کیا زوال آفتاب کے وقت کہ جب سورج دائیں آبرو پر پڑے وہ وقت نماز ظہر کا وقت ہے اور جب ہر چیز کا سایہ اس کے مثل ہو جائے تو یہ وقت نماز عصر کا وقت ہے۔ نماز مغرب سورج کے غروب ہونے کے بعد پڑھو۔ نماز عشا اس وقت پڑھو جب مغرب کی طرف سے سرخی ختم ہو جائے اور نماز فجر کو رات کی آخری تاریکی میں کہ جب ستارے غروب کے قریب ہوں پڑھو (یعنی نماز فجر کا فضیلت کے وقت ستاروں کی روشنی میں ادا کرنا ہے) ان اوقات میں نماز ادا کرو اور جو معروف سنت ہے اور واضح اور روشن راستہ ہے اس کو اپنے لیے لازم قرار دو، اپنے رکوع اور سجود کی طرف دیکھو کہ کیونکہ رسولؐ خدا لوگوں کے لیے مکمل نماز ادا کیا کرتے تھے اور تم بھی نماز میں ان کے لیے ان کے حق کے مطابق ادا کرو۔''

جان لو تمھارا ہر عمل تمھاری نماز کے تابع ہے۔ اگر تم نے نماز کو ضائع کیا تو تمھارے دوسرے اعمال بھی ضائع کر دیے جائیں گے۔ نماز کے بارے میں وہ اللہ تجھ سے سوال کرے گا جس کو تم نہیں دیکھتے لیکن وہ تمھیں اعلیٰ مقام سے دیکھ رہا ہے۔ وہ اللہ ہمیں اور تمھیں ان میں سے

قرار دے جن سے وہ محبت کرتا ہے تا کہ وہ اپنا شکر ادا کرتے میں میری اور تمھاری مدد فرمائے۔ اپنا ذکر کرنے، اچھی طرح عبادت کرنے اور اس کا حق ادا کرنے میں ہماری مدد فرمائے۔ اور ہر وہ کام جو ہمارے دین اور آخرت کے لیے ہو اس کو اختیار کرنے میں ہماری مدد فرمائے۔

اے اہلِ مصر! تم اس طرح ہو جاؤ کہ تمھارا قول تمھارے فعل کی تصدیق کرے تمھارا ظاہر تمھارے باطن کی تصدیق کرے، تمھاری زبانیں تمھارے دلوں کی مخالفت نہ کریں۔ جان لو! امام برحق اور امام مفسد تمھارے نزدیک برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ وصیؑ نبیؐ اور دشمنِ نبیؐ تمھارے نزدیک برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ میں مومن اور کافر سے تمھارے بارے میں نہیں ڈرتا، کیونکہ مومن کو اپنے ایمان کی وجہ سے اللہ اس کو تم سے دور رکھے اور کافر کو اس کے کفر کے سبب تم کو دُور رکھے گا، لیکن منافق کے بارے میں تمھارے بارے میں ڈرتا ہوں کیونکہ وہ جو کچھ بیان کرے گا اسے تم صحیح جانتے ہو اور جس سے وہ منع کرے گا اس سے تم بھی انکار کرتے ہو۔

اے محمد بن ابی بکر! سب سے افضل فقط اللہ کے دین میں پرہیزگاری ہے اور اس کی اطاعت پر عمل کرنا ہے۔ میں تمھیں تمھارے ظاہر اور باطن دونوں اُمور میں اللہ سے تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور ہر حال میں تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں اور یہ دنیا فانی اور مصیبتوں کا گھر ہے اور آخرت جزا اور باقی رہنے والا گھر ہے اور جو باقی رہنے والا ہے اس کے لیے کام کرو اور جو فانی ہونے والا ہے اس سے دوری اختیار کرو۔ دنیا میں اپنے حصّے کو فراموش نہ کرو۔

پس میں تم کو جن چیزوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں ان میں سے ایک جوامع اسلام ہے۔ اللہ سے ڈرو۔ لوگوں سے مت ڈرو۔ سب سے بہتر قول وہ ہے کہ جس کی عمل تصدیق کرے۔ کبھی کسی معاملے میں دو مختلف حکم نہ دو۔ تمھارے امر کی وہ مخالفت کرے گا اور تمھیں حق سے دور کر دے گا۔ (عمل میں حکم اور ہو اور زبان سے حکم اور ہو تو اس کو مختلف حکم کہتے ہیں) اپنی تمام رعایا کے لیے وہ چیز پسند کرو جو تم اپنے اور اپنے خاندان والوں کے لیے پسند کرتے ہو۔ اور وہ نہیں جو تم اپنے اور اپنے خاندان والوں کے لیے پسند نہیں کرتے وہ عام رعایا کے لیے بھی پسند نہ کرو کیونکہ تمھاری حجت دلیل کو زیادہ محکم اور واجب قرار دے گی اور رعایا کی اصلاح کرو لوگوں کو حق کی طرف آمادہ کرو۔ اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والوں کی



ملامت سے نہ ڈرو اور اگر کوئی تم سے مشورہ طلب کرے تو اس کو اچھی نصیحت کرو۔ تمام مسلمانوں کے لیے خواہ وہ قریب ہوں یا بعید اپنے آپ کو ایک اچھا نمونہ قرار دو۔ اور ہماری محبت اور موّدت کو دین میں سے قرار دو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو متقین میں سے قرار دے اور ان کو ہماری اطاعت پر باقی رکھے تا کہ وہ ہمیں اور آپ کو اپنا بھائی قرار دیں جو ایک دوسرے کی خوشی کا موجب بنیں۔

اہلِ مصر کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ حضرت محمدؐ تمہارے امیر اور آقا ہیں اللہ تعالیٰ تم سب کو آپؐ کی اطاعت پر ثابت قدم رکھے اور اپنے نبیؐ کے حوض پر تم سب کو وارد کرے اور جو اس کو پسند ہے اس کو انجام دینے میں ہماری اور آپ کی مدد کرے والسلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ۔





باب دوم

کسی بھائی کی مصیبت پر خوشی نہ مناؤ

(حدثنا) الشيخ السعيد أبو على الحسن بن محمد بن الحسن الطوسى رحمه الله بمشهد مولانا أميرالمؤمنين على بن أبى طالب صلوات الله عليه قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن بن على الطوسى رحمه الله فى شهر ربيع الأول من سنة خمس وخمسين وأربعمائة قال: املى علينا أبو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان رحمه الله قال: أخبرنى أبوبكر محمد بن عمر الجعابى قال: حدثنا أبونصر محمد بن عمر النيشابورى قال: حدثنا محمد بن السرى قال: حدثنا أبى قال: حدثنا حفص بن غياث عن برد ابن سنان عن مكحول عن واثلة بن الأصقع قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تظهر الشماتة لأخيك فيعافيه الله ويبتليك۔

(بحذف اسناد) واثلہ بن الاصقع رحمۃ اللہ علیہ نے رسولؐ خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''اپنے مومن بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کرو۔ ہوسکتا ہے کہ خدا اس کو معاف کردے اور تمھیں اس مصیبت میں مبتلا کردے۔''

تم اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ کے دین پر ہو

(أخبرنا) محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله قال: حدثنى ابى قال: أخبرنى سعد بن عبدالله عن احمد ابن محمد بن عيسٰى عن يونس بن

عبدالرحمٰن عن کلیب بن معاویة الأسدی قال: سمعت أبا عبداللّٰہ جعفر بن محمد علیهما السلام یقول: أم واللّٰہ انکم لعلی دین اللّٰہ وملائکته، فأعینونا علی ذٰلک بورع واجتهاد، علیکم بالصلاة والعبادة علیکم بالورع۔

(بحذف اسناد) کلیب بن معاویہ اسدی بیان کرتا ہے: میں نے حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

''اے ہمارے شیعو! آگاہ ہو جاؤ، خدا کی قسم! تم اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ کے دین پر قائم ہو پس تم پرہیزگاری اور اجتہاد کے ذریعے ہماری مدد کرو، تم پر نماز اور عبادت لازم قرار دی گئی ہے اور پرہیزگاری کو اپنے لیے لازم قرار دو۔''

جناب حارث اَعور کی روایت

(وعنه) رحمہ اللہ قال: حدثنا الشیخ السعید الوالد رحمہ اللہ قال: حدثنی محمد بن محمد رحمہ اللہ قال: أخبرنی أبوالحسن علی بن خالد المراغی قال: حدثنا أبوالقاسم علی بن الحسن الکوفی قال: حدثناجعفر بن محمد بن مروان قال: حدثنا أبی قال: حدثنا شیخ بن محمد قال: حدثنی أبوعلی بن أبی عمر الخراسانی عن اسحاق بن ابراهیم عن أبی اسحاق السبیعی قال: دخلنا علی مسروق الاجدع فاذا عنده ضیف له لا نعرفه وهما یطعمان من طعام لهما، فقال الضیف: کنت مع رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحنین؟ فلما قالها عرفنا کانت له صحبة من النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، قال: جاء ت صفیة بنت حیی بن اخطب الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقالت: یارسول اللّٰہ انی لست کأحد من نسائك قتلت الأب والاخ والعم، فان حدث بك شئ فالی من؟ فقال لها رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : الی هذا ـ

وأشار الى على ابن أبى طالب ـ ثم قال: ألا احدثكم بما حدثنى به الحارث الأعور؟ قال: قلت بلى، قال: دخلت على على بن ابى طالب فقال: ماجاء بك يا أعور؟ قال: قلت حبك يا امير المؤمنين، قال الله فناشدنى ثلاثاً؟ ثم قال: اما انه ليس عبد من عباد الله ممن امتحن الله قلبه بالايمان الاوهو يجد مودتنا على قلبه فهو يحبنا، وليس عبد من عباد الله ممن سخط الله عليه الا يجد بغضنا على قلبه فهو يبغضنا، فأصبح محبنا ينتظر الرحمة وكان أبواب الرحمة قد فتحت له، وأصبح مبغضنا على شفا جرف هار فانهار به فى نار جهنم، فهنيئًا لأهل الرحمة رحمتهم، وتعساً لأهل النار مثواهم۔

(بحذف اسناد) ابو اسحاق السبیعی رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ مسروق کے پاس گئے، پس ہم نے دیکھا کہ اس کے پاس ایک مہمان موجود ہے جس کو ہم نہیں جانتے تھے اور وہ دونوں دسترخوان پر موجود کھانا تناول کر رہے تھے۔ پس اس مہمان نے کہا کہ میں جنگ حنین میں رسولِ خدا کے ساتھ موجود تھا۔ جب اس نے یوں کہا تو ہم یہ سمجھ گئے کہ یہ رسولِ خدا کا صحابی ہے۔ پس اس نے پھر کہا کہ رسولِ خدا کی خدمتِ اقدس میں اُم المومنین حضرت صفیہ بنت حی بن اخطب حاضر ہوئیں اور عرض کیا:

یا رسولؐ اللہ! کیا میں آپؐ کی دوسری بیویوں کی طرح نہیں ہوں۔ آپؐ نے میرے بھائی، باپ اور چچا کو جنگ میں قتل کر دیا ہے۔ پس اگر آپؐ کے ساتھ کوئی واقعہ پیش آ جائے (یعنی موت آ جائے) تو آپؐ کے بعد میں کس کی طرف جاؤں گی؟

پس رسولؐ خدا نے اس سے فرمایا: اس کی طرف اور آپؐ نے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی طرف اشارہ کیا۔ پھر اس مہمان نے بیان کیا: کیا میں تم لوگوں کے لیے وہ حدیث بیان نہ کروں جو حارث اعور نے میرے لیے بیان کی تھی۔

راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے کہا: کیوں نہیں!

اس نے کہا: حارث نے بیان کیا کہ میں علی بن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔

پس آپؑ نے فرمایا: اے حارث اُعور! تو کس وجہ سے میرے پاس آیا ہے؟

اُعور نے عرض کیا: اے امیر المومنینؑ آپ کی محبت مجھے آپؑ کی خدمت میں لے آئی ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اللہ! کیا واقعی ایسا ہے۔ پس آپؑ نے تین دفعہ اس کا مجھ سے اقرار کروایا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! اللہ کے بندوں میں سے کوئی بندہ ایسا نہیں ہے کہ جس کے دل کا اللہ نے ایمان کی خاطر امتحان نہ لیا ہو، مگر یہ کہ وہ ہماری مودّت کو اپنے دل میں پائے گا تو وہ ہمارے ساتھ محبت ضرور کرے گا۔ اور اللہ کے بندوں میں سے کوئی ایسا بندہ نہیں ہے کہ جو ان میں سے ہو کہ جن پر اللہ تعالیٰ ناراض ہو۔ مگر یہ کہ وہ اپنے دل میں ہمارے بغض کو پائے گا تو ضرور وہ ہمارے ساتھ دشمنی رکھے گا۔ پس ہمارے ساتھ محبت کرنے والا جب صبح کو اُٹھتا ہے تو خدا کی رحمت کو اپنے شاملِ حال دیکھتا ہے، اور جنت کے دروازے اس کے لیے کھلے ہوئے ہوتے ہیں اور جو ہمارا دشمن ہوگا وہ صبح اس حالت میں کرتا ہے کہ وہ جہنم کے کنارے پر کھڑا ہوتا ہے۔ پس اس کا دن جہنم کی آگ میں گزرتا ہے۔ اہلِ رحمت کو ان کی رحمت مبارک ہو۔ اور اہلِ نار (یعنی جہنمیوں) کے لیے افسوس ہے کہ ان کا ٹھکانہ کتنا بُرا ہے۔

قیامت کے دن فقط چار ہستیاں سوار ہوں گی

(وعنه) رحمه الله قال: حدثنا السعيد الوالد رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابوعلي الحسن بن علي بن الفضل الرازي قال: حدثنا علي بن أحمد بن بشر العسكري قال: حدثنا أبو اسحاق محمد بن هارون بن عيسى الهاشمي قال: حدثنا أبو اسحاق ابراهيم بن مهدي الأبلي قال: حدثنا اسحاق بن سليمان الهاشمي قال: حدثنا ابي قال: حدثنا هارون الرشيد قال: حدثني ابي المهدي قال: حدثنا اميرالمؤمنين المنصور أبو جعفر عبدالله بن محمد بن علي قال: حدثني أبي محمد بن علي قال: حدثني أبي محمد بن علي قال: حدثني ابي علي بن

عبدالله بن عباس عن عبدالله بن العباس بن عبدالمطلب قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: أيها الناس نحن فى القيامة ركبان أربعة ليس غيرنا، فقال له قائل: بأبى أنت وأمى يارسول الله ﷺ من الركبان؟ قال: أنا على البراق، وأخي صالح على ناقة الله التى عقرها قومه، وابنتى فاطمة على ناقتى العضباء، وعلى بن ابى طالب على ناقة من نوق الجنة خطمها من اللؤلؤ الرطب وعيناها من ياقوتتين حمرا وين وبطنها من زبرجد اخضر، عليها قبة من لؤلؤة بيضاء يرى ظاهرها من باطنها وباطنها من ظاهرها، ظاهرها من رحمة الله وباطنها من عفو الله، اذا أقبلت زفت واذا أدبرت زفت، وهو امامى على رأسه تاج من نور يضئ لأهل الجمع، ذلك التاج له سبعون ركناً كل ركن يضئ كالكوكب الدرى فى أفق السماء، وبيده لواء الحمد وهو ينادى فى القيامة: ﴿لا اله الا الله محمد رسول الله﴾ فلا يمر بملأ بين الملائكة الا قالوا نبى مرسل، ولا بنبى الا يقول ملك مقرب، فينادى مناد من بطنان العرش: يأأيها الناس ليس هذا ملك مقرب ولا نبى مرسل ولا حامل عرش، هذا على ابن أبى طالب، ويجئ شيعته من بعده فينادى مناد لشيعته: من أنتم؟ فيقولون: نحن العلويون، فيأتيهم النداء: ايها العلويون أنتم آمنون ادخلوا الجنة مع من كنتم توالون۔

(بحذف اسناد) عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کرتے ہیں: میں نے رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ”اے لوگو! قیامت کے دن ہم چار کے علاوہ کوئی دوسرا سوار ہو کر نہیں آئے گا۔

کہنے والے نے عرض کیا: ”یا رسولؐ اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں وہ



چار کون ہیں، جو قیامت کے دن سوار ہو کر تشریف لائیں گے؟

آپؐ نے فرمایا: ایک میں ہوں جو براق پر سوار ہو کر آؤں گا، دوسرا میرا بھائی صالح علیہ السلام نبی ہے جو اس اللہ کی اونٹنی پر سوار ہو کر آئیں گے جس کی ٹانگیں قوم نے کاٹ دی تھیں اور میری بیٹی فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا ہیں جو میری اونٹنی کہ جس کا نام عضباء ہے اس پر سوار ہو کر آئیں گی اور چوتھے علی ابن ابی طالبؑ ہیں جو جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر سوار ہو کر آئیں گے کہ جس اونٹنی کی نکیل سبز لولو کی ہوگی اور اس کی آنکھیں سرخ یاقوت کی سی ہوں گی اور اس کا شکم سبز زبرجد کا ہوگا اور اس کے اوپر سفید لولو کا پالان ہوگا۔ جس کے باہر اس کا اندرون نظر آتا ہوگا اور اس کے اندرون سے ظاہر نظر آتا ہوگا (یعنی نہایت ہی صاف وشفاف ہوگی) اس کا ظاہر رحمتِ خدا سے ہوگا اور اس کا باطن اللہ تعالیٰ کی طرف سے عفو اور درگذر کا ہوگا۔ پس جب وہ آگے کی طرف بڑھے گی تو چمکتی ہوگی اور پیچھے کی طرف جائے گا تو پھر بھی چمکتی ہوئی نظر آئے گی، اور علی ابن ابی طالبؑ میرے آگے آگے ہوں گے اور ان کے سر پر نور کا ایک تاج ہوگا جو تمام اہلِ محشر کے لیے چمک رہا ہوگا اور اس تاج کے ستر (۷۰) رکن اور کنارے ہوں گے اور اس کا ہر کنارہ اس طرح چمکے گا جس طرح آسمان کے اُفق پر کوکب دُرّی چمکتا ہے اور آپؑ کے ہاتھ میں لوائے حمد کا پرچم ہوگا اور آپ قیامت کے میدان میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی ندا دے رہے ہوں گے۔ پس یہ ندا دیتے ہوئے فرشتوں کے جس گروہ کے قریب سے بھی آپ کا گزر ہوگا وہ یہ ہی کہہ رہے ہوں گے کہ یہ کوئی خدا کا مقرب ترین نبیؐ ہے اور جس نبی کے قریب سے بھی گزر ہوگا وہ یہ کہہ رہا ہوگا کہ یہ کوئی خدا کا مقرب ترین فرشتہ ہے۔ پس عرش کے درمیان سے آواز آئے گی:

"اے لوگو! یہ نہ نبی مرسلؐ ہے اور نہ ہی کوئی ملکِ مقرب ہے اور نہ ہی عرش کو اُٹھانے والا ہے، بلکہ یہ علی ابن ابی طالبؑ ہیں۔"

پس آپ کے بعد آپ کے شیعہ آئیں گے پس ندا دینے والا منادی سوال کرے گا تم کون لوگ ہو؟

پس وہ شیعہ جواب دیں گے: ہم علوی ہیں جن کا امام حادی علی علیہ السلام ہے۔

پس ان کو آواز آئے گی: اے علیؑ والو! تم سب صاحبانِ ایمان ہو۔ پس جن لوگوں کے



ساتھ تم محبت وولایت رکھتے ہو ان کے ساتھ مل کر جنت میں داخل ہو جاؤ۔

حضرت امام رضاؑ کی دعا

(وعنه) عن شيخه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن الوليد عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسٰى عن الريان بن الصلت قال: سمعت الرضا على بن موسٰىؑ يدعو بكلمات، فحفظتها عنه فما دعوت بها فى شدة الا فرج الله عنى وهى: ﴿اللهم انت ثقتى فى كل كربة وانت رجائى فى كل شدة، وانت لى فى امر نزل بى ثقة، وعدة، كم من كرب يضعف فيه الفؤاد، وتقل فيه الحيلة، وتعى فيه الامور، ويخذل فيه البعيد والقريب والصديق، ويشمت فيه العدو، وانزلته بك وشكوته اليك، راغبا اليك فيه عمن سواك، ففرجته وكشفته وكفيته، فأنت ولى كل نعمة، وصاحب كل حاجة، ومنتهى كل رغبة، فلك الحمد كثيرا، ولك المن فاضلا، بنعمتك تتم الصالحات، يامعروفا بالمعروف معروف، يامن هو بالمعروف موصوف، انلنى من معروفك معروفا تغنتى به عن معزوف من سواك برحمتك ياارحم الراحمين﴾۔

(بحذف اسناد) ریان بن صلتؒ فرماتے ہیں: میں نے حضرت امام الرضا علی بن موسیٰ علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ یوں دعا فرمایا کرتے تھے اور میں نے آپؑ کی دعا کے کلمات کو یاد کرلیا۔ پس مَیں نے اپنی جس مصیبت اور سختی میں اس دعا کو پڑھا ہے خدا نے اس کو مجھ سے دُور کردیا ہے اور دعا کے وہ کلمات یوں ہیں:

اللهم انت ثقتى فى كل كربة وانت رجائى فى كل شدة

”اے میرے اللہ تو ہر سختی میں میرا قابلِ اعتماد ہے اور ہر مشکل میں



میری اُمید تو ہے۔"

وانت لی فی امر نزل بی ثقة وعدة

"اور مشکل میں جو کچھ مجھ پر وارد ہوا ہے۔ اس میں میرے لیے محلِ وثوق اور سامانِ آسانی فراہم کرنے والا ہے۔"

كم من كرب يضعف فيه الفؤاد و تقل في الحيلة وتعي فيه الامور

"کتنی ہی ایسی مشکلات ہیں جو دلوں کو کمزور کرتی ہیں اور ان میں چارہ جوئی کم ہوتی ہے اور کام مشکل ہوتے ہیں۔"

ويخذل فيه البعيد والقريب والصديق ويشمت فيه العدو

"دُور و نزدیک کے عزیز دوست رسوا ہو جاتے ہیں اور دشمن کو خوش کرنے والی ہیں۔"

انزلته بك وشكوته اليك راغبا اليك فيه عمن سواك

"میں نے ان کو تیرے پاس پیش کیا اور ان کی آپ سے شکایت کرتا ہوں جبکہ صرف تو ہی ان میں میری اُمید ہے۔"

ففرجته وكشفته وكفيته

"پس تو نے مجھے خوش حالی عطا کی اور میری مشکل کو حل کیا اور تو نے میری کفایت فرمائی۔"

فأنت ولي كل نعمة وصاحب كل حاجة و منتهى كل رغبة

"اور تو ہر نعمت کا مالک اور ولی ہے اور ہر حاجت کو پورا کرنے والا ہے اور ہر اُمید کی انتہا ہے۔"

فلك الحمد كثيرا ولك المن فاضلا و بنعمتك تتم الصالحات

"پس بہت زیادہ تعریفیں تیرے لیے ہیں اور بہترین احسان تیری طرف سے ہے اور تیری نعمت و فضل کے ساتھ نیک کام پایۂ تکمیل تک پہنچتے ہیں۔"

يا معروفا بالمعروف معروف يا من هو بالمعروف موصوف

''معروف ومشہور ہے جو نیک کاموں کی وجہ سے معروف وشہود ہے اور اے وہ ذات نیک کاموں کے ساتھ جس کی تعریف کی جاتی ہے۔''

انلنی من معروفك معروفا تغنني به عن معروف من سواك برحمتك يا ارحم الراحمين

''اے میرے اللہ! تو مجھے اپنے نیک کاموں میں سے ایک کام عطا فرما تاکہ میں تیرے غیر سے بے نیاز ہو جاؤں تیری رحمت کے صدقے، اے رحمت کرنے والوں میں سے تو سب سے زیادہ رحمت کرنے والا ہے۔''

منافق میں دو چیزیں جمع نہیں ہوسکتیں

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالدؒ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن على بن خالد المراغى قال: حدثنا أبو القاسم على ابن الحسن عن جعفر بن محمد بن مروان عن أبيه قال: حدثنا أحمد بن عيسٰى قال: حدثنا محمد بن جعفر عن ابيه جعفر بن محمد عن آبائه عليهم السلام قال: قال رسول اللهﷺ: خلقان لا تجتمعان في منافق: فقه في السلام وحسن سمت في الوجه۔

(بحذفِ اسناد) حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے اپنے آباؑ واجداد کے ذریعے رسولؐ خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

''منافق کے اندر دو اوصاف جمع نہیں ہو سکتے۔ اسلام میں سوجھ بوجھ اور فقہ اور دوسرا اس کے چہرے پر حسن وخوبصورتی کا پایا جانا۔''

قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہوگا

(وعنه) عن شيخهؒ قال: أخبرنا محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنا ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد قال: حدثني ابى قال: حدثنا محمد بن الحسن

الصفار عن علی بن محمد القاشانی عن سلیمان بن داود المنقری عن حفص بن غیاث قال: قال ابو عبداللّٰہ جعفر بن محمد علیہما السلام: اذا أراد أحدکم ألّا یسأل اللّٰہ شیئا الّا اعطاہ فلییأس من الناس کلھم ولا یکون لہ رجاء الّا من عند اللّٰہ عزّوجلّ، فاذا علم اللّٰہ ذٰلک من قلبہ لم یسأل اللّٰہ شیئا الا اعطاہ، ألا فحاسبوا أنفسکم قبل ان تحاسبوا، فان للقیامۃ خمسین موقفاً کل موقف مثل ألف سنۃ مما تعدون، ثم تلا ھذہ الآیۃ ﴿فی یوم کان مقدارہ خمسین ألف سنۃ﴾۔

(بحذف اسناد) حفص بن غیاث نے بیان کیا ہے: حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: ''جب کوئی بندہ یہ چاہتا ہو کہ وہ ایسا ہو جائے کہ وہ سوال نہ کرے مگر یہ کہ اللہ اس کو عطا کر دے تو اس کو چاہیے کہ وہ تمام مخلوق سے نا اُمید اور مایوس ہو جائے اور فقط خدا سے اُمیدوار ہو جائے۔ پس اس کے دل کی اس حالت کے بارے میں اللہ جانتا ہے تو پھر وہ اللہ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا مگر یہ کہ اللہ اس کو وہ عطا فرما دے گا۔

آگاہ ہو جاؤ، اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ ان کا محاسبہ کیا جائے پس تحقیق قیامت کے دن پچاس مقام ایسے ہوں گے جہاں انسان کو ٹھہرنا پڑے گا اور ہر ایک مقام پر ایک ہزار سال کا قیام ہوگا جن کو تم شمار کرتے ہو۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

فی یوم کان مقدارہ خمسین ألف سنۃ

''کہ اس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی۔''

ایمان کی تعریف رسولؐ خدا کی زبانی

(وعنہ) عن شیخہ رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا ابوعبداللّٰہ الحسین بن علی المالکی قال: حدثنا ابوالصلت الھروی قال: حدثنا الرضا علی بن موسیٰؑ عن

ابیه موسٰی بن جعفر عن ابیه جعفر بن محمد عن ابیه محمد بن علی عن ابیه علی بن الحسین زین العابدین عن ابیه الحسین بن علی الشهید عن ابیه امیر المؤمنین علی بن ابی طالبؑ قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: الایمان قول مقول وعمل معمول وعرفان العقول، قال ابوالصلت: فحدثت بهذا الحدیث فی مجلس احمد بن حنبل فقال لی احمد: یا اباالصلت لو قرئ بهذا الاسناد علی المجانین لافاقوا۔

(بحذفِ اسناد) جناب ابوالصلت ہروی نے حضرت امام رضا علی بن موسیٰ علیہ السلام سے اور اُنھوں نے اپنے والد موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے اور اُنھوں نے اپنے والد جعفر بن محمد علیہ السلام سے اور اُنھوں نے اپنے والد محمد بن علی علیہ السلام سے اور اُنھوں نے اپنے والد علی بن حسین علیہ السلام سے اور اُنھوں نے اپنے والد حسین بن علی السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: ''ایمان وہ قول ہے جو بولا جائے اور عمل وہ ہے جو انجام دیا جائے اور عرفان وہ ہے جس کا عقل ادراک کرے''۔

ابوصلت ہروی بیان کرتا ہے: اس سند کے ساتھ مَیں نے یہ حدیث احمد بن حنبل (مسلمانوں کے امام) کی خدمت میں بیان کی تو انھوں نے کہا: اگر اس حدیث کو اس سلسلہ سند کے ساتھ کسی مجنون پر پڑھا جائے تو وہ صحت یاب ہو جائے گا۔

ایمان کے بارے میں امیر المومنینؑ کا خطبہ

(وعنه) عن شیخه رحمه اللّٰه قال: حدثنی محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنا ابوعبداللّٰه محمد بن عمران المرزبانی قال حدثنی احمد بن سلیمان الطوسی عن الزبیر بن بکار قال: حدثنی عبداللّٰه بن وهب عن السدی عن عبدالحسین عن جابر الاسدی قال: قام رجل الی أمیر المؤمنین علی بن ابی طالبؑ فسأله عن الایمان؟ فقام علیه السلام خطیباً فقال: الحمدللّٰه الذی شرع الاسلام فسهل شرائعه لمن ورده،



وأعز أركانه على من حاربه، وجعله عزاً لمن والاه وسلماً لمن دخله، وهدى لمن ائتم به، وبينة لمن تحلى به، وعصمة لمن اعتصم به، وحبلا لمن تمسك به، وبرهانا لمن تكلم به، ونوراً لن استضاء به، وشاهداً لمن خاصم به، وملجئا لمن حاج به، وعلما لمن وعاه، وحديثا لمن رواه، وحكما لمن قضى به، وحلما لمن جرب، ولباً لمن تدبر، وفهما لمن فطن، ويقينا لمن عقل، وتبصرة لمن عزم، وآية لمن توسم، وعبرة لمن اتعظ، ونجاة لمن صدق، ومودة من الله لمن اصلح، وزلفى لمن ارتقب، وثقة لمن توكل، وراحة لمن فوض، وجنة لمن صبر، الحق سبيله، والهدى صفته، والحسنى مأثرته، فهو ابلج المنهاج، مشرق المنار، مضئ المصابيح، رفيع الغاية، يسير المضمار، جامع الحيلة، متنافس السبقة، كريم الفرسان، التصديق منهاجه، والصالحات مناره، والفقه مصابيحه، والموت غايته، والدنيا مضماره، والقيامة حلبته، والجنة سبقه، والنار نقمته، والتقوىٰ عدته، والمحسنون فرسانه فبالايمان يستدل على الصالحات، وبالصالحات يعمر الفقه، وبالفقه يرهب الموت، وبالموت تختم الدنيا، وبالقيامة تزلف الجنة للمتقين وتبرز الجحيم للغاوين، والايمان على اربع دعائم: الصبر واليقين والعدل، والجهاد، فالصبر على اربع شعب: الشوق والشفق، والزهادة، والترقب، ألا من اشتاق الى الجنة سلا عن الشهوات، ومن اشفق من النار رجع عن المحرمات، ومن زهد فی الدنيا هانت عليه المصيبات، ومن ارتقب الموت سارع الى الخيرات واليقين على اربع شعب: تبصرة

الفطنة، وتأول الحكمة، وموعظة العبرة، وسنة الأولين، فمن تبصر فى الفطنة تبين الحكمة، ومن تبين الحكمة عرف العبرة، ومن عرف العبرة عرف السنة، ومن عرف السنة فكأن ما كان فى الأولين، والعدل على اربع شعب: على غامض الفهم، وعمارة العلم، وزهرة الحكم، وروضة الحلم، فمن فهم نشر جميع العلم، ومن علم عرف شرائع الحكم، ومن عرف شرائع الحكم لم يضل، ومن حلم لم يفرط امره وعاش فى الناس حميدا، والجهاد على اربع شعب: على الأمر بالمعروف، والنهى عن المنكر، والصدق فى المواطن، وشنآن الفاسقين، فمن أمر بالمعروف شد ظهر المؤمن، وامن نهى عن المنكر أرغم أنف الكافر، ومن صدق فى المواطن قضى ما عليه، ومن شنأ الفاسقين غضب لله، ومن غضب لله تعالى فهو مؤمن حقا، فهذه صفة الايمان ودعائمه، فقال له السائل: لقد هديت يا أمير المؤمنين وارشدت، فجزاك الله عن الدين خيرا۔

(بحذف اسناد) جابر اسدیؒ بیان کرتا ہے: ایک شخص امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں کھڑا ہوا اور اس نے سوال کیا: اے امیر المومنینؑ! ایمان کیا ہے؟ پس آپؑ کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا:

تمام حمد ہے اس خدا کے لیے جس نے اسلام کو واضح اور روشن کر کے بیان فرمایا۔ پس اس کی شریعت کو اس پر عمل کرنے والوں کے لیے آسان قرار دیا اور جو اس کے ساتھ ٹکرایا اس کے لیے اس کے ارکان کو مضبوط قرار دیا اور جو اس کی ولایت کو قبول کرتا ہے اس کے لیے اس کو عزیز قرار دیا اور جو اس میں داخل ہو جائے اس کے لیے اس کو سلامتی قرار دیا اور جو اس کی اقتدا کرے اس کے لیے اس کو باعث ہدایت قرار دیا اور جو اس کو اپنے لیے زیور قرار دے گا یعنی جو اس کے ساتھ تمسک کرے گا اس کے لیے اس کو واضح بینہ و دلیل قرار دیا اور جو اس سے عصمت طلب کرے اس کے لیے عصمت قرار دی اور جو اس سے تمسک کرے گا اس کے لیے

اس کو اپنی رسی قرار دیا اور جو اس کے بارے میں گفتگو کرے گا اس کے لیے اس کو برہان و دلیل قرار دیا۔ اور جو اس سے روشنی طلب کرے گا اس کے لیے اس کو نور قرار دیا اور جو اس کے مقابل میں آئے گا اس کے خلاف اس کو گواہ قرار دے گا اور جو اس کا قصد و ارادہ کرے گا اس کے لیے اس کو پناہ گاہ قرار دیا اور جو اس کو قبول کرے گا اس کے لیے اس کو علَم (پرچم) قرار دیا اور جو اس کی روایت کرے گا اس کے لیے اس کو حدیث قرار دیا اور جو اس کے ساتھ تفاوت کرے گا اس کے لیے اس کو حکم قرار دیا اور تحریر کرنے والے کے لیے اس کو علم قرار دیا اور تدبر کرنے والے کے لیے اس کو عقل قرار دیا اور فطین کے لیے اس کو فہم قرار دیا اور عقل والوں کے لیے اس کو یقین قرار دیا اور عزم و ارادہ رکھنے والوں کے لیے اس کو موجب بصارت قرار دیا۔ صاحبانِ فراست کے لیے اس کو نشانی اور آیت قرار دیا اور عبرت حاصل کرنے کے لیے اس کو سبق قرار دیا اور سچ بولنے والوں کے لیے اس کو باعث نجات قرار دیا اور اصلاح حاصل کرنے والے کے لیے اس کی طرف سے اسے مودّت ہے اور اس کا تقرب حاصل کرنے والوں کے لیے باعث قرب ہے اور توکل کرنے والے کے لیے یہ محل اعتماد ہے اور جو اپنے اُمور اس کے سپرد کر دے اس کے لیے باعث راحت و سکون ہے اور صبر کرنے والے کے لیے اس کو ڈھال قرار دیا اور اس کا راستہ حق ہے اور اس کی صفت ہدایت ہے اور اس کے اثرات نیک ہیں اور یہ بہت واضح اور روشن راستہ ہے۔ روشن منارہ ہے اور چمکتا ہوا ستارہ ہے، انتہائی بلندی ہے، یہ وسیع میدان ہے اور زیور کا جامع ہے اور یہ سبقت میں مقابلہ کرنے کی طرف رغبت دیتا ہے، کریم فراست ہے، تصدیق کا راستہ ہے، نیک اعمال اس کا منارہ ہیں اور فقہ اس کا چراغ ہے اور موت اس کی انتہا ہے، دنیا اس کا میدان ہے، قیامت اس کا محل ہے اور جنت اس کے سامنے ہے اور جہنم اس کی سزا ہے اور تقویٰ اس کا وعدہ ہے اور احسان کرنے والے اس کی فراست رکھنے والے ہیں۔

پس ایمان کے ذریعے اس کے نیک اعمال پر استدلال کیا جاتا ہے اور نیک اعمال کے ذریعے فقہ آباد کی جاتی ہے اور فقہ کے ذریعے موت سے ڈرا جاتا ہے اور موت کے ذریعے دنیا کا اختتام ہوتا ہے اور قیامت کے ذریعے متقی لوگ جنت کی طرف جائیں گے اور بُرے لوگ جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ ایمان کے چار ارکان ہیں:

① صبر ② یقین ③ عدل ④ جہاد

اور صبر کے چار شعبے ہیں:

① شوق ② پرہیزگاری ③ قربِ خدا کا حصول

④ اصلاح اور بھلائی کی فکر کرنا

آگاہ ہو جاؤ! جو جنت کی طرف اشتیاق رکھتا ہوگا وہ اپنی شہوات و خواہشات کو قابو کرے گا اور جو جہنم سے بچنے کی فکر کرے گا وہ حرام چیزوں سے اجتناب کرے گا اور جو دنیا میں پرہیزگاری اختیار کرے گا اس کے لیے مصیبتوں کا مقابلہ کرنا آسان ہوگا اور جو موت کے قریب ہونے کا عقیدہ رکھتا ہوگا وہ نیکیوں کی طرف جلدی کرے گا۔

یقین کے چار ارکان ہیں:

① فطین اور سمجھ دار کے لیے بصیرت ② حکمت کی تاویل کرنا

③ عبرت حاصل کرنے والا موعظۂ حسنہ ④ پہلے لوگوں کی سنت و سیرت پر عمل کرنا

پس جو شخص ادراک میں بصیرت سے کام لے گا اس کے لیے مملکت آشکار ہوگی اور جن کے لیے حکمت آشکار ہو جائے گی وہ عبرت حاصل کر لیں گے اور جو عبرت حاصل کر لیں گے ان کو سنت کی معرفت حاصل ہو جائے گی اور جو سنت کی معرفت حاصل کر لیں گے پس وہ ایسے ہوں گے جیسے وہ خود اوّلین میں سے ہیں۔

عدل کے چار ارکان ہیں:

① فہم کی گہرائی تک غوطہ لگانا

② علم کی عمارت

③ حِکَم کی چمک

④ حلم اور بردباری کا باغ

جو شخص فہم حاصل کرے گا اس کے لیے تمام علوم نشر ہو جائیں گے اور جو علم حاصل کرے گا اس کو حکمت کی شرائع حاصل ہو جائیں گی اور جس کو شرائع کی حکمت حاصل ہو جائے گی وہ گمراہ نہیں ہوگا اور جو حلم اور بردباری کا مالک ہوگا وہ کسی اور افراط سے کام نہیں لے گا اور وہ لوگوں میں اس طرح زندگی بسر کرے گا کہ وہ قابلِ تعریف ہوگا اور جہاد کے چار ارکان ہیں:

① نیکی کا حکم دینا ② بُرائی سے روکنا

③ جہاد کے مقام پر صدق اور تصدیق کرنا ④ فاسق لوگوں سے دشمنی کرنا

پس جو نیکی کا حکم دے گا اس نے مومن کی کمر کو مضبوط کیا اور جس نے بُرائی سے روکا اس نے کافروں کی ناک کو رگڑ دیا ہے، اور جو مقام جہاد میں صدق حاصل کر لے گا اس کو کوئی فکر نہیں ہوگی کہ اس پر کیا واقع ہو رہا ہے اور جو فاسق لوگوں سے دشمنی کرے گا اس کا غضب اللہ کے لیے ہوگا اور جو خدا کی خاطر غضب ناک ہوگا پس وہ حقیقی مومن ہے۔ پس یہ ایمان کی صفت اور اس کے ارکان ہیں۔

سائل نے عرض کیا: اے امیرالمومنینؑ! آپؑ نے میری ہدایت فرما دی ہے پس خداوند تعالیٰ آپ کو اپنے دین کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

عقیق کے بارے میں امام محمد باقرؑ کا فرمان

(وعنه) عن شيخه قال: حدثنا محمد بن محمد رحمه الله قال: أخبرني ابوالحسن بن محمد بن الحسن قال: حدثني ابى قال: حدثنا محمد بن يحيى العطار عن الحسن بن موسى الخشاب عن على بن النعمان عن بشير الدهان قال: قلت لأبى جعفرؑ: جعلت فداك أى الفصوص اركبه على خاتمي؟ فقال: يابشير أين انت عن العقيق الأحمر والعقيق الأصفر والعقيق الأبيض، فانها ثلاثة جبال فى الجنة: فأما الاحمر فمطل على دار رسول اللهﷺ، وأما الأصفر فمطل على دار فاطمةؑ وأما الأبيض فمطل على دار أميرالمؤمنينؑ ، والدور كلها واحدة يخرج منها ثلاثة انهار من تحت كل جبل نهر أشد برداً من الثلج وأحلى من العسل وأشد بياضا من اللبن، لا يشرب منها الا محمد وآله وشيعتهم، ومصبها كلها واحد ومخرجها من الكوثر، وان هذه الجبال تسبح الله وتقدسه وتمجده وتستغفر

لمحبی آل محمد علیهم السلام ، فمن تختم بشیٔ منها من شیعة آل محمد علیهم السلام لم یر الا الخیر والحسنی والسعة فی رزقه والسلامة من جمیع انواع البلاء، وهو أمان من السلطان الجائر، ومن کل ما یخافه الانسان ویحذره۔

(بحذف اسناد) بشیر الدھان بیان کرتا ہے: میں نے حضرت امام محمد الباقر علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں میں اپنی انگوٹھی میں کون سا نگینہ جڑواؤں؟ آپ نے فرمایا: اے بشیر! کیا تجھے عقیق کی فضیلت و منزلت معلوم ہے؟ سرخ عقیق زرد عقیق اور سفید عقیق کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟ پس یہ جنت کے تین پہاڑ ہیں۔ سرخ عقیق کے پہاڑ کا سایہ رسولؐ خدا کے گھر پر اور زرد کا سایہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراءؑ کے گھر پر اور سفید کا سایہ علی ابن ابی طالبؑ کے گھر پر پڑتا ہے اور ان کے گھر ایک ہی جگہ پر ہیں اور ان پہاڑوں کے نیچے سے تین نہریں نکلتی ہیں، جن کا پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا، شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ ان نہروں سے حضرت محمد مصطفیٰؐ ان کی آلِ پاکؑ اور ان کے شیعوں کے علاوہ کوئی بھی سیراب نہیں ہوگا اور ان سب نہروں کا منبع کوثر ہوگا اور ان کا اختتام بھی ایک جگہ پر ہوگا۔ تحقیق یہ تین پہاڑ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں اور اَحد خدا کی بزرگی بیان کرتے ہیں۔ اس کو عظیم شمار کرتے ہیں اور آلِ محمد علیہم السلام کے شیعوں کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ پس آلِ محمدؑ کے شیعوں میں سے جو شخص ان تین پتھروں میں سے کسی ایک کا نگینہ اپنی انگوٹھی میں جڑوائے گا وہ ہمیشہ خیر و برکت کو پائے گا اور اس کے رزق میں وسعت ہوگی اور وہ تمام قسم کی مصیبتوں سے محفوظ و مامون رہے گا۔ یہ جابر و ظالم بادشاہ سے امان ہے اور ہر وہ چیز جو انسان کو خوف زدہ کرتی ہے اس سے یہ انگوٹھی امان دے گی۔

احمق و بے وقوف کی صحبت سے بچو

(وعنه) عن شیخه قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنی ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید المهرانی قال: حدثنا احمد بن محمد بن یحیٰی بن زکریا بن شیبان املاءً قال: حدثنا

أسيد بن زيد القرشي قال: حدثنا محمد بن مروان عن الصادق جعفر بن محمد عليهما السلام قال: اياك وصحبة الأحمق، فانه أقرب ما يكون منه اقرب ما يكون الى مساء تك۔

(بحذف اسناد) محمد بن مروان نے حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: احمق اور بے وقوف کی صحبت سے بچو، کیونکہ جو اس کے قریب تر ہے وہ اس کی حماقت کے قریب ہے یعنی اس کی بے وقوفی سے دوچار ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فحش بکنے اور گالیاں دینے والے پر غضب ناک ہوتا ہے

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا الفضل بن حباب الجمحي قال: حدثنا عبدالواحد بن سليمان عن ابيه عن الأخلج الكندي عن نافع عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: ان الله يحب الحيي المتعفف، ويبغض البذي السائل الملحف۔

(بحذف اسناد) عبداللہ ابن عمر نے رسولِ خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ صاحب حیا اور عفت والے شخص سے محبت کرتا ہے، اور فحش بکنے اور گالیاں دینے والے اور بُرے سائل سے بغض رکھتا ہے۔

حضرت علیؑ کا رسولِ خدا سے حضرت فاطمہؑ کا رشتہ طلب کرنا

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد ابن النعمان رحمه الله قال: حدثنا ابونصر محمد بن الحسين البصير الشهرزوري قال: حدثنا الحسين بن محمد الاسدي قال: حدثنا ابوعبدالله جعفر ابن عبدالله بن جعفر العلوي المحمدي قال: حدثنا يحيى بن هاشم الغناني قال: حدثنا محمد بن مروان قال: حدثني جوير بن سعد

عن الضحاك بن مزاحم قال: سمعت على بن أبى طالبؑ يقول: اتانى ابوبكر وعمر فقالا: لو أتيت رسول اللهﷺ فذكرت له فاطمة، قال: فأتيته فلما رآنى رسول اللهﷺ ضحك ثم قال: ما جاء بك ياابا الحسن وما حاجتك؟ قال: فذكرت له قرابتى وقدمى فى الاسلام ونصرتى له وجهادى، فقال: ياعلى صدقت فأنت افضل مما تذكر۔ فقلت: يارسول الله فاطمة تزوجنيها، فقال: ياعلى انه قد ذكرها قبلك رجال فذكرت ذلك لها فرأيت الكراهة فى وجهها، ولكن على رسلك حتى اخرج اليك، فدخل عليها فقامت اليه فأخذت رداء ه ونزعت نعليه وأتته بالوضوء، فوضأته بيدها وغسلت رجليه ثم قعدت، فقال لها: يافاطمة، فقال: لبيك حاجتك يارسول الله؟ قال: ان على بن ابى طالبؑ من قد عرفت قرابته وفضله واسلامه، وانى قد سألت ربى أن يزوجك خير خلقه واحبهم اليه، وقد ذكر من امرك شيئا فما ترين؟ فسكتت ولم تول وجهها ولم يرفيه رسول اللهﷺ كراهة، فقام وهو يقول: الله اكبر سكوتها اقرارها، فأتاه جبرئيلؑ فقال: يامحمد زوجها على بن ابى طالب، فان الله قد رضيها له ورضيه لها، قال على: فزوجنى رسول اللهﷺ، ثم أتانى فأخذ بيده فقال: قم بسم الله وقل: ﴿على بركة الله وما شاء الله لا قوة الا بالله توكلت على الله﴾ ثم جاء نى حين اقعدنى عندها عليها السلام ثم قال: ﴿اللهم انهما احب خلقك الى فأحبهما وبارك فى ذريتهما واجعل عليهما منك حافظاً، وانى اعيذهما وذريتهما بك من الشيطان الرجيم﴾۔

(بحذف اسناد) ضحاک بن مزاحم نے بیان کیا ہے، میں نے علیؑ ابن ابی طالبؑ سے سنا

کہ آپؑ نے فرمایا: ایک دن میرے پاس حضرت ابوبکر اور حضرت عمر دونوں آئے اور دونوں نے کہا: آپؑ رسولؐ خدا کی خدمت میں جائیں اور ان سے فاطمۃ الزہراءؑ کا رشتہ طلب کریں۔ اُمید ہے کہ آپ کو مل جائے گا ہم تو قسمت آزمائی کر چکے ہیں) پس آپؑ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرتؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ جب رسولؐ خدا نے دیکھا تو آپؐ مسکرائے۔ پھر فرمایا: اے ابوالحسنؑ! کیسے آنا ہوا؟ کیا کوئی کام ہے؟ آپؑ فرماتے ہیں: میں نے آپؐ کی خدمت اقدس میں آپؐ کے ساتھ جو میری قرابت اور رشتہ داری تھی اس کو بیان کیا اور اسلام میں اپنے تقدم کو بیان کیا پھر ہر مقام پر انھی (آنحضرت) کے لیے مدد و نصرت کا تذکرہ کیا اور راہِ خدا میں جہاد کرنے کا تذکرہ کیا۔ اس کو سننے کے بعد آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! آپ نے سچ فرمایا ہے بلکہ آپ کی فضیلت و منزلت میرے نزدیک اس سے کہیں زیادہ ہے۔ پس میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! میں آپؐ سے آپؐ کی بیٹی فاطمہ زہراءؑ کی خواستگاری کے لیے حاضر ہوا ہوں۔

آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! تم سے پہلے بھی کافی لوگوں نے فاطمہؑ کی مجھ سے خواستگاری کی ہے اور جب میں نے ان کا ذکر اپنی بیٹی سے کیا تو میں نے اس کے چہرے پر کراہت اور ناپسندیدگی کے اظہار کو ملاحظہ کیا۔ لہٰذا میں نے ان سب کو جواب دے دیا ہے۔ لیکن اب میں آپ کے پیغام و خواہش کو اس کے پاس لے کر جاتا ہوں (اور جو کچھ ہوا اس کی آپ کو اطلاع دوں گا) پس آپؐ جناب فاطمہ کے پاس تشریف لے گئے تو بی بی آپؐ کے استقبال کے لیے کھڑی ہو گئیں اور بی بی نے آپؐ کی چادر کو اُٹھایا، آپؐ کے نعلین مبارک اتروائے۔ آپؐ کے لیے وضو کا پانی فراہم کیا، اپنے ہاتھ سے وضو کروایا۔ آپؐ کے پاؤں مبارک دُھلوائے اور آپؐ کو اپنی مسند پر بٹھایا، اس کے بعد رسولؐ خدا نے فرمایا: اے فاطمہؑ میری بیٹی!

بی بی نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! آپؐ کی خواہش پر لبیک کہتی ہوں کیا حکم ہے؟

آپؐ نے فرمایا: آپؑ علیؑ کی میرے ساتھ جو قرابت ہے اور ان کی جو فضیلت ہے اور ان کا اسلام میں سب سے پہلے میری تصدیق کرنا اور مجھ پر ایمان کا انحصار کرنا ہے، بخوبی جانتی ہو اور یہ بھی جانتی ہو کہ میں نے خدا سے تمھارے بارے میں سوال کیا ہے کہ اے میرے اللہ! جو شخص تیری مخلوق میں سے تیرے نزدیک سب سے صاحبِ خیر اور اچھا ہے اور تجھے سب سے

زیادہ محبوب ہے اس سے فاطمہؑ کی شادی کر دے۔ پس علیؑ نے مجھ سے تمھاری خواستگاری کی ہے۔ تمھارا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ پس بی بی خاموش رہیں اور اپنا چہرہ بھی دوسری طرف نہ موڑا اور آپ کے چہرے پر کسی قسم کی کوئی کراہت بھی ظاہر نہ ہوئی بلکہ خوشی کی ایک لہر چہرے پر نمودار ہوگئی۔ رسولؐ خدا کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اللہ اکبر اس کی خاموشی اس کے اقرار کی دلیل ہے۔ آپؐ پر جبرائیلؑ نازل ہوئے اور فرمایا: اے محمدؐ! اپنی بیٹی (فاطمہؑ) کی شادی علیؑ ابن ابی طالبؑ سے کر دیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہؑ کو علیؑ کے لیے اور علیؑ کو فاطمہؑ کے لیے پسند فرمایا ہے۔ علیؑ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد رسولؐ خدا نے میری شادی فاطمہؑ سے کر دی۔ پھر آپؐ میرے پاس تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اللہ کا نام لے کر اٹھو اور کہو:

علی برکة اللّٰه وماشاء اللّٰه لا قوة الا باللّٰه توكلت علی اللّٰه

پھر آپؐ مجھے اپنے ساتھ لے کر آئے اور فاطمہؑ کے قریب بیٹھا دیا پھر آپؐ نے یوں ہمارے لیے دعا فرمائی:

اللهم انهما احب خلقك الیّ فأحبهما وبارك فی ذریتهما واجعل علیهما منك حافظا وانی اعیذ هما و ذریتهما بك من الشیطان الرّجیم

"اے میرے اللہ! تیری ساری مخلوق میں سے یہ دونوں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ پس تو بھی ان دونوں سے محبت فرما اور ان دونوں کی نسل میں برکت فرما اور اپنی طرف سے ان دونوں کے لیے ایک محافظ معین فرما: میں ان دونوں کو اور ان کی نسل کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔"

علیؑ و فاطمہؑ کی شادی اور جہیز کا سامان

(حدثنی) جماعة عن ابی غالب احمد بن محمد الزراری عن خاله عن الاشعری عن احمد بن ابی عبدّاللّٰه عن علی بن اسباط عن داؤد عن یعقوب بن شعیب عن أبی عبداللّٰهؑ قال: لما زوج رسول اللّٰه فاطمة علیاً علیهما السلام دخل

علیها وهی تبکی فقال لها: ما یبکیك؟ فواللّٰه لو کان فی أهل بیتی خیر منه زوجتك، وما انا زوجتك ولکن اللّٰه زوجك واصدق عنك الخمس ما دامت السموات والارض، قال علیؑ: قال رسولؐ اللّٰه : قم فبع الدرع، فقمت فبعته واخذت الثمن ودخلت علی رسولؐ اللّٰه، فسکبت الدراهم فی حجره فلم یسألنی کم هی ولا انا أخبرته، ثم قبض قبضة ودعا بلالا فأعطاه وقال: ابتع لفاطمة طیباً، ثم قبض رسولؐ اللّٰه من الدراهم بکلتا یدیه فأعطاها ابابکر وقال: ابتع لفاطمة ما یصلحها من ثیاب واثاث البیت، واردفه بعمار بن یاسر وبعدة من اصحابه، فحضروا السوق فکانوا یعرضون الشئ مما یصلح فلا یشترونه حتّٰی یعرضوه علی ابی بکر فان استصلحه اشتروه، فکان مما اشتروه قمیص بسبعة دراهم، وخمار بأربعة دراهم وقطیفة سوداء خیبریة، وسریر مزمل بشریطة، وفراشین من جنس مصر حشو أحدهما لیف وحشو الآخر من جز الغنم، واربع مرافق من أدم الطائف حشوها اذخر، وستر من صوف، وحصیر مجری، ورحا للید، ومخضب عن نحاس، وسقی من أدم، وقعب للبن، وشن للماء، مطهرة مزفتة، وجرة خضراء، وکیزان خزف، حتّٰی اذا استکمل الشراء حمل ابوبکر بعض المتاع وحمل اصحاب رسولؐ الذین کانوا معه الباقی، فلما عرضوا المتاع علی رسولؐ اللّٰه جعل یقلبه بیده ویقول: بارك اللّٰه لأهل البیت قال علیؑ: فأقمت بعد ذٰلك شهراً أصلی مع رسولؐ اللّٰه وارجع الی منزلی ولا اذکر شیئا من أمر فاطمة، ثم قلن أزواج رسولؐ اللّٰه: الا تطلب لك من رسولؐ اللّٰه دخول فاطمة علیك؟ قلت:

افعلن، فدخلن عليه فقالت أم ايمن: يارسولؐ اللّٰه لو ان خديجة باقية لقرت عينها بزفاف فاطمة، وان علياً يريد أهله فقر عين فاطمة ببعلها واجمع شملهما ، وقر عيوننا بذلك، فقال: فما بال على لا يطلب منى زوجته فقد كنا نتوقع منه ذٰلك.

قال علیؑ فقلت: الحياء يمنعنى يارسولؐ اللّٰه، فالتفت الى النساء فقال: من ههنا؟ فقالت اُم سلمة: انا أم سلمة وهذه زينب وهذه فلانة وفلانة، فقال رسولؐ اللّٰه: هيئوا لابنتى وابن عمى فى حجرة لى بيتاً، فقالت أم سلمة: فى أى حجرة يارسولؐ اللّٰه؟ قال: فى حجرتك، وأمر نساء ه ان يزين ويصلحن من شأنها.

فقالت أم سلمة: فسألت فاطمة هل عندك طيب اذخرتيه لنفسك؟ قالت: نعم، فأتت قارورة فسكبت منها فى راحتى فشممت منها رائحة ما شممت مثلها قط، فقلت: ما هذا؟ فقالت: كان دحية الكلبى يدخل على رسولؐ اللّٰه فيقول لى: يافاطمة هاتى الوسادة فاطرحيها لعمك، فأطرح له الوسادة فيجلس عليها فاذا نهض سقط من بين ثيابه شئ فيأمرنى بجمعه، فسأل علیؑ رسول اللّٰه عن ذٰلك فقال: هو عنبر يسقط من اجنحة جبرئيلؑ.

قال علیؑ: ثم قال لى رسولؐ اللّٰه: ياعلى اصنع لأهلك طعاماً فاضلًا ، ثم قال: من عندنا اللحم والخبز وعليك التمر والسمن، فاشتريت تمراً وسمنا، فحسر رسولؐ اللّٰه عن ذراعه وجعل يشدخ التمر فى السمن حتى إتخذه حيساً وبعث الينا كبشا سمينا فذبح وخبز لنا خبزا كثيراً، ثم قال لي رسولؐ اللّٰه: ادع من احببت، فأتيت المسجد وهو

مشحن بالصحابة فاستحييت أن اشخص قوماً وادع قوماً، ثم صعدت على ربوة هناك وناديت اجيبوا الى وليمة فاطمة، فأقبل الناس ارسالا فاستحييت من كثرة الناس وقلة الطعام، فعلم رسولؐ اللّٰه ما تداخلنى فقال: ياعلیؑ انى سأدعو اللّٰه بالبركة۔

قال علیؑ: وأكل القوم عن آخرهم طعامى وشربوا شرابى ودعوا لى بالبركة وصدورا وهم اكثر من اربعة آلاف رجل، ولم ينقص من الطعام شئ، ثم دعا رسولؐ اللّٰه بالصحاف فملئت ووجه بها الى منازل ازواجه، ثم اخذ صحفة وجعل فيها طعاما وقال: هذا لفاطمة وبعلها، حتٰى اذا انصرفت الشمس للغروب قال رسولؐ اللّٰه: يا اُم سلمة هلمى فاطمة، فانطلقت فأتت بها وهى تسحب إذ يالها وقد تصببت عرقا حياءً امن رسولؐ اللّٰه، فعثرت فقال لها رسولؐ اللّٰه: اقالك اللّٰه العثرة فى الدنيا والآخرة، فلما وقفت بين يديه كشف الرداء عن وجهها حتٰى رآها علیؑ، ثم اخذ يدها فوضعها فى يد على فقال: بارك اللّٰه لك فى ابنة رسولؐ اللّٰه، ياعلى نعم الزوجة فاطمة ويافاطمة نعم البعل على، انطلقا الى منزلكما ولا تحدثا امراً حتٰى آتيكما۔

قال علیؑ فأخذت بيد فاطمة وانطلقت بها حتٰى جلست فى جانب الصفّة وجلست فى جانبها وهى مطرقة الى الارض حياءاً منى وانا مطرق الى الارض حياءاً منها، ثم جاء رسولؐ اللّٰه فقال: من ههنا؟ فقلنا: ادخل يارسولؐ اللّٰه مرحبا بك زائراً وداخلا، فدخل فأجلس فاطمة من جانبه ثم قال: يافاطمة ايتينى بماء، فقامت الى قعب فى البيت فملأته ماءاً ثم اتته به، فأخذ منه جرعة فمضمض بها ثم

مجها فی القعب ثم صب منها علی رأسها ثم قال: اقبلی، فلما اقبلت نضح منه بین ثدییها ثم قال: ادبری، فلما ادبرت نضح منه بین کتفیها ثم قال: ﴿اللهم هذه ابنتی وأحب الخلق الی، اللهم وهذا اخی وأحب الخلق الی، اللهم لك ولیا وبك حفیا وبارك له فی أهله﴾ ثم قال: یاعلی ادخل بأهلك بارك الله لك ورحمة الله وبرکاته انه حمید مجید۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جب رسولؐ خدا نے حضرت فاطمہ زہراؑ کی شادی حضرت علیؑ سے کر دی تو آپؐ فاطمہؑ کے پاس گئے۔ آپؐ نے دیکھا کہ بی بی رو رہی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اے میری بیٹی! کیوں رو رہی ہو۔ خدا کی قسم! اگر میرے خاندان میں علیؑ ابن ابی طالبؑ سے بہتر کوئی اور ہوتا تو میں تمھاری شادی اس سے کر دیتا اور پھر میں نے تمھاری شادی علیؑ سے نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمھاری شادی علیؑ سے کی ہے اور جب تک زمین و آسمان باقی ہیں اس وقت تک خمس تمھارا قرار دیا گیا ہے۔ اس کے بعد آپ علیؑ کے پاس آئے۔

مولا علیؑ فرماتے ہیں: آپؐ نے مجھ سے فرمایا: اے علیؑ! اُٹھو اور اپنی زرہ فروخت کر کے رقم لے آؤ۔

امامؑ فرماتے ہیں: میں اُٹھا اور اپنی زرہ کو فروخت کر کے آیا اور اس کی ساری قیمت لے کر رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوا، اور ساری رقم آپ کی جھولی مبارک میں ڈال دی۔ آپؐ نے مجھ سے نہیں پوچھا کہ یہ کتنے پیسے ہیں اور میں نے بھی آپ کی خدمت میں عرض نہیں کیا کہ کتنے ہیں؟ پھر آپؐ نے بلالؓ کو بلایا اور ان درہموں میں سے ایک مٹھی بلالؓ کو دی اور فرمایا: اس سے میری بیٹی فاطمہؑ کے لیے خوشبو کا سامان وغیرہ خرید کر لے آؤ پھر آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے درہموں کو اُٹھایا اور ابوبکرؓ کو دیے اور فرمایا: جاؤ ان سے میری بیٹی کے لیے کپڑے اور گھر کے دوسرے لوازمات اور سامان خرید کر لے آؤ اور ان کے ساتھ جناب عمار بن یاسرؓ اور چند دوسرے اصحاب کو بھیجا اور فرمایا: تم سب بازار جاؤ اور جو چیز مناسب دیکھو وہ خرید

کر لے آؤ اور جو چیز تم کو پسند آئے اس کو (ابوبکر) کو دکھاؤ، اگر وہ پسند کرے تو اس کو خریدنا۔
پس جو کچھ ان لوگوں نے خریدا وہ یہ تھا: سات درہم کی ایک قمیض، چار درہم کی ایک چادر، جو عورتیں دوپٹہ کے طور پر استعمال کرتی ہیں اور ایک سیاہ رنگ کی مخمل کی چادر۔ ایک مخمل سے بنا ہوا تکیہ اور تخت پوش۔ مصری دو گدے جن میں سے ایک میں بکرے کی اُون بھری ہوئی تھی اور دوسرے میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور چار تکیے، چمڑے کے جو طائف کے بنے ہوئے تھے۔ ان میں ایک خاص گھاس بھری ہوئی تھی۔ اُون کا ایک پردہ، ایک چٹائی، ہاتھ کی چکی، تانبے کا ایک برتن جو زیادہ تر رنگ کرنے کے کام آتا ہے۔ چمڑے کی ایک مشک، دودھ کے لیے ایک پیالہ اور پانی کے لیے ایک برتن (مٹی کا گھڑا وغیرہ) کپڑے دھونے کے لیے ایک برتن (ٹب کی مانند)۔

جب تمام خریداری مکمل ہوگئی تو کچھ سامان حضرت ابوبکرؓ نے اٹھایا اور کچھ باقی اصحاب نے اُٹھایا جو اس کے ساتھ گئے ہوئے تھے اور رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے سارے سامان کو اپنے ہاتھوں سے اُلٹ پلٹ کر دیکھا اور فرمایا: اللہ اس سامان کو میرے اہلِ بیتؑ کے لیے باعثِ برکت قرار دے۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: اس کے بعد میں پورا ایک ماہ منتظر رہا۔ ہر روز رسولؐ خدا کے ساتھ نماز ادا کرتا اور اپنے گھر چلا جاتا۔ میں نے جناب فاطمہؑ کے سلسلے میں کبھی کوئی بات آپؐ سے نہ کی۔ پھر ایک دن رسولِ خداؐ کی ازواج نے مجھے کہلا بھیجا، ہم آپ کی طرف سے رسول خداؐ سے فاطمہؑ کی رخصتی کی خواہش کرتی ہیں۔ میں نے کہا: جو چاہیں کریں۔ پس ساری بیبیاں رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور ان میں سے جناب ام سلمٰی نے یوں عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اگر آج جنابِ خدیجہؑ موجود ہوتیں تو خود اپنے ہاتھوں سے اپنی بیٹی فاطمہؑ کو رخصت کرتیں اور ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔ اب وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ہم عرض کرتیں ہیں کہ علیؑ اپنی بیوی کی رخصتی چاہتے ہیں اور آپؐ بھی ان کی رخصتی کر کے انھیں اور علیؑ دونوں کو خوشی فراہم کریں اور ہماری آنکھوں کو بھی ٹھنڈا کریں۔ آپؐ نے فرمایا: علیؑ خود سے اپنی بیوی کی رخصتی کے بارے میں کیوں نہیں کہتے مَیں تو اس انتظار میں ہوں۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! حیا میرے لیے مانع رہی کہ

میں خود آپؐ سے اس کا سوال کرتا۔ پس آپؐ اپنی ازدواج کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہاں کوئی ہے؟ جنابِ اُمِ سلمیٰؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ہوں۔ یہ زینب ہے، پس رسولؐ خدا نے فرمایا: میرے گھر میں میری بیٹی اور میرے چچازاد کے لیے ایک کمرہ تیار کرو اور اس کو سجاؤ۔ پس اُمِ سلمیٰؓ نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! کون سا کمرہ (حجرہ) تیار کیا جائے؟ آپؐ نے فرمایا: اپنے والا کمرہ تیار کرو اور آپؐ نے اپنی ازواج کو حکم دیا کہ اس کو مزین کرو اور ان کی شان کے مطابق اس کی سجاوٹ کرو۔

جناب اُمِ سلمیٰؓ فرماتی ہیں: میں نے جناب فاطمہؑ سے عرض کیا: کیا آپ کے پاس کوئی خوشبو ہے، جو آپؐ نے اپنے لیے رکھی ہوئی ہو۔ بی بی نے فرمایا: ہاں! پس آپ ایک قارورہ (یعنی وہ شیشی جس میں خوشبو ڈالی جاتی ہے یا ڈبیہ) لے کر آئیں۔ میں نے اس سے اپنی ہتھیلی پر کچھ خوشبو ڈالی اور اس کو سونگھا پس اس کی مثل کبھی کوئی خوشبو نہیں دیکھی تھی۔ پس میں نے فاطمہؑ سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ بی بی نے فرمایا: ایک دن دحیہ کلبی رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے مجھے فرمایا: اے فاطمہؑ! اپنے چچا کے لیے چٹائی لے کر آؤ اور ان کے لیے بچھا دو۔ پس میں نے چٹائی ان کے لیے بچھا دی اور وہ اس پر بیٹھ گئے۔ جب وہ اُٹھ کر گئے تو اس وقت ان کے لباس سے ایک چیز گری۔ آپؐ نے مجھے اس کو اکٹھا کرنے کا حکم دیا، یہ وہی ہے۔ اس کے بعد علیؑ نے رسولؐ خدا سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: وہ عنبر تھی جو جبرئیلؑ کے پیروں سے گری تھی۔ یعنی وہ دحیہ کلبی نہیں تھے بلکہ جبرئیل تھے۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: اس کے بعد رسولؐ خدا نے مجھے فرمایا:

اے علیؑ! اپنے خاندان والوں کے لیے عمدہ کھانے (یعنی ولیمہ) کا بندوبست کرو۔ پھر فرمایا: گوشت اور روٹی ہماری طرف سے اور کھجور اور گھی کا بندوبست آپ نے کرنا ہے۔ پس میں نے کھجور اور گھی خرید لیا۔ رسولؐ خدا نے اپنے ہاتھوں سے کھجور اور گھی کو یوں ملایا کہ ایک جیسا ہو گیا پھر آپؐ نے ایک دنبہ فراہم کیا جس کو ذبح کیا گیا اور کافی سارا کھانا تیار کیا گیا۔ پھر آپؐ نے مجھے فرمایا: جن جن کو تم پسند کرتے ہو ان کو دعوت دیں۔ میں مسجد میں آیا۔ مسجد تمام صحابہ سے بھری ہوئی تھی۔ مَیں نے شرم محسوس کی کچھ کو دعوت دوں اور کچھ کو چھوڑ دوں۔ پھر سب سے کہا کہ میں تمہیں فاطمہؑ کے ولیمہ کی دعوت دیتا ہوں۔ تمام لوگ چل پڑے تو میں لوگوں کی

کثرت اور کھانے کی قلت کی وجہ سے ڈر گیا، مگر رسولؐ خدا نے میرے اندر کی بات کو بھانپ لیا تھا اور فرمایا: اے علیؑ! میں نے اللہ سے دعا کی ہے کہ وہ اس میں برکت ڈال دے۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: سارے لوگوں نے کھانا کھایا اور پانی بھی پیا اور میرے لیے برکت کی دعا کرتے رہے اور جنہوں نے کھانا کھایا ان کی تعداد چار ہزار افراد پر مشتمل تھی لیکن کھانے میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی۔ پھر رسولؐ خدا نے بڑے بڑے پیالے منگوائے اور ان کو کھانے سے پُر کر کے اپنی بیویوں کے گھروں میں روانہ کیا۔ پھر ایک پیالہ منگوایا اور اس میں کھانا ڈالا اور فرمایا کہ یہ فاطمہؑ اور اس کے شوہر کے لیے ہے۔ اس سے فارغ ہونے کے بعد جب سورج غروب ہونے کی طرف مائل تھا تو رسولؐ خدا نے فرمایا: اے ام سلمیٰؓ! میری بیٹی فاطمہؑ کو لے کر آؤ۔ بی بی پاکؑ کو رسولؐ کی خدمت اقدس میں لایا گیا۔ آپ ان کپڑوں میں بہت خوبصورت نظر آ رہی تھیں اور رسولؐ خدا سے حیا اور شرم کی وجہ سے آپ کے چہرۂ انور پر پسینہ آیا ہوا تھا اور آپ کانپ رہی تھیں۔ رسولؐ خدا نے آپ کو دعا دیتے ہوئے فرمایا: خداوند تعالیٰ آپ کی عترت کو دنیا و آخرت میں محفوظ رکھے۔ جب بی بی رسول خداؐ کے سامنے کھڑی ہوئیں تو آپؐ نے اپنے ہاتھوں سے بی بی کے رخِ انور سے پردہ اٹھایا یہاں تک کہ علیؑ نے آپ کو دیکھ لیا۔

پھر آپؐ نے بی بی کا ہاتھ پکڑا اور اس کو علیؑ کے ہاتھ پر رکھ دیا اور آپؐ کے حق میں یوں دعا کی: خداوند تعالیٰ آپ کے لیے رسول کی بیٹی کو بابرکت قرار دے۔

اے علیؑ! فاطمہؑ! بہترین زوجہ ہے اور اے فاطمہؑ! علیؑ بہترین شوہر ہے۔ اب اپنے گھر کی طرف جاؤ اور میرے آنے کا انتظار کرنا۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: میں نے فاطمہ زہراءؑ کا ہاتھ پکڑا اور آپ کو لے کر اپنی منزل کی طرف روانہ ہوا۔ یہاں تک کہ ہم دونوں اپنے کمرے میں چلے گئے۔ چٹائی کی ایک جانب میں بیٹھ گیا اور دوسری جانب فاطمہؑ بیٹھ گئیں۔ ہماری حالت یہ تھی کہ پسینے کے قطرے زمین پر گر رہے تھے۔ فاطمہؑ مجھ سے حیا کر رہی تھی اور آپ کی حیا کی وجہ سے میرے پسینے کے قطرے بھی زمین پر گر رہے تھے۔ پھر کچھ دیر کے بعد رسولؐ خدا تشریف لائے اور آپؐ نے فرمایا: کوئی ہے؟ (یعنی آواز دی اور متوجہ کیا) ہم نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! تشریف لائیں خوش آمدید۔ پس

رسولؐ خدا اندر تشریف فرما ہوئے۔ جناب فاطمہؑ کو اپنے پہلو میں جگہ دی پھر فرمایا: اے فاطمہؑ! جاؤ پانی لے کر آؤ۔ بی بی کھڑی ہوئیں اور گھر میں جو پانی کا مٹکا تھا اس کی طرف متوجہ ہوئیں اور ایک پیالہ پانی کا بھر کر لے آئیں اور آپؐ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپؐ نے اس سے ایک گھونٹ بھرا اور کلی کی اور دوبارہ اس پیالے میں ڈال دی۔ پھر اس پانی سے بی بی کے سر پر پانی ڈالا اور فرمایا: میرے سامنے آؤ۔ جب بی بی سامنے آئی تو آپؐ نے بی بی کے سینہ مبارک پر بھی پانی چھڑکا، پھر فرمایا: کمر میری طرف کرو۔ جب بی بی نے کمر رسولؐ خدا کی طرف کی تو آپؐ نے دونوں (اُن کے) شانوں کے درمیان پانی چھڑکا، پھر دعا دیتے ہوئے یوں عرض کیا:

اے میرے اللہ! یہ میری بیٹی فاطمہؑ ہے جو ساری مخلوق سے مجھے پیاری اور محبوب ہے اور پھر عرض کیا: اے میرے اللہ! یہ میرا چچا زاد بھائی ہے، جو مخلوق میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اے اللہ! یہ تیرا ولی اور دوست ہے اور تیری معرفت رکھنے والا ہے اور اس کو اس کی بیوی میں برکت عطا فرما۔

پھر آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! یہ تمہاری بیوی ہے اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے لیے بابرکت قرار دے اور اللہ کی رحمت و برکت تم دونوں پر (نازل) ہو کیونکہ وہ قابلِ حمد اور سزاوارِ بزرگی ہے۔

اگر علیؑ نہ ہوتے تو فاطمہؑ کا کوئی کفو نہیں تھا

(وعنه) قال: وحدثني جماعة عن ابي غالب الزراري عن محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابه عن احمد بن محمد عن الوشا عن الخيبري عن يونس بن ظبيان عن ابي عبداللّٰهؑ قال: سمعته يقول: لولا ان اللّٰه خلق امير المؤمنينؑ لفاطمة عليها السلام ما كان لها كفؤ على الارض۔

(وروى) ان امير المؤمنينؑ دخل بفاطمة عليها السلام بعد وفاة اختها رقية زوجة عثمان بستة عشر يوماً وذٰلك بعد رجوعه من بدر وذٰلك لأيام خلت من شوال، وروى انه دخل بها يوم الثلاثاء لست خلون من ذى الحجة، واللّٰه تعالٰى اعلم۔

(بحذف اسناد) حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کو جناب فاطمۃ الزہراءؑ کے لیے خلق نہ کرتا تو بی بی کے لیے پوری زمین پر کوئی کفو (یعنی برابر کا رشتہ) نہ ہوتا۔

ایک روایت نقل ہوتی ہے جس میں ذکر کیا گیا کہ بی بی پاک جناب فاطمۃ الزہراءؑ کی رخصتی رقیہ زوجہ عثمان کی وفات کے سولہ دن بعد میں ہوئی اور یہ واقع جنگ بدر سے واپس آنے کے بعد چھے شوال کو ہوا۔

(یہ رقیہ وہی بی بی ہے جس کو رسولؐ خدا کی بیٹی ظاہر کیا جاتا ہے اور جناب خدیجہ سے قرار دیا جاتا، حالانکہ شیعہ عقیدہ کے مطابق آپؐ کی بیٹی فاطمہؑ کے علاوہ کوئی اور بیٹی نہیں ہے۔ اور اس پر قرآن و حدیث نیز روایات بھی گواہ ہیں اور تاریخی حقائق بھی اسی کو تسلیم کرتے ہیں۔ یہ لڑکیاں رسولؐ خدا کی لے پالک تھیں جو جناب خدیجہؑ کی بہن ھالہ بنت خویلد کی بیٹیاں تھیں نہ کہ خود حضرت خدیجہ کی، مترجم)۔ ایک روایت یہ ہے کہ یہ رخصتی چھے ذی الحجہ کو ہوئی۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔

حضرت فاطمہؑ کی زندگی میں علیؑ پر باقی عورتیں حرام تھیں

(وعنه) عن جماعة عن ابی غالب عن خاله عن الاشعری عن ابی عبداللّٰه عن منصور بن العباس عن اسمایل بن سهل الكاتب عن ابی طالب الغنوی عن علی بن ابی حمزة عن ابی بصیر عن ابی عبداللّٰهؑ قال: حرم اللّٰه عزّوجلّ علی علی النساء ما دامت فاطمة حية، قلت: فكيف؟ قال: لانها طاهرة لا تحيض۔

(بحذف اسناد) جناب ابوبصیرؒ نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر الصادق علیہ السلام سے نقل فرمایا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت علی ابن ابی طالبؑ پر جناب سیدہ فاطمہؑ کی زندگی میں تمام عورتیں حرام قرار دی تھیں۔ پس میں نے عرض کیا: یہ کیوں؟ آپؑ نے فرمایا، کیونکہ بی بی طاہرہ تھیں اور آپؑ نجاست حیض اور نفاس وغیرہ سے پاک تھیں۔

لوگوں کے عیبوں پر پردہ ڈالو خدا تمھارے عیبوں پر پردہ ڈالے گا

(وعنه) قال : أخبرني والدي (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد بن النعمان قال: حدثني ابوالحسن علي بن خالد المراغي قال: حدثنا أبو عمران موسٰی بن الحسن بن سلمان قال: حدثني ابوبكر بن الحرث الباعدي قال: حدثني عيسٰی بن رعبة قال: حدثنا محمد بن ادريس قال: حدثنا الليث ابن سعد عن يزيد بن ابي حبيب عن نافع عن ابن عمر قال: قال رسول اللّٰهﷺ : كان بالمدينة اقوام لهم عيوب فسكتوا عن عيوب الناس فأسكت اللّٰه عن عيوبهم الناس، فماتوا ولا عيوب لهم عند الناس، وكان في المدينة اقوام لا عيوب لهم فتكلموا في عيوب الناس فأظهر اللّٰه لهم عيوباً لم يزالوا يعرفون بها الى ان ماتوا۔

(بحذفِ اسناد) عبداللہ ابن عمر نے رسولِ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: مدینہ میں ایسی قومیں آباد تھیں جن میں عیب پائے جاتے تھے، وہ لوگوں کے عیبوں پر بھی پردہ پوشی کرتے تھے، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے سامنے ان کے عیبوں پر پردہ پوشی کر دی۔ جب وہ مر گئے تو لوگوں کے نزدیک ان کے کوئی عیب نہ تھے اور مدینہ میں ایک اور قوم بھی تھی جن کے اندر (بظاہراً) کوئی عیب نہیں پایا جاتا تھا لیکن وہ لوگوں کے عیبوں کے بارے میں گفتگو کیا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے عیبوں کو ظاہر کر دیا اور ان کے عیبوں کو لوگوں نے جان لیا اور یہاں تک کہ وہ مر گئے لیکن لوگوں کی نظروں میں عیب دار مشہور رہے۔

اسلام کی بنیاد دس چیزوں پر ہے

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: أخبرني ابوعبدالله محمد بن محمد ابن النعمان عن ابي الحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد قال: حدثني ابي قال: قال حدثني محمد بن الحسن الصفار قال: حدثني احمد بن محمد بن عيسٰی



عن محمد بن ابی عمیر عن عبداللّٰہ بن بکیر عن زرارة بن اعین عن ابی جعفر محمد بن علی الباقرؑ عن آبائه علیهم السلام قال: قال رسولؐ اللّٰہ: بنی الاسلام علی عشرة اسهم: علی شهادة ان لا اله الا اللّٰہ وهی الملة، والصلاة وهی الفریضة، والصوم وهی الجنة، والزکاة وهی المطهرة، والحج وهو الشریعة، والجهاد وهو العز، والأمر بالمعروف وهو الوفاء، والنهی عن المنکر وهو الحجة، والجماعة وهی الألفة، والعصمة وهی الطاعة.

(بحذف اسناد) حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقرؑ نے اپنے آباؤ اجدادؑ کے ذریعے سے رسولؐ خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد دس چیزوں پر ہے: ① لا الٰہ الا اللّٰہ کی گواہی دینا، یہ علامت ہے۔ ② نماز، یہ ایک فریضہ ہے ③ روزہ، یہ جہنم سے بچنے کے لیے ڈھال ہے ④ زکوٰۃ، یہ مال کو پاک کرنے والی ہے ⑤ حج، یہ شریعت ہے ⑥ جہاد، یہ اسلام کی عزت ہے ⑦ نیکی کا حکم کرنا، یہ اسلام سے وفا کرنا ہے ⑧ بُرائی سے روکنا، یہ اسلام کی دلیل ہے ⑨ جماعت (یعنی باجماعت نماز) یہ اُلفت پیدا کرنے والی ہے ⑩ نافرمانی سے بچنا، یہ خدا کی اطاعت ہے۔

جس میں چار اوصاف ہوں وہ کامل الایمان ہے

(وعنه)عن شیخه (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالقاسم جعفر بن احمد بن محمد بن قولویه رحمہ اللہ قال: حدثنی ابی قال: حدثنی سعد بن عبداللّٰہ عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن الحسن بن محبوب عن ابی ولاد الحناط عن ابی عبداللّٰہ جعفر بن محمد علیهما السلام قال: اربع من کن فیه کمل ایمانه وان کان من قرنه الی قدمه ذنوب لم ینقصه ذٰلك ، وهی: الصدق ، واداء الامانة، والحیاء، وحسن الخلق۔

(بحذف اسناد) حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص میں چار اوصاف پائے جاتے ہیں وہ کامل الایمان ہے، اگرچہ سر سے لے کر پاؤں تک اس کے گناہ ہی گناہ کیوں نہ ہوں، پھر بھی اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی اور وہ یہ ہیں:

* زبان کا سچ * امانت ادا کرنا * حیا * اچھا اخلاق

ماہ رجب کے روزوں کا اجر وثواب

(وعنه) قال: حدثنا والدی(رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمه الله قال: حدثنی محمد بن الحسن ابن مسّت الجوهری عن محمد بن احمد بن يحيى بن عمران الأشعری عن احمد بن محمد بن ابی نصر البزنطی عن ابان بن عثمان عن كثير النوا عن ابی عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: انا نوحا ركب السفينة فی أول يوم من رجب، فأمر من معه ان يصوموا ذٰلك اليوم، وقال: مَن صام ذٰلك اليوم تباعدت عنه النار مسيرة سنة، ومن صام سبعة ايام غلقت عنه ابواب النار السبعة، ومن صام ثمانية ايام فتحت له ابواب الجنان الثمانية، ومن صام خمسة عشر يوما اعطى مسألته، ومن زاد على ذٰلك زاده الله۔

قال: وفی اليوم السابع والعشرين منه نزلت النبوة فيه على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ومن صام هذا اليوم كان ثوابه ثواب من صام ستين شهراً۔

(بحذف اسناد) حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام یکم رجب کو اپنی کشتی پر سوار ہوئے تھے۔ آپؑ نے اپنے ساتھیوں کو اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا اور آپؑ نے فرمایا تھا: جو شخص اس دن (یعنی یکم رجب) کا روزہ رکھے گا، جہنم کی آگ اس سے ایک سال کے فاصلے پر چلی جائے گی اور جو شخص ماہ رجب میں سات دن روزے

رکھے گا اس کے لیے جہنم کے سارے دروازے بند کر دیے جائیں گے، اور جو شخص آٹھ روزے رکھے گا اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے اور جو شخص ماہ رجب کے پندرہ (۱۵) روزے رکھے گا وہ اللہ سے جو سوال کرے گا اس کو وہ عطا کیا جائے گا اور جو شخص اس سے زیادہ روزے رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس سے زیادہ عطا کرے گا۔

آپؑ نے فرمایا: جو شخص اس ماہ کی ستائیس (۲۷) تاریخ کو روزہ رکھے کہ جس دن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث بہ رسالت ہوئے تھے، اس شخص کا ثواب ساٹھ (۶۰) ماہ کے روزے رکھنے والے کے برابر ہوگا۔

جو شخص آلِ محمدؐ کی اطاعت کرے گا وہ آلِ محمدؐ میں سے شمار ہوگا

(وعنه) قال: حدثني والدي رحمه الله قال: أخبرني محمد بن محمد قال: أخبرني ابوعبدالله الحسين بن احمد بن المغيرة قال: أخبرني حيدر ابن محمد السمرقندي قال: حدثني محمد بن عمر الكشي قال: حدثني محمد ابن مسعود العياشي قال: حدثني جعفر بن المعروف قال: حدثني يعقوب بن يزيد عن محمد بن عذافر عن عمر بن يزيد قال: قال ابوعبداللهؑ: ياابن يزيد انت والله منا أهل البيت، قلت جعلت فداك ابوعبداللهؑ: ياابن يزيد انت والله منا أهل البيت، قلت جعلت فداك من آل محمد؟ قال: اى والله من انفسهم، قلت: من انفسهم جعلت فداك؟ قال: اى والله من انفسهم، ياعمر أما تقرأ كتاب الله عزّوجلّ: ﴿ان اولى الناس بابراهيم للذين اتبعوه وهذا النبى والذين آمنوا والله ولى المؤمنين﴾ وما تقرأ قول الله عن اسمه ﴿فمن تبعني فانه مني ومن عصاني فانك غفور رحيم﴾۔

(بحذف اسناد) حضرت عمر بن یزیدؒ نے بیان کیا کہ حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابن یزید! خدا کی قسم، تو ہم اہل بیتؑ میں سے ہے۔ مَیں نے عرض کیا:

میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا میں آل محمدؐ میں سے ہوں؟! آپؑ نے فرمایا: ہاں! خدا کی قسم، تو خود آل محمدؐ میں سے ہے۔ مَیں نے پھر عرض کیا: مَیں آپؑ پر قربان ہو جاؤں مَیں خود آل محمدؐ سے ہوں۔ آپؑ نے پھر فرمایا: ہاں! خدا کی قسم، تو خود آل محمدؐ میں سے ہے۔ اے عمر! کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرما رہا ہے:

ان اولى الناس بابراهيم للذين اتبعوه وهذا النبي والذين آمنوا والله ولي المومنين

"لوگوں میں سے سب سے زیادہ ابراہیمؑ کے ساتھ اوّلیت وہ رکھتے ہیں جو اس کا اتباع کرتے ہیں، اور یہ نبی اور جو اس کے ساتھ ایمان لے کر آئے ہیں اور اللہ مومنین کا ولی ہے۔"

کیا تو نے خدا کا یہ فرمان نہیں پڑھا:

"کہ جو شخص میری اتباع کرے گا وہ مجھ سے اور جو میری نافرمانی کرے گا پس تو بہت زیادہ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

گویا اتباع نہ صرف آل محمدؐ میں شامل کرتی ہے بلکہ آل اللہ (حزب اللہ) بناتی ہے۔

آلِ محمدؐ کی تبلیغ کرنے والے کو قیامت کے دن ایک نور ملے گا

(وعنه) قال: حدثني والدي رحمه الله قال: أخبرني ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرني ابوعبدالله الحسين بن احمد بن المغيرة قال: أخبرني حيدر بن محمد بن نعيم عن محمد بن عمر عن محمد بن مسعود قال: حدثني محمد بن احمد النهدي قال: حدثني معاوية بن حكيم الدهني قال: حدثنا شريف بن سابق التفليسي قال: حدثنا حماد السمدري قال: قلت لأبي عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام: اني ادخل بلاد الشرك وان من عندنا يقول: ان مت ثم حشرت معهم، قال: فقال لي يا حماد اذا كنت ثم تذكر أمرنا وتدعو اليه؟ قال: قلت نعم، قال: فاذا كنت في هذه



المدن مدن الاسلام تذکر امرنا وتدعو الیه؟قال: قلت لا، فقال لی انك تمت ثم حشرت أمة وحدك وسعی نورك بین یدیك۔

(بحذف اسناد) حماد نے بیان کیا ہے: میں نے حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد علیہما السلام کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: میں مشرکوں کے شہروں میں جاتا ہوں اور ہمارے پاس وہ شخص ہوتا ہے جو یہ کہتا ہے کہ اگر میں مر جاؤں گا تو کیا میں ان کے ساتھ محشور کیا جاؤں گا۔

آپؑ نے فرمایا: اے حماد! اگر تو ان کے درمیان ہو اور وہاں تجھے ہماری یاد آئے تو کیا تم ان کو ہمارے امر کی طرف دعوت دیتے ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں! آپؑ نے فرمایا: اور جب تم اسلام کے شہروں میں ہو اور وہاں ہمارا امر تمہیں یاد آئے تو کیا اس کی طرف دعوت دیتے ہو؟ میں نے عرض کیا: نہیں! تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اگر تم ان شہروں میں مر جاؤ تو پھر اکیلے کے ساتھ امت محشور ہوگی اور تیرے سامنے ایک نور ہوگا۔

امامؑ سے نبی کے مقام پر پانچ سو سوال کرنا

(وعنه) قال: حدثنی شیخی رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الولید قال: حدثنی ابی قال: حدثنی محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن علی بن سعید عن هشام بن الحکم قال: سألت ابا عبدالله جعفر بن محمد علیهما السلام بمنی عن خمسمائة حرف من الکلام، قال: فأقبلت یقولون کذا قال: فتقول یقال لهم کذا، فقلت : هذا الحلال والحرام والقرآن اعلم انك صاحبه واعلم الناس به فی هذا الکلام، قال: قال لی وتشك یاهشام، یحتج الله تعالٰی علی خلقه بحجة لا کون عالماً بکل ما یحتاج الیه الناس؟

(بحذف اسناد) ہشام بن حکمؒ نے بیان کیا ہے: میں نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے مقامِ منٰی میں پانچ سو علم کلام کے سوال کیے۔ آپؑ نے فرمایا: اگر وہ تیرے

سامنے یوں بات کریں تم تو ان کے جواب میں یوں کہنا۔ پس میں نے عرض کیا: یہ حلال اور حرام ہے اور یہ قرآن ہے، اور مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ آپؑ اس قرآن کے صاحب ہیں، اور اس کے بارے میں تمام لوگوں سے زیادہ عالم ہیں۔ ہشام کہتا ہے کہ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے ہشام! کیا تو اس میں شک کرتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ایسے کو حجت قرار دے گا کہ لوگوں کی جس کی طرف احتیاج ہو اور وہ اس کو علم نہ ہو؟

ہشام بن حکم کے بارے میں امام سے سوال

(وعنه) قال: أخبرني والدي رحمه الله قال: أخبرني ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرني ابوعبدالله الحسين بن احمد عن حيدر بن محمد ابن نعيم عن محمد بن عمر عن محمد بن مسعود عن جعفر بن معروف قال: حدثني العمركي قال: حدثني الحسن بن ابي لبابة عن ابي هاشم داود بن قاسم الجعفري قال: قلت لأبي جعفر محمد بن علي الثانيؑ : ما تقول جعلت فداك في هشام بن الحكم؟ فقال: رحمه الله ما كان اذبه عن هذه الناحية۔

(بحذف اسناد) ابوہاشم داؤد بن قاسم جعفری نے بیان کیا ہے: میں نے حضرت ابوجعفر محمد بن علی زین العابدین علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں، آپؑ ہشام بن حکم کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: خدا اس پر رحمت نازل کرے وہ اسی جانب ہے۔

مومن کے نامۂ اعمال کا عنوان

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: حدثنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرني ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمه الله قال: حدثني محمد بن عبدالله بن جعفر الحميري عن ابيه عن احمد بن ابي بكر عبدالله البرقي عن شريف بن سابق عن

ابی العباس الفضل بن عبدالملك عن ابی عبداللّٰہ جعفر ابن محمدؑ قال: قال رسولؐ اللّٰہ: اوّل عنوان صحیفة المؤمن بعد موته ما یقول الناس فیه ان خیر فخیراً وان کان شراً فشرا، واوّل تحفة المؤمن ان یغفر له ولمن تبع جنازته، ثم قال: یافضل لا یأتی المسجد من کل قبیلة الا وافدها، ومن کل أھل بیت الا نجیبھا، یافضل لا یرجع صاحب المسجد بأقل من احدی ثلاث: اِما دعاء یدعو به یدخله اللّٰہ الجنة، واما دعاء یدعو به فیصرف اللّٰہ به عنه بلاء الدنیا، واما أخ یستفیدہ فی اللّٰہ عزّوجلّ۔

قال: ثم قال رسول اللّٰہ ﷺ: ما استفاد امرء مسلم فائدة بعد فائدة الاسلام مثل أخ یستفیدہ فی اللّٰہ۔

ثم قال: یافضل لا تزھدوا فی فقراء شیعتنا، فان الفقیر منھم لیشفع یوم القیامة فی مثل ربیعة ومضر، یافضل انما سمی المؤمن مؤمنا لأنه یؤمن علی اللّٰہ فیجیز اللّٰہ امانه، ثم قال: اما سمعت اللّٰہ تعالٰی یقول فی اعدائکم اذا رأوا شفاعة الرجل منکم لصدیقه یوم القیامة: ﴿فما لنا من شافعین ولا صدیق حمیم﴾۔

(بحذف اسناد) ابوالعباس الفضل بن عبدالملک نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے رسولؐ خدا کی روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

مومن کی موت کے بعد اس کے نامۂ اعمال کا پہلا عنوان وہ ہوگا جو لوگ اس کے بارے میں کہیں گے۔ اگر لوگ اس کے بارے میں خیر اور اچھائی کو بیان کریں گے تو اس کا عنوان خیر اور اچھائی ہوگا اور اگر لوگ اس کے بارے میں بُرائی اور شر بیان کریں گے تو اس کے نامۂ اعمال کا عنوان بُرا ہوگا اور مومن کو اس کی موت کے بعد سب سے پہلا تحفہ جو ملے گا وہ اس کی اور ان لوگوں کی بخشش ہوگی جو اس کے جنازے کی تشیع کریں گے۔

پھر آپؐ نے فرمایا: اے فضل! ہر قبیلہ سے صرف ایک گروہ ہی مسجد میں آتا ہے اور ہر گھر



سے مسجد میں نہیں آئے گا مگر وہ جو شریف و نجیب ہو گا۔

اے فضل! جو بھی مسجد میں آئے گا اس کو تین میں سے ایک چیز ضرور ملے گی:

- وہ دعا جو وہ مانگتا ہے اس دعا کے سبب اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔
- وہ دعا جو وہ مانگتا ہے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس سے دنیا کی بلائیں دُور کر دیتا ہے۔
- یا اس کا بھائی اس کو اللہ کی خاطر فائدہ پہنچائے گا۔

آپؑ نے فرمایا: رسولؐ خدا نے فرمایا: ایک مسلمان مرد جو کسی دوسرے کو فائدہ دے سکتا ہے۔ وہ اسلام کے فائدہ سے بڑا کوئی فائدہ نہیں (یعنی ایک دوسرے کو سلام کریں)۔ یہ وہ فائدہ ہے جو ایک بھائی دوسرے کو دے سکتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اے فضل! ہمارے شیعوں میں سے جو فقرا ہیں ان سے دُوری اختیار نہ کرو، کیونکہ ہمارے شیعوں میں سے ایک فقیر قیامت کے دن ربیعہ اور مضر دونوں قبیلوں کے افراد کے برابر لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

اے فضل! مومن کو مومن کا نام اس لیے دیا گیا ہے، کیونکہ وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے۔ پس اللہ اس کو ایمان کا انعام دے گا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: کیا تو نے نہیں سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے بارے میں فرماتا ہے کہ جب وہ تم میں سے ایک بندے کی اپنے دوستوں کی شفاعت کو دیکھیں گے تو اس وقت وہ کہہ رہے ہوں گے: پس ہمارے لیے کوئی شافع نہیں ہے اور نہ ہی ہمارا کوئی پکا دوست ہے۔

آسمانوں پر کچھ لوگ عظیم ہوں گے

(وعنه) قال: أخبرني شيخي رحمه الله قال: أخبرني ابو عبدالله محمد بن محمد رحمه الله قال: حدثنا احمد بن محمد قال: حدثني ابي عن سعد بن عبدالله عن القاسم بن محمد عن سليمان بن داود المنقري عن حفص ابن غياث القاضی قال: قال ابوعبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام: من تعلم لله عزّوجلّ وعمل لله وعلم لله دعی فی ملكوت السموات عظيما، وقيل تعلم لله وعمل لله وعلم لله۔

(بحذف اسناد) حفص بن غیاث القاضی نے بیان کیا ہے: حضرت ابوعبداللہؑ امام جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام نے فرمایا: جو شخص خدا کی خاطر علم حاصل کرے اور خدا کی خاطر اس پر عمل کرے اور خدا کی خاطر اس علم کی دوسروں کو تعلیم دے تو قیامت کے دن اسے آسمانوں پر عظیم کے نام سے پکارا جائے گا اور کہا گیا ہے کہ اللہ کے لیے علم حاصل کرو اور اللہ کے لیے اس پر عمل کرو اور اللہ کی خاطر دوسروں کو تعلیم دو۔

زیارتِ امام حسینؑ کا پندرہ شعبان کو اجر و ثواب

(وعنه) قال: حدثنی والدی (رض) قال: حدثنا ابوعبداللّٰه قال: حدثنا ابوالقاسم جعفر بن محمد قال: حدثنی محمد بن عبداللّٰه بن جعفر الحمیری عن ابیه عن رواة عن داود الرقی قال: قال الباقر محمد بن علی بن الحسینؑ: من زار الحسینؑ فی لیلة النصف من شعبان غفرت له ذنوبه، ولم یکتب له سیئة فی سنته حتی یحول علیه السنة، فان زار فی السنة المستقبلة غفرت له ذنوبه

(بحذف اسناد) داؤد رقی نے بیان کیا ہے: حضرت امام محمد بن علی بن حسین الباقرؑ نے فرمایا: جو شخص پندرہ شعبان کی رات کو حضرت امام حسینؑ کی زیارت کرے گا اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور آیندہ سال تک اس کی کسی بُرائی اور گناہ کو نہیں لکھا جائے گا اور اگر وہ آیندہ سال بھی زیارت کرے گا تو اس کے آیندہ تمام گناہ بھی معاف کر دیے جائیں گے۔

جو بھی اہلِ بیتؑ سے محبت نہیں رکھتا اس کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوگا

(وعنه) قال: حدثنا شیخی (رض) قال: حدثنا ابوعبداللّٰه محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالطیب محمد بن احمد الثقفی قال: قرأت علی الحسین بن علی بن الحجاج وهو ینظر فی کتابه قال: حدثنا ابوعبدالرحمٰن عن عبداللّٰه بن

علی بن ابراهیم العمری قال: حدثنا ابوالحسن علی بن حرب الطائی قال: حدثنا محمد بن الفضیل عن یزید بن ابی زیاد عن عبداللّٰہ بن الحرث عن العباس بن عبدالمطّلب (رض) قال: قلت یارسول اللّٰہ ما لنا ولقریش اذا تلاقوا تلاقوا بوجوه مستبشرة واذا لقونا لقونا بغیر ذٰلك؟ فغضب النبیﷺ ثم قال: والذی نفسی بیده لا یدخل قلب رجل الایمان حتّٰی یحبکم للّٰہ ولرسوله۔

(بحذف اسناد) عباس بن عبدالمطلبؓ نے بیان کیا ہے: میں نے رسولؐ خدا کی خدمت اقدس میں عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! ان قریش والوں کو کیا ہو گیا ہے کہ جب یہ آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں تو بہت زیادہ مسرت کے ساتھ اور خوش وخرم چہروں کے ساتھ ملاقات کرتے ہیں اور جب ہمارے ساتھ ملاقات کرتے ہیں تو اس خوشی کے ساتھ ملاقات نہیں کرتے۔ نبی اکرمؐ غضب ناک ہوئے پھر فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، کسی شخص کے دل میں ایمان اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ میرے اہل بیتؑ کے ساتھ خدا اور اس کے رسول کی خاطر محبت نہ رکھتا ہو۔

علیؑ کے ہاتھ میں لوائے حمد ہوگا

(وعنه) قال: حدثنا والدی (رض) قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالحسن علی بن خالد المراغی قال:حدثنا ابوبکر محمد بن صالح السبیعی قال: حدثنا أبو الحسین صالح بن احمد بن أبی مقاتل البزاز قال: حدثنی عیسٰی بن عبدالرحمٰن الکوفی الخزاز قال: حدثنا الحسن ابن الحسین العربی قال: حدثنا یحیی بن علی عن أبان بن تغلب عن ابی داود الانصاری عن الحارث الهمدانی قال: دخلت علی أمیرالمؤمنین علی بن ابی طالبؑ فقال: ماجاء بك؟ قال: فقلت حبی لك یا أمیرالمؤمنین، فقال: یاحارث

اتحبنی؟ فقلت: نعم والله یا أمیرالمؤمنین، قال: اما لو بلغت نفسك الحلقوم رأیتنی حیث تحب، ولو رأیتنی وانا اذود الرجال عن الحوض ذود غریبة الابل لرأیتنی حیث تحب، ولو رأیتنی وانا مار علی الصراط بلواء الحمد بین یدی رسول الله صلی الله علیه وآله لرأیتنی حیث تحب۔

(بحذفِ اسناد) حارث ہمدانیؒ نے بیان کیا ہے: میں امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ آپؑ نے فرمایا: اے حارث! کون سی چیز اور حاجت آپ کو میرے پاس لے کر آئی ہے؟

میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! آپؑ کی محبت مجھے آپ کے پاس لے کر آئی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اے حارث! کیا تو میرے ساتھ محبت رکھتا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں! خدا کی قسم اے امیر المومنین! میں آپؑ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: چونکہ تو میرے ساتھ محبت رکھتا ہے لہٰذا جب تیری جان کنی کا وقت ہوگا اس وقت بھی تو مجھے دیکھے گا اور اگر تو مجھے دیکھے اس حالت میں کہ مَیں حوضِ کوثر سے لوگوں کو اس طرح دھتکار رہا ہوں کہ جس طرح ایک شخص اجنبی اونٹ (اوزوں) کو اپنے پانی سے دھتکارتا ہے وہاں تو مجھے ضرور دیکھے گا اس حیثیت سے کہ تو مجھ سے محبت رکھتا ہے اور یا تو مجھے دیکھے گا، اس حالت میں کہ میں پُلِ صراط پر لوائے حمد لے کر رسولِ خداؐ کے آگے آگے چل رہا ہوں گا تو اپنی محبت کے حساب سے مجھے ضرور دیکھے گا۔

فیروزہ کی انگوٹھی کا کمال

(وعنه) عن شیخه رحمه الله قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: حدثنا ابوالطیب الحسن بن علی النحوی قال: حدثنا محمد بن قاسم الأنباری قال: حدثنی ابونصر محمد بن احمد الطائی قال: حدثنا علی بن محمد الضیمری الکاتب قال: تزوجت ابنة جعفر بن محمود الکاتب واحببتها حباً لم یحب احد مثله، وابطئ علی الولد فصرت الی ابی الحسن علی بن موسیٰ الرضا علیهما



السلام فذکرت ذٰلك له، فتبسم وقال: اتخذ خاتماً فصّه فیروزج واکتب علیه ﴿رب لا تذرنی فرداً وانت خیرالوارثین﴾ ففعلت ذٰلك، فما اتی علی حول حتّی رزقت منها ولداً ذکراً۔

(بحذف اسناد) علی بن محمد ضمیری، جو کاتب تھے، بیان کیا ہے: میں نے جعفر بن محمود کاتب کی بیٹی سے شادی کی اور میں اس سے بہت زیادہ پیار کرتا تھا کہ اس کی مثل میں کسی اور سے پیار نہیں کرتا تھا لیکن اس نے اولاد کے بارے میں دیر کر دی یعنی اس سے بچہ ہونے میں دیر ہوگئی۔ پس ابوالحسن علی بن موسیٰ امام رضاؑ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، اور آپؑ کی خدمت میں اس بات کا ذکر کیا۔ آپؑ مسکرائے اور فرمایا: ایک انگوٹھی لو اس میں فیروزے کا نگینہ جڑواؤ اور اس پر یہ دعا تحریر کرواؤ:

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ○

پس میں نے ایسا ہی کیا اور دوسرے سال کے آنے تک خدا نے مجھے اس بیوی میں سے بیٹا عطا فرمایا (لیکن یہ آلِ محمدؐ کی محبت کے ساتھ مشروط ہے مترجم)۔

سید بن محمدؒ کے آخری اشعار

(وعنه) عن شیخه (رض) قال: أخبرنی ابوعبداللّٰه محمد بن محمد رحمه الله قال: أخبرنا ابوعبداللّٰه محمد بن عمران المرزبانی قال: حدثنی عبیداللّٰه بن الحسن قال: حدثنی ابوسعید محمد بن رشید قال: آخر شعر قاله سید بن محمد رحمه الله قبل وفاته بساعة، وذٰلك انه اغمی علیه واسود لونه، ثم افاق وقد ابیض وجهه، وهو یقول:

احب الذی من مات من أهل وده
تلقاه بالبشری لدی الموت یضحك

ومن مات یهوی غیره من علوه
فلیس له الا الی النار مسلك

ابا حسن تفديك نفسى وأسرتى
ومالى وما أصبحت فى الارض أملك

ابا حسن انى بفضلك عارف
وانى بحبل من هواك لمسك

وانت وصى المصطفٰى وابن عمه
وانا نعادى مبغضيك وفترك

مواليك ناج مؤمن بين الهدى
وقاليك معروف الضلالة مشرك

ولاح لحانى فى على وحزبه
وقلت لحاك اللّٰه انك اعفك

(معنى اعفك: احمق)

(بحذف اسناد) جناب ابوسعید محمد بن رشید نے بیان کیا کہ آخری اشعار سید بن محمدؒ نے اپنی وفات سے کچھ دیر پہلے کہے۔ ہوایوں کہ وہ بے ہوش ہو گئے اور اس کا چہرہ سیاہ ہو چکا تھا۔ پھر جب اس کو غشی سے افاقہ ہوا تو اس وقت اس کا چہرہ سفید تھا اور وہ یوں کہہ رہا تھا:

احب الذى من مات من أهل وده
تلقاه بالبشرى لدى الموت يضحك

ومن مات يهوى غيره من عدوه
فليس له الا الى النار مسلك

ابا حسن تفديك نفسى وأسرتى
ومالى وما أصبحت فى الارض أملك

ابا حسن انى بفضلك عارف
وانى بحبل من هواك لمسك

وانت وصی المصطفیٰ وابن عمه
وانا نعادی مبغضیك وفترك

موالیك ناج مؤمن بین الهدی
وقالیك معروف الضلالة مشرك

ولاح لحانی فی علی وحزبه
وقلت لحاك الله انك اعفك

۱ ''اہلِ مودّت میں سے جو مرتا ہے میں اس سے محبت کرتا ہوں اور موت کے وقت وہ اس سے خوشخبری کے ساتھ ملتا ہے اور مسکرا رہا ہوتا ہے۔''

۲ ''جو شخص مرتا ہے اور وہ اس کے غیر جو اس کے دشمن کے ساتھ محبت رکھتا ہے تو وہ جہنم کی آگ کی طرف جانے والے راستے کا راہی ہے۔''

۳ ''اے ابوالحسنؑ ! میں اور میرا خاندان آپ پر قربان ہو جائیں اور مجھے کیا پروا ہے کہ میں زمین پر نہیں رہتا اور نہ میں اس کا مالک ہوں۔''

۴ ''اے ابوالحسن ! میں آپ کی فضیلت کا جاننے والا ہوں اور میں آپ کی رسی سے تمسک رکھتا ہوں۔''

۵ ''آپ نبی اکرمؐ (جو مصطفیٰ ہیں) کے وصی ہیں اور ان کے چچا کے بیٹے ہیں اور میں آپ کے دشمن کے ساتھ عداوت رکھتا ہوں اور اس کو ترک کرتا ہوں۔''

۶ ''آپ کا دوست اور موالی کامیاب ہے، وہی مومن ہدایت یافتہ ہے اور آپ کا دشمن گمراہ اور مشرک مشہور ہے۔''

۷ ''ملامت کرنے والے نے علیؑ اور اس کی حزب و جماعت کے بارے میں میری ملامت کی اور میں نے کہا: اللہ تیری ملامت کرے، کیونکہ تو احمق ہے (اعفک کا معنی احمق ہے)۔''

رسولِ خدا مصیبت کے وقت الحمد للہ پڑھا کرتے تھے

(وعنه) قال: حدثنی شیخی رحمه الله قال: أخبرنی محمد بن محمد قال: حدثنی ابوحفص عمر بن محمد بن علی الصیرفی قال: حدثنا ابوالحسن بن مهرویة القزوینی قال: حدثنی داؤد بن سلیمان الغازی، قال: حدثنا الرضا علی



بن موسٰیؑ قال: حدثنی ابی موسٰی بن جعفر العبد الصالح قال: حدثنی ابی جعفر بن محمد الصادق قال: حدثنی ابی محمد ابن علی الباقر قال: حدثنی أبی علی بن الحسین زین العابدین قال: حدثنی ابی الحسین بن علی الشهید قال: حدثنی ابی امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیهم السلام قال: کان رسول اللّٰهﷺ اذا أتاه أمر یسره قال: ﴿الحمدللّٰه الذی بنعمته تتم الصالحات﴾ واذا أتاه أمر یکرهه قال: ﴿الحمد للّٰه علی کل حال﴾۔

(بحذف اسناد) حضرت امام علی بن موسٰیؑ نے حدیث بیان کی ہے، وہ فرماتے ہیں: میرے والد ابوموسیٰ بن جعفرؑ نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میرے والد جعفر بن محمد الصادق نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میرے والد محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میرے والد علیؑ بن حسین زین العابدینؑ نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میرے والد حسینؑ بن علیؑ شہید کربلا نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میرے والد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے بیان فرمایا ہے: رسولؐ خدا کی یہ سنت اور روش تھی جب آپؐ کی خدمت میں آسان امر پیش ہوتا تو آپؐ فرماتے:

الحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات

”کہ تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جو اپنی نعمت کے ساتھ صالحات کی نعمت عطا کرتا ہے۔“

اور جب آپؐ کے سامنے کوئی مکروہ امر آتا تو آپؐ یوں فرماتے تھے:

الحمد للّٰه علی کل حال

”ہر حال میں اللہ کے لیے حمد ہے۔“

علیؑ تمام مسلمانوں کا سردار ہے

(وعنه) قال: أخبرنی شیخی (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوعبداللّٰه محمد بن عمران المرزبانی

قال: حدثنی ابوبکر احمد بن محمد بن عیسٰی المکی قال: حدثنی ابوعبدالرحمٰن عبداللّٰہ بن احمد ابن حنبل قال: حدثنا یحیٰی بن عیسٰی الرملی قال: حدثنا الأعمش بن عبایة الاسدی عن عبداللّٰہ بن عباس بن عبدالمطلب رحمہ اللہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لأم سلمة رحمها اللّٰہ: یا أم سلمة علی منی، وانا من علی، لحمه من لحمی ودمه من دمی، وهو منی بمنزلة هرون من موسٰی، یا أم سلمة اسمعی واشهدی هذا علی سید المسلمین۔

(بحذفِ اسناد) جناب عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلبؓ نے فرمایا: رسولؐ خدا نے جناب اُمِ سلمٰیؓ سے فرمایا: اے اُمِ سلمٰیؓ! علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ اس کا گوشت میرا گوشت ہے۔ اس کا خون میرا خون ہے، اس کی میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔ اے اُمِ سلمٰیؓ! سنو اور گواہ رہو، یہ علیؑ تمام مسلمانوں کے سردار ہیں۔

شبہ بن غفال کی تقریر کا امام جعفر صادقؑ کی طرف سے جواب

(وعنه) قال: حدثنی والدی رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویه رحمہ اللہ قال: حدثنی ابوعلی محمد بن همام الأسکافی رحمہ اللہ قال: حدثنی احمد بن موسٰی النوفلی قال: حدثنی محمد بن عبداللّٰہ بن مهران عن معاویة بن حکیم قال: حدثنی عبداللّٰہ بن سلمان التمیمی قال: لما قتل محمد و ابراهیم ابنا عبداللّٰہ ابن الحسن صارالی المدینة رجل یقال له ﴿شبة بن غفال﴾ ولاه المنصور علی أهلها، فلما قدمها وحضرت الجمعة صار الی مسجد النبیؐ، فرقا المنبر وحمد اللّٰہ واثنی علیه ثم قال: امابعد ان علی بن ابی طالبؑ شق عصا المسلمین وحارب المؤمنین واراد الامر لنفسه ومنعه

من أهله فحرمه الله عليه امنيته واماته بغصته، وهؤلاء ولده يتبعون اثره فى الفساد وطلب الامر بغير استحقاق له، فهم فى نواحى الارض مقتولون وبالدماء مضرجون۔

قال: فعظم هذا الكلام منه على الناس ولم يجسر أحد منهم أن ينطق بحرف، فقام اليه رجل عليه أزار قوميسى سحق فقال: فنحن فحمد الله ونصلى على محمد خاتم النبيين وسيد المرسلين وعلى رسل الله وانبيائه اجمعين، اماما قلت من خير فنحن أهله وما قلت من سوء فأنت وصاحبك به اولى واحرى، يامن ركب غير راحلته واكل غير زاده ارجع مأزورا، ثم اقبل على الناس فقال: ألا انبئكم بأخف الناس يوم القيامة ميزاناً وابينهم خسرانا، من باع آخرته بدنيا غيره وهو هذا الفاسق، فأسكت الناس وخرج الوالى من المسجد لم ينطق بحرف، فسألت عن الرجل فقيل لى هذا جعفر بن محمد بن على بن الحسين بن على بن ابى طالب صلوات الله عليهم۔

(بحذف اسناد) عبداللہ بن سلمان تمیمی نے بیان کیا ہے جب عبداللہ بن حسن کے دونوں بیٹے (محمد اور ابراہیم) قتل ہو گئے تو منصور کے کارندوں میں سے ایک کارندہ جس کا نام شبہ بن غفال تھا، مدینہ کی طرف آیا۔ جب وہ مدینہ پہنچا تو جمعہ کا دن تھا۔ وہ مسجد نبوی میں آیا اور منبر پر گیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنے کے بعد یوں بولا:

تحقیق علی ابن ابی طالبؑ نے مسلمانوں کے اتحاد کو توڑا اور مومنین کے ساتھ جنگ کی اور وہ امرِ خلافت کو خود حاصل کرنا چاہتا تھا اور مستحق خلافت کو اس سے محروم کرنا چاہتا تھا۔ پس خدا نے اس کو اس خواہش سے محروم رکھا اور اس کو مار دیا اس حالت میں کہ وہ اس پر غضب ناک تھا اور یہ اس کی اولاد بھی اس کے نقش قدم پر چل رہی ہے اور زمین میں فساد برپا کر رہی ہے اور امر خلافت کو طلب کر رہی ہے، حالانکہ یہ اس کا استحقاق نہیں رکھتے۔ پس یہ زمین کے چار اطراف میں قتل ہو رہے ہیں اور اپنے خون میں نہا رہے ہیں۔



راوی بیان کرتا ہے: اس کی یہ گفتگو لوگوں پر بہت گراں گذری اور کوئی بھی اس کے جواب میں بولنے کی جرأت نہ کر رہا تھا۔ پس ایک شخص کھڑا ہوا اور اس پر ایک چادر تھی۔ پھر فرمایا: پس ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں اور محمدؐ جو ختم الانبیاء ہیں اور تمام رسولوں کے سردار ہیں، پر صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں اور اس کے تمام نبیوں اور رسولوں پر بھی صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں اس کے بعد جو کچھ تو نے اچھا بیان کیا ہے اس کے ہم مستحق ہیں اور جو کچھ تو نے بُرا بیان کیا ہے اس کا تو اور تیرا ساتھی (یعنی منصور) زیادہ سزاوار اور مستحق ہیں اور اس کے بعد فرمایا: اے وہ شخص جو اس اونٹ پر سوار ہے جو سواری کے لائق نہیں ہے اور بغیر زاد کے سفر کر رہا ہے اور ایسے مال سے کھا رہا ہے جو تیرے لیے حلال نہیں ہے اور جہنم کی طرف لوٹ رہا ہے اس کے بعد اس نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور فرمایا: اے لوگو! کیا میں تم لوگوں کو ایک ایسے شخص کے بارے میں بیان کروں کہ جس کا قیامت کے دن میزان سب لوگوں سے ہلکا اور خفیف ہوگا اور وہ واضح نقصان میں ہوگا اور جس نے اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے میں فروخت کر دیا ہے۔ وہ یہ فاسق اور جھوٹا مرد ہے۔ پس تمام لوگ خاموش رہے اور وہ کارندہ مسجد سے نکل گیا اور اس نے کسی سے کوئی بات نہ کی۔ مَیں نے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو کھڑا ہوا تھا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی ابن ابی طالب علیہم السلام ہیں۔

حضرت امیرؑ کے ساتھ حضرت خضرؑ کا ملاقات کرنا

(وعنه) عن شيخه عن الشيخ ابی عبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالحسن علی بن محمد الكاتب قال: أخبرنی الحسن بن علی بن عبدالكريم قال: حدثنا ابواسحاق ابراهيم بن محمد الثقفی قال: حدثنا ابراهيم بن ميمون قال: حدثنا معصب بن سلام عن سعد بن ظريف عن الأصبغ بن نباتة قال: كان أميرالمؤمنين علی بن ابی طالبؑ يصلی عنه الاسطوانة السابقة من باب الفيل إذ أقبل عليه رجل عليه بردان اخضران وعليه عقيصتان سوداوان ابيض اللحية: فلما سلم اميرالمؤمنينؑ من صلاته اكب

علیه فقبل رأسه ثم اخذ بیده فأخرجه من باب کندة
قال: فخرجنا مسرعین خلفهما ولم نأمن علیه، فاستقبلنا
علیه السلام فی: جار سوج کندة قد اقبل راجعا، فقال: ما
لکم؟فقلنا: لم نأمن علیك هذا الفارس، فقال: هذا أخی
الخضر، ألم تروا حیث أکب علی، قلنا: بلٰی، فقال: انه قد
قال لی: انك فی مدره لا یریدها جبار بسوء الا قصمه اللّٰه،
واحذر الناس فخرجت معه لاشیعه لأنه اراد الظهر۔

(بحذف اسناد) اصبغ بن نباتہ نے بیان کیا ہے: امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے بیت اللہ میں پہلے ستون، جو باب فیل کی طرف سے ہے، کے پاس نماز ادا کر رہے تھے ایک شخص آپؑ کی طرف بڑھا۔ اس کے جسم پر دو سبز رنگ کی چادریں تھیں اور سر پر دو سیاہ رنگ کی ٹوپیاں بھی تھیں اور ریش سفید تھی۔ جب امیر المومنینؑ نے نماز کو ختم کیا تو وہ آپؑ پر جھکا اور آپؑ کے سر کا بوسہ لیا پھر اس نے آپؑ کا ہاتھ پکڑا اور آپؑ کو ساتھ لیے باب کندہ سے باہر نکل گیا۔ راوی بیان کرتا ہے: پس ہم جلدی سے آپ دونوں کے پیچھے نکل پڑے کیونکہ ہم آپؑ کے بارے میں امن میں نہیں تھے۔ پس آپؑ نے سوج کندہ کے قریب ہمارا استقبال کیا اور آپؑ واپس آ رہے تھے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا ہے؟

ہم نے عرض کیا: ہم آپؑ کے بارے میں اس شخص سے امن میں نہیں تھے (مطمئن نہیں تھے)۔

آپؑ نے فرمایا: وہ میرے بھائی خضرؑ تھے۔ کیا تم نے دیکھا نہیں ہے کہ وہ میرے اُوپر جھکے تھے اور انھوں نے میرے سر کا بوسہ لیا تھا۔

ہم نے عرض کیا: یہ تو ہم نے دیکھا تھا۔

آپؑ نے فرمایا: انھوں نے مجھے بتایا تھا کہ آپؑ معرضِ خطر میں ہیں اور جو ظالم بھی آپؑ کے بارے میں بُرا ارادہ کرے گا اللہ اس کے ارادوں کو نابود کر دے گا اور آپؑ لوگوں کو ڈرائیں۔ پس میں ان کے ساتھ نکلا تھا تاکہ ان کا ساتھ دوں کیونکہ وہ نمازِ ظہر کا ارادہ رکھتے تھے۔

امیرالمومنین علیؑ جنگِ جمل کی طرف جاتے ہوئے

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابوالحسن على بن محمد الكاتب قال: أخبرني الحسن بن على بن عبدالكريم قال: حدثنا ابواسحاق ابراهيم بن محمد الثقفى قال: أخبرني ابونعيم الفضل بن دكين قال: حدثنا ابوعاصم عن قيس بن مسلم قال: سمعت طارق بن شهاب يقول: لما نزل علىّ بالربذة سألت عن قدومه اليها؟ فقيل: خالف عليه طلحة والزبير وعائشة وصاروا الى البصرة فخرج يريدهم، فصرت اليه فجلست حتٰى صلى الظهر والعصر، فلما فرغ من صلاته قام اليه ابنه الحسن بن على عليهما السلام فجلس بين يديه، ثم بك وقال: يا أمير المؤمنين انى لا استطيع ان اكلمك ،ويكى، فقال له أميرالمؤمنينؑ: لا تبك يابنى وتكلم ولا تحن حنين الجارية، فقال: يا أميرالمؤمنين ان القوم حصروا عثمان يطلبونه بمايطلبونه اما ظالمون أو مظلومون، فسألتك ان تعزل الناس وتلحق بمكة حتٰى تؤب العرب وتعود اليها احلامها وتأتيك وفودها، فواللّٰه لو كنت فى حجر ضب لضربت اليك العرب آباط الابل حتٰى تستخرجك منه، ثم خالفك طلحة والزبير فسألتك ان لا تتبعهما وتدعهما فان اجتمعت الامة فذاك و ان اختلفت رضيت بما قضى اللّٰه، وانا اليوم اسألك الا تقدم العراق واذكرك باللّٰه ان لا تقتل بمضيعة، فقال امير المؤمنينؑ: اما قولك ان عثمان حصر فما ذاك وما على منه وقد كنت بمعزل عن حصره، واما قولك انت مكة فواللّٰه ما كنت لأكون الرجل الذى يستحل به مكة، واما قولك اعتزل

العراق ودع طلحة والزبير فوالله ما كنت لأكون كالضبع ينتظر حتى يدخل عليها طالبها فيضع الحبل فى رجلها حتى يقطع عرقوبها ثم يخرجها فيمزقها اربا اربا، ولكن اباك يابنى يضرب بالمقبل الى الحق المدبر عنه وبالسامع المطيع العاصى المخالف ابداً حتى يأتى على يومى، فوالله ما زال ابوك مدفوعا عن حقه مستأثراً عليه منذ قبض الله نبيهؐ حتى يوم الناس هذا، فكان طارق بن شهاب أى وقت حدث بهذا الحديث بكى۔

(بحذف اسناد) قیس بن مسلم نے بیان کیا ہے: مَیں نے طارق بن شہاب سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں: جب امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے بصرہ کی طرف سفر کرتے ہوئے ربذہ کے مقام پر قیام فرمایا تو مَیں نے پوچھا: آپؑ کا بصرہ کی طرف سفر کرنے کا مقصد کیا ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ طلحہ، زبیر اور عائشہ نے آپؑ کے خلاف بغاوت کر دی ہے اور وہ بصرہ کی طرف چلے گئے ہیں۔ پس آپؑ ان کے ارادہ سے نکلے ہیں۔ پس مَیں آپؑ کے قریب گیا اور بیٹھ گیا، یہاں تک کہ آپؑ ظہر اور عصر سے فارغ ہو گئے۔ جب آپؑ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؑ کے فرزند حسنؑ آئے اور آپؑ کے سامنے بیٹھ گئے پھر انھوں نے رونا شروع کر دیا اور عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! میں آپؑ کے ساتھ بات کرنے کی جرأت نہیں رکھتا یعنی آپؑ کے سامنے بات کرنے کی میرے اندر طاقت نہیں ہے پھر انھوں نے رونا شروع کر دیا۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! رو کیوں رہے ہو؟ کوئی بات کرو اور کنیزوں کی طرح رو کر مجھ سے ملاطفت نہ کرو۔

امام حسنؑ نے عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! آپؑ جانتے ہیں کہ اس قوم نے عثمان کا محاصرہ کیا تھا اور یہ بھی کہ انھوں نے اس کا محاصرہ کیوں کیا تھا۔ اس کی دو ہی صورتیں تھیں یا یہ ظالم تھے یا یہ مظلوم تھے۔ مَیں آپؑ سے گزارش کرتا ہوں کہ ان لوگوں کو چھوڑ دیں اور مکہ میں رہائش پذیر ہو جائیں حتیٰ کہ عرب والے خود آپؑ کی طرف رخ کریں اور ان کی عقول ان کو آپؑ کی طرف متوجہ کریں اور یہ وفود بن کر آپؑ کی خدمت میں آئیں۔ خدا کی قسم اگر آپؑ کسی

بل میں بھی ہوں گے تو یہ آپؑ کی طرف رجوع کریں گے اور آپؑ کو وہاں سے باہر لے آئیں گے۔ جب طلحہ اور زبیر نے آپؑ کی مخالفت کی تو اس وقت بھی میں نے آپؑ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا تھا کہ ان کا پیچھا نہ کریں اور ان کو چھوڑ دیں۔ اگر تمام امت آپؑ کے ساتھ جمع ہو جائے تو ٹھیک ورنہ اگر یہ آپؑ کی مخالفت کریں تو جو حکمِ خدا ہے اس پر آپؑ بھی راضی ہو جائیں۔ آج میں آپؑ سے التماس کرتا ہوں کہ آپؑ عراق کی طرف نہ جائیں اور میں خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ یہ جنگ نہ کریں۔

(یہ باتیں جو امام حسنؑ سے وارد ہوئی ہیں ظاہر ہے یہ ہم لوگوں یا اس کے دور کے لوگوں کو سمجھانے کے لیے تھیں، پھر امیر المومنینؑ کی زبان سے لوگوں کے سامنے حقائق بیان کروانے کے لیے تھیں۔ ظاہری معنی مقصود نہیں بلکہ ان کے کوئی باطنی معنی ہیں ورنہ امام حسنؑ کا امیر المومنینؑ پر اعتراض کرنا ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ معصوم پر اعتراض عصمت کے منافی ہے جبکہ امام حسنؑ کا معصوم ہونا روزِ روشن کی طرح عیاں اور ثابت ہے (مترجم)۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: (اے میرے فرزند!) یہ جو تم نے عثمان کی بابت کہا ہے۔ وہ عثمان تھا اور اس کا محاصرہ۔ لیکن میں اس جیسا نہیں ہوں۔ میں تو خود اس کے محاصرہ کو ختم کروانے کی کوشش کرتا رہا، باقی جو تو نے کہا ہے کہ میں مکہ میں سکونت پذیر ہو جاؤں تو خدا کی قسم، میں اس شخص کی مانند نہیں ہو سکتا جو مکہ کو اپنا محلِ سکونت قرار دے اور خاموشی سے رہے اور یہ جو تو نے کہا ہے کہ میں عراق کی طرف نہ جاؤں اور طلحہ اور زبیر کو چھوڑ دوں تو خدا کی قسم، میں اس لومڑی کی مانند نہیں ہو سکتا جو اپنے دشمن کا ساتھ دیا کرتی ہے تاکہ وہ اس پر قبضہ کر لے اور اسی کو اس پاؤں میں ڈال دے یہاں تک کہ اس کی گردن کی رگیں کاٹ دے اور بعد میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

اے میرے فرزند! آپؑ کا باپ ہمیشہ حق کی خاطر جنگ لڑے گا۔ آگے اور پیچھے دونوں طرف سے حق کا دفاع کرے گا اور ان لوگوں کو ساتھ لے گا جو اس کے ساتھ ہیں اور اطاعت کرتے ہیں ان کے خلاف جو میری نافرمانی کرتے ہیں اور میری مخالفت کرتے ہیں یہاں تک کہ میری موت واقع ہو جائے۔

خدا کی قسم تمہارے باپ نے ہمیشہ حق کا دفاع کیا ہے جب سے رسولؐ خدا اس دنیا سے گئے ہیں اس وقت سے لے کر آج تک اور ہمیشہ حق کو دوسری ہر چیز پر ترجیح دی ہے۔

طارق بن شہاب جب بھی اس روایت کو یاد کرتا تو روتا تھا۔

پھر گنہگار شرم سار ہو گیا

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابو حفص عمر بن محمد قال: حدثنا ابو عبدالله الحسين بن اسماعيل قال: حدثنا عبدالله بن شبيب قال: حدثنا ابو العيناء قال: حدثنا محمد بن مسعر قال: كنت عند سفيان بن عيينة فجاءه رجل فقال له: روى عن النبيؐ انه قال: ان العبد اذا أذنب ذنبا ثم علم ان الله عزّوجلّ يطلع عليه غفر له۔ فقال ابن عيينه: هذا كتاب الله عزّوجلّ، قال الله تعالىٰ: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰكُمْ﴾ فاذا كان الظن هو المردي كان ضده هو المنجي۔

محمد بن مسعر نے بیان کیا ہے کہ میں سفیان بن عیینہ کے پاس موجود تھا کہ اُس کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے بیان کیا کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث نقل ہوئی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب کوئی شخص گناہ کرتا ہے اور پھر وہ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے کہ خدا کو اس کے گناہ کا علم ہو گیا ہے (یعنی شرم سار ہو جاتا ہے) تو اس کا وہ گناہ بخش دیا جاتا ہے۔ ابن عیینہ نے کہا: یہ تو خود کتابِ خدا میں اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''اور تم اس بات پر پردہ پوشی نہیں کرتے تھے کہ کہیں تمہارے خلاف تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور گوشت پوست گواہی نہ دے دیں، بلکہ تمہارا خیال یہ تھا کہ اُمت تمہارے بہت سے اعمال سے باخبر ہے اور یہی خیال جو تم نے اپنے خدا کے بارے میں قائم کیا تھا وہ تمہیں ہلاک کردے گا''۔ (سورۂ حم السجدہ، آیت ۲۲-۲۳) پس جب یہ گمان ہلاک کرنے والا ہے تو جو گمان اس کی ضد ہوگا وہ یقیناً نجات

عطا کرنے والا ہوگا۔

ابوذرؓ سب سے سچا تھا

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابو الطيب الحسين بن على بن محمد التمار قال: حدثنا عبدالله بن محمد قال: حدثنا ابونصر التمار قال: حماد بن سلمة عن على بن زيد عن ابى الدرداء قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما اقلت الغبراء ولا اظلت الخضراء على ذى لهجة أصدق من ابى ذر۔

(بحذف اسناد) جناب ابودرداءؓ نے بیان کیا ہے: رسول اللہؐ نے فرمایا: نہ زمین نے کسی کو اُٹھایا اور نہ آسمان نے کسی پر سایہ کیا کہ جو ابوذرؓ سے زیادہ سچا ہو (یعنی یہ مقابلہ اصحاب نبی سے ہے، نہ کہ آلِ نبی سے کیونکہ آل نبی صاحب اوصاف حمیدہ ہیں نبی اکرمؐ کے بعد تمام اُمت سے افضل ہیں مترجم)۔

مجالس امانتیں ہیں

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابو الطيب قال: حدثنا محمد بن مزيد قال: حدثنا الزبير بن بكار قال: حدثنا عبدالله بن نافع قال: حدثنا ابن ابى ذئب عن ابن اخى جابر بن عبدالله عن عمه جابر بن عبدالله قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: المجالس بالامانة الا ثلاثة مجالس: مجلس سفك فيه دم، ومجلس استحل فيه فرج حرام، ومجلس استحل فيه مال حرام بغير حقه۔

(بحذف اسناد) جابر بن عبداللہؓ نے رسولِ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تمام مجالس امانتیں ہیں سوائے تین مجالس کے۔

- وہ مجلس جس میں ناحق خون کے بہانے کا فیصلہ کیا جائے (یعنی ناحق قتل کا حکم ہو)۔
- وہ مجلس جس میں کسی نامحرم شرمگاہ کے ساتھ زیادتی کا حکم دیا جائے (یعنی ناجائز طور پر اس

کو مباح قرار دیا جائے)۔

* وہ مجلس جس میں حرام مال کو بغیر حق کے حلال قرار دیا جائے۔ (یہ مجالس اللہ کی امانتیں نہیں ہیں اور نہ ہی یہ اہلِ مجلس کے لیے امان ہیں بلکہ ان کے اہل پر خدا کا غضب ہے۔ مترجم)

علیؑ کا حق اس اُمت پر

(وعنه)رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابو الطيب الحسين بن علی بن محمد قال: حدثنا علی بن ماهان قال: حدثنا ابومنصور نصر بن الليث قال: حدثنا مخول قال: حدثنا يحيٰى بن سالم عن ابی الجارود زياد بن المنذر عن ابی الزبير المكی عن جابر بن عبدالله الانصاری قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: حق علی علی هذه الأمة كحق الوالد علی الولد.

(بحذفِ اسناد) جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے حضرت رسولِ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: علیؑ کا حق اس اُمت پر ایسے ہی ہے جیسے باپ کا حق اپنی اولاد پر ہوتا ہے۔

شہادت امام حسینؑ پر تین نہیں روئے

(عنه) قال: حدثنا الوالد السعيد (رضؓ) قال: حدثنا ابو عبدالله محمد بن محمد قال: حدثنا ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد رحمه الله قال: حدثنی ابی قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسٰی عن محمد بن ابی عمير عن الحسين بن ابی فاخته قال: كنت انا وابوسلمة السراج ويونس بن يعقوب والفضيل بن يسار عند ابی عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام فقلت له: جعلت فداك انی احضر مجالس هؤلاء القوم فأذكركم فی نفسی فأی شئ اقول؟ فقال: ياحسين اذا

حضرت مجلس هؤلاء فقل: ﴿اللهم ارنا الرخاء والسرور فانك تأتی علی ما ترید﴾ قال: فقلت: جعلت فداك انی اذكر الحسین بن علی علیهما السلام فأی شئ اقول اذا ذكرته؟ فقال: قل ﴿صلی الله علیك یا ابا عبدالله﴾ تكررها ثلاثا۔ ثم اقبل علینا وقال: ان ابا عبدالله الحسینؑ لما قتل بكت علیه السماوات السبع والارضون السبع وما فیهن وما بینهن ومن یتقلب فی الجنة والنار وما یری وما لا یری الا ثلاثة اشیاء، فانها لم تبك علیه، فقلت: جعلت فداك وما هذه الثلاثة الاشیا التی لم تبك علیه؟ فقال البصرة و دمشق و آل الحكم بن ابی العاص۔

حسین بن ابی فاختہؒ نے بیان کیا ہے: میں ابوسلمہ سراج و یونس بن یعقوب اور فضیل بن یسار حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام کی خدمتِ اقدس میں موجود تھے۔ میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان جاؤں میں ان لوگوں (غیروں) کی محافل میں جاتا ہوں۔ پس جب میں ان مخالف لوگوں میں آپؑ کو یاد کروں تو مجھے کیا کہنا چاہیے۔

پس آپؑ نے فرمایا: اے حسین! جب بھی تم ان لوگوں کی محفل میں جاؤ اور وہاں پر ہم تمہیں یاد آ جائیں یا ہمارا وہاں ذکر کرو تو یہ دعا پڑھا کرو:

اللهم ارنا الرخاء والسرور فانك تاتی علی ما ترید

پھر میں نے عرض کیا: مَیں آپؑ پر قربان ہو جاؤں! جب میں امام حسینؑ کو یاد کروں تو پھر مجھے کیا کہنا چاہیے۔ آپؑ نے فرمایا: اس وقت یوں کہو:

صلی الله علیك یا ابا عبدالله

اور اس کا تین مرتبہ تکرار کیا کرو۔

پھر آپؑ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تحقیق جب ابوعبداللہ امام حسینؑ کو قتل کیا گیا تو آپؑ پر ساتوں آسمان اور ساتوں زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ ان پر ہے اور جو کچھ جنت میں ہے اور جو کچھ جہنم میں ہے (یعنی جہنم کے موکل) اور جو کچھ نظر آتا ہے اور جس کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں۔ سب آپؑ پر گریہ کر رہے تھے سوائے تین کے:

٭ بصرہ، ٭ دمشق ٭ اور حکم بن ابی عاص کی اولاد (یعنی بنو امیہ)

امام حسینؑ کے زائر کی قدر و منزلت

(وعنه) عن شيخه (رض) : أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالطيب الحسين بن محمد النحوى قال: حدثنى ابوالحسين احمد بن ماذن قال: حدثنى القاسم بن سليمان البزاز قال: حدثنى بكر ابن هشام قال: حدثنى اسماعيل بن مهران عن عبدالله بن عبدالرحمٰن الأصم قال: حدثنى محمد بن مسلم قال: سمعت ابا عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: ان الحسين بن على عليهما السلام عند ربه عزّوجلّ ينظر الى موضع معسكره ومن حله من الشهداء معه، وينظر الى زواره وهو اعرف بحالهم وبأسمائهم واسماء آبائهم وبدرجاتهم ومنزلتهم عند الله عزّوجلّ من احدكم بولده، وانه ليرى من يبكيه فيستغفر له ويسأل اباه ء عليهم السلام ان يستغفروا له، ويقول: لو يعلم زائرى ما أعد الله له لكان فرحه أكثر من جزعه، وان زائره لينقلب وما عليه من ذنب۔

(بحذف اسناد) محمد بن مسلمؒ نے بیان کیا ہے: مَیں نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت امام حسینؑ کو اور آپ کے ساتھ شہید ہونے والوں کو جو خدا کے نزدیک مقام حاصل ہے وہاں سے میدانِ محشر کی طرف دیکھیں گے اور وہاں سے اپنے زواروں کو دیکھتے ہیں اور آپؑ ان کے ہاں ان کے ناموں ان کے باپوں کے ناموں اور ان کے جو درجات ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو ان کو منزلت حاصل ہے خود ان کو بھی دیکھتے ہیں اور ان کو اس طرح پہچانتے ہیں کہ جس طرح تم اپنی اولاد کو پہچانتے ہو اور اپنے اوپر گریہ کرنے والوں کو بھی دیکھتے ہیں۔ اور آپؑ ان کے لیے استغفار کرتے ہیں اور اپنے آباؤ اجداد سے سفارش کرتے ہیں کہ وہ بھی میرے اوپر رونے والوں کے لیے استغفار کریں



اور خود مولا فرماتے ہیں: اگر میری زیارت کرنے والے کو اس کے اجر وثواب کے بارے میں پتہ چل جائے کہ جو خدا نے ان کے لیے تیار کیا ہوا ہے تو ان کی خوشی ان کی زحمت سے زیادہ ہو جائے اور میرے زائر کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔

مومن کی آنکھ

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوبكر محمد بن احمد الشافعي قال: حدثنا ابوعبدالله الحسين بن اسماعيل الضبي قال: حدثنا عبدالله بن شبيب قال: حدثنا ابوطاهر احمد بن عيسٰى بن عبدالله بن محمد بن عمر بن علي بن أبي طالب قال: حدثني الحسين بن علي بن الحسين عن ابيه عن جده قال: كان لا يحل لعين مؤمنة ترى الله يعصى فتطرق حتى تغيره۔

(بحذف اسناد) حضرت حسینؑ بن علیؑ بن حسینؑ نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مومن کی آنکھ کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اللہ کی رحمت کی طرف متوجہ ہو، اس حالت میں ہو کہ وہ گناہ کر چکی ہو۔ پس اس کو اس طرح نہیں ہونا چاہیے کہ وہ اس کے قریب ہو لیکن وہ اس کے سامنے نہ ہو سکے (یعنی منہ موڑے)۔

امیر المومنینؑ کا قبرستان سے گزرنا

(وعنه) عن شيخه قال: حدثنا ابو عبدالله محمد بن محمد قال: حدثنا ابوالطيب الحسين بن علي التمار قال: حدثنا علي بن ماهان قال: حدثنا عمي قال: حدثنا صهيب بن عماد بن صهيب عن جعفر بن محمد عليهما السلام قال: أمير المؤمنين علي بن أبي طالبؑ بالمقبرة - ويروى بالمقابر۔ فسلم ثم قال: ﴿السلام عليكم يا أهل المقبرة والتربة، اعلموا أن المنازل بعدكم قد سكنت وان الاموال بعدكم قد قسمت وان الازواج بعدكم قد نكحت فهذا خبر ما عندنا

فما خبر ما عندكم؟ فأجابه هاتف من المقابر يسمع صوته ولا يرى شخصه: عليك السلام يا أمير المؤمنين ورحمة اللّٰه وبركاتهٗ أما خبر ما عندنا فقد وجدنا ما عملنا وربحنا ما قدمنا وخسرنا ما خلفنا، فالتفت الى أصحابه فقال: أسمعتم؟ قالوا: نعم ياأمير المؤمنين، قال: فتزودوا فان خير الزاد التقوى۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے روایت نقل فرمائی ہے کہ ایک دن امیرالمومنینؑ قبرستان سے گزرے تو آپؑ نے فرمایا:

السلام عليكم يا اهل المقبرة والتربة

"اے قبروں میں رہنے والو! اور مٹی کے اندر مقیموں! تم پر سلام ہو"۔

جان لو! تمھارے بعد تمھارے گھروں میں دوسرے لوگ رہائش پذیر ہو چکے ہیں اور تمھارے اموال کو دوسروں میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور تمھاری بیویوں نے تمھارے بعد دوسرے لوگوں سے نکاح کر لیے ہیں۔ یہ ہمارے پاس تمھارے لیے خبر ہے۔ اب تم بتاؤ کہ تمھارے پاس کیا خبر ہے؟

قبرستان میں سے ہاتف نے آواز دی جس کی آواز کو سنا گیا لیکن وہ خود نظر نہ آیا اس نے یوں جواب دیا: اے امیرالمومنینؑ! آپؑ پر بھی ہماری طرف سے سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکت ہو۔ بہرحال وہ خبر جو ہمارے پاس ہے وہ یوں ہے کہ جو کچھ ہم نے کیا تھا اس کو ہم نے پالیا ہے، اور جو کچھ ہم نے آگے بھیجا تھا وہ ہمارے لیے فائدہ مند ثابت ہوا ہے اور جو کچھ ہم ترکہ میں چھوڑ کر آئے ہیں وہ ہمارے لیے نقصان دہ ثابت ہوا ہے۔ آپؑ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم نے ان کی باتوں کو سنا ہے۔

سب نے جواب دیا: جی ہاں امیرالمومنینؑ!

آپؑ نے فرمایا: تو پھر اپنے لیے زادِ راہ تیار کرو اور سب سے بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔

علیؑ اور ان کی آل کو گالیاں نہ دو

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن

عمران قال: حدثنا ابوبکر احمد بن محمد بن عیسٰی قال: حدثنا ابو عبدالرحمٰن عبداللّٰه بن احمد بن حنبل قال: حدثنی ابی قال: حدثنا عبدالملك بن عمرو قال: سمعت ابا رجاء یقول: لا تسبوا علیاً ولا اهل هذا البیت، فان جارا لنا من التحیر قدم الکوفة بعد قتل هشام بن عبدالملك زید بن علی علیهما السلام، ورآه مصلوبا فقال: ألا ترون الی هذا الفاسق کیف قتله اللّٰه؟ قال: فرماه اللّٰه بقرحتین فی عینیه فطمس اللّٰه بهما بصره، فاحذروا أن تتعرضوا لأهل هذا البیت الا بخیر۔

(بحذف اسناد) عبدالملک بن عمر نے بیان کیا کہ میں نے ابورجاء سے سنا کہ اس نے کہا: اے لوگو! علیؑ اور ان کے اہل بیت کو گالیاں مت دو۔ کیونکہ ہمارا وہ بھی ہماری طرح تحیر و پریشانی میں رہتا تھا۔ جب ہشام بن عبدالملک نے زید بن علی بن حسینؑ کو قتل کر دیا تو وہ کوفہ میں آیا اس نے جناب زید کو سولی پر لٹکا ہوا دیکھا تو کہا: اے لوگو! دیکھو اس فاسق (نعوذ باللہ) کی طرف، اس کو اللہ نے کیسے قتل کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھوں کے درمیان دو پھوڑے نکال دیے اور اس کے ذریعے اس کی دونوں آنکھیں ضائع ہو گئیں۔ پس تم لوگ بھی ڈرو اور اس کے گھر کے اہل (یعنی اہل بیت نبیؐ) کے ساتھ اچھے انداز میں پیش آؤ۔

اہل علم ہی اللہ سے ڈرتے ہیں

(وعنه) قال: أخبرنی محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوحفص عمر ابن محمد قال: حدثنا علی بن مهرویه عن داود بن سلیمان الغازی قال: حدثنا الرضا علی بن موسٰیؑ قال: حدثنی ابی موسٰی بن جعفر قال: حدثنی ابی جعفر بن محمد قال: حدثنی ابی محمد بن علی قال: حدثنی ابی علی بن الحسین قال: حدثنی ابی الحسین بن علی علیهم السلام قال: سمعت أمیر المؤمنینؑ یقول: الملوك حکام

على الناس والعلم حاكم عليهم، وحسبك من العلم ان تخشى الله، وحسبك من الجهل ان تعجب بعلمك۔

(بحذفِ اسناد) حضرت امام رضا علیؑ بن موسیٰؑ نے اپنے والد موسیٰؑ بن جعفرؑ سے اور انھوں نے اپنے والد محمدؑ بن علیؑ سے اور انھوں نے اپنے والد علیؑ بن حسینؑ سے اور انھوں نے اپنے والد حسینؑ بن علیؑ سے وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بادشاہ لوگوں پر حاکم (یعنی لوگوں کے جسموں پر حاکم ہوتے ہیں اور علم خود ان پر حاکم ہوتا ہے) اور علم کی فضیلت ومنزلت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ علم والے ہی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور جہالت کی پستی کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ تمھارے علم پر تعجب کرتے ہیں۔

قیامت، عقل اور نجات

(وبهذا) الأسناد قال: سمعت الرضا على بن موسىٰؑ يقول:

ما استودع الله عبداً عقلا الا استنقذه به يوما۔

اسی اسناد کے ساتھ روایت ہے کہ راوی بیان کرتا ہے: میں نے حضرت امام الرضا علی بن موسیٰ علیہما السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو عقل کی امانت نہیں دی، مگر اس لیے کہ وہ اس عقل کے ذریعے اپنے آپ کو قیامت کے دن نجات دلوا سکے۔

تواضع بلندی کا سبب ہے

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابوجعفر محمد بن الحسين البزوفرى رحمه الله قال: حدثني ابى قال: حدثنا الحسين بن ابراهيم قال: حدثنا على بن داؤد قال: حدثنا آدم العسقلانى قال: حدثنا ابوعمر الصنعانى قال: حدثنا العلاء بن عبدالرحمٰن عن ابى هريرة قال: قال رسولؐ الله: ما تواضع احد الا رفعه الله۔

(بحذفِ اسناد) ابوہریرہ نے حضرت رسولؐ خدا سے روایت کو نقل کیا ہے کہ آپؐ نے

فرمایا: کوئی بندہ بھی تواضع وانکساری اختیار نہیں کرے گا مگر یہ کہ اللہ اس کو بلند کر دے گا۔

نبی اکرمؐ ہر سیاہ وسفید کی طرف مبعوث ہوئے ہیں

(وعنه) عن شيخه قال: أخبرنا أبو عبدالله محمد بن محمد قال: أخبرني ابوعبدالله محمد بن علي بن رياح القرشي اجازة قال: حدثنا ابي قال: حدثنا ابوعلي الحسن بن محمد قال: حدثنا الحسن بن محبوب عن علي بن رئاب عن أبي بصير عن أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين عليهم السلام قال: ان ابا ذر و سلمان خرجا في طلب رسول اللّٰه فقيل لهما انه توجه الى ناحية قباء، فاتبعاه فوجداه ساجداً تحت شجرة، فجلسا ينتظرانه حتٰى ظنا انه نائم، فأهويا ليوقضاه فرفع رأسه اليهما ثم قال: رأيت مكانكما وسمعت مقالكما ولم اكن راقداً، ان اللّٰه بعث كل نبي كان قبلي الى أمته بلسان قومه وبعثني الٰى كل اسود وأحمر بالعربية، وأعطاني في أمتي خمس خصال لم يعطها نبيا كان قبلي: نصرني بالرعب ليسمع بي القوم بيني وبينهم مسيرة شهر، فيؤمنون بي، واحل لي المغنم، وجعل لي الأرض مسجداً وطهوراً اينما كنت منها اتيمم من تربتها واصلي عليها، وجعل لكل نبي مسألة فسألوه اياها فأعطاهم ذٰلك وأعطاني مسألة فأخرت مسألتي لشفاعة المؤمنين من أمتي الى يوم القيامة ففعل ذٰلك، واعطاني جوامع العلم ومفاتيح الكلام ولم يعط ما اعطاني نبياً قبلي، فمسألتي بالغة الى يوم القيامة لمن لقي اللّٰه لا يشرك به شيئًا مؤمناً بي موالياً لوصيي محبا لأهل بيتي۔

(بحذف اسناد) ابوبصیرؒ نے حضرت امام ابوجعفر بن محمد بن علی بن حسین علیہم السلام سے

بیان کیا ہے: حضرت ابوذر اور حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں حضرت رسولؐ خدا کو تلاش کرنے کے لیے باہر نکلے۔ دونوں کو بتایا گیا ہے کہ آپؐ قبا کی جانب تشریف لے گئے ہیں۔ یہ دونوں آپؐ کے پیچھے قبا کی طرف روانہ ہوئے۔ ان دونوں نے رسولؐ خدا کو تلاش کیا تو آپؐ کو ایک درخت کے نیچے سجدہ کی حالت میں پایا۔ وہ دونوں وہاں آپؐ کی انتظار میں بیٹھ گئے (اور آپؐ نے سجدہ کو اتنا طویل فرمایا یہاں تک کہ ان کو گمان ہوا کہ آپؐ سو گئے ہیں۔ اس خیال کو آمادہ کیا تا کہ یہ دونوں آپؐ کو بیدار کریں۔ رسولؐ خدا نے اپنے سرِ اقدس کو اٹھایا اور ان دونوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تم دونوں کو دیکھ رہا ہوں اور دونوں کی باتوں کو بھی میں نے سنا ہے جبکہ میں سو نہیں رہا تھا۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے جتنے نبی مبعوث فرمائے ہیں وہ سب کے سب ایک ایک قوم پر مبعوث ہوئے تھے، جو ان کی زبانوں میں مبعوث ہوئے تھے جبکہ میں ہر سیاہ و سفید کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں، عربی اور غیر عربی سب کی طرف مبعوث ہوا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ خصال عطا فرمائے ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے میرے رعب اور ڈر کے ساتھ مدد فرمائی ہے۔ وہ قوم جو مجھ سے ایک ماہ کے فاصلے پر قیام پذیر ہے وہ بھی میری آواز سننے کے بعد خوف اور ڈر میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ پس وہ میرے اوپر ایمان لے آتے ہیں۔ میرے لیے اللہ تعالیٰ نے غنائم (یعنی مالِ غنیمت) کو حلال قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ قرار دیا ہے۔ مَیں جہاں پر بھی ہوں وہاں تیمم کر کے نماز ادا کر سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کے لیے ایک دعا مقرر کی ہے۔ اُنھوں نے اس دعا سے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی حق دعا عطا فرمایا۔ مَیں نے اس دعا کو آخرت کے لیے باقی رکھا ہوا ہے۔ پس میں قیامت کے دن اپنی امت کے مومنین کی شفاعت کرتے ہوئے اس حق کو استعمال کروں گا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے جامع علم عطا فرمایا ہے (یعنی تمام علوم عطا فرمائے ہیں) اور گفتگو اور علم کی چابیاں عطا فرمائی ہیں (یعنی جب میں گفتگو کرتا ہوں تو باتوں سے باتیں نکلتی جاتی ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا: مجھ سے پہلے کسی نبی کو یہ ساری چیزیں عطا نہیں فرمائیں۔ پس قیامت کے دن میری دعا اس شخص کو نصیب ہوگی جو اللہ کے دربار میں اس طرح ہو گا کہ اس نے شرک نہ کیا ہو اور میرے اوپر ایمان رکھتا ہو اور میرے وصی علیؑ کی ولایت کو قبول کرتا ہو اور میرے اہل بیتؑ سے محبت رکھتا ہو۔

اے علیؑ! آپؑ اور آپؑ کے شیعہ جنت میں جائیں گے

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن ابراهيم الكاتب قال: حدثنا محمد بن ابی الثلج قال: أخبرنی عيسٰی بن مهران قال: حدثنا محمد بن زكريا قال: حدثنی كثير بن طارق قال: سألت زيد بن علی ابن الحسين عليهم السلام عن قول الله تعالٰی: ﴿لا تدعوا اليوم ثبورا واحدا وادعو ثبورا كثيرا﴾ قال: ياكثير انك رجل صالح ولست بمتهم وانی اخاف عليك ان تهلك، ان كل امام جائر فان اتباعهم اذا امربهم الی النار نادوا باسمه فقالوا: يافلان يامن اهلكنا هلم فخلصنا مما نحن فيه، ثم يدعون بالويل والثبور، فعندها يقال لهم: ﴿لا تدعوا اليوم ثبورا واحدا وادعوا ثبورا كثيرا﴾، ثم قال زيد بن علی رحمة الله حدثنی ابی علی بن الحسين عن ابيه الحسين بن علی عليهم السلام قال: قال رسول الله صلی الله عليه وآله لعلیؑ ياعلی انت واصحابك فی الجنة، انت واتباعك ياعلی فی الجنة۔

(بحذف اسناد) کثیر بن طارق نے بیان کیا ہے: میں نے زید بن علی ابن حسین علیہم السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا (سورۂ فرقان، آیت ۱۴)

"آج تم ایک موت کو مت پکارو بلکہ بہت زیادہ موتوں کو پکارو۔"

کے بارے میں سوال کیا کہ اس سے کیا مراد ہے؟

آپ نے فرمایا: اے کثیر! تم ایک صالح شخص ہو، تم کسی قسم سے متہم بھی نہیں ہو لیکن میں تمھارے بارے میں ڈرتا ہوں کہ تم کو مروا نہ دیا جائے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر امام جابر و ظالم کے سامنے اس کی اتباع کرنے والوں اور اس کے حکم کی اطاعت کرنے والوں کو، جہنم کی آگ میں داخل ہونے کا حکم دیا جائے گا۔ اس وقت وہ ان اماموں کا

نام لے کر پکاریں گے: اے وہ لوگو! جنہوں نے ہمیں ہلاک کیا ہے، برباد کیا ہے آج ہمیں اس عذاب سے نجات دلواؤ (اور جب وہ ان سے مایوس ہو جائیں گے) تو اس وقت وہ افسوس اور اپنی موت کو طلب کریں گے (یعنی یہ آواز دیں گے: اے کاش! ہم مرجائیں) پس اس وقت ان کو جواب دیا جائے گا کہ آج تم اپنی ایک موت کو آواز نہ دو بلکہ زیادہ موتوں کو آواز دو (کسی کی بھی موت کی دعا کارآمد نہیں ہوگی) پھر جناب زید بن علیؑ نے فرمایا: میرے والد علی بن حسینؑ نے بیان کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد حسین بن علیؑ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا: اے علیؑ! آپؑ اور آپؑ کے اصحاب اور شیعہ جنت میں جائیں گے اور آپؑ اور آپؑ کی اتباع کرنے والے جنتی ہیں۔

اے لوگو! میرے بعد علیؑ کی اطاعت کرنا

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابونصر محمد بن الحسين البصير قال: حدثنا محمد بن اسماعيل الحاسب قال: حدثنا سلمان بن احمد الواسطي قال: حدثنا احمد بن ادريس قال: حدثنا نصير بن النصير البحراني عن ابيه عن جابر بن عبدالله الانصاري قال: قال رسول الله ﷺ: يا ايها الناس اتقوا الله واسمعوا، قالوا: لمن السمع والطاعة بعدك يارسولَ الله؟ قال: لأخي وابن عمي ووصيي علي بن ابي طالب قال جابر بن عبدالله: فعصوه والله وخالفوا أمره وحملوا عليه السيوف۔

(بحذف اسناد) حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے بیان کیا ہے: حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سنو۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! آپؐ کے بعد کس کی اطاعت کرنا اور حکم ماننا ہمارے لیے واجب ہے۔

آپؐ نے فرمایا: میرے بھائی، میرے چچازاد، میرے وصی علی ابن ابی طالبؑ کے حکم کو سننا اور اس کی اطاعت کرنا میرے بعد تم لوگوں پر واجب ہے۔

جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا ہے: خدا کی قسم، لوگوں نے رسولؐ خدا کے بعد علیؑ کی

نافرمانی کی اوران کے حکم کی مخالفت کی اوران پر تلواروں سے حملہ کیا اوران سے جنگ کی۔

کسی کا کسی کے لیے بددعا کرنا

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوالطيب الحسين بن على بن محمد قال: حدثنا احمد بن محمد المقرئ قال: حدثنا يعقوب بن اسحاق قال: حدثنا عمر بن عاصم قال: حدثنا معمر بن سليمان عن أبيه عن أبي عثمان النهدى عن جندب الغفارى ان رسول الله ﷺ قال: ان رجلا قال يوما: والله لا يغفر الله لفلان۔ قال الله عزّوجلّ: من ذا الذى تألى على ان لا اغفر لفلان، فانى قد غفرت لفلان واحبطت عمل المتألى بقوله لا يغفر الله لفلان۔

(بحذف اسناد) جندب ابوذر غفاریؓ نے بیان کیا ہے: حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا: تحقیق ایک شخص نے ایک دن یوں دعا کی: اے میرے اللہ! فلاں بندے کو معاف نہ کرنا اور نہ ہی بخشنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے! تو کون ہوتا ہے کہ مجھ پر حکم چلائے کہ میں فلاں کو معاف نہ کروں۔ میں نے اس بندے کو معاف کر دیا ہے اوراس بددعا کرنے والے کے صرف یہ کہنے کی وجہ سے کہ اے اللہ! فلاں کو معاف نہ کرنا، میں نے اس کے سارے اعمال ختم کر دیے ہیں۔

حضرت علیؑ کا دعویٰ سلونی

(وعنه) عن شيخه (رض) قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوجعفر محمد بن على بن الحسين بن موسى بن بابويه القمى رحمه الله قال: حدثنى ابى قال: حدثنا محمد بن يحيى العطار قال: حدثنا احمد بن ابى عبدالله البرقى عن ابيه عن خلف بن حماد الأزدى عن ابى الحسن العبدى عن الأعمش عن عنايه بن ربعى قال: كان على امير

المؤمنینؑ کثیرا ما یقول.سلونی قبل ان تفقدونی فواللّٰه ما
من ارض مخصبة ولا مجدبة ولا فئة تضل مائة أو تهدی
مائة الا وانا اعلم قائدها وسائقها وناعقها الی یوم القیامة۔

(بحذف اسناد) عنایہ بن ربعیؒ کہتے ہیں کہ امیرالمومنین علی علیہ السلام اکثر فرمایا کرتے تھے۔
اے لوگو! مجھ علیؑ سے سوال کرو قبل اس کے کہ تم مجھے اپنے درمیان نہ پاؤ۔ پس خدا کی قسم، زمین
پر کوئی سرسبز میدان ایسا نہیں، کوئی بیابان ایسا نہیں اور نہ کوئی ایسا گروہ ہے جو ہدایت یافتہ ہے
اور کوئی ایسا گروہ نہیں جو گمراہ ہوگا مگر یہ کہ میں اس کے قائد کو بھی جانتا ہوں۔ اس کو چلانے
والے کو بھی جانتا ہوں اور پیچھے سے ہانکنے والے کو بھی قیامت تک کے لیے جانتا ہوں۔

نبی اکرمؐ کے گھر میں سانپ کا پایا جانا

(وعنه) عن شیخهؒ قال: حدثنا محمد بن محمد قال:
حدثنی ابو الحسن علی بن محمد الکاتب قال: حدثنی
الحسن بن علی الزعفرانی قال: حدثنا ابواسحاق ابراهیم
بن محمد الثقفی قال: حدثنا محمد بن علی قال: حدثنا
العباس بن عبداللّٰه العنبری عن عبدالرحمٰن بن الاسود
الیشکری عن عون بن عبیداللّٰه عن ابیه عن جده ابی رافع
قال: دخلت علی رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوما وهو نائم وحیة
فی جانب البیت فکرهت ان اقتلها فأوقظ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،
فظننت انه یوحی الیه، فاضطجعت بینه وبین الحیة فقلت:
ان کان منها سوء کان الی دونه فمکثت هنیئة فاستقیظ
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وهو یقرأ ﴿ انما ولیکم اللّٰه ورسوله والذین
آمنوا﴾ حتی اتی آخر الآیة ثم قال: الحمدللّٰه الذی أتم لعلی
نعمته وهنیئا له بفضل اللّٰه الذی آتاه۔ ثم قال لی: ما لك
ههنا؟ فأخبرته خبر الحیة فقال لی: اقتلها، ففعلت ثم قال:
یا أبا رافع کیف أنت وقوم یقاتلون علیاً وهو علی الحق

وهم على الباطل جهادهم حق الله عز اسمه فمن لم يستطع فبقلبه ليس وراء ه شئ؟ فقلت: يارسولؐ الله ادع الله لى ان ادركتهم ان يقوينى على قتالهم۔ قال: فدعا النبیﷺ وقال: ان لكل نبى أمينا وان أمينى ابورافع، قال: فلما بايع الناس عليا بعد عثمان وسار طلحة والزبير ذكرت قول النبیﷺ فبعت دارى بالمدينة وارضا لى بخيبر وخرجت بنفسى وولدى مع أمير المؤمنينؑ لاستشهد بين يديه، فلم ازل معه حتٰى دعا من البصرة وخرجت معه الى صفين فقاتلت بين يديه بها وبالنهروان ونم ازل معه حتٰى استشهد، فرجعت الى المدينة وليس لى بها دار ولا ارض، فأعطانى الحسن بن على عليهما السلام ارضاً بينبع وقسم لى شطر دار أميرالمؤمنينؑ فنزلتها وعيالى۔

(بحذفِ اسناد) ابورافعؓ نے بیان کیا ہے: میں ایک دن حضرت رسولِ خدا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ سو رہے ہیں اور آپؐ کے گھر کی ایک جانب ایک سانپ تھا۔ میں نے اس کو مارنا پسند نہ کیا، ایسا نہ ہو کہ رسولِؐ خدا بیدار ہو جائیں۔ میں نے گمان کیا کہ آپؐ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے۔ میں آپؐ کے اور سانپ کے درمیان پہلو کے بل لیٹ گیا اور یہ خیال کیا کہ اگر سانپ کوئی بُرا ارادہ کرے تو وہ مجھ تک محدود رہے۔ حضوؐر تک اس کی رسائی نہ ہو۔ پس میں کچھ دیر ایسے ہی لیٹا رہا کہ حضرت رسولِؐ خدا نیند سے بیدار ہوئے اور آپؐ یوں فرما رہے تھے:

انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الى اخره

یعنی آخر آیت تک آپؐ پڑھ رہے تھے پھر آپؐ نے فرمایا: الحمد للہ...... کہ تمام حمد ہے اس ذاتِ پروردگار کے لیے جس نے علیؑ کے لیے اپنی نعمت کو مکمل فرمایا اور ان کو وہ فضیلت مبارک ہو جو خدا نے ان کو عطا فرمائی ہے۔

پھر آپؐ نے مجھے فرمایا: اے ابورافعؓ! تیری اس قوم کے مقابلے میں کیا حالت ہو گی جو علیؑ کے مقابلے میں جنگ کریں گے جبکہ علیؑ حق پر ہوں گے اور وہ قوم باطل پر ہو گی اور ان کے

مقابل میں جہاد حق ہے۔ اللہ کے لیے کہ جس کا نام عزیز ہے اور جو ان کے خلاف جہاد کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اس کو اپنے دل سے اس قوم سے نفرت کرنی چاہیے اور اس سے کم کوئی چیز نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! آپؐ اللہ کی بارگاہ میں دعا کریں کہ میں ان لوگوں کو پا سکوں اور مجھے ان کے مقابلے میں جہاد کرنے کی قوت و طاقت عطا فرمائے۔

راوی بیان کرتا ہے: رسولؐ خدا نے دعا فرمائی اور فرمایا: ہر نبیؑ کی امت میں ایک امین ہوتا رہا ہے اور میری امت میں میرا امین ابو رافع ہے۔

راوی بیان کرتا ہے: جب لوگوں نے عثمانؓ کے بعد حضرت علیؑ کی بیعت کی اور طلحہ اور زبیر نے بیعت کو توڑ دیا تو مجھے نبی اکرمؐ کا فرمان یاد آ گیا۔ پس میں نے مدینہ سے اپنا گھر اور خیبر کی اپنی زمین دونوں کو فروخت کر دیا اور اپنے والد کے ساتھ مل کر حضرت امیر المومنین علیؑ کے ساتھ نکلا، تاکہ آپؑ کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے درجۂ شہادت پر فائز ہو سکوں۔ میں ہمیشہ آپؑ کے ساتھ رہا یہاں تک کہ بصرہ سے فارغ ہو کر میں آپؑ کے ساتھ جنگ صفین کے لیے بھی گیا۔ وہاں بھی میں نے آپؑ کے سامنے آپؑ کے دشمنوں کے خلاف جہاد کیا اور پھر نہروان میں بھی گیا اور ہمیشہ آپؑ کے ساتھ رہا تاکہ میں شہادت حاصل کر سکوں۔ جب ہم نہروان سے فارغ ہو کر واپس مدینہ آئے تو میرے پاس نہ تو اپنا گھر تھا اور نہ کوئی زمین۔ پھر امام حسن بن علی علیہما السلام نے مجھے اپنی زمین عطا فرمائی، تاکہ میں کاشت کاری کروں اور امیر المومنینؑ کے گھر میں سے ایک حصّہ مجھے عطا فرمایا۔ اس میں میں اور میرے خاندان والے اقامت پذیر ہوئے۔

اللہ سے ڈرو اور نیک بھائی بن جاؤ

(وعنه) قال: حدثني والدي رحمه الله عن محمد بن محمد قال: أخبرني ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله عن ابيه عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن شعيب العقرقوفي قال: حدثنا ابوعبيد قال: سمعت جعفر بن محمد عليهما السلام يقول لأصحابه وانا حاضر: اتقوا الله وكونوا أخوة بررة متحابين

فی اللّٰہ متواصلین متراحمین، تزاوروا وتلاقوا وتذاکروا
وأحیوا امرنا۔

(بحذف اسناد) جناب ابوعبیدؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر بن محمدالصادق علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: (جبکہ میں بھی ان کے درمیان موجودتھا) اللہ سے ڈرواور آپس میں اچھے بھائی بن جاؤاور ایک دوسرے سے خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے محبت کرو، ایک دوسرے سے اچھے تعلقات قائم کرو، ایک دوسرے پر مہربانی کرنے والے بن جاؤ اور ایک دوسرے کی زیارت کرنے والے بن جاؤ اور ایک دوسرے سے ملاقات کرواور ایک دوسرے کو یادرکھواور ہمارے احکام کو زندہ رکھو۔

میرے اہلِ بیتؑ کی مثال بابِ حطّہ کی ہے

(وعنه) عن شیخه رحمه الله قال حدثنی محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالحسن علی بن محمد الکاتب قال: أخبرنی الحسن بن علی بن عبدالکریم قال: حدثنا ابواسحاق ابراهیم بن محمد الثقفی قال: أخبرنی عباد بن یعقوب قال: حدثنا الحکم بن ظهیر عن ابی اسحاق عن رافع مولی ابی ذر قال: رأیت أبا ذر رحمه الله آخذاً بحلقة باب الکعبة مستقبل الناس بوجهه وهو یقول: من عرفنی فانا جندب الغفاری ومن لم یعرفنی فأنا أبو ذر الغفاری، سمعت رسولؐ الله یقول: من قاتلنی فی الأولی وقاتل أهل بیتی فی الثانیة حشره الله تعالٰی فی الثالثة مع الدجال، انما مثل أهل بیتی فیکم کمثل سفینة نوح من رکبها نجا ومن تخلف عنها، غرق، ومثل باب حطة من دخله نجا ومن لم یدخله هلک۔

(بحذف اسناد) حضرت ابوذرؓ کے غلام رافع نے بیان کیا ہے: وہ کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابوذر غفاریؓ کو دیکھا کہ آپ کعبہ کے دروازے کی زنجیر کو ہاتھوں میں لیے ہوئے لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑے تھے اور یوں فرمارہے تھے: جو مجھے جانتا ہے وہ جانتا ہے کہ میں



جندب الغفاری ہوں اور جو نہیں جانتا وہ جان لے کہ میں ابوذر غفاری ہوں۔ میں نے خود رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص پہلے میرے مقابلے میں جنگ کرتا رہا پھر دوسری مرتبہ میرے اہل بیتؑ کے مقابلے میں جنگ میں آیا تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ تیسری مرتبہ دجال کے ساتھ محشور فرمائے گا۔ سوائے اس کے کہ میرے اہل بیتؑ کی مثال تمہارے درمیان کشتی نوحؑ کی ہے جو اس پر سوار ہو جائے گا وہ نجات پا جائے گا اور جو اس سے دوری اختیار کرے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ میرے اہل بیتؑ کی مثال تم میں اس باب حطہ کی ہے (جو بنی اسرائیل کے درمیان میں تھا) جو اس میں داخل ہو جائے گا وہ نجات پا جائے گا اور جو اس میں داخل نہیں ہوگا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

لیلۃ القدر کیا ہے؟

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن ابيه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسٰى عن الحسن بن محبوب عن العلاء بن رزين عن محمد بن مسلم قال: سئل أبو جعفرؑ عن ليلة القدر؟ فقال: تنزل فيه الملائكة والكتبة الى سماء الدنيا فيكتبون ماهو كائن بعامر السنة وما يصيب العباد فيها، وامر موقوف لله تعالٰى فيه المشيئة يقدم منه ما يشاء ويؤخر ما يشاء، وهو قوله تعالٰى: ﴿يمحو الله ما يشاء ويثبت وعنده أُم الكتاب﴾۔

(بحذف اسناد) محمد بن مسلمؒ نے بیان کیا ہے: حضرت امام ابوجعفرؑ سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال کیا گیا کہ یہ کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: یہ وہ رات ہے جس میں ملائکہ اور لکھنے والے فرشتے اس دنیا کے آسمان پر نازل ہوتے ہیں اور آیندہ سال میں جو کچھ ہونے والا ہوتا ہے وہ سب کچھ تحریر کرتے ہیں اور جو کچھ اس سال میں بندوں کے ساتھ ہونے والا ہوتا ہے اس کو بھی رقم کرتے ہیں اور یہ امر اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہوتا ہے۔ اس میں سے جس کو وہ چاہتا ہے مقدم کر دیتا ہے اور جس کو

چاہتا ہے مؤخر کر دیتا ہے۔ یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی جس کے بارے میں وہ ارشاد فرماتا ہے:

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَ يُثْبِتُ وَ عِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ (سورۂ رعد، آیت ۳۹)

''کہ جس کو وہ چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور اس کے پاس اصل کتاب ہے۔''

جو عمل تقویٰ کے ساتھ ہو وہ کم نہیں ہوتا

(وعنه) عن شخه رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدة قال: حدثنا محمد بن هرون بن عبدالرحمٰن الحجازی قال: حدثنا ابی قال: حدثنا عیسٰی بن أبی الورد عن احمد بن عبدالعزیز عن ابی عبداللّٰه جعفر بن محمد علیهما السلام قال: قال امیر المؤمنین علی بن ابی طالبؑ: لا یقل مع التقوی عمل، وکیف یقل ما یتقبل۔

(بحذف اسناد) حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو عمل تقویٰ کے ساتھ انجام دیا جائے وہ کم نہیں ہوتا، کیونکہ جو عمل قبول ہو جائے وہ بھلا کم کیسے ہو سکتا ہے؟

جو رزق تیرے مقدر میں ہے وہ موت کی طرح ضرور ملے گا

(وعنه) عن شیخه (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابونصر محمد بن حسین المقرئ قال: حدثنا ابوالقاسم علی بن محمد قال: حدثنا ابوالعباس الأحوص بن علی بن مرداس قال: حدثنی محمد بن الحسین بن عیسیٰ الرواسی قال: حدثنی سماعة بن مهران عن ابی عبداللّٰه جعفر بن محمد علیهما السلام قال: من الیقین ان

لا ترضوا الناس، بسخط اللّٰه ولا تکرهوا هم علی ما لم یؤتکم اللّٰه من فضله، فان الرزق لا یسوقه حرص حریص ولا یرده کره کاره، ولو أن احدکم فر من رزقه کما یفر من الموت لأدرکه کما یدرکه الموت۔

(بحذف اسناد) سماعہ بن مہرانؓ نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

یقین میں سے ایک چیز یہ ہے کہ انسان کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر خدا کو ناراض نہ کرے اور اللہ نے جو انہیں اپنا فضل عطا فرمایا ہے اس سے کراہت اور ناپسندیدگی کا اظہار نہ کرے، کیونکہ حریص کا لالچ رزق کو زیادہ نہیں کر سکتا۔ اس کو اپنی طرف کھینچ نہیں سکتا اور کراہت کرنے والے کی کراہت اس رزق کو روک نہیں سکتی۔ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے رزق سے فرار بھی کرنا چاہے تو فرار نہیں کر سکتا، جس طرح موت سے فرار نہیں کر سکتا، کیونکہ وہ اس کو ضرور آئے گی۔



باب سوئم

زمین پر جو اللہ کا خلیفہ تھا وہ کہاں ہے؟

(حدثنا) الشیخ السعید المفید ابوعلی الحسن بن محمد بن الحسن الطوسی (رض) بمشهد مولانا أمير المؤمنين على بن ابی طالب صلوات الله عليه وآله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد ابوجعفر محمد بن الحسن الطوسی رحمه الله فی شعبان سنة خمس وخمسين واربعمائة قال: أخبرنا الشيخ السعيد ابو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان رحمه الله تعالى قال: حدثنا ابوجعفر محمد بن على بن الحسين بن بابويه قال: حدثنی ابی قال: حدثنا سعد بن عبدالله عن ايوب بن نوح عن صفوان بن يحيى عن ابان بن عثمان عن ابی عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: اذا كان يوم القيامة نادى مناد من بطنان العرش: اين خليفة الله فی ارضه؟ فيقوم داود النبیؑ، فيأتی النداء من عند الله عزوجل: لسنا اياك اردنا وان كنت لله خليفة ثم ينادی مناد ثانياً: اين خليفة الله فی ارضه؟ فيقوم أميرالمؤمنين على بن ابی طالبؑ، فيأتی النداء من قبل الله عزوجل: يامعشر الخلائق هذا على بن ابی طالب خليفة الله فی ارضه وحجته على عباده، فمن تعلق بحبله فی دار الدنيا فليتعلق بحبله فی هذا اليوم يسرضئ بنوره وليتبعه الى الدرجات العلى من الجنات۔ قال: فيقوم الناس الذين قد تعلقوا بحبله فی الدنيا فيتبعونه الى الجنة، ثم يأتی

النداء من عندالله عزوجل: ألا من تعلق بامام فی دار الدنیا فلیتبعه الی حیث یذهب، فحینئذ ﴿اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا وَ رَاَوُا الْعَذَابَ وَ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ○ وَ قَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا كَذٰلِكَ یُرِیْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَیْهِمْ وَ مَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنَ النَّارِ ○﴾ (سورۂ بقرہ، آیات ۱۶۶، ۱۶۷)

(بحذف اسناد) جناب ابان بن عثمان نے ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب قیامت کے دن وسطِ عرش سے منادی کی ندا آئے گی: اللہ کی زمین پر اس کا خلیفہ کہاں ہے؟

جناب داؤد علیہ السلام کھڑے ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: آپ کا ارادہ کیا تھا۔ اگرچہ آپؑ بھی اللہ کے خلیفہ ہیں۔ پھر دوبارہ آواز آئے گی: اللہ کی زمین پر اس کا خلیفہ کہاں ہے؟ اس مرتبہ امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ کھڑے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: اے اہلِ محشر! یہ علی ابن ابی طالبؑ ہیں جو میری زمین پر میرے خلیفہ تھے اور میرے بندوں پر میری حجت تھے۔ دنیا میں جو شخص اس کے دامن سے متمسک رہا ہے (یعنی جو دنیا میں اس کی اطاعت میں رہا ہے) وہ آج کے دن بھی اس کے دامن کے ساتھ اپنے آپ کو متمسک کرے (یعنی ان کے ساتھ ہو جائے) اور ان کے نور سے روشنی حاصل کرے اور جنت کے اعلیٰ درجات میں ان کی اتباع کرتے ہوئے چلا جائے۔

آپؑ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: اے اہلِ محشر! جو جو دنیا میں جس جس امام کی اتباع کرتا رہا ہے، اپنے اپنے امام کی اتباع کرتے ہوئے جدھر اس کا امام جائے اُدھر وہ بھی چلا جائے۔ اس وقت لوگوں کی حالت ایسی ہوگی جس کی قرآن ترجمانی کر رہا ہے۔

”وہ کیا بُرا اور سخت وقت ہوگا جب امام اور پیشوا اپنے پیروکاروں سے پیچھا چھڑائیں گے اور وہ اپنی آنکھوں سے عذاب کو دیکھیں گے اور ان کے درمیان کے تعلقات ٹوٹ جائیں گے اور پھر وہ لوگ جو پیروکار ہوں گے وہ فریاد کریں گے: اے کاش! اگر ہمیں دنیا میں دوبارہ پلٹایا جائے تو ہم بھی تم سے ایسی بیزاری کا اعلان کریں جس طرح آج تم ہم سے بیزاری اختیار



کر رہے ہو اور یوں ہی خدا ان کے اعمال کو حسرت کے ساتھ دکھائے گا، بھلا وہ اب جہنم سے کیسے نجات پاسکیں گے"۔ (سورۂ بقرہ، آیات ۱۶۶، ۱۶۷)

ابن عباسؓ کا بصرہ کے منبر پر خطبہ

(وعنه) عن والده (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا المظفر بن احمد البلخی قال: حدثنا ابوبکر محمد بن احمد بن ابی الثلج قال: حدثنا ابو عبداللّٰه جعفر بن محمد بن الحسین قال: حدثنا عیسٰی بن مهران قال: حدثنا حفص بن عمر الفرّا قال: حدثنا ابومعاد الخراز قال: حدثنی یونس بن عبدالوارث عن ابیه قال: بینا ابن عباس رحمه اللّٰه یخطب عندنا علی منبر البصرة اذ أقبل علی الناس بوجهه ثم قال: ایتها الأمة المتحیرة فی دینها واللّٰه لو قدمتم من قدم اللّٰه وأخرتم من أخر اللّٰه وجعلتم الوراثة والولایة حیث جعلها اللّٰه ما عال سهم من فرائض اللّٰه، ولا عال ولی اللّٰه، ولا اختلف اثنان فی حکم اللّٰه ﴿فذوقوا وبال ما فرطتم فیه بما قدمت ایدیکم وسیعلم الذین ظلموا أی منقلب ینقلبون﴾۔

(بحذف اسناد) یونس بن عبدالوارث نے بیان کیا ہے کہ ہمارے درمیان بصرہ کے منبر پر ابن عباسؓ خطبہ دے رہے تھے۔ اس دوران آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے وہ قوم! جو اپنے دین میں پریشان و متحیر ہو! اللہ کی قسم، اگر تم لوگ اس دین میں اسے مقدم کرتے جسے اللہ نے مقدم کیا تھا اور اس کو مؤخر رکھتے جس کو اللہ نے مؤخر اور پیچھے رکھا تھا اور نبیؐ کی وراثت اور ولایت کو تم وہیں پر قرار دیتے جہاں پر خدا نے قرار دیا تھا تو اللہ کے فرائض میں سے کوئی فرض ضائع نہ ہوتا اور اللہ کا کوئی ولی ظلم کا شکار نہ ہوتا اور کوئی دو بندے حکم خدا میں اختلاف نہ کرتے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: پس اب اس نافرمانی کی اذیت برداشت کرو اور جو کچھ تم نے اپنے ہاتھوں سے افراط و تفریط کی ہے اس کا انجام دیکھو، اور عنقریب وہ لوگ جو

ظلم کرنے والے ہیں وہ مان لیں گے کہ ان کو ایک لوٹنے والے کی طرف لوٹنا پڑے گا۔

علیؑ کے کسی حکم میں نبی سے اختلاف نہیں ہوگا

(وعنه) قال: حدثنی الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد رحمه الله قال: حدثنی والدی (رض) قال: حدثنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا ابوالعباس احمد ابن محمد بن سعید قال: حدثنا عبید بن حمدون الرواسی قال: حدثنا الحسن بن ظریف قال: سمعت ابا عبدالله جعفر بن محمد علیهما السلام یقول: لا تجد علیاً (ع) یقضی بقضاء الا وجدت له اصلا فی السنة۔ قال: وکان علیؑ یقول: لو اختصم الی رجلا فقضیت بینهما ثم مکثا احوالا کثیرة ثم أتیانی فی ذلك الأمر لقضیت بینهما قضاء واحداً لأن القضاء لا یحول ولا یزول۔

(بحذف اسناد) حسن بن ظریفؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میں نے نہیں پایا (یعنی نہیں دیکھا) کہ حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ نے کوئی حکم فرمایا ہو (یا کوئی فیصلہ کیا ہو) مگر یہ کہ اس کی اصل سیرت رسول اکرمؐ میں نہ پائی جاتی ہو۔ آپؑ نے فرمایا: حضرت علیؑ فرمایا کرتے تھے: اگر دو شخص میرے پاس کوئی خصومت یا جھگڑا لے کر آئیں اور میں ان کے درمیان فیصلہ کروں وہ چند سال گزرنے کے بعد دوبارہ وہی قضاوت لے کر آئیں تو میں ان کے درمیان ویسا ہی فیصلہ کروں گا، دونوں حالتوں میں فیصلہ ایک ہوگا، کیونکہ میرا فیصلہ نہ تبدیل ہوتا ہے اور نہ ہی وہ زائل ہوتا ہے۔

ماں کی ناراضگی کا اثر

(وعنه) عن شیخه عن والده (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابونصر محمد بن الحسین البصیر

المقری قال: أخبرنی ابوالقاسم علی بن محمد قال: حدثنا علی بن الحسن قال: حدثنا الحسن بن علی بن یوسف عن ابی عبداللّٰہ زکریا بن محمد المؤمن عن سعید بن یسار قال: سمعت ابا عبداللّٰہ جعفر بن محمد علیہما السلام یقول: ان رسول اللّٰہ ﷺ حضر شابا عند وفاته فقال له: قل لا اله الا اللّٰہ۔ قال: فاعتقل لسانه مرارا فقال لامرأة عند رأسه: هل لهٰذا أم؟ قالت: نعم انا أمه۔ قال: أفساخطة أنت علیه؟ قالت: نعم ما کلمته منذ ست حجج، قال لها: ارضی عنه، قالت: رضی اللّٰہ عنه یارسولؐ اللّٰہ برضاك عنه، فقال له رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآله: قل لا اله الا اللّٰہ، فقالها، فقال النبی ﷺ: ما تری؟ فقال: اری رجلا اسود قبیح المنظر وسخ الثیاب منتن الریح قد والینی الساعة فأخذ یکضنی، فقال النبی ﷺ قل: ﴿یامن یقبل الیسیر ویعفو عن الکثیر اقبل منی الیسیر واعف عنی الکثیر انك انت الغفور الرحیم﴾ فقالها الشاب، فقال له النبی ﷺ: انظر ما تری؟ قال: اری رجلا ابیض اللون حسن الوجه طیب الریح حسن الثیاب قد ولینی واری الأسود وقد تولی عنی۔ قال: اعد، فأعاد، قال: ما تری؟ قال: لست اری الأسود واری الأبیض قد ولینی، ثم طفی علی تلك الحال۔

(بحذف اسناد) سعید بن یسار نے بیان کیا ہے کہ مَیں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت رسولؐ خدا ایک نوجوان کی وفات کے وقت (یعنی وقت نزع) اس کے قریب آئے۔ آپؐ نے اس نوجوان سے فرمایا: کہو لا الٰہ الا اللہ۔ جب وہ نوجوان اس کلمہ کو ادا کرنا چاہتا تو اس کی زبان اٹک جاتی اور وہ ان کلمات کو ادا نہ کر پاتا۔ آپؐ نے اس عورت کو جو اس کے سرہانے کی طرف کھڑی تھی فرمایا: کیا اس نوجوان کی ماں موجود ہے؟ اُس عورت نے جواب میں عرض کیا: ہاں! میں اس کی ماں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا:

کیاتم اپنے اسے بیٹے پر ناراض ہو؟اس نے عرض کیا: ہاں! یارسولؐ اللہ! چھے سال سے میرے اور اس کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا: تم اس سے راضی ہو جاؤ۔ اس عورت نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ کی رضائیت وخوشی اور خدا کی رضایت وخوشی کی خاطر میں اس سے راضی ہو رہی ہوں۔ اس کے بعد نبی اکرمؐ نے دوبارہ اس نوجوان سے فرمایا: کہو لا الٰہ الا اللہ۔ اس مرتبہ یہ کلمہ اس نوجوان نے اپنی زبان سے جاری کر دیا۔

پھر نبی اکرمؐ نے فرمایا: اب بتاؤ! اب کیا دیکھ رہے ہو؟ اس نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میں ایک سیاہ رنگ کے خوفناک آدمی کو دیکھ رہا ہوں، جس کی شکل انتہائی ڈراؤنی ہے۔ اُس نے گندا لباس پہن رکھا ہے اور اس کے منہ سے بدبو آ رہی ہے اور وہ میرے ایک گھٹنے کے قریب ہے اور اس نے میری گردن کو پکڑا ہوا ہے۔ نبی اکرمؐ نے اس سے فرمایا: اب کہو۔

یا من یقبل الیسیر ویعفو عن الکثیر اقبل منی الیسیر
واعف عنی الکثیر انك انت الغفور الرحیم

"اے وہ ذات جو تھوڑا قبول کر لیتی ہے اور زیادہ کو معاف کر دیتی ہے میری طرف سے بھی تھوڑا قلیل قبول کر لے اور زیادہ کو معاف کر دے کیونکہ تو بہت زیادہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے"۔

اس نوجوان نے ان کلمات کو اپنی زبان سے جاری کیا۔

نبی اکرمؐ نے دوبارہ اس سے فرمایا: اب بتاؤ کیا نظر آ رہا ہے؟

اس نوجوان نے عرض کیا: میں دیکھ رہا ہوں ایک سفید رنگ کا خوبصورت جوان جس نے اچھا لباس زیب تن کیا ہوا ہے اور اس سے بہت اچھی خوشبو آ رہی ہے، وہ میرے قریب آ گیا ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ سیاہ جوان مجھ سے دُور ہو رہا ہے۔

آپؐ نے فرمایا: ان کلمات کو دوبارہ پڑھو۔ اس نے دوبارہ پڑھا۔

آپؐ نے فرمایا: اب کیا دیکھ رہا ہے؟

اس نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اب میں اس سیاہ جوان کو نہیں دیکھ رہا اور اس سفید اور خوبصورت جوان کو دیکھ رہا ہوں جو میرے قریب ہو رہا ہے پھر وہ نوجوان اسی حالت میں اس دنیا سے کوچ کر گیا۔



سورۂ فتح کی شانِ نزول

(وعنه) عن شيخه (رض) المفيد ابوعلى الحسن بن محمد عن والده (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى ابوالحسن على ابن بلال المهلبى قال: حدثنا ابوالعباس احمد بن الحسين البغدادى قال: حدثنا الحسين بن عمر المقرى عن على بن الأزهر عن على بن صالح المكى عن محمد بن عمر بن على عن ابيه عن جده (ع) قال: لما نزلت على النبى ﷺ ﴿اذا جاء نصر الله والفتح﴾ فقال لى: ياعلى لقد جاء نصر الله والفتح فاذا رأيت الناس يدخلون فى دين الله افواجاً فسبح بحمد ربك واستغفره انه كان توابا، ياعلى ان الله تعالى قد كتب على المؤمنين الجهاد فى الفتنة من بعدى كما كتب عليهم جهاد المشركين معى، فقلت: يارسولؐ الله وما الفتنة التى كتب علينا فيها الجهاد؟ قال: فتنة قوم يشهدون ان لا اله الا الله وانى رسول الله، وهم مخالفون لسنتى وطاعنون فى دينى۔ فقلت: فعلى م نقاتلهم يارسولؐ الله وهم يشهدون ان لا اله الا الله وانك رسولؐ الله؟ فقال: على احداثهم فى دينهم وفراقهم لأمرى واستحلالهم دماء عترتى، قال: فقلت يارسولؐ الله انك كنت وعدتنى الشهادة فسل الله تعجيلها لى، فقال: أجل قد كنت وعدتك الشهادة فكيف صبرك اذا خضبت هذه من هذا۔ ولومى الى رأسى ولحيتى۔ فقلت: يارسولؐ الله أما اذا بينت لى ما بينت فليس بموطن صبر لكنه موطن بشرى وشكر، فقال: اجل فأعد للمخصومة فانك تخاصهم أمتى، قلت: يارسولؐ الله ارشدنى الفلج، قال: اذا رأيت قومك قد عدلوا عن الهدى الى الضلال

فخاصمهم، فان الهدیٰ من اللّٰه والضلال من الشیطان،
یاعلی ان الهدی هو اتباع امر اللّٰه دون الهوی والرأی،
وکأنك بقوم قد تأولوا القرآن وأخذوا بالشبهات واستحلوا
الخمر والنبیذ والبخس بالزکاة والسحت بالهدیة، فقلت:
فماهم اذا فعلوا ذٰلك أهم أهل فتنة أو أهل ردة؟ فقال: هم
أهل فتنة یعمهون فیها الی ان یدرکهم العدل، فقلت:
یارسولؐ اللّٰه العدل منا أم من غیرنا؟ فقال: بل منا، بنا فتح
اللّٰه وبنا یختم اللّٰه وبنا ألف اللّٰه بین القلوب بعد الشرك،
وبنا یؤلف بین القلوب بعد الفتنة، فقلت: الحمدللّٰه علی
ما وهب لنا من فضله۔

(بحذفِ اسناد) جناب محمد بن عمر بن علی نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے والد حضرت علی علیہ السلام سے نقل فرمایا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب نبی اکرمؐ پر سورۂ اذا جاء نصر اللّٰه والفتح نازل ہوئی تو آپؐ نے مجھے فرمایا:

اے علیؑ! تحقیق اللّٰہ کی مدد اور فتح آ چکی ہے۔ پس اب آپ دیکھیں گے کہ لوگ جوق در جوق اللّٰہ کے دین میں داخل ہوں گے۔ پس آپ اپنے رب کی حمد و تسبیح کرتے رہو اور اس سے استغفار کرو کیونکہ وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

اے علیؑ! تحقیق اللّٰہ تعالیٰ نے مومنین پر میرے بعد فتنوں کے مقابلے میں جہاد کو واجب قرار دیا ہے۔ جیسے ان پر میرے ساتھ مل کر مشرکین کے خلاف جہاد واجب و لازم قرار دیا گیا ہے۔

میں نے (علیؑ فرماتے ہیں) عرض کیا: یا رسولؐ اللّٰہ! وہ کون سے فتنے ہیں جن کے لیے ہم پر جہاد کو واجب قرار دیا گیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: یہ اس قوم کے فتنے ہیں جو لا اله الا اللّٰه وانی محمد رسول اللّٰه کی گواہی دیتی ہوگی لیکن میری سنت و سیرت کی مخالف ہوگی۔ میرے دین میں فتنہ ڈالیں گے (یعنی شب خون ماریں گے)۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللّٰہ! کس بنا پر ہم ان کے خلاف جہاد کریں گے، کیونکہ وہ

لا الٰہ الا اللّٰہ وانك رسول اللّٰہ کی گواہی دیتے ہوں گے؟

آپؐ نے فرمایا: اس بنا پر ان کے خلاف جہاد ہوگا کہ وہ اپنے دین میں نئی بدعات ایجاد کریں گے اور میرے امر وحکم میں جدائی ڈالیں گے اور میری عترت واہل بیتؑ کے خون کو اپنے لیے مباح قرار دیں گے۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! تحقیق آپؐ نے میرے ساتھ شہادت کا وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ پس آپؐ سے التماس کرتا ہوں کہ آپؐ دعا فرمائیں کہ وہ شہادت مجھے جلدی نصیب ہو جائے۔

آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! ہاں، میں نے آپؑ سے شہادت کا وعدہ کر رکھا ہے، آپؑ اس وقت کیسے صبر کریں گے جب آپؑ کی یہ اس سے رنگین ہوگی اور حضورؐ نے حضرتؑ کی پشت مبارک اور سر اقدس کی طرف اشارہ فرمایا۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! جب آپؐ کی بیان کردہ حقیقت میرے سامنے آشکار ہوگی تو وہ صبر کا مقام نہیں ہوگا بلکہ بشارت اور شکر کا مقام ہوگا۔

آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! اپنے آپؑ کو اس دشمنی کے لیے تیار کرو جو میرے بعد میری اُمت نے آپ کے ساتھ کرنی ہے۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ میری کامیابی کی دعا کریں۔

آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! جب آپؑ دیکھیں کہ قوم ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی کی طرف جا رہی ہے تو اس وقت آپؑ ان کے دشمن بن جانا، کیونکہ ہدایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگی اور گمراہی شیطان کی طرف سے ہوگی۔

اے علیؑ! تحقیق ہدایت یہ ہے کہ بغیر ہوا و ہوس کے حکم خدا کی اتباع کی جائے، اور آپؑ کا ایسی قوم سے واسطہ پڑے گا جو قرآن کی تاویل کریں گے اور محکمات کو چھوڑ کر شبہات کی طرف جائیں گے اور ان کو اخذ کریں گے۔ شراب اور نبیذ کو حلال قرار دیں گے اور زکوٰۃ کو جرمانے اور رشوت کو ہدیہ قرار دیں گے۔ میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! جب وہ لوگ اس طرح کریں گے تو کیا وہ اہل بدعت ہوں گے یا اہل فتنہ؟

آپؐ نے فرمایا: وہ اہل فتنہ ہوں گے اور اس فتنہ کو عام کریں گے، یہاں تک کہ ان کا عدل سے سامنا ہوگا۔ میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا وہ عدل ہماری طرف سے ہوگا؟

ہمارے غیر کی طرف سے؟ آپؑ نے فرمایا: نہیں، بلکہ وہ عدل ہماری طرف سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہی ذریعے ابتدا کی ہے اور ہم پر ہی اختتام کرے گا اور ان لوگوں کے شرک کے بعد ہمارے ہی ذریعے سے ان کے دلوں کو دوبارہ اللہ تعالیٰ ملائے گا اور فتنوں کے بعد ان کے دلوں میں ہمارے ذریعے دوبارہ الفت پیدا کرے گا۔

میں نے عرض کیا: تمام حمد ہے اس اللہ کے لیے اس کے اس فضل و نعمت پر جو اس نے ہمیں عطا فرمائیں ہیں۔

علیؑ کے شیعوں کے معاملے کو خدا میرے سپرد کر دے گا

(وعنه) عن شيخه عن والده (رض) قال: أخبرني ابو عبدالله محمد ابن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله قال: حدثنا محمد بن الحسين بن محمد بن عامر عن المعلى بن محمد البصري عن محمد بن جمهور القمي قال: حدثنا ابوعلى الحسن بن محبوب قال:سمعت ابا محمد الرائبي رواه عن ابى الورد قال: سمعت اباجعفر محمد ابن على الباقر عليهما السلام يقول: اذا كان يوم القيامة جمع الله الناس فى صعيد واحد من الأولين والآخرين عراة حفاة، فيوقفون على طريق المحشر حتى يعرقوا عرقا شديدا وتشتد أنفاسهم، فيمكثون بذلك ماشاء الله، وذلك قوله ﴿ولا تسمع الا همسا﴾ ثم قال: ينادى مناد من تلقاء العرش اين النبى الأمي؟ قال: فيقول الناس قد اسمعت. كلافسم باسمه، فقال: فينادى اين نبى الرحمة محمد بن عبدالله؟ قال: فيقوم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فيتقدم امام الناس كلهم حتى ينتهى الى حوض طوله ما بين أيلة وصنعاء فيقف عليه ثم ينادى بصاحبكم فيقوم امام الناس ويقف معه، ثم يؤذن

للناس فیمرون، قال ابوجعفرؑ: فبین وارد یومئذ وبین مصروف، واذا رأی رسول اللّٰه صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم من یصرف عنه من محبینا اهل البیت بکی وقال: یارب شیعة علی یارب شیعة علی، قال: فیبعث اللّٰه علیه ملکا فیقول له ما یبکیك یامحمد؟ قال: فیقول وکیف لا ابکی لاناس من شیعة أخی علی بن ابی طالب أراهم قد صرفوا تلقاء أصحاب النار ومنعوا من ورود حوضی، قال: فیقول اللّٰه عزوجل یامحمد قد وهبتهم لك وصفحت لك عن ذنوبهم، وألحقتهم بك وبمن کانوا یتولون من ذُریتك، وجعلتهم فی زمرتك، وأوردتهم حوضك، وقبلت شفاعتك فیهم وأکرمتك بذلك۔ ثم قال ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین علیهما السلام: فکم من باك یومئذ وباکیة ینادون: یامحمداه اذا رأوا ذٰلك۔ قال: فلا یبقی احد یومئذ کان یتولانا ویحبنا الا کان فی حزبنا ومعنا وورد حوضنا۔

(بحذفِ اسناد) ابوعلی الحسن بن محبوب نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابومحمد الواحمی سے سنا ہے اور انھوں نے ابوالورد سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابوجعفر محمد ابن علی الباقر علیہما السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اوّلین و آخرین کے تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا۔ وہ تمام لوگ میدانِ محشر میں کھڑے ہوں گے۔ یہاں تک کہ ہر ایک کے جسم سے بہت زیادہ پسینہ بہہ جائے گا اور ان کے نفوس تنگ ہو جائیں گے۔ اور وہ اس میدانِ محشر میں کھڑے رہیں گے، جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا اور اس کی طرف خدا کے اس فرمان کا اشارہ ہے:

ولا تسمع الا همسا

"یعنی اس دن بہت آہستہ آواز بھی سنی جائے گی"۔

پھر عرش کی جانب سے منادی کی ندا آئے گی۔ وہ نبی جو امّی ہے وہ کہاں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: لوگ کہہ رہے ہوں گے: اے ہمارے اللہ! ہم نے سن لیا ہے۔ اے

میرے اللہ! آپ اس نبی کا نام لے کر پکاریں گے۔

آپ نے فرمایا: پھر آواز قدرت آئے گی: وہ نبی جو کائنات کے لیے رحمت بن کر آیا ہے جو محمد بن عبداللہؐ ہیں وہ کہاں ہیں؟ حضرت رسولؐ خدا کھڑے ہو جائیں گے۔ آپؐ تمام لوگوں سے آگے آگے ہوں گے یہاں تک کہ آپؐ حوض پر تشریف فرما ہوں گے کہ جس حوض کی لمبائی ایلہ اور صفا کے درمیان میں ہوگی۔ آپؐ اس پر کھڑے ہوں گے۔ پھر آپؐ لوگوں کو ندا دیں گے۔ پس لوگ آپؐ کے سامنے کھڑے ہوں گے اور آپؐ اس مقام پر تشریف فرما ہوں گے اور آپؐ کے سامنے لوگوں کو گزرنے کا حکم دیا جائے گا اور آپؐ ان لوگوں میں ان کو بھی دیکھیں گے جو حوض پر وارد ہوں گے اور ان کو بھی دیکھیں گے جن کو حوض سے واپس پلٹایا جائے گا۔

جب رسولؐ خدا اہل بیتؑ کے محبوں میں سے بعض کو واپس جاتے ہوئے دیکھیں گے تو آپؐ گریہ فرمائیں گے اور بارگاہِ خدا میں عرض کریں گے: اے میرے رب! یہ علیؑ کے شیعہ ہیں۔ اے میرے رب! یہ علیؑ کے شیعہ ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ آپؐ پر مبعوث فرمائے گا اور وہ عرض کرے گا: اے محمدؐ! آپؐ گریہ کیوں کر رہے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: حضرت رسولؐ خدا فرمائیں گے: میں کیوں گریہ نہ کروں ان لوگوں کے لیے جو میرے بھائی علی ابن ابی طالبؑ کے شیعہ ہیں۔ میرے حوض سے اصحابِ جہنم کے ساتھ ان کو بھی ہٹایا جا رہا ہے اور ان کو میرے حوض پر آنے سے روکا جا رہا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمدؐ! میں علیؑ کے شیعوں کو آپؐ کے سپرد کرتا ہوں اور آپؐ کی خوشی کی خاطر ان کے گناہوں کو معاف کرتا ہوں اور میں ان کو آپؐ کے ساتھ اور آپؐ کی آلؑ میں سے جن کے ساتھ یہ محبت کرتے ہیں ملحق کرتا ہوں اور میں ان کو آپؐ کے گروہ میں قرار دیتا ہوں اور میں ان کو آپؐ کے حوض پر وارد کرتا ہوں اور ان کے بارے میں آپؐ کی شفاعت کو قبول کرتا ہوں اور آپؐ کے وسیلہ سے ان کو عزت اور کرامت عطا کرتا ہوں۔

پھر حضرت ابو جعفر محمد بن علی بن حسین علیہم السلام نے فرمایا: قیامت کے دن بہت زیادہ رونے والے اور رونے والیاں بغیر آواز سے پکاریں گے جب وہ آپؐ کو یوں دیکھیں گے تو آپ کو شفاعت کے لیے پکاریں گے۔

آپؑ نے فرمایا: قیامت کے دن کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہوگا جو ہم سے محبت رکھتا ہوگا اور

ہماری ولایت کا اقرار کرتا ہوگا وہ ہماری جماعت اور گروہ میں ہوگا اور وہ ہمارے ساتھ ہمارے حوض پر وارد ہوگا۔

تم میں سے سب سے اچھے لوگ سخی ہیں

(وعنه) عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمه الله قال: حدثنا ابوعلى محمد بن همام الاسكافي قال: حدثنا عبدالله بن العلاء قال: حدثنا ابوسعيد الأدمى قال: حدثنى عمر بن عبدالعزيز المعروف برجل عن جميل بن دراج عن ابى عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: خياركم سمحاؤكم وشراركم بخلاؤكم، ومن صالح الأعمال البر بالاخوان والسعى فى حوائجهم، وفى ذلك مرغمة للشيطان وتزحزح عن النيران ودخول الجنان. ياجميل اخبر بهذا الحديث غرر أصحابك، قلت: من غرر اصحابى؟ قال: هم البارون بالاخوان فى العسر واليسر، ثم قال: أما ان صاحب الكثير يهون عليه ذلك، وقد مدح الله صاحب القليل فقال: ﴿ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة ومن يوق شح نفسه فأولئك هم المفلحون﴾۔

(بحذف اسناد) جناب جمیل بن دراج نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو تم میں سے سخی ہیں اور تم میں سے بدتر اور شریر تر وہ لوگ ہیں جو تم میں سے بخیل ہیں اور جو شخص اپنے بھائیوں (یعنی مومن بھائیوں) کے ساتھ نیک اعمال انجام دے اور نیکی کرے گا اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرے گا وہ شخص شیطان کو ذلیل کرنے والا ہے۔ جہنم کی آگ سے دور رہنے والا ہے اور جنت میں داخل ہونے والا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اے جمیل! اس حدیث کو اپنے مخصوص ساتھیوں تک پہنچا دو۔

میں نے عرض کیا: اے میرے مولاؑ! وہ مخصوص نیک ساتھی کون ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: وہ نیک لوگ ہیں جو اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کرتے ہیں خواہ وہ تنگی میں ہوں یا وسعت میں ہوں (یعنی دونوں صورتوں میں اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کرتے ہیں)۔

پھر آپؑ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! وہ شخص جو صاحبِ وسعت ہے اور اس کے پاس زیادہ مال ہے اس کے لیے یہ کام بہت آسان ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی بھی تعریف فرمائی ہے جو تھوڑے مال کے ہوتے ہوئے بھی یہ نیکی کرتا ہے۔

پس اس نے ارشاد فرمایا ہے:

"اگرچہ وہ اپنے اوپر تنگی کو پاتے ہیں لیکن پھر بھی وہ اپنے نفس پر دوسرے کو ترجیح دیتے ہیں اور جو لوگ اپنے نفس کو حرص اور لالچ سے بچالیں تو وہ یہی لوگ ہیں جو کامیابی پانے والے ہیں"۔ (سورۂ حشر، آیت ۹)

لقمانؑ کا اپنے بیٹے کو نصیحت کرنا

(وعنه) عن شيخه (رض) عن الشيخ السعيد الوالد رضى الله عنه قال: أخبرني محمد بن محمد قال: أخبرني جعفر بن محمد بن قولويه قال: حدثني الحسين بن محمد بن عامر عن القاسم بن محمد الاصفهاني عن سليمان بن داود المنقرى عن حماد بن عيسٰى عن ابى عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: كان فيما وعظ لقمان ابنه قال له: يابنى اجعل فى ايامك ولياليك وساعاتك نصيبا لك فى طلب العلم، فانك لن تجد لك تضييعاً مثل تركه۔

(بحذفِ اسناد) حماد بن عیسٰی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی: اے میرے بیٹے! اپنے دنوں، راتوں اور ہر ساعت میں علم حاصل کرو۔ کیونکہ تو اس علم کے ترکہ کی مثل کسی دوسرے ترکہ کو نہیں پائے گا۔

رسولؐ خدا اور علیؑ دونوں عدالت میں مساوی ہیں

(وعنه) عن شيخه شيخ المفيد ابى على الحسن بن محمد الطوسى عن الشيخ السعيد الوالد رضى الله عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى ابوعلى الحسن بن عبدالله القطان قال: حدثنا ابوعمر و عثمان بن احمد المعروف بابن السماك قال: حدثنا ابوبكر احمد بن محمد بن صالح التمار قال: حدثنا محمد بن مسلم الرازى قال: حدثنا عبدالله بن رجاء قال: حدثنا اسرائيل عن ابى اسحاق عن حبشى بن جنادة قال: كنت جالسا عند ابى بكر فأتاه رجل فقال: ياخليفة رسولؐ الله ان رسولؐ الله وعدنى ان يحثو لى ثلاث حثيات من تمر، فقال ابوبكر: ادعوا لى علياً، فجاء ه علىؑ فقال ابوبكر: يا ابا الحسن ان هذا يذكر ان رسولؐ الله وعده أن يحثو له ثلاث حثيات من تمر فاحثها له، فحثا له ثلاث حثيات من تمر فقال ابوبكر: عدوها فوجدوا فى كل حثية ستين تمرة، فقال ابوبكر: صدق رسولؐ الله، سمعته ليلة الهجرة ونحن خارجون من مكة الى المدينة يقول: يا ابابكر كفى وكف على فى العدل سواء۔

(بحذف اسناد) حبشی بن جنادہ نے بیان کیا ہے کہ مَیں ابوبکر خلیفہ اوّل کے پاس موجود تھا کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہا: اے رسولؐ خدا کے خلیفہ! رسولؐ خدا نے اپنی زندگی میں میرے ساتھ تین ہتھیلی بھر (یعنی دونوں ہاتھوں کو ملا کر جو ظرف بنایا جاتا ہے) کھجوریں دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔

ابوبکر نے کہا: میرے پاس علیؑ کو بلایا جائے۔ علی ابن ابی طالبؑ اس کے پاس تشریف لے آئے۔ ابوبکر نے عرض کیا: اے ابوالحسنؑ! یہ شخص دعویٰ کرتا ہے کہ رسولؐ خدا نے میرے ساتھ تین مٹھی بھر کھجوروں کا وعدہ فرمایا تھا۔ پس آپؑ اس کو یہ مقدار کھجوریں عطا فرمائیں۔ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے اس کے لیے تین مٹھی بھر کھجوریں عطا فرمائیں۔

جناب ابوبکر بیان کرتے ہیں: ان میں سے ہر مٹھی (مٹھی) کو شمار کیا گیا تو ہر ایک کی کھجوریں ساٹھ (۶۰) ہوئیں (یعنی کل ۱۸۰ کھجوریں ہوئیں)۔ ابوبکرؓ فوراً بول اُٹھے اور کہا: رسولؐ خدا نے سچ فرمایا تھا۔ میں نے خود ہجرت کی رات جب ہم مکہ سے مدینہ کی طرف نکل رہے تھے تو اس وقت آپؐ نے فرمایا: اے ابوبکرؓ! میرا ہاتھ اور علیؑ کا ہاتھ عدالت میں برابر ہے۔

علیؑ سے محبت کرو

(وعنه) عن شيخه الشيخ المفيد ابى على الحسن بن محمد الطوسى (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى ابو على الحسن بن عبدالله القطان قال: حدثنا ابوعمر و عثمان بن احمد بن السماك قال: حدثنا احمد بن الحسين قال: حدثنا ابراهيم بن محمد بن بسام على على بن الحكم عن ليث بن سعد عن ابى سعيد الخدرى قال: قال رسولؐ الله: احبوا علياً فان لحمه من لحمى ودمه من دمى، لعن الله اقواماً من اُمتى ضيعوا فيه عهدى ونسوا فيه وصيتى، ما لهم عند الله من خلاق۔

(بحذف اسناد) ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: اے لوگو! علی ابن ابی طالبؑ سے محبت کرو، کیونکہ ان کا گوشت میرا گوشت ہے، ان کا خون میرا خون ہے۔ اللہ تعالیٰ لعنت کرے میری امت میں سے ان لوگوں پر جو علیؑ کے بارے میں میرے عہد کو ضائع کر دیں اور اس کے بارے میں میری وصیّت کو بھول جائیں۔ ایسے لوگوں کے لیے خدا ﷻ کے نزدیک کوئی اجر و ثواب نہیں ہے۔

کوثر سے کیا مراد ہے؟

(وعنه) عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا محمد بن اسماعيل قال: حدثنا محمد بن الصلت قال: حدثنا ابوكدينه عن عطاء عن سعيد بن جبير عن عبدالله بن العباس قال: لما نزلت

علی رسولؐ اللّٰہ: ﴿انا اعطیناك الکوثر﴾ قال له علی بن ابی طالب: ما هو الکوثر یارسولؐ اللّٰہ؟ قال: نهر اکرمنی اللّٰہ به، قال علیؑ: ان هذا النهر شریف فانعته لنا یارسولؐ اللّٰہ، قال: نعم یاعلی الکوثر نهر تجری تحت عرش اللّٰہ تعالٰی ماؤه اشد بیاضا من اللبن وأحلی من العسل وألین من الزبد، حصاه الزبرجد والیاقوت والمرجان، حشیشه الزعفران، ترابه المسك الأزفر، قواعده تحت عرش اللّٰہ عزوجل، ثم ضرب رسولؐ اللّٰہ یده علی جنب امیرالمؤمنینؑ وقال: یاعلی ان هذا النهر لی ولك ولمحبیك من بعدی۔

(بحذف اسناد) عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں: جب جناب رسولؐ خدا پر سورہ انا اعطیناك الکوثر نازل ہوئی تو علیؑ ابن ابی طالبؑ نے آپؐ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: یارسولؐ اللہ! یہ کوثر کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مجھے عزت وکرامت عطا فرمائی ہے۔

علیؑ نے عرض کیا: یہ نہر شریف ہے کہ جس کے ذریعے آپؐ کو اللہ نے شرافت وکرامت عطا فرمائی ہے اس کے اوصاف ہمارے سامنے بیان فرمائیں۔

آپؐ نے فرمایا: ہاں! یا علیؑ۔

کوثر وہ نہر ہے جو عرشِ خدا کے نیچے سے جاری ہوئی ہے کہ جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ ملائم ہے، جس کے سنگریزے زبرجد، یاقوت اور مرجان کے ہیں اور اس کے کناروں پر اُگنے والی گھاس زعفران کی ہے اور اس کی مٹی تروتازہ مشک کی ہے اور اس کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے ہے۔ پھر حضرت رسولؐ خدا نے امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کے پہلو پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے علیؑ! تحقیق یہ نہر میرے، آپؐ کے لیے اور میرے بعد آپؐ کے ساتھ محبت کرنے والوں کے لیے ہے۔

عبداللہ بن خلیفہ طائی کی جنگِ بصرہ کے راستہ میں ملاقات

(وعنه) عن شیخه ابی علی الحسن بن محمد الطوسی رحمہ اللہ

عن الشيخ السعيد الوالد (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن على بن محمد الكاتب قال: أخبرنى الحسن بن على بن عبدالكريم الزعفرانى قال: حدثنا ابواسحاق ابراهيم بن محمد الثقفى قال: أخبرنا اسماعيل بن ابان قال: حدثنا عمرو بن شمر قال: سمعت جابر بن يزيد الجعفى يقول: سمعت اباجعفر محمد بن علىؑ يقول: حدثنى ابى عن جدى عليهما السلام قال: لما توجه امير المؤمنينؑ من المدينة الى الناكثين بالبصرة نزل بالربذة، فلما ارتحل منهما لقيه عبدالله بن خليفة الطائى وقد نزل بمنزل يقال له (فايد) فقربه اميرالمؤمنينؑ فقال له عبدالله الحمد لله الذى رد الحق الى أهله ووضعه فى موضعه كره ذلك قوم او استبشروا به، فقد والله كرهوا محمداً ونابذوه وقاتلوه فرد الله كيدهم فى نحورهم وجعل دائرة السوء عليهم، والله لنجاهدن معك فى كل موطن حفظاً لرسول الله (ص)۔

فرحب به أميرالمؤمنينؑ وأجلسه الى جنبه وكان له حبيبا ووليا يسائله عن الناس الى ان سأله عن ابى موسٰى الأشعرى فقال والله ما انا واثق به وما آمن عليك خلافه ان وجد مساعداً على ذلك، فقال اميرالمؤمنينؑ: ما كان عندى مؤتمناً ولا ناصحاً، ولقد كان الذين تقدمونى استولوا على مودته وولوه وسلطوه بالأمر على الناس، ولقد اردت عزله فسألنى الاشتر فيه ان اقره فأقررته على كره منى له، وعملت على صرفه من بعد۔ قال: فهو مع عبدالله فى هذه ونحوه اذ اقبل سواد كثير من قبل جبال طى، فقال امير المؤمنينؑ انظروا ما هذا؟ وذهبت الخيل تركض فلم تلبث ان رجعت

فقيل: هذه طی قدجاء تك تسوق الغنم والابل والخيل، فمنهم من جاء ك بهداياه وكرامته ومنهم من يريد النفور معك الى عدوك، فقال اميرالمؤمنين جزى اللّٰه طيا خيراً ﴿وفضل اللّٰه المجاهدين على القاعدين اجرا عظيما﴾ فلما انتهوا اليه سلموا عليه، قال عبداللّٰه بن خليفة: فسرنی واللّٰه ما رأيت من جماعتهم وحسن هيئتهم، وتكلموا فأقروا واللّٰه بعينى ما رأيت خطيباً ابلغ من خطيبهم، وقام عدی بن حمير الطائی فحمد اللّٰه واثنى عليه ثم قال: اما بعد فانی كنت اسلمت على عهد رسولؐ اللّٰه، وأديت الزكاة على عهده، وقاتلت اهل الردة من بعده، اردت بذلك ما عند اللّٰه وعلى اللّٰه ثواب من احسن واتقى، وقد بلغنا ان رجالا من أهل مكة نكثوا بيعتك وخالفوا عليك ظالمين فأتينا لنصرك بالحق، فنحن بين يدك فمرنا بما احببت، ثم انشأ يقول:

بحق نصرنا اللّٰه من قبل ذا
وانت بحق جئتنا فستنصر
سنكفيك دون الناس طراً بنصرنا
وانت به من سائر الناس اجدر

فقال اميرالمؤمنينؑ: جزاكم اللّٰه من حق عن الاسلام وعن اهله خيراً، فقد اسلمتم طائعين وقتلتم المرتدين ونويتم نصر المسلمين۔

وقام سعيد بن عبيد البختری من بنی بختر فقال: يااميرالمؤمنينؑ انّ من الناس من يقدر أن يعبر بلسانه عما فی قلبه ومنهم من لا يقدر ان يبين ما يجد فی نفسه بلسانه، فان تكلم ذٰلك شق عليه وان سكت عما فی قلبه برح به الهم والبرم، وانی واللّٰه ما كل ما فی نفسی اقدر ان اؤديه

اليك بلسانى، ولكن والله لأجهدن على ان ابين لك والله ولى التوفيق، اما أنا فانى ناصح لك فى السر والعلانية، ومقاتل معك الاعداء فى كل موطن، وارى لك من الحق مالم اكن اراه لمن كان قبلك ولا لأحد اليوم من اهل زمانك لفضيلتك فى الاسلام وقرابتك من الرسول، ولن افارقك ابدا حتىٰ تظفر او أموت بين يديك. قال له أميرالمؤمنينؑ: يرحمك الله، فقد أدى لسانك ما يكن ضميرك لنا، ونسأل الله ان يرزقك العافية ويثيبك الجنة.

وتكلم نفر منهم فما حفظت غير كلام هذين الرجلين، ثم ارتحل أمير المؤمنينؑ واتبعه منهم ستمائة رجل حتىٰ نزل ذاقان، فنزلها ألف وثلاثمائة رجل.

(بحذفِ اسناد) جابر بن یزید جعفیؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوجعفر محمد بن علی علیہما السلام سے سنا ہے کہ میرے والد نے میرے دادا سے نقل کیا ہے: جب امیرالمومنینؑ مدینہ سے بصرہ کے ناکثین (یعنی طلحہ اور زبیر وغیرہ جنہوں نے بیعت کرنے کے بعد بیعت کو توڑ دیا تھا) کی طرف روانہ ہوئے تو آپؑ نے مقام ربذہ پر قیام فرمایا۔ جب وہاں سے آپؑ نے کوچ فرمایا تو آپؑ کی ملاقات عبداللہ بن خلیفہ الطائی سے ہوئی، اور آپؑ نے مقام ربذہ پر دوبارہ نزول فرمایا۔

امیرالمومنینؑ نے اپنے قریب بلایا۔ عبداللہ نے آپؑ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ تمام حمد ہے اس ذات کے لیے کہ جس نے حق کو اپنے حقیقی مستحق کی طرف پلٹایا ہے اور اس کو اپنے حقیقی محل پر قرار دیا ہے اور ایک قوم اس کو پسند نہیں کرتی اور دوسری اس سے خوش ہو رہی ہے۔

خدا کی قسم، ان لوگوں نے حضرت محمدؐ کو کبھی پسند نہیں کیا تھا ان کے مقابلے میں بھی آئے اور ان کے خلاف جنگ کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے فتنوں اور مکاریوں کو خود ان کی طرف ہی پلٹا دیا اور ان کے بُرے ارادوں کو ان پر مسلط کر دیا۔

خدا کی قسم، ہم ہر مقام پر آپؑ کے ساتھ مل کر آپؑ کے دشمن کے خلاف جہاد کریں گے

تا کہ رسولؐ خدا کے حکم کی حفاظت کر سکیں۔

امیر المومنینؑ نے اس کے حق میں مرحبا فرمایا اور اس کو اپنے پہلو میں جگہ دی۔ وہ آپؑ سے دوستی و محبت رکھتا تھا۔ اس نے آپؑ سے مختلف لوگوں کے بارے میں سوال کرنا شروع کر دیے۔ سوال کرتے کرتے ابوموسیٰ اشعری کے بارے میں سوال کیا اور عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! خدا کی قسم، میں اس شخص کے بارے میں مطمئن نہیں ہوں اور اس شخص کی آپؑ سے مخالفت کرنے پر میں امن میں نہیں ہوں، اگر اس کو موقعہ مل گیا تو وہ آپؑ کی مخالفت کرے گا۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے عبداللہ! میں بھی اس پر مطمئن نہیں ہوں اور میں اس کو اپنے لیے ناصح نہیں قرار دیتا! حالانکہ ان لوگوں نے اس کو مقدم کر رکھا ہے اور اس کی محبت پر سارے جمع ہیں اور اس کی پیروی کرتے ہیں اور انھوں نے اس کو لوگوں کے معاملہ پر مسلط کر رکھا ہے۔ اگرچہ میں اس کو معزول کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ مالک اشتر نے مجھ سے سوال کیا ہے۔ اگر میں نے اس (ابوموسیٰ اشعری) کو مقرر کیا ہے تو اس کو مقرر رکھنا میری مجبوری ہے۔ میں اس کو پسند نہیں کرتا اور اس کے بعد میں اس کو معزول کر دوں گا۔

راوی بیان کرتا ہے: آپؑ اس کے ساتھ ہی تھے کہ طی کی پہاڑیوں کی جانب سے آپ کی طرف ایک بہت بڑی سیاہی بڑھتی ہوئی نظر آئی اور اس کا رخ آپ کی طرف تھا۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: تم دیکھو یہ کیا ہے؟ یہ گھوڑے آ رہے ہیں اور ان پر سوار موجود ہیں جو ہماری طرف آ رہے ہیں۔ عرض کیا گیا: امیر المومنینؑ! یہ قبیلہ بنی طی والے لوگ ہیں جو آپؑ کی خدمتِ اقدس میں آ رہے ہیں وہ اپنے ساتھ اونٹ، گھوڑے اور بکریاں لے کر آ رہے ہیں۔ ان میں سے کچھ آپؑ کے لیے ہدیہ لے کر آ رہے ہیں، جس کے لیے وہ آپؑ کی کرامت و عزت کا اظہار کرنا چاہتے ہیں اور کچھ ان میں سے ایسے ہیں جو آپؑ کے ساتھ آپؑ کے دشمن سے مقابلہ کرنے کے لیے کوچ کریں گے۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: خداوند تعالیٰ بنی طی کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو ان پر فضیلت دی ہے جو راہ خدا میں جہاد نہیں کرتے اور ان کو اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ جب وہ سارے لوگ آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھوں نے آپؑ پر سلام کیا اور آپ نے بھی ان کے سلام کا جواب دیا۔ عبداللہ بن خلیفہ نے کہا: خدا کی قسم،

مجھے بہت بڑی خوشی ہوئی ہے۔ میں نے تم جیسی جماعت نہیں دیکھی جس کی معصیت تم سے زیادہ ہو، پس اس کو بیان کرو۔ خدا کی قسم، میری نظر میں تم سے زیادہ کوئی خطیب بلیغ نہیں ہے۔

عدی بن حمیر طائی کھڑا ہوا اور اس نے اللہ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد کہا: میں رسولؐ خدا کے زمانہ سے اسلام کو قبول کر چکا ہوں اور آپؐ کے زمانے میں زکوٰۃ ادا کرتا رہا ہوں اور آپؑ کے بعد بدعت کے خلاف جنگ کروں گا اور میں اس جہاد کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو اجر وثواب ہے اس کا ارادہ رکھتا ہوں اور میں اس سے تقویٰ اختیار کرتا ہوں اور ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ اہلِ مکہ میں سے کچھ لوگوں نے آپؑ کی بیعت کو توڑ دیا ہے اور ان ظالموں نے آپؑ کی مخالفت کی ہے۔ ہم لوگ آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں تاکہ حق پر آپؑ کی مدد کر سکیں۔ ہم لوگ آپؑ کی خدمت میں حاضر ہیں۔ آپؑ جو چاہتے ہیں وہ حکم فرمائیں اور پھر اس نے یہ اشعار پڑھے:

بحق نصرنا اللّٰہ من قبل ذا
وانت بحق جئتنا فستنصر

”ہم نے اس سے پہلے بھی حق کے ذریعے اللہ کی مدد کی ہے اور اب آپ حق کے ساتھ ہیں۔ پس ہم آپ کی خدمت میں آئے ہیں تاکہ آپ کی مدد کر سکیں“۔

سنكفيك دون الناس طراً بنصرنا
وانت بحق سائر الناس اجدر

”آپ کی مدد کے لیے تمام لوگوں کی نسبت ہم ہی آپ کے لیے کافی ہیں اور تمام لوگوں کی نسبت آپ کی مدد کے زیادہ مستحق وسزاوار ہیں“۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو حق کی مدد کرنے پر اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ تم نے اطاعت گذاروں والا اسلام قبول کیا ہے اور مرتد لوگوں کو قتل کرنے والے ہو اور مسلمانوں کی مدد کا تم نے ارادہ کیا ہے۔

اس کے بعد سعید بن عبدالبختری جو بنی بختر قبیلہ سے تھا وہ کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: اے امیر المومنینؑ! لوگوں میں سے کچھ وہ ہیں جو اپنے دل کی آواز زبان سے بیان کر سکتے ہیں

اور کچھ وہ ہیں جو اپنے دل کی آواز کو زبان سے بیان کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ اگر وہ گفتگو کرنا چاہتے ہیں تو ان کے لیے مشکل بن جاتی ہے اور اگر وہ خاموش رہتے ہیں تو جو ان کے دل میں ہوتا ہے وہ ان کے لیے غم کا باعث بن جاتا ہے۔ خدا کی قسم، جو کچھ میرے دل میں ہے مَیں اس کو آپ کے سامنے بیان کرنے کی طاقت اور قدرت نہیں رکھتا لیکن میں اس کو بیان کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ میرا اللہ مجھے اس حق کو کہنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

بہرحال میں علانیہ اور پوشیدہ دونوں طور پر آپؑ کی حمایت کرنے والا ہوں۔ مَیں آپؑ کو حق پر دیکھ رہا ہوں جبکہ آپؑ سے پہلے والے حق پر نہیں تھے اور آج پورے عالمِ اسلام میں آپؑ کی فضیلت کے برابر کوئی فضیلت نہیں ہے اور نہ ہی رسولؐ خدا کے ساتھ آپؑ سے زیادہ کسی کو حقِ قرابت حاصل ہے۔ پس مَیں ہمیشہ آپؑ کے ساتھ رہوں گا، یہاں تک کہ آپؑ کامیاب ہو جائیں یا میں آپؑ کے سامنے درجۂ شہادت پا لوں۔

امیرالمومنینؑ نے اس کے لیے فرمایا: خدا تم پر رحم کرے جو کچھ تمہارے دل میں ہے وہ سب کچھ تم نے بیان کر دیا ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ تمہیں دنیا اور آخرت کی عافیت عطا فرمائے اور تمہیں جنت الفردوس میں قرار فرمائے۔

اس کے بعد اور آدمیوں نے بھی گفتگو کی لیکن میں ان دو کی باتوں کے علاوہ باقی کی گفتگو کو یاد نہ رکھ سکا۔ اس کے بعد امیرالمومنینؑ نے اس مقام سے کوچ فرمایا اور بنی طی میں سے چھ سو آدمیوں نے آپؑ کی اتباع کی، یہاں تک کہ ذاقان کے مقام پر آپؑ نے دوبارہ قیام کیا تو وہاں پر تیرہ سو افراد دوبارہ آ کے لشکر میں شامل ہوئے۔

السابقون السابقون سے مراد کون ہیں؟

(وعنه) عن شيخه المفيد ابى على الحسن بن محمد عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابونصر محمد بن الحسين المقرئ قال: حدثنا عمر بن محمد الوراق قال: حدثنا على بن عباس البجلى قال: حدثنا حميد بن زياد قال: حدثنا محمد بن نسيم الوراق قال: حدثنا ابونعيم الفضل بن دكين قال: حدثنا مقاتل بن

سليمان عن الضحاك بن مزاحم عن ابن عباس قال: سألت رسولؐ الله عن قول الله عزوجل ﴿والسابقون السابقون اولئك المقربون فى جنات النعيم﴾ فقال: قال لى جبرئيل ذٰلك على وشيعته هم السابقون الى الجنة المقربون من الله بكرامته لهم۔

(بحذفِ اسناد) ابن عباسؓ فرماتے ہیں: میں نے حضرت رسولؐ خدا سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں سوال کیا: یارسولؐ اللہ!

و السابقون السابقون اولئك المقربون فى جنات النعيم

''لوگ جو سبقت کرنے والوں میں سے سبقت کرنے والے ہیں یہی خدا کے مقرب بندے ہیں اور یہی جنت نعیم میں ہوں گے''۔

یہ کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: مجھے جبرئیلؑ نے بتایا ہے کہ ان سے مراد علی ابن ابی طالبؑ اور ان کے شیعہ ہیں۔ یہی لوگ جنت میں سب سے پہلے جانے والے ہیں۔ اور ان لوگوں کو ہی اللہ تعالیٰ جنت میں اپنی نعمتوں کی سی کرامت وعزت بخشے گا اور ان کو اپنا مقرب قرار دے گا۔

وہ لوگ جن کے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کیا جائے گا

(وعنه) عن شيخه عن والده (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى ابوغالب احمد بن محمد الزرارى قال: أخبرنى عمى ابوالحسن على بن سليمان بن الجهم قال: حدثنا ابو عبدالله محمد بن خالد الطيالسى قال: حدثنا العلاء بن رزين عن محمد بن مسلم الثقفى قال: سألت اباجعفر محمد بن على عليهما السلام عن قول الله عزوجل: ﴿فأولئك يبدل الله سيئاتهم حسنات وكان الله غفورا رحيما﴾ فقال: يؤتى بالمؤمن المذنب يوم القيامة حتٰى يقام بموقف الحساب، فيكون الله تعالٰى هو الذى

يتولى حسابه لا يطلع على حسابه احدا من الناس، فيعرفه ذنوبه حتى اذا اقر بسيئاته قال الله عزوجل لملائكته: بدلوها حسنات واظهروها للناس، فيقول الناس حينئذ ما كان لهذا العبد سيئة واحدة، ثم يأمر الله به الى الجنة، فهذا تأويل الاية، وهي في المذنبين من شيعتنا خاصة۔

(بحذف اسناد) محمد بن مسلم ثقفی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی علیہما السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا، جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فاولئك يبدل الله سيئاتهم حسنات وكان الله غفورا رحيما

''وہ لوگ جن کی بُرائیوں کو اللہ نیکیوں میں تبدیل کر دے گا اور اللہ بہت بخشنے اور رحم کرنے والا ہے''۔

ان سے مراد کون لوگ ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک مومن گناہ گار کو لایا جائے گا اور اسے حساب کے مقام پر کھڑا کیا جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ اس کا حساب لے گا کسی اور کو ان کے حساب پر وہ مطلع نہیں کرے گا۔ پس وہ اس کے گناہوں کو جانتا ہے اور وہ مرد مومن اس ذات کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کرے گا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرمائے گا اس کی برائیوں کو نیکیوں سے تبدیل کر دو۔ ملائکہ اس کی برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر کے اس کی نیکیوں کو لوگوں کے سامنے ظاہر کریں گے۔ اس وقت لوگ کہیں گے: اس بندے کے نامۂ اعمال میں ایک بھی برائی نہیں ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں جانے کا حکم عطا فرمائے گا۔ پس اس آیت کی یہ تاویل وتفسیر ہے اور یہ ہمارے شیعہ جو گناہگار ہیں ان کے لیے خاص ہے۔

چار چیزوں سے ایمان کامل ہوتا ہے

(وعنه) عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال: اخبرنا محمد بن محمد قال: اخبرنا ابو الحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد رحمه الله قال: حدثني ابي قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن عبدالجبار عن الحسن بن محبوب عن ابي

ایوب الخزاز عن ابی حمزۃ الثمالی عن ابی جعفر محمد بن علی الباقرؑ قال: کان أبی علی بن الحسین علیھما السلام یقول: اربع من کن فیہ کمل ایمانہ ومحصت عنہ ذنوبہ ولقی ربہ وھو عنہ راض: من وفی للّٰہ بما جعل علی نفسہ للناس، وصدق لسانہ مع الناس، واستحیی من کل قبیح عنداللّٰہ وعند الناس، وحسن خلقہ مع اھلہ۔

(بحذف اسناد) ابوحمزہ ثمالیؒ نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے، آپؑ فرماتے ہیں کہ میرے والد علی بن حسینؑ نے فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ پائی جاتی ہیں وہ کامل الایمان ہے، اور اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جب وہ قیامت کے دن بارگاہِ خدا میں حاضر ہوگا تو اس حالت میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگا وہ چار چیزیں یہ ہیں:

① جو شخص اللہ کی خوشنودی کی خاطر لوگوں کے خود پر واجب شدہ حقوق پورے کرے۔
② لوگوں کے ساتھ زبان سے سچ بولے۔
③ اور ہر بُرائی نیز مکروہ فعل کے بارے میں اللہ اور لوگوں سے شرم و حیا کرے۔
④ اور اپنے اہل و خاندان کے ساتھ حسنِ سلوک اور اچھے اخلاق سے پیش آئے۔

امام محمد باقرؑ کا اپنے بچوں کو وصیت کرنا

(وعنہ) عن شیخہ عن والدہ رضی اللّٰہ عنھما قال: أخبرنا ابوعبداللّٰہ محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمہ اللہ عن محمد ابن ھمام عن عبداللّٰہ بن العلاء عن الحسن بن محمد بن شمون عن حماد بن عیسٰی عن اسماعیل بن خالد قال: سمعت أبا عبداللّٰہ جعفر بن محمد علیھما السلام یقول: جمعنا ابوجعفرؑ فقال: یابنی ایاکم والتعرض للحقوق، واصبروا علی النوائب، وان دعاکم بعض قومکم الی امر ضررہ علیکم اکثر من نفعہ لکم فلا تجیبوہ۔

(بحذف اسناد) اسماعیل بن خالد نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ہم سب کو جمع فرمایا اور اس کے بعد فرمایا: اے میرے بیٹو! حقوق کو ضائع کرنے سے گریز کرو اور مصائب پر صبر کرنے والے بن جاؤ اور اگر قوم تم کو کسی ایسے کام کی طرف دعوت دیتی ہے کہ جس کا نقصان اس کے نفع سے تمھارے لیے زیادہ ہو تو اس کام پر ان کی دعوت کو قبول نہ کرو۔

رمضان کی فضیلت

(وعنه) عن الشيخ المفيد ابی علی الحسن بن محمد رحمہ اللہ قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبكر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا محمد بن يحيٰى بن سليمان المروزی قال: حدثنا عبيدالله بن محمد العيشی قال: حدثنا حماد بن سلمة عن ايوب عن أبی قلابة عن ابی هريرة قال: قال رسولؐ الله: هذا شهر رمضان شهرٌ مبارك افترض الله صيامه، تفتح فيه ابواب الجنان وتصفد فيه الشياطين وفيه ليلة خير من ألف شهر، فمن حرمها فقد حرم۔ يردد ذٰلك (ص) ثلاث مرات۔

(بحذف اسناد) ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے کہ جس کے روزے اللہ تعالٰی نے واجب قرار دیے ہیں اور جنت کے دروازے اس میں کھول دیے جاتے ہیں۔ شیاطین کو اس ماہ میں قید کر دیا جاتا ہے اور اس ماہ میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو شخص اس ماہ کی حرمت و عزت کا احترام کرے گا اللہ تعالٰی اس کے احترام کو باقی رکھے گا۔ رسولؐ خدا نے یہ کلمات تین دفعہ ارشاد فرمائے:

مصیبت پہلے ہمارے پاس آتی ہے پھر تم لوگوں کے پاس پہنچتی ہے

(وعنه) عن شيخه رحمہ اللہ عن والده (رض) قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبكر محمد بن

عمر الجعابی قال: حدثنا ابو العباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدة قال: حدثنا جعفر بن عبیدالله قال: حدثنا سعدان بن سعید قال: حدثنا سفیان بن ابراهیم العایدی الفامی قال: سمعت جعفر بن محمد علیهما السلام قال: بنا یبدأ البلاء ثم بکم، وبنا یبدأ الرخاء ثم بکم، والذی یحلف به لینتصرن اللّٰه بکم کما انتصر بالحجارة۔

(بحذفِ اسناد) سفیان بن ابراہیم العایدی الفامی نے بیان کیا ہے کہ میں نے جعفر بن محمد علیہما السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مصیبت و آزمائش پہلے ہمارے پاس آتی ہے پھر تمہارے پاس پہنچتی ہے اور نرمی و آسانی بھی پہلے ہمارے پاس آتی ہے، پھر تمہارے پاس جاتی ہے۔ وہ ذات جو اس قابل ہے کہ اس کی قسم اُٹھائی جائے تمہاری ضرور مدد کی جائے گی جیسا کہ پتھروں کے ساتھ خانۂ خدا کی مدد کی جاتی تھی۔

نبی اکرمؐ کی خدمت میں بارش کی التجا کرنا

(وعنه) عن شیخه رحمه الله عن والده (رض) قال: أخبرنا ابو عبداللّٰه محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن بلال المهلبی قال: حدثنا النعمان بن احمد القاضی الواسطی ببغداد قال: وأخبرنا ابراهیم بن عرفه النحوی قال: حدثنا احمد بن رشید بن خیثم الهلالی قال: حدثنا عمی سعید قال: حدثنا مسلم الغلابی قال: جاء أعرابی الی النبیؐ فقال: واللّٰه یارسول اللّٰه لقد أتیناك وما لنا بعیر یأط ولا غنم یغط، ثم أنشأ یقول:

اتیناك یا خیر البریة کلها
لترحمنا مما لقینا من الازل

اتیناك والعذراء تدمی لبانها
وقد شغلت أم البنین عن الطفل

وألقى بكفيه الفتى استكانة
من الجوع ضعفاً ما يمر ولا يحلى

ولا شئ مما يأكل الناس عنه ما
سوى الحنظل العاثى والعلهن الغسل

وليس لنسا الا اليك فرارنا
وأين فرار الناس الا الى الرسل

فقال رسولؐ اللّٰه للصحابة: ان هذا الاعرابى يشكو قلة المطر وقحطا شديدا۔ ثم قام يجر رداءه حتّٰى صعد المنبر، فحمد اللّٰه واثنى عليه، وكان فيما حمده به ان قال: الحمد للّٰه الذى علا فى السماء وكان عاليا، وفى الارض قريبا دانيا اقرب الينا من حبل الوريد، ورفع يديه الى السماء وقال: اللهم اسقنا غيثًا مغيثًا مريئا مريعا غدقا طبقا عاجلا غير وائث نافعا غير ضار، تملاء به الزرع وتنبت الزرع وتحيى الارض بعد موتها۔

فما رديده الى نحره حتّٰى احدق السحاب بالمدينة كالاكليل، والتقت السماء بأرواقها وجاء أهل البطاح يضجون: يارسولؐ اللّٰه الغرق الغرق، فقال رسولؐ اللّٰه: اللهم حوالينا ولا علينا، فانجاب السحاب عن السماء فضحك رسولؐ اللّٰه وقال: للّٰه در أبى طالب لو كان حياً لقرت عيناه من ينشدنا قوله، فقام عمر بن الخطاب فقال: عسٰى أردت يارسولؐ اللّٰه۔

وما حملت من ناقة فوق ظهرها
أبر وأوفى ذمة من محمد

فقال رسولؐ اللّٰه ليس هذا من قول ابى طالب، هذا من قول حسان بن ثابت، فقام على بن ابى طالبؑ وقال: كأنك

اردت یارسولؐ اللہ ۔

وابیض یستقی الغمام بوجهه
ربیع الیتامی عصمة للارامل

تلوذ به الهلاك من آلِ هاشم
فهم عنده فی نعمة وفواضل

کذبتم وبیت اللّٰه یبزی محمد
ولما نماصع دونه ونقاتل

ونسلمه حتی تصرع حوله
ونذهل عن ابنائنا والحلائل

فقال رسولؐ اللّٰه اجل، فقام رجل من بنی کنانة فقال:

لك الحمد والحمد ممن شكر
سقینا بوجه النبی المطر

دعا اللّٰه خالقه دعوة
واشخص منه الیه البصر

فلم یك الا كالقاء الردا
واسرع حتی اتانا الدرر

دفاق الغز الی جم البعاق
اغاث به اللّٰه علیا مضر

فكان كما قاله عمه
ابوطالب ذا رواء غرر

به اللّٰه یسقی صوب انغمام
فهذا العیان و ذاك الخبر

فقال رسولؐ اللّٰه: یاکنانی بواك اللّٰه بكل بیت قلته بیتاً فی الجنة۔

(بحذف اسناد) مسلم غلابی نے بیان کیا ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرمؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! خدا کی قسم، میں آپؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا ہوں حالانکہ ہمارے لیے اب نہ کوئی اونٹ رہا ہے کہ اس پر سواری کر سکیں اور نہ ہی کوئی بکری بچی ہی کہ اسے کھا سکیں، پھر اس نے یہ اشعار پڑھے:

اتیناك یاخیر البریة کلها
لترحمنا مما لقینا من الازل

"اے تمام مخلوق سے بہتر! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں تاکہ آپؐ ہم پر رحم کریں اور اس مصیبت سے نجات دلوائیں جو ہم کو لاحق ہو چکی ہے"۔

اتیناك والعذراء تدمی لبانها
وقد شغلت أم البنین عن الطفل

"میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، درحالانکہ ہماری عورتوں کے دودھ خشک ہو چکے ہیں اور بچوں کی مائیں بچوں سے منہ موڑ چکی ہیں"۔

وألقی بکفیه الفتی استکانة
من الجوع ضعفاً ما یمر ولا یحلی

"اور ہمارے جوان ایسی کیفیت سے دوچار ہو چکے ہیں کہ وہ بھوک کی وجہ سے اتنے کمزور ہو چکے ہیں کہ ان کے لیے زندگی اجیرن ہو چکی ہے اور چلنا اور پھرنا مشکل ہو گیا ہے۔

ولا شیٔ مما یاکل الناس عنه ما
سوی الحنظل العائی والعلهن الغسل

"اور اب ہمارے پاس کھانے اور پینے کے لیے کچھ نہیں بچا سوائے تلخ اجوائن اور گندے پانی کے"۔

ولیس لنسا الا الیك فرارنا
وأین فرار الناس الا الی الرسل

''اور ہم آپؐ کی طرف آ گئے ہیں، اور لوگ انبیاءؑ کو چھوڑ کر کدھر جا سکتے ہیں''۔

پس سید الانبیاءؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: یہ اعرابی، بارش کی قلت اور قحط کی شدت کا شکوہ کر رہا ہے۔ پھر آپؐ اس حالت میں کھڑے ہو گئے کہ آپؐ کی چادر مبارک زمین پر کھینچی جا رہی تھی۔ آپؐ منبر پر تشریف لائے اور یوں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی جیسے وہ حمد کے لائق و سزاوار ہے۔ یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا: تمام حمد ہے اس اللہ کے لیے کہ جو آسمانوں پر بلند ہے اور اس کی بلندی ہے اور زمین پر اس کا قرب ایسا ہے کہ انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ پھر آپؐ نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا اور یوں دُعا گو ہوئے:

اللهم اسقنا غيثًا مغيثًا مرينا مريعا غدقا طبقا عاجلا غير
وائث نافعا غير ضار تملا به الزرع و تنبت الزرع و
تحيى الارض بعد موتها

ابھی رسولؐ خدا نے ہاتھ بھی نیچے نہ کیے تھے کہ پورے مدینہ کو بادوباراں کے طوفان نے گھیر لیا۔ بادل بہت زور سے برسنا شروع ہو گئے اور تمام اہل بطحا چیختے پکارتے رسولؐ خدا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! ہمیں غرق ہونے سے بچائیے۔

رسولؐ خدا نے بارگاہِ خدا میں عرض کیا: اے اللہ! ان بادلوں کو ہمارے لیے رحمت قرار دے اور باعث زحمت نہ بنا۔ آپؐ کی اس دعا کے بعد آسمان سے بادل چھٹ گئے۔ آپؐ مسکرائے اور فرمایا: خدا کی قسم، آج میرے چچا ابو طالبؑ زندہ ہوتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں (یعنی وہ خوش ہو جاتے) پھر آپؐ نے فرمایا: کوئی ہے جو میرے لیے میرے چچا کا شعر پڑھے۔ پس عمر بن خطاب کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! مجھے اُمید ہے کہ آپؐ کا ارادہ اس شعر کے سننے کا ہے۔

وما حملت من ناقة فوق ظهرها
أبر و أوفى ذمة من محمد

''کسی ناقہ نے اپنی پشت پر کسی ایسے شخص کو سوار نہیں کیا جو محمدؐ سے زیادہ نیک اور اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے والا ہو''۔

پس رسولؐ خدا نے فرمایا: یہ شعر میرے چچا ابو طالب کا نہیں ہے یہ تو احسان بن ثابت کا ہے۔ اس کے بعد علیؑ ابن ابی طالبؑ نے آپؐ کی خدمت میں کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! گویا آپؐ کی مراد یہ اشعار ہیں:

وابیض یستقی الغمام بوجهه
ربیع الیتامی عصمة للارامل

''اے سفید اور روشن چہرے والے! جس کے چہرے کی وجہ سے بادل بارش سے سیراب کرتے ہیں جو یتیموں کا سہارا اور بیواؤں کی پناہ گاہ ہے''۔

تلوذ به الهلاك من آلِ هاشم
فهم عنده فی نعمة وفواضل

''آل ہاشم کے کمزور اس کی پناہ حاصل کرتے ہیں اور وہ اس کے نزدیک نعمت اور فضل والے ہیں''۔

كذبتم وبيت اللّٰه يبرى محمد
ولما نماصع دونه ونقاتل

''اللہ کے گھر کی قسم، جو محمدؐ سے بیزاری کرے وہ جھوٹا ہے اور ہم اس کا ہر طرف سے دفاع کریں گے اور اس کے دشمنوں کے خلاف جنگ کریں گے''۔

ونسلمه حتّٰی تصرّع حوله
ونذهل عن ابنائنا والحلائل

''اور پھر اس کی حفاظت کریں گے یہاں تک کہ اس کے اردگرد موجود ہر دشمن کو پچھاڑ دیں گے اور ہم اس کی حفاظت میں اپنی اولاد اور اپنے گھر والوں کا بھی خیال نہیں کریں گے''۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: ہاں! یہی اشعار میری مراد ہیں۔ اس کے بعد بنی کنانہ کا ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے آپؐ کی شان میں چند اشعار پڑھے جو یوں تھے:

لك الحمد والحمد ممن شكر
سقينا بوجه النبی المطر

''تمام حمد و شکر ہے تیرے لیے کہ تو نے نبی کے چہرے کے صدقے میں بارش سے سیراب فرمایا ہے''۔

دعا الله خالقه دعوة
و اشخص منه اليه البصر

''اس نے اپنے خالق کو پکارا اور اس کی طرف اپنی نظر کو بلند کیا''۔

فلم يك الا كالقاء الردا
واسرع حتى اتانا الدرر

دفاق الغزالي جم البعاق
اغاث به الله عليا مضر

فكان كما قاله عمه
ابوطالب ذا رواء غرر

به الله يسقي صوب انغمام
فهذا العيان و ذاك الخبر

پس رسولؐ خدا نے فرمایا: اے کنانی! اللہ تعالیٰ تجھے اس ہر شعر کے بدلے میں جنت الفردوس میں ایک گھر عطا فرمائے۔

مکہ میں عبیداللہ بن عباسؓ کے دو بچوں کا قتل

(وعنه) عن شيخه رحمه الله عن والده (رض) قال: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنا ابوالحسن علي بن محمد الكاتب قال: أخبرنا الحسن بن عبدالكريم الزعفراني قال: حدثنا ابواسحاق ابراهيم بن محمد الثقفي قال: حدثنا جعفر بن محمد الوراق قال: حدثنا عبدالله بن ازرق الشيباني قال: حدثنا ابوالحجاف عن معاوية بن ثعلبة قال: لما استوسق الامر لمعاوية بن ابي سفيان انفذ بسر بن ارطاة الى الحجاز في طلب شيعة أمير المؤمنين،

وكان على مكة عبيدالله بن العباس بن عبدالمطلب، فطلبه فلم يقدر عليه، فأخبر أن له ولدين صبيين فبحث عنهما فوجدهما واخذهما فأخرجهما من الموضع الذى كانا فيه ولهما ذؤابتان، فأمر بلبجهما فذبحا، وبلغ امهما الخبر فكادت نفسها تخرج، ثم انشأت تقول:

ها من احس بنيى اللذين هما
كالدرتين تشظا عنهما الصدف

ها من احس بنيى اللذين هما
سمعى وعينى فقلبى اليوم يختطف

نبئت بسراً وما صدقت ما زعموا
من قولهم ومن الافك الذى اقترفوا

احنى على ودجى طفلى مرهفة
مشحوذة وكذاك الظلم والسرف

من دل والهة عبرا مفجعة
على صبيين فاتا اذ مضى السلف

قال: ثم اجتمع عبيدالله بن عباس من بعد ببسر بن ارطاة عند معاوية فقال معاوية لعبيد الله: اتعرف هذا الشيخ قاتل الصبيين؟ فقال بسر: نعم انا قاتلهما ثمة، فقال عبيدالله: لو ان لى سيفاً، قال بسر: فهاك سيفى، واوما الى سيفه فزبره معاوية وانتهره وقال: انى لك من شيخ ما احمقك تعمد الى رجل قد قتلت ابنيه فتعطيه سيفك، كأنك لا تعرف اكباد بنى هاشم، والله لو دفعته لبدأ بك وثنى بى، فقال عبيدالله: بلى والله كنت ابدأ بك ثم اثني به۔

(بحذفِ اسناد) معاویہ بن ثعلبہ نے روایت بیان کی ہے کہ جب امر خلافت وحکومت

معاویہ بن ابی سفیان کے لیے مستقر اور مضبوط ہو گیا تو اس نے بسر بن ارطاۃ کو حجاز کی طرف روانہ کیا تا کہ وہ علی امیر المومنینؑ کے شیعوں کو تلاش کرے اور ان کو شہید کیا جائے۔ پس یہ مکہ میں پہنچا تو اسے اطلاع ملی کہ یہاں پر عبیداللہ بن عباس بن عبدالمطلب اقامت پذیر ہیں۔ اس نے اپنے سپاہی عبیداللہ کی تلاش کے لیے روانہ کیے، لیکن وہ انھیں نہ پا سکے لیکن ان کو اطلاع ملی کہ عبیداللہ کے دو بچے یہاں موجود ہیں۔ پس اس نے اپنے سپاہیوں کو ان بچوں کی تلاش کے لیے روانہ کیا۔ وہ دونوں بچے ان کو مل گئے اور ان کو گرفتار کر کے لے آئے اور اس نے ان دونوں بچوں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ان دونوں کو قتل کر دیا گیا۔ جب ان کے قتل کی خبر ان کی ماں کو ہوئی تو قریب تھا کہ وہ بی بی ان کے غم میں نڈھال ہو کر اپنی جان دے دیتی۔ اس نے شدتِ غم میں یہ اشعار پڑھے:

ھا من احس بنیی اللذین ھما
کالدرتین تشظا عنھما الصدف

"آگاہ ہو جاؤ جو میرے ان دو بچوں کا درد محسوس کرے کہ جو ایسے دُر تھے کہ جن کو صدف سے نکالا گیا ہے"۔

ھا من احس بنیی اللذین ھما
سمعی وعینی فقلبی الیوم یختطف

"آگاہ ہو جاؤ جو میرے ان دو بچوں کے درد محسوس کرے کہ جن کی وجہ سے میرے کان، آنکھ اور دل آج غم زدہ ہیں"۔

نبئت بسراً وما صدقت ما زعموا
من قولھم ومن الافك الذی اقترفوا

"میری ساری خوشیاں ختم ہو گئی ہیں اور اس گمان کی تصدیق نہیں کرتی۔ یہ قتل وہ گناہ ہے جس کا اُنھوں نے ارتکاب کیا ہے"۔

احنی علی ودجی طفلی مرھفة
مشحوذة وكذاك الظلم والسرف

"مجھ پر ظلم ہوا اور رات کی تاریکی میں میرے دونوں بچوں پر تیز دھار

تلوار چلائی گئی اور ایسے ہی ظلم و زیادتی کی گئی''۔

من دل والهة عبرا مفجعة
علی صبيين فاتا اذ مضی السلف

''جو بھی کسی مصیبت کو بیان کرے گا وہ میرے ان دونوں بچوں پر
زمانے کے گزرنے کے باوجود بھی گریہ کرے گا''۔

راوی بیان کرتا ہے: بعد میں ایک دن عبیداللہ بن عباس اور بسر بن ارطاۃ دونوں معاویہ کے پاس جمع ہوئے۔ معاویہ نے عبیداللہ سے کہا: اے عبیداللہ! آپ اس شخص کو جانتے ہیں؟ یہی آپ کے دو بچوں کا قاتل ہے۔ بسر نے کہا: ہاں میں ان دو بچوں کا قاتل ہوں۔ جناب عبیداللہ نے فرمایا: کاش آج میرے پاس تلوار ہوتی! بسر نے کہا: یہ میری تلوار موجود ہے اور اس نے اپنی تلوار کی طرف اشارہ کیا۔ معاویہ نے اس کو روکا اور جھڑکی دے کر کہا: اے بسر! تو کتنا احمق ہے کہ تو اپنی تلوار اس شخص کو دے رہا ہے کہ جس کے دو بچوں کو تو نے قتل کیا ہے۔ تو نہیں جانتا کہ یہ بنو ہاشم کے بہادروں میں سے ہے۔ خدا کی قسم، اگر تو اس کو تلوار دے دے تو پہلے یہ تجھے قتل کرے گا اور بعد میں میری طرف متوجہ ہوگا۔ پس عبیداللہ نے فرمایا: کیوں نہیں خدا کی قسم، اگر آج میرے پاس تلوار ہوتی تو پہلے میں تیرا کام تمام کرتا پھر اس (یعنی معاویہ) کا قصہ پاک کر دیتا۔

یا علیؑ! آپ سے فقط مومن محبت رکھے گا

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: املا علينا والدی (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبكر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد بن عقدة قال: حدثنا جعفر بن محمد بن مروان قال: حدثنا ابراهيم بن الحكم المسعودی قال: حدثنا الحارث بن الحضيرة عن عمران بن الحصين قال: كنت انا وعمر بن الخطاب جالسين عند النبیؐ وعلی جالس الی جنبه، اذا قرأ رسولؐ الله ﴿امن يجيب المضطر اذا دعاه ويكشف السوء

ویجعلکم خلفاء الارض ء اله مع اللّٰه قلیلًا ما تذکرون﴾
فانتفض علیؑ کانتفاض العصفور، فقال له النبیؐ: ما شأنك
تجزع؟ فقال: وما لی لا اجزع واللّٰه یقول انه یجعلنا خلفاء
الارض، فقال له النبی: لا تجزع واللّٰه لا یحبك الا مؤمن
ولا یبغضك الا منافق۔

(بحذف اسناد) عمران بن حصین نے بیان کیا ہے کہ میں اور عمر بن خطاب دونوں رسولؐ خدا کی خدمت میں موجود تھے اور علیؑ بھی آپؐ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے، جب رسولِ پاکؐ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُكُمْ
خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ (سورہ نمل،
آیت:۶۲)

''بھلا وہ کون ہے کہ جب مضطر اسے پکارے تو وہ دعا قبول کرتا ہے اور مصیبت کو دور کرتا ہے اور تم لوگوں کو زمین پر اپنا خلیفہ بنایا ہے تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے، ہرگز نہیں اس پر بھی تم لوگ بہت کم عبرت حاصل کرتے ہو''۔

علیؑ چڑیا کی طرح پھڑ کنے لگے۔ نبی اکرمؐ نے علیؑ سے فرمایا: اے علیؑ! آپؑ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپؑ نے اس طرح غم کیا ہے۔ آپؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میں کیوں غم نہ کروں جبکہ خداوندِ متعالی فرما رہا ہے کہ ان کو (مضطرین کو) زمین پر میں نے اپنا خلیفہ قرار دیا ہے: نبی اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آپ غم نہ کریں خدا کی قسم آپؑ سے محبت نہیں کرے گا سوائے مومن کے اور آپؑ سے بغض اور دشمنی نہیں رکھے گا سوائے منافق کے۔

ہمارے شیعہ اس اُمت میں سے بہتر ہیں

(وعنه) عن شیخه رحمہ اللہ قال: املا علینا والدی (رض) قال:
أخبرنا ابو عبداللّٰه محمد بن محمد بن النعمان قال: حدثنا
ابوبکر محمد ابن عمر الجعابی قال: حدثنی جعفر بن

محمد بن سليمان بن الفضل قال: حدثنا داود بن رشيد قال: حدثني محمد بن اسحاق الثعلبي الموصلي ابونوفل قال: سمعت جعفر بن محمد بن علي عليهما السلام يقول: نحن خيرة الله من خلقه، وشيعتنا خيرة الله من اُمة نبيه۔

(بحذف اسناد) جناب ابونوفل نے بیان کیا ہے کہ مَیں نے حضرت امام جعفر بن محمد بن علی علیہم السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہم اہل بیتؑ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق سے افضل اور بہتر ہیں اور ہمارے شیعوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے اس نبیؐ کی اُمت سے چن لیا ہے اور بہتر ہیں۔

جس شخص کو موت یاد رہے وہ دنیا کی خواہش کو ترک کر دیتا ہے

(وعنه) عن شيخهؒ قال: املا علينا والدى رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوحفص عمر بن محمد المعروف بابن الزيات قال: حدثنا على بن مهرويه القزويني قال: حدثني داؤد بن سليمان الغازى قال: حدثني الرضا على بن موسٰى عليهما السلام قال: حدثني ابى موسٰى بن جعفر قال: حدثني ابى جعفر بن محمد قال: حدثني ابى محمد أبن على قال: حدثني ابى على بن الحسين قال: حدثني ابى الحسين بن على عليهما السلام قال: قال امير المؤمنينؑ: لو رأى العبد أجله وسرعته اليه لأبغض الامل وترك طلب الدنيا۔

(بحذف اسناد) حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے بیان کیا ہے کہ میرے والد موسیٰ بن جعفرؑ نے بیان کیا ہے، انھوں نے اپنے والد جعفر بن محمدؑ سے اور انھوں نے اپنے والد محمدؑ ابن علیؑ سے اور انھوں نے اپنے والد علیؑ بن حسینؑ سے، وہ فرماتے ہیں: میرے والد حسینؑ بن علیؑ نے بیان کیا کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ نے فرمایا: اگر کوئی بندہ اپنی موت کو یاد رکھے اور اس کو یقین ہو کہ موت اس کی طرف جلدی جلدی آ رہی ہے تو وہ اُمیدوں، آرزوؤں کو چھوڑ دے گا اور اس دنیا کی خواہش بھی اس کے دل سے نکل جائے گی۔

جو شخص اللہ کی نشانیوں کا منکر ہے اس کا کوئی دین نہیں ہے

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: املا علينا والدى رضى الله عنه قال: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن محمد قال: قال أخبرنا ابوغالب احمد بن محمد الزراری رحمه الله قال: حدثنا عمى على بن سليمان قال: حدثنا محمد بن خالد الطيالسى قال: حدثنى العلاء بن رزين عن محمد بن مسلم الثقفى قال: سمعت ابا جعفر محمد بن على عليه السلام يقول: لا دين لمن دان بطاعة من عصى الله، ولا دين لمن دان بفرية باطل على الله، ولا دين لمن دان بجحود شئ من آيات الله.

(بحذف اسناد) محمد بن مسلم ثقفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علیؑ سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص اللہ کے نافرمان کی اطاعت کرے گا اس کا کوئی دین نہیں ہے، اور جو شخص خدا کی طرف باطل اور جھوٹ کی نسبت دے گا اس شخص کا بھی کوئی دین نہیں ہے، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے کسی نشانی کا انکار کر کے دین کو اپنائے گا تو اس کا بھی کوئی دین نہیں ہے۔

مومن ہر حال میں نماز ادا کرے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: أخبرنا والدى رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا مظفر البلخى الوراق قال: أخبرنا ابوعلى محمد بن همام الاسكافى الكاتب قال: حدثنا عبدالله بن جعفر الحميرى قال: حدثنا احمد بن محمد بن عيسٰى قال: حدثنا الحسن بن المحبوب عن ابى حمزة الثمالى عن ابى جعفر محمد بن على الباقر عليهما السلام قال: لا يزال المؤمن فى صلاة ما كان فى ذكر الله قائما كان او جالسا أو مضطجعا، ان الله تعالىٰ

یقول: ﴿الذین یذکرون اللّٰه قیاما وقعودا وعلی جنوبهم ویتفکرون فی خلق السموت والارض ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحانك فقنا عذاب النار﴾۔

(بحذف اسناد) ابوحمزہ ثمالیؒ نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مومن ہمیشہ نماز کو ادا کرے گا اور ذکر خدا سے غافل نہیں ہوگا خواہ وہ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر یا لیٹ کر ذکر خدا کرے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (سورہ آل عمران، آیت ۱۹۱)

"مومن وہ لوگ ہیں جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہو کر بیٹھ کر یا اپنے پہلو کے بل لیٹ کر اور آسمانوں اور زمین کی خلقت میں غور و فکر کرتے ہیں (اور وہ کہتے ہیں) کہ ہمارے رب نے ان سب چیزوں کو باطل اور بے فائدہ خلق نہیں کیا۔ وہ منزہ و پاک ہے پس (وہی) ہمیں جہنم کے عذاب سے بچانے والا ہے"۔

جب حاکم جھوٹے ہوں تو اللہ بارشوں کو روک دیتا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمدؒ قال: أخبرنا والدی رضی اللّٰه عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویه قال: حدثنی ابی عن سعد بن عبداللّٰه عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن الحسین بن سعید عن یاسر عن ابی الحسن الرضا علیه السلام قال: اذا کذب الولاة حبس المطر، واذا جار السلطان هانت الدولة، واذا حبست الزکاة ماتت المواشی۔

(بحذف اسناد) جناب یاسرؒ نے حضرت امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب حاکم جھوٹ بولتے ہیں تو اس وقت اللہ تعالیٰ بارشوں کو روک دیتا ہے، اور جب بادشاہ ظالم و جابر بن جائیں تو حکومت کمزور ہو جاتی ہے اور جب زکوٰۃ ادا نہ کی جائے تو جانور زیادہ مرنا شروع ہو جاتے ہیں (یعنی زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا نقصان ہوتا ہے)۔

قیامت کے دن فقط علیؑ کے شیعوں کو ان کے باپ کے نام سے پکارا جائے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد والدى رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبكر محمد بن عمر الجعابى قال: حدثنا ابو عبدالله جعفر بن محمد الحسنى قال: حدثنا احمد بن عبدالمنعم قال: حدثنا عبدالله بن محمد الرازى عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر قال: وحدثنى جعفر بن محمد الحسنى قال: حدثنا احمد بن عبدالمنعم قال: حدثنا عمرو بن شمر عن جابر عن ابى جعفر محمد بن على عليهما السلام عن جابر بن عبدالله الانصارى قال: قال رسولؐ الله لعلى بن ابى طالب عليه السلام: ألا ابشرك الا امنحك؟ قال: بلىٰ يا رسولؐ الله، قال: فانى خلقت انا وانت من طينة واحدة، ففضلت منها فضل فخلق منها شيعتنا، واذا كان يوم القيامة دعى الناس بأمهاتهم الا شيعتك فانهم يدعون بأسماء آبائهم لطيب مولدهم۔

(بحذف اسناد) جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے علیؑ ابن ابی طالبؑ سے فرمایا: اے علیؑ! کیا میں آپؑ کو خوشخبری نہ سناؤں اور کچھ عطا نہ کروں!

آپؑ نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! کیوں نہیں۔

حضورؐ نے فرمایا: اے علیؑ! میں اور آپؑ دونوں ایک طینت (مٹی) سے خلق کیے گئے ہیں اور جو مٹی اس مٹی سے بچ گئی اس سے ہمارے شیعوں کو خلق کیا گیا ہے اور جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگوں کو ان کی ماں کے نام سے پکارا جائے گا سوائے آپؑ کے شیعوں کے۔ پس تحقیق ان کو ان کے باپ کے نام سے پکارا جائے گا، کیونکہ ان کی ولادت پاک ہے۔

اللہ تعالیٰ اُسے ہلاک کرے جو ہمارا دشمن ہو

(وبالاسناد) عن شیخه عن والده رضی الله عنهما قال:
أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنی محمد ابن عبیدالله بن ابی ایوب بساحل الشام قال: حدثنا جعفر بن هرون المصیصی قال: حدثنا خالد بن یزید القسری قال: حدثنا ابی الصیرفی قال: سمعت ابا جعفر محمد بن علی علیہ السلام یقول: بریٔ الله ممن تبرأ منا لعن الله من لعننا، اهلك الله من عادانا، اللهم انك تعلم انا سبب الهدیٰ لهم وانما یعادونا فکن انت المتفرد بعذابهم۔

(بحذف اسناد) ابوصیرفیؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے سنا ہے آپؑ نے فرمایا: خدا بری ہے اس سے جو ہم سے برأت کا اعلان کرے اور خدا لعنت کرتا ہے اس پر جو ہم پر لعنت کرے۔ خدا ہلاک کرے اس شخص کو جو ہمارے ساتھ دشمنی کرے۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ ہم ان لوگوں کے لیے ہدایت کا سبب ہیں اور انھوں نے ہمارے ساتھ دشمنی کر رکھی ہے۔ پس تو ان کو منفرد اور الگ قسم کا عذاب دے (کہ جس کی مثل کسی پر عذاب نہ ہوا ہو)۔

واقعہ فیل کی رپورٹ

(وبالاسناد) عن شیخه عن والده رضی الله عنهما قال:
أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن

علی بن بلال المهلبی قال: حدثنا عبدالواحد بن عبداللّٰه بن یونس الربعی قال: حدثنا الحسین بن محمد ابن عامر قال: حدثنا المعلی بن محمد البصری قال: حدثنا محمد بن جمهور القمی قال: حدثنا جعفر بن بشیر قال: حدثنی سلیمان بن سماعة عن عبداللّٰه ابن قاسم عن عبداللّٰه بن سنان عن ابی عبداللّٰه جعفر بن محمد عن ابیه عن جده علیهم السلام قال: لما قصد ابرهة بن الصباح ملك الحبشة لهدم البیت تسرغت الحبشة فأغاروا علیها، فأخذوا سرحا لعبد المطلب بن هاشم، فجاء عبدالمطلب الی الملك فاستأذن علیه، فأذن له وهو فی قبة دیباج علی سریر له، فسلم علیه فرد ابرهة السلام، فجعل ینظر فی وجهه فراقه حسنه وجماله وهیئته۔ فقال له: هل كان فی ابائك مثل هذا النور الذی أراه لك والجمال؟ قال: نعم ایها الملك كل آبائی كان لهم هذا الجمال والنور والبهاء۔ فقال له ابرهة: لقد فقتم الملوك فخرا وشرفا ویحق لك ان تكون سید قومك۔ ثم اجلسه معه علی سریر وقال لسائس فیله الأعظم۔ وكان فیلا ابیض عظیم الخلق له نابان مرصعان بأنواع الدرر والجواهر، وكان الملك یباهی به ملوك الارض۔ ائتنی به، فجاء به سائسه وقد زین بكل زینة حسنة، فحین قابل وجه عبدالمطلب سجد له ولم یكن یسجد لملكه، واطلق اللّٰه لسانه بالعربیة فسلم علی عبدالمطلب، ولما رأی الملك ذلك ارتاع له وظنه سحرا، فقال: ردوا الفیل الی مكانه۔ ثم قال لعبد المطلب: فیم جئت فقد بلغنی سخاؤك وكرمك وفضلك ، ورأیت من هیبتك وجما لك وجلالك ما یقتضی ان انظر فی حاجتك

فاسألني ما شئت وهو يرى انه يسأله في الرجوع عن مكة۔

فقال له عبدالمطلب: ان اصحابك غدوا على سرح لى فذهبوا به فمرهم برده علي۔

قال: فتغيظ الحبشي من ذلك وقال لعبد المطلب: لقد سقطت من عيني جئتني تسألني في سرحك وانا قد جئت لهدم شرفك وشرف قومك ومكرمتكم التي تتميزون بها من كل جيل، وهو البيت الذي يحج اليه من كل صقع في الارض، فتركت تسألني في ذلك وسألتني في سرحك۔

فقال له عبدالمطلب: لست برب البيت الذي قصدت لهدمه وانا رب سرحي الذي اخذه اصحابك، فجئت أسألك فيما انا ربه وللبيت رب هو امنع له من الخلق كلهم وأولى به منهم۔

فقال الملك: ردوا اليه سرحه وانصرف الى مكة، واتبعه الملك بالفيل الاعظم مع الجيش لهدم البيت، فكانوا اذا حملوه على دخول الحرم اناخ واذا تركوه رجع مهرولا۔

فقال عبدالمطلب لغلمانه: ادعوا لي ابني۔ فجئ بالعباس فقال: ليس هذا أريد، ادعوا لي ابني فجئ بابي طالب فقال: ليس هذا أريد، ادعوا لي ابني۔ فجئ بعبد الله ابي النبيؐ، فلما اقبل اليه قال: اذهب يابني حتى تصعد أبا قبيس، ثم اضرب ببصرك ناحية البحر فانظر أي شئ يجئ من هناك وأخبرني به۔

فصعد عبدالله اباقبيس فما لبث ان جاء طير ابابيل مثل السيل والليل، فسقط على ابي قبيس ثم صار الى البيت فطاف به سبعا ثم صار الى الصفا والمروة فطاف بهما سبعا، فجاء عبدالله الى ابيه فأخبره الخبر، فقال: انظر

یابنی ما کون من امرها بعد فأخبرنی به، فنظرها فاذا هی قد اخذت نحو عسکر الحبشة، فأخبر عبدالمطلب بذلك، فخرج عبدالمطلب وهو یقول: یا أهل مکة اخرجوا الی العسکر فخذوا غنائمکم۔

قال: فأتوا العسکر وهم امثال الخشبة النخرة ولیس من الطیر الا ما معه ثلاثة احجار فی منقاره ورجلیه، یقتل بکل حصاة منها واحدا من القوم، فلما اتوا علی جمیعهم انصرف الطیر ولم یر قبل ذلك ولا بعده، فلما هلك القوم بأجمعهم جاء عبدالمطلب الی البیت فتعلق بأستاره وقال:

یا حابس الفیل بذی المغمس
جسته کأنه مکوکس
فی مجلس تزهق فی الانفس

فانصرف وهو یقول فی فرار قریش وجزعهم من الحبشة:

طارت قریش إذ رأت خمیسا
فظلت فردا لا أری أنیسا
ولا احس منهم حسیسا
الا اخالی ماجدا نفیسا
مسودا فی اهله رئیسا

(بحذف اسناد) حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمدؑ الصادق علیہ السلام نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے جد بزرگوار سے روایت نقل فرمائی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب ملک حبشہ کے بادشاہ ابرھہ بن صباح نے بیت اللہ کو منہدم کرنے کے لیے مکہ پر چڑھائی کی خاطر وہاں سے سفر کا ارادہ کیا تو وہ حبشہ سے روانہ ہو کر جلدی جلدی مکہ کے قریب پہنچ گیا۔ اور اس کے لشکر نے مکہ کے قریب آ کر پڑاؤ کیا اور اس کے بعد اس کے لشکر نے حضرت عبدالمطلب بن ہاشم علیہ السلام کے اونٹوں پر قبضہ کر لیا اور ان کو اپنے لشکر گاہ کی طرف لے آئے (جب حضرت عبدالمطلبؑ کو اس کے بارے میں خبر ہوئی) تو آپؑ ابرھہ بادشاہ کے پاس تشریف لائے اور بادشاہ کے دربار میں

داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ بادشاہ نے آپ کو اجازت دی تو آپؑ اس کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ اس وقت اپنے ریشمی خیمے میں اپنے تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ آپؑ نے اس کو سلام کیا اور اس نے آپؑ کو سلام کا جواب دیا۔ آپؑ کے چہرۂ انور کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ اس دوران میں آپؑ کے چہرۂ انور کے حُسن و جمال اور ہیبت کو دیکھنے کے بعد بادشاہ نے عرض کیا: یہ جو آپؑ کے چہرۂ انور پر مَیں نور و حُسن و جمال دیکھ رہا ہوں کیا یہ آپؑ کا خاندانی نور و حُسن و جمال ہے؟ اور کیا آپؑ کے آباؤ اجداد سے یہ نور چلا آ رہا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، یہ ہمارے آباؤ اجداد میں پایا جاتا ہے۔

ابرھہ نے عرض کیا: گویا آپؑ اس فخر و شرف میں بادشاہوں کو بھی مات کر گئے ہیں۔ آپؑ کے لیے سزاوار ہے کہ آپؑ قوم کے سردار ہوں۔ پھر اس نے آپؑ کو اپنے تخت پر جگہ دی اور آپؑ کا اکرام کیا اور اس نے اپنے بڑے ہاتھی جس کا نام سائس تھا اور یہ ایک سفید رنگ کا بہت بڑا ہاتھی تھا جس کے دو بڑے بڑے کان تھے اور اس ہاتھی کو اس نے مختلف قسم کے ہیروں اور جواہرات کے ذریعے مزین کیا ہوا تھا اور بادشاہ اس ہاتھی کی وجہ سے دوسرے بادشاہوں پر فخر و مباہات کرتا تھا، اس ہاتھی کو بادشاہ نے اپنے پاس لانے کا حکم دیا۔ جیسے ہی وہ ہاتھی عبدالمطلبؑ کے سامنے آیا تو اس نے فوراً آپؑ کے سامنے سجدہ کر دیا جبکہ وہ اپنے بادشاہ کے سامنے کبھی سجدہ نہیں کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو عربی زبان میں بولنے کی طاقت عطا فرمائی اور اس نے عربی زبان میں بول کر حضرت عبدالمطلبؑ کو سلام کیا۔ جب بادشاہ نے سارے واقعہ کا مشاہدہ کیا تو دل ہی دل میں ڈر گیا لیکن اپنے خیال میں اس کو جادو کا کرشمہ قرار دے کر اس سے بے نیاز ہو گیا اور اس نے حکم دیا کہ اس ہاتھی کو اپنے مقام پر لے جاؤ۔

پھر اس نے حضرت عبدالمطلبؑ سے عرض کیا: مجھے آپؑ کی سخاوت و ہیبت، حُسن و جمال اور کرم و شرف کی خبر مل چکی ہے۔ آپ کیوں تشریف لائے ہیں حکم کریں۔ مَیں آپؑ کی اس ہیبت جلال اور بزرگی کا مشاہدہ کر چکا ہوں۔ اب میں جاننا چاہتا ہوں کہ آپؑ نے زحمت کیوں فرمائی ہے جو آپ چاہتے ہیں وہ بتائیں مَیں اس کو پورا کرنے کے لیے تیار ہوں۔ وہ یہ گمان کر رہا تھا کہ آپؑ مجھے گزارش کریں گے کہ مکہ پر چڑھائی کرنے سے باز رہو اور بیت اللہ کو منہدم کرنے کا خیال ذہن سے نکال دو مگر آپؑ نے فرمایا: آج تمہارے لشکریوں نے میرے اونٹوں

پر قبضہ کرلیا ہے اور وہ ان کو لشکر گاہ میں لے کر آ گئے ہیں، آپ انھیں حکم دیں کہ وہ میرے اونٹ واپس کر دیں۔

راوی بیان کرتا ہے: یہ سُن کر ابرھہ بادشاہ غضب ناک ہو گیا اور اس نے حضرت عبدالمطلبؑ سے کہا: آپؑ کی جو قدر و منزلت اور عزت میری نظروں میں تھی وہ ساری ختم ہو گئی ہے، کیونکہ آپؑ اپنے چند اُونٹوں کا سوال لے کر میرے پاس آئے ہیں۔ حالانکہ جانتے ہیں کہ میں آپؑ کے اور آپؑ کی قوم کے شرف کو ختم کرنے کے لیے آیا ہوں اور آپؑ کی اس عزت و کرامت کا خاتمہ کرنے کے لیے آیا ہوں جس کی وجہ سے ہر طرف کے لوگ آپؑ کی طرف حج کے لیے آتے ہیں اور میں اس گھر کو گرانے کے لیے آیا ہوں جس کی وجہ سے تمام لوگوں پر آپؑ کو فضیلت حاصل ہے۔ آپؑ نے اس گھر کے بارے میں مجھ سے سوال تک نہیں کیا اور اپنے چند اونٹوں کے بارے میں سوال کرنے آ گئے ہو۔

حضرت ابوعبدمطلبؑ نے بڑے اطمینان سے فرمایا: تم جس گھر کو گرانے کے لیے آئے ہو مَیں اس گھر کا مالک نہیں ہوں، مَیں تو اپنے اونٹوں کا مالک ہوں کہ جس کو تمھارے لشکر والے لے کر آئے ہیں۔ مَیں ان کے بارے میں تمھارے پاس آیا ہوں یعنی ان کو مانگنے آیا ہوں اور جس گھر کو تم منہدم کرنے آئے ہو اس گھر کا بھی ایک مالک ہے جو سب لوگوں کی نسبت اس کی حفاظت کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے اور سب کو اس سے دُور کر سکتا ہے۔ وہ خود اس کی حفاظت کرے گا۔

پس ابرھہ بادشاہ نے اپنے فوجیوں کو حکم دیا کہ آپؑ کے اونٹ آپؑ کو واپس کر دیئے جائیں۔ آپؑ اپنے اونٹ لے کر مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ بادشاہ بھی اپنا بڑا ہاتھی لیے ہوئے اپنے لشکر کے ساتھ بیت اللہ کو گرانے کے لیے آپؑ کے پیچھے روانہ ہو گیا۔ پس وہ بیت اللہ کے حرم کی حدود میں داخل ہونا چاہتے تھے کہ ان کے سب ہاتھی بیٹھ جاتے اور جب وہ واپس ہونے کا ارادہ کرتے تو ہاتھی واپس چلنا شروع ہو جاتے۔

حضرت عبدالمطلبؑ نے اپنے غلام سے فرمایا: میرے بیٹے کو میرے پاس بلاؤ۔ وہ حضرت عباس کو لے کر آ گئے۔ آپؑ نے فرمایا: یہ میری مراد نہیں ہے۔ میرے بیٹے کو بلاؤ تو انھوں نے جناب ابو طالبؑ کو بلایا۔ آپؑ نے فرمایا: نہیں میری مراد یہ بھی نہیں ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: میرے بیٹے کو میرے پاس بلاؤ جناب عبداللہ نبی اکرمؐ کے والد محترم کو بلایا گیا تو جب

آپؑ جناب عبدالمطلبؑ کے پاس تشریف لائے تو آپؑ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! ابوقبیس پہاڑ پر چلے جاؤ اور وہاں جا کر سمندر کی طرف نظر کرو اور غور سے دیکھو کہ کون سی چیز وہاں سے آ رہی ہے اور جو کچھ آپ کو نظر آئے اس کے بارے میں مجھے خبر دو۔

جناب عبداللہ ابوقبیس پہاڑ پر گئے۔ ابھی کچھ ہی دیر رُکے تھے کہ آپؑ نے دیکھا کہ ابابیل پرندے سیلاب کی طرح سیاہ رات بن کر آ رہے ہیں اور وہ سارے ابوقبیس پر اُترے اور پھر وہاں سے بیت اللہ کے طواف کے لیے روانہ ہوئے اور وہاں سے سات طواف کے چکر لگائے اور پھر صفا اور مروہ کے درمیان سات دوڑیں لگائیں تا کہ سعی انجام دی۔ حضرت عبداللہ علیہ السلام نے یہ ساری تفصیل اپنے والد کی خدمت میں حاضر ہو کر بیان کر دی۔

آپؑ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! جاؤ اور اس کے بعد دیکھو کہ کیا رُونما ہوتا ہے اس کے بارے میں مجھے باخبر رکھو۔ آپؑ نے دیکھا کہ وہ ابابیل نامی پرندوں کا لشکر حبشہ کے لشکر کی طرف روانہ ہوا۔ حضرت عبدالمطلبؑ کو اس کے بارے میں بتایا گیا۔ حضرت عبدالمطلبؑ اپنے گھر سے یہ کہتے ہوئے نکلے: اے مکہ والو! اس ابرھہ کے لشکر کی طرف نکلو اور ان کے مالِ غنیمت کے حصول کے لیے بڑھو اور اس کو حاصل کر لو!

راوی بیان کرتا ہے: جب ہم اہل لشکر کے پاس آئے تو ان کی حالت یہ تھی کہ وہ بوسیدہ لکڑیوں کی طرح گرے پڑے تھے اور ہر پرندے کے پاس تین کنکریاں تھیں دو ان کے پاؤں میں اور ایک ان کی چونچ میں اور ایک ایک کنکری کے ذریعے انھوں نے ایک ایک کو مارا۔ جب سارے لشکر والے مر گئے تو وہ پرندے سارے کے سارے واپس چلے گئے۔ ان پرندوں کو کسی نے اس سے پہلے کبھی دیکھا اور نہ بعد میں کسی نے ان کو دیکھا۔

جب ابرھہ کی ساری قوم مر گئی تو حضرت عبدالمطلبؑ بیت اللہ کی طرف چلے اور بیت اللہ کے قریب آ کر غلافِ کعبہ کو ہاتھوں میں لے کر یہ اشعار پڑھے:

یا حابس الفیل بذی المغمس
جستہ کأنہ مکوکس

"اے ہاتھیوں کو روکنے والے! اسی طاقت سے کہ تو نے ان کو کھایا ہوا بھوسہ بنا دیا"۔

فی مجلس تزهق فی الانفس

''اس مجلس میں کہ اس میں سانس تنگ ہو جاتے ہیں''۔

جب بیت اللہ سے واپس آ رہے تھے تو اس وقت وہ قریش کا لشکر خوف سے فرار کرنے کے بارے میں اپنے اشعار میں یوں بیان کر رہے تھے:

طارت قریش اِذ رأت خمیسا

فظلت فردا لا أری انیسا

''جب قریش والوں نے گھٹیا لشکر کو دیکھا تو فرار کر گئے اور میں اکیلا رہ گیا۔ میں کسی کو اپنا مددگار نہیں پاتا تھا اور میں ان سے خوف زدہ نہ تھا کیونکہ میں اپنے سے ایک عمدہ مددگار پانے والا تھا''۔

مسودا فی اهله رئیسا

''وہ مددگار جو بادشاہ کو اس کے اپنوں میں رسوا کر دیتا ہے''۔

امام حسنؑ کا لوگوں کے سامنے حضرت علیؑ کی موجودگی میں خطبہ دینا

(وبالاسناد) عن شیخه عن والده رضی اللّٰه عنهما قال: أخبرنا ابو عبداللّٰه محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن محمد الکاتب قال: حدثنا الحسن بن علی الزعفرانی قال: حدثنا ابراهیم بن محمد الثقفی قال: حدثنا ابوالولید العباس بن بکار الضبی قال: حدثنا ابوبکر الهزلی قال: حدثنا محمد بن سیرین قال: سمعت غیر واحد من مشیخة اهل البصرة یقولون : لما فرغ علی بن ابی طالب علیه السلام من الجمل عرض له مرض وحضرت الجمعة فتأخر عنها وقال لابنه الحسن علیه السلام: انطلق یابنی فجمع بالناس، فأقبل الحسن علیه السلام الی المسجد، فلما استقل علی المنبر حمد اللّٰه واثنی علیه وتشهد وصلی علی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم قال: ایها الناس ان اللّٰه اختارنا بالنبوة،

واصطفانا علی خلقه، وانزل علینا کتابه ووحیه، وایم اللّٰه لا ینقصنا احد من حقنا شیئا الا ینقصه اللّٰه فی عاجل دنیاه وآجل اخرته، ولا یکون علینا دولة الا کانت لنا العاقبة ﴿ونتعلمن نبأه بعد حین﴾ ثم جمع بالناس، وبلغ اباه کلامه، فلما انصرف الی ابیه علیہ السلام نظر الیه وما ملك عبرته ان سالت علی خدیه، ثم استدناه الیه فقبل بین عینیه وقال: بأبی انت وامی ﴿ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾

(بحذف اسناد) محمد بن سیرین نے بیان کیا ہے کہ میں نے بصرہ کے کافی زیادہ مشائخ اور بزرگوں سے سنا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: جب امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ جنگ جمل سے فارغ ہوئے تو آپ کی صحت ناساز ہوگئی اور اس صحت کی خرابی کے دوران جمعہ کا دن آ گیا تو آپؑ نے تاخیر فرمائی اور اپنے بیٹے امام حسنؑ سے فرمایا: اے بیٹا! جاؤ اور لوگوں کو جمع کرو (یعنی میرے آنے سے پہلے تم تقریر کرو)۔ امام حسنؑ مسجد کی طرف روانہ ہوئے اور منبر پر تشریف لے گئے اور منبر پر تشریف فرما ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔

نیز رسولِ خدا پر درود وسلام پڑھنے کے بعد فرمایا:

''اے لوگو! تحقیق ہم وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نبوت کے ساتھ نوازا اور ہمیں اپنی تمام مخلوق پر برگزیدہ فرمایا اور ہم پر اپنی کتاب اور وحی کو نازل فرمایا۔ خدا کی قسم، کوئی شخص ہمارے حق میں سے کوئی چیز کم نہیں کرسکتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کی زندگی کم کردیتا ہے اور اس کی موت کو جلدی واقع کردیتا ہے اور ہمارے خلاف کوئی حکومت نہیں ہوسکتی مگر یہ کہ اس کا انجام ہمارے حق میں ہوگا (یعنی اس دنیا کی آخری حکومت ہماری ہوگی) اور ہم تم لوگوں کو بعد میں آنے والے زمانے کی خبریں دے سکتے ہیں۔ لوگ جمع ہوئے انھوں نے آپؑ کی یہ ساری گفتگو آپؑ کے والد یعنی امیرالمومنینؑ کو بتائی۔ پس جب شہزادہ حسنؑ اپنے والد کی طرف گئے اور حضرتؑ نے ان کو دیکھا تو فرمایا: میرے قریب آؤ تاکہ میں تمھارا منہ چوم سکوں۔ پھر آپؑ نے شہزادہ حسن کو اپنے قریب بٹھایا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہوجائیں اور پھر قرآن کی اس آیت کی تلاوت فرمائی:

ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَ اللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

چار چیزیں دلوں کو فاسد بنا دیتی ہیں

(وبالاسناد) عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنا ابوعلى الحسن بن خالد المراغى قال: حدثنا ثوابة بن يزيد قال: حدثنا احمد بن على بن المثنى عن شبابة بن سوار قال: حدثنى مبارك بن سعيد عن خليد الفراء عن ابى المحبر قال: قال رسولؐ الله: اربعة مفسدة للقلوب: الخلو بالنساء، والاستماع منهن، والأخذ برأيهن، ومجالسة الموتى، فقيل: يارسولؐ الله وما مجالسة الموتى؟ قال: مجالسة كل ضال عن الايمان وجائر عن الاحكام۔

(بحذف اسناد) ابوالمحبر نے حضرت رسولؐ خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: چار چیزیں دلوں کو فاسد کر دیتی ہیں اور وہ یہ ہیں:

① عورتوں سے خلوت کرنا ② عورتوں سے زیادہ لطف اُٹھانا

③ عورتوں کی رائے اور نظریہ کو قبول کرنا ④ مُردوں کی محفل کو اختیار کرنا

آپؐ کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا: یارسولؐ اللہ! یہ مُردوں کی محفل سے کیا مراد ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اس سے مراد ان لوگوں کی محفل و مجلس ہے جو ایمان سے گم راہ اور احکامِ دین سے دُور ہیں اور دین کی پرواہ نہیں کرتے۔

کون ہے جو جہنّم کی آگ کے شعلوں سے محفوظ رہنا چاہتا ہے؟

(وبالاسناد) عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنا ابوبكر محمد بن عمر الجعابى قال: حدثنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا عبدالله بن حريس قال: حدثنا احمد بن برد

قال: حدثنا محمد بن جعفر عن ابیه جعفر بن محمد عن ابیه محمد بن علی عن ابی لبابة بن عبدالمنذر انه جاء یتقاضی ابا الیسر دیناً علیه، فسمعته یقول: قولوا له لیس هو، فصاح ابولبابة یا ابا الیسر اخرج الی فخرج الیه فقال: ما حملك علی هذا؟ فقال: العسر یا ابا لبابة۔ قال: اللّٰه۔ قال: اللّٰه۔ فقال ابولبابة: سمعت رسولؐ اللّٰه یقول: من احب ان یستظل من نور جهنم؟ فقلنا: کلنا نحب ذٰلك۔ قال: فلینظر غریما أو لیدع لمعسر۔

(بحذف اسناد) ابولبابہ بن عبدالمنذر نے بیان کیا ہے کہ میرے والد کے پاس ایک شخص آیا جو مقروض تھا اور وہ قرض کے لیے سہولت طلب کر رہا تھا۔ میں نے اس سے سنا کہ وہ یہ کہہ رہا تھا: تم لوگ اس کے بارے میں وہ باتیں کرتے ہو جس کا وہ اہل نہیں ہے۔ ابولبابہ نے پکار کر کہا: ''اے وسعت دینے والے! میری طرف آؤ، وہ اس کی طرف آیا اور اس نے اس سے کہا کہ تمھیں کس چیز نے ایسا کرنے پر مجبور کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: تنگی نے۔

ابولبابہ نے کہا: میں نے حضرت رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تم میں سے کون ہے جو جہنم کی آگ کی گرمی سے بچنا چاہتا ہے؟

ہم سب نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! ہم سب اس سے بچنا چاہتے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: قرض دار کو مہلت دو اور اس پر تنگی نہ کرو (یعنی تنگ دستی میں اس سے قرض کو طلب نہ کرو بلکہ اس کے لیے وسعت کا انتظار کرو۔

جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ دے گا

(وبالاسناد) عن شیخه عن والده رضی اللّٰه عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوحفص عمر بن محمد الزیات قال: حدثنا علی بن مهرویه القزوینی قال: حدثنا داود بن سلیمان الغازی قال: سمعت الرضا علی بن

موسٰی علیهما السلام یقول: من استفاد أخا فی الله فقد استفاد بیتا فی الجنة۔

(بحذفِ اسناد) جناب داؤد بن سلیمان الغازی نے بیان کیا ہے کہ مَیں نے حضرت امام رضا علی بن موسیٰ علیہما السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص اپنے مومن بھائی کو اس دنیا میں خدا کی خوشنودی کی خاطر فائدہ دے گا، اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے گھر کا مالک بنا دے گا۔

دین نصیحت ہے

(وبالاسناد) عن شیخه عن والده رضی الله عنهما قال: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنی ابو الحسن علی بن خالد المراغی قال: حدثنا ابوبکر احمد بن اسماعیل بن ماهان قال: حدثنا زکریا بن یحیٰی الساحی قال: حدثنا بندار بن عبدالرحمٰن قال: حدثنا سفیان عن سهل بن الجراح عن عطاء بن یزید عن تمیم الداری قال: قال رسولؐ الله: الدین نصیحة۔ قیل: لمن یارسولؐ الله؟ قال: لله ولرسوله ولکتابه وللأئمة فی الدین ولجماعة المسلمین۔

(بحذفِ اسناد) تمیم الداری نے رسولؐ خدا سے روایت کو نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: دین نصیحت ہے، یعنی دین سچی اور خالص دوستی کرنے کا نام ہے۔

عرض کیا گیا: یارسولؐ اللہ! یہ کن کے لیے ہے؟

آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے، اُس کے رسول کے لیے، اس کی نازل کردہ کتاب کے لیے ہے، دین میں جو آئمہ برحق ہیں اُن کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے خالص اور سچی دوستی رکھنے کا نام ہے۔

اسلام کی بنیاد اہل بیتؑ کی محبت پر ہے

(وبالاسناد) عن شیخه عن والده رضی الله عنهما عن محمد بن محمد قال: أخبرنا ابونصر محمد بن الحسین

البصری قال: حدثنا احمد بن نصر ابن سعید الباهلی قال: حدثنا ابراهیم بن اسحاق النهاوندی قال: حدثنا عبداللہ بن حماد عن عمرو بن شمر عن جابر بن یزید عن ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین عن ابیه عن جده علیهم السلام قال: لما قضی رسولؐ اللّٰہ مناسکه من حجة الوداع رکب راحلته وانشأ یقول: لا یدخل الجنة الا من کان مسلما۔ فقام الیه ابوذر الغفاری رحمہ اللہ فقال: یارسولؐ اللّٰہ وما الأسلام؟ فقال (ص): الاسلام عریان، ولباسه التقوی، وزینة الحیاء، وملاکه الورع، وکماله الدین، وثمره العمل الصالح، ولکل شئ اساس، واساس الاسلام حبنا اهل البیت۔

(بحذفِ اسناد) حضرت ابوجعفر امام محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے رسولؐ خدا سے حدیث نقل فرمائی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب حضرت رسولؐ خدا آخری حج (یعنی حجۃ الوداع) کے تمام مناسک (یعنی اعمال) ادا کر چکے اور اپنی سواری پر سوار ہو رہے تھے تو اس وقت آپؐ نے فرمایا: کوئی شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکتا، مگر وہ جو مسلمان ہوگا۔

حضرت ابوذر غفاریؓ آپؐ کی خدمت اقدس میں کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اسلام کیا ہے؟ اس کی خصوصیات بیان فرمائیں؟

آپؐ نے فرمایا: اسلام عریان ہے یعنی بغیر لباس کے ہے اس کا لباس تقویٰ ہے۔ اس کی زینت حیا اور پرہیزگاری اس کا ملاک اور اس کا کمال ہے۔ اس کا پھل نیک اعمال ہیں اور ہر چیز کی ایک بنیاد ہے اور اسلام کی بنیاد ہم اہل بیتؑ کی محبت ہے۔

فاطمۃ الزہراءؑ تمام جنت کی عورتوں کی سردار ہیں

(وبالاسناد) عن شیخه عن والده رضی اللّٰہ عنهما قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنی ابوبکر محمد بن عمر بن سالم الجعابی قال: حدثنا عمرو بن سعید السجستانی قال: حدثنا محمد بن یزید القریانی قال:

حدثنا اسرائيل عن ميسرة بن حبيب عن المنهال بن عمرو عن رزين بن خنيس عن حذيفة بن اليمان قال: سمعت النبي (ص) يقول: اتاني ملك يهبط الى الارض قبل وقته، فعرفني انه استأذن الله عزوجل في الاسلام علي، فأذن له فسلم علي وبشرني ان ابنتي فاطمة سيدة نساء أهل الجنة، وان الحسن والحسين عليهما السلام سيدا شباب أهل الجنة.

(بحذف اسناد) حذیفہ یمانیؓ نے بیان کیا ہے کہ مَیں نے نبی اکرمؐ سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ایک فرشتہ میرے پاس آیا جو اس سے قبل کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا تھا چونکہ وہ میری معرفت رکھتا تھا لہٰذا اُس نے اللہ تعالیٰ سے مجھے سلام کرنے کی خاطر اذن حاصل کیا اللہ تعالیٰ نے اُسے مجھے سلام کرنے کا اذن عطا فرمایا۔ اس نے مجھ پر سلام کیا اور ساتھ ہی مجھے بشارت دی کہ تحقیق آپؐ کی بیٹی فاطمۃ الزہراءؑ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور حسن وحسین علیہما السلام جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

سب سے پہلے بارگاہِ خدا میں کھڑا ہوں گا

(وبالاسناد) عن شيخه عن والده رضي الله عنهما قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنا ابوحفص عمر بن محمد قال: حدثنا ابوبكر احمد ابن اسماعيل بن ماهان قال: حدثنا ابي قال: حدثنا مسلم قال: حدثنا عروة ابن خالد قال: حدثنا سليمان التميمي عن ابي مجاز عن قيس بن سعد بن عبادة قال: سمعت علي بن ابي طالب عليه السلام يقول: انا اوّل من يجثو بين يدي الله عزوجل يوم القيامة للخصومة.

قیس بن سعد بن عبادہ نے بیان کیا ہے کہ مَیں نے امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مَیں سب سے پہلے بارگاہِ خدا میں باادب طریقہ سے کھڑا ہو کر اپنا مقدمہ پیش کروں گا۔

میرے علاوہ جو بھی دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہے

(وبالاسناد) عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنا أبو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان قال: حدثنا ابوالحسن على بن خالد قال: حدثنا عبدالله بن مسلم القطان قال: حدثنا سعيد بن عبدالرحمٰن قال: حدثنا اسماعيل بن صبيح قال: حدثنا صباح المزنى عن حكم بن جبير عن عقبة الهجرى عن عمه قال: سمعت علياً عليه السلام على المنبر وهو يقول: لأقولن اليوم قولا لم يقله احد قبلى ولا يقوله احد بعدى الا كاذب، انا عبدالله واخو رسولؐ الله (ص) ونكحت سيدة نساء الامة۔

(بحذفِ اسناد) عقبۃ الہجری نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ سے سنا آپؑ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! آج میں ایسی باتیں کرنا چاہتا ہوں کہ میرے علاوہ جو بھی یہ باتیں کرے گا وہ جھوٹا ہو گا۔ میں اللہ کا بندہ ہوں اور نبی اکرمؐ کا بھائی اور ان کی بیٹی جو اس اُمت کی عورتوں کی سردار ہیں، کا شوہر ہوں (یعنی وہ میری بیوی ہیں)۔

کون ہے جو رسولِ اکرمؐ کو گالیاں دیتا ہے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ ابو على الحسن بن محمد الطوسى رحمہ اللہ قال: أخبرنا الشيخ الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو عبيدالله محمد بن عمران المرزبانى قال: حدثنا محمد بن احمد بن محمد بن عيسٰى المكى قال: حدثنا ابو عبدالرحمٰن عبداللّفه بن احمد ابن حنبل قال: حدثنى ابى قال: حدثنا يحيىٰ بن ابى بكر قال: حدثنا اسرائيل عن ابى اسحاق عن ابى عبدالله الجدلى قال: دخلت على أم سلمة زوجة النبىؐ فقالت: أيسب

رسول الله فيكم؟ فقلت: معاذ الله۔ فقال: سمعت رسولً الله يقول: من سب عليا فقد سبني۔

(بحذف اسناد) ابوعبداللہ جدلی نے بیان کیا ہے کہ مَیں نبی اکرمؐ کی زوجہ محترمہ اُم المومنین جناب اُم سلمٰیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؓ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو نبی اکرمؐ کو گالیاں دیتا ہو؟

میں نے عرض کیا: معاذ اللہ! ایسا کون ہوسکتا ہے؟

آپؓ نے فرمایا: میں نے خود رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا تھا: جس نے علیؑ کو گالیاں دیں گویا اس نے مجھے گالیاں دیں۔

ہمارے امر کو فقط قبول کرنا ہی کافی نہیں ہے

(وبالاسناد) عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنى ابو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر بن محمد ابن قولويه قال: حدثنا ابوعلى محمد بن همام الاسكافى قال: حدثنا عبدالله بن جعفر الحميرى قال: حدثنا احمد بن محمد بن عيسٰى قال: حدثنا الحسين بن سعيد الأهوازى قال: حدثنا على بن حديد عن سيف بن عميرة عن مدرك بن زهير قال: قال ابوعبدالله جعفر بن محمد(ع): يامدرك ان امرنا ليس بقبوله فقط ولكن بصيانته وكتمانه عن غير اهله، اقرأ اصحابنا السلام ورحمة الله وبركاته وقل لهم: رحم الله امرء أ اجتر مودة الناس الينا فحدثهم بما يعرفون وترك ما ينكرون۔

(بحذف اسناد) مدرک بن زہیرؒ نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اے مدرک! ہمارے امر ولایت کو فقط قبول کر لینا کافی نہیں ہے بلکہ اس کی حفاظت کرنا اور ان کے غیر اہل سے اسے محفوظ اور پوشیدہ رکھنا بھی ضروری ہے۔

ہمارے دوستوں کو ہماری طرف سے سلام اور رحمۃ اللہ و برکاتہ کہنا ہے اور ہماری طرف سے ان کو کہنا: خدا رحمت نازل کرے اس شخص پر جو لوگوں کی مودّت و محبت کو ہماری طرف کھینچے اور ان کو ہمارا دوست بنائے اور ایسی چیزیں ہماری، ان کے لیے بیان کرے جن کے ذریعے ان کو ہماری معرفت حاصل ہو اور ایسی چیزیں ترک کردے جس کی وجہ سے وہ ہمارے منکر بن جائیں (یعنی اپنے کردار کے ذریعے لوگوں کو ہمارا محب بنائے نہ کہ ہمارا دشمن)۔

اس اُمت میں جنت کی نشانی کیا ہے؟

(وبالاسناد) عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوبكر محمد بن عمر الجعابى قال: حدثنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد الهمدانى قال: حدثنا خالد بن يزيد بن كثير الثقفى قال: حدثنى ابوخالد عن حنان بن سدير عن ابى اسحاق عن ربيعة السعدى قال: اتيت حذيفة بن اليمان فقلت له: حدثنى بما سمعت من رسول الله (ص) ورأيته يعمل به۔ فقال: عليك بالقرآن۔ فقلت له: قد قرأت القران وانما جئتك لتحدثنى بما لم اره ولم اسمعه من رسول الله (ص)، اللهم انى اشهدك على حذيفة انى اتيته ليحدثنى فانه قد سمع وكتم۔

قال: فقال حذيفة: قد أبلغت فى الشدة، فقال لى: خذها قصيرة من طويلة وجامعة لكل أمرك ان آية الجنة فى هذه الامة ليأكل الطعام ويمشى فى الاسواق۔ فقلت له: فبين لى آية الجنة فأتبعها وآية النار فأتقيها۔ فقال لى: والذى نفس حذيفة بيده ان آية الجنة والهداة اليها الى يوم القيامة لأئمة آل محمد عليهم السلام، وان آية النار والدعاة اليها الى يوم القيامة لاعداؤهم۔

(بحذف اسناد) ربیعہ سعدی نے بیان کیا ہے کہ میں جناب رسولؐ خدا کے صحابی حذیفہ یمانی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آپ میرے لیے وہ چیز بیان کریں جو آپ نے رسولؐ خدا سے سنی ہو اور آپ نے اس پر آنحضرتؐ کو عمل کرتے ہوئے دیکھا ہو؟ انھوں نے مجھے جواب میں کہا: تم پر قرآن کریم کی تلاوت واجب ہے اسی کی تلاوت کرو اور اس پر عمل کرو۔

میں نے عرض کیا: قرآن کی تلاوت تو میں کرتا رہتا ہوں، میں آپ کے پاس صرف اس لیے آیا ہوں کہ آپ میرے لیے وہ کچھ بیان کریں جس کو میں نے دیکھا اور میں نے رسولؐ سے نہیں سنا۔

اس کے بعد میں نے عرض کیا: اے میرے اللہ میں تجھے اس پر گواہ قرار دیتا ہوں کہ میں حذیفہ کے پاس آیا تھا تاکہ وہ میرے لیے اس بات کو بیان کریں جو انھوں نے تیرے رسولؐ سے سنی ہے اور وہ اس کو میرے لیے پوشیدہ رکھ رہے ہیں۔

پس حذیفہ نے کہا: تحقیق تم بہت گہرائی تک چلے گئے ہو۔

اس کے بعد مجھ سے کہا: اچھا چلو ایک طویل حدیث میں سے ایک چھوٹا سا ٹکڑا تمھارے لیے بیان کر رہا ہوں جو تمھارے ہر امر اور معاملہ پر محیط ہے۔ تحقیق اس امت میں جنت کی ایک نشانی ہے جو کھانا بھی کھاتی ہے اور بازاروں میں بھی آتی جاتی ہے۔

میں نے عرض کیا: وہ کون سی جنت کی نشانی ہے؟ وہ میرے لیے بیان کرو تاکہ میں اس کی اتباع کرسکوں اور جہنم کی نشانی کون سی ہے؟ (مجھے بتایئے) تاکہ اس سے میں اپنے آپ کو بچا سکوں۔ حذیفہ نے کہا: مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضۂ قدرت میں حذیفہ یمانی کی جان ہے، تحقیق جنت کی نشانی اور قیامت تک کے لیے اس جنت کی طرف رہنمائی کرنے والے آلِ محمدؐ میں سے ائمہ طاہرین علیہم السلام ہیں اور جہنم کی نشانی اور اس کی طرف لوگوں کو دعوت دینے والے قیامت تک ان کے دشمن اور ان سے بغض رکھنے والے ہیں۔

مغیرہ کا امیرالمومنینؑ کو مشورہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسی قال: أخبرنا الشيخ الوالد ابوجعفر رحمه الله قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن على بن



محمد الكاتب قال: أخبرنا ابوالحسن على بن عبدالكريم قال: حدثنا ابراهيم بن محمد الثقفى قال: أخبرنى عبيدالله ابن القاسم قال: حدثنا عمر بن ثابت عن جبلة بن سحيم عن ابيه قال: لما بويع اميرالمؤمنين على بن ابى طالبؑ بلغه ان معاوية قد توقف عن اظهر البيعة له وقال: ان اقرنى على الشام واعمالى التى ولانيها عثمان بايعته، فجاء المغيرة الى امير المؤمنين عليه السلام فقال له: يا اميرالمؤمنين ان معاوية من قد عرفت وقد ولاه الشام من كان قبلك فوله انت كيما تنسق عرى الامور ثم اعزله ان بدا لك۔ فقال اميرالمؤمنين عليه السلام:

اتضمن لى عمرى يامغيرة فيما بين توليته الى خلعه؟ قال: لا۔ قال: لا يسألنى الله عزوجل عن توليته على رجلين من المسلمين ليلة سوداء ابدا ﴿وما كنت متخذ المضلين عضدا﴾ لكن ابعث اليه وأدعوه الى ما فى يدى من الحق فان اجاب فرجل من المسلمين له مالهم وعليه ما عليهم، وان ابى حاكمته الى الله۔ فولى المغيرة وهو يقول: فحاكمه اذا، فأنشأ يقول:

نصحت عليًا فى ابن حرب نصيحة
فرد فما منى له الدهر ثانيه

ولم يقبل انصح الذى جئته به
وكانت له تلك النصيحة عافيه

وقالوا له ما اخلص النصح كله
فقلت له ذات النصيحة غاليه

فقام قيس بن سعد رحمه الله فقال: يا امير المؤمنين ان المغيرة اشار عليك بأمر لم يرد الله به نقدم فيه رجلا وأخر فيه



اخری، فان کان لك الغلبة يقرب اليك بالنصيحة وان
كانت المعاوية يقرب اليه بالمشورة ثم انشأ يقول:

كاد ومن أرسى ثبيرا مكانه
مغيرة ان يقوى عليك معاوية

وكنت بحمد الله فينا موفقا
تلك التي اراكها غير كافية

فسبحان من علا السماء مكانها
وارض رحاها فاستقرت كما هيه

(بحذف اسناد) جبلة بن حکیم نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ جب امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی بیعت کی گئی تو آپؑ کو یہ خبر ملی کہ معاویہ بیعت کرنے میں توقف کر رہا ہے اور اس نے کہا ہے کہ اگر مجھے شام کی سلطنت پر باقی رکھا جائے اور جو حکمرانی مجھے عثمان نے دی ہوئی ہے اس پر قائم رکھا جائے تو میں امیر المومنین کی بیعت کرلوں گا ورنہ نہیں۔

مغیرہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

اے امیر المومنینؑ! آپؑ معاویہ کو اچھی طرح جانتے ہیں اور آپؑ یہ بھی جانتے ہیں کہ آپؑ سے پہلے والے حکمران نے اس کو شام کا والی و حاکم مقرر کر رکھا تھا، آپ بھی اپنے معاملہ اور اُمور کے محکم ہونے تک اس کو شام کا اسی طرح ولی و حاکم مقرر رکھیں اور جب مناسب معلوم ہو تو اس وقت اس کو معزول کر دیں۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے مغیرہ! کیا تو میری زندگی کی ضمانت دیتا ہے کہ میں اس کو اس وقت ولی بنا کر اور مناسب وقت پر اس کو معزول کرنے تک زندہ رہوں گا۔

مغیرہ نے کہا: نہیں! میں اس کی ضمانت نہیں دے سکتا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: کیا تو یہ ضمانت دیتا ہے کہ میرا اللہ تعالیٰ مجھ سے یہ سوال نہیں کرے گا کہ میں اس کو مسلمانوں پر ولی اور حاکم قرار دوں جو کہ گمراہی اور سیاہ رات کے برابر ہے جس کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا (الکہف، آیت ۵۱)

''اور میں گمراہوں کو اپنا زورِ بازو نہیں بنا سکتا''۔

لیکن میں اس کو اپنا حکم اور پیغام ارسال کروں گا اور اس کو اس حق کی طرف بلاؤں گا۔ میرے نزدیک (موجودہ) ہے۔ اگر اس نے اس پر لبیک کہا تو وہ بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح ایک مسلمان تصور ہوگا اور اس کے لیے وہی حقوق ہوں گے جو دوسروں کے لیے ہیں اور اس پر وہی حکم نافذ ہوگا جو دوسروں کے لیے ہے اور اگر اس نے انکار کیا تو میں اس کے بارے میں حکم خدا کو نافذ کروں گا۔ پس مغیرہ یہ کہتے ہوئے پلٹا۔

نصحت عليًّا فى ابن حرب نصيحة
فرد فما منى له الدهر ثانيه

''میں نے ابن حرب (یعنی معاویہ) کے بارے میں علیؑ کو نصیحت کی، لیکن انھوں نے اس کو قبول نہیں کیا۔ لہٰذا میرے لیے دوبارہ کہنا ضروری نہیں ہے''۔

ولم يقبل انصح الذى جئته به
وكانت له تلك النصيحة عافيه

''جو نصیحت میں ان کے لیے لے کر آیا تھا اس کو انھوں نے قبول نہیں کیا جبکہ اس نصیحت میں ان کے لیے بھلائی اور عافیت تھی''۔

وقالوا له ما اخلص النصح كله
فقلت له ذات النصيحة غاليه

''اور ان لوگوں نے آپ سے کہا کہ تمام نصیحت خالص نہیں ہوتی۔ میں نے ان کو بہت عمدہ نصیحت کرنے کی کوشش کی''۔

اس کے بعد قیس بن سعدؓ امیر المومنین علی علیہ السلام کی خدمت میں کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! تحقیق مغیرہ نے آپؑ کو ایک ایسے امر کی طرف متوجہ کروایا ہے جس کو اللہ دور رکھے۔ پس اس نے ایک شخص کو مقدم کیا ہے اور دوسرے کو مؤخر کیا ہے۔ یہ شخص (یعنی مغیرہ) اگر آپؑ کو غلبہ حاصل ہو گیا تو آپؑ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے گا تا کہ آپ کو

نصیحت کر سکے اور اگر معاویہ کو غلبہ حاصل ہو گیا تو معاویہ کا تقرب حاصل کرے گا تا کہ اس کو مشورہ دے سکے۔ پھر اس نے یہ اشعار پڑھے:

کاد ومن أرسى ثبيرا مكانه
مغيرة ان يقوى عليك معاوية

"قریب ہے کہ کوئی اس کے مقام کو روکے، مغیرہ آپؑ کے بارے میں معاویہ کو تقویت دے گا"۔

وكنت بحمد الله فينا موفقا
تلك التي اراكها غير كافية

"اور میں خدا کی حمد اور شکر کرتا ہوں کہ ہمارا موقف اور ٹھکانہ آپؑ کے ساتھ ہے اور موقف جس کو وہ دیکھتے ہیں وہ عافیت والا نہیں ہے"۔

• فسبحان من علا السماء مكانها
وارض رحاها فاستقرت كما هيه

"پس منزہ ہے وہ ذات جس کا مقام آسمانوں پر بلند ہے اور زمین پر مرکز اسی طرح قائم رکھا ہے جس طرح وہ ہے"۔

محاۃ کیا ہے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابو علی الحسن بن محمد الطوسی قال: أخبرنا الشیخ الوالد ابوجعفر محمد بن الحسن رضی اللّٰہ عنہما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابونصر محمد بن الحسين المقرئ قال: حدثنی ابومحمد عبداللّٰه بن محمد البصری قال: حدثنا عبدالعزيز ابن يحيٰی قال: حدثنا موسٰی بن زكريا قال: حدثنا ابوخالد قال: حدثنی العتبی قال: سمعت الشعبی يقول: سمعت علی بن ابی طالب علیہ السلام يقول: العجب ممن يقنط ومعه الممحاة۔ فقيل له: وما الممحاة؟ قال: الاستغفار۔

(بحذفِ اسناد) جناب شعبی نے بیان کیا ہے کہ میں نے شعبی سے سنا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو نا اُمید اور مایوس ہے حالانکہ اس کے ساتھ محات ہے۔ پس آپ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا گیا: یہ محات کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد استغفار ہے (''یعنی مولیٰ یہ فرمانا چاہتے ہیں کہ استغفار کے ہوتے ہوئے اگر کوئی نا اُمید ہو تو اس پر تعجب ہے'')۔

سب سے زیادہ کون سی چیز واجب ہے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى قال: أخبرنا الشيخ المفيد الوالد رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: حدثنا الشريف الصالح ابومحمد الحسن بن حمزة العلوى رحمه الله قال: حدثنا احمد بن عبدالله قال: حدثنا جدى احمد بن ابى عبدالله البرقى عن ابيه عن يعقوب بن يزيد عن ابن ابى عمير عن هشام بن سالم عن ابى عبيلة الحذاء عن ابى عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: قال: الا اخبركم بأشد ما افترض الله على خلقه؟ انصاف الناس من انفسهم، ومواساة الاخوان فى الله عزوجل، وذكر الله على كل حال، فان عرضت له طاعة لله عمل بها، وان عرضت له معصية تركها۔

(بحذفِ اسناد) حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو بتاؤں کہ کون سی چیز اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر سب سے زیادہ سخت انداز میں واجب قرار دی ہے! وہ یہ ہے کہ انسان لوگوں کے ساتھ اپنی ذات کی طرف سے انصاف کرے اور اپنے بھائیوں کی خدا کی خاطر مدد کرے اور اللہ تعالیٰ کا ہر حال میں ذکر کرے اور اگر اطاعتِ خدا کا مورد اس کے سامنے آئے تو اس میں اطاعت کرے اور اس پر عمل کرے اور اگر معصیتِ خدا کا مورد سامنے آئے تو اس میں نافرمانی نہ کرے اور اس پر عمل کرنے کو ترک کر دے۔

سب سے بخیل شخص وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلي الحسن بن محمد الطوسی قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد (رض) قال: حدثنا ابو عبدالله محمد ابن محمد قال: حدثنا ابوبكر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنی ابوجعفر محمد ابن صالح القاضی قال: حدثنا مسروق بن المرزبانی قال: حدثنا حفص بن عاصم عن ابی عثمان عن ابی هريرة قال: قال رسول الله (ص): ان اعجز الناس من عجز عن الدعاء، وان ابخل الناس من بخل بالسلام۔

(بحذفِ اسناد) ابوہریرہ نے حضرت رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: سب لوگوں میں سے عاجز ترین اور کمزور ترین وہ شخص ہے جو لوگوں کو دعا دینے میں عاجز ہو اور لوگوں میں سے سب سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے جو دوسروں پر سلام کرنے میں بخل کرے۔

رسولؐ خدا کا امیر المومنینؑ کے حق میں دعا کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلي الحسن بن محمد الطوسی قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رضی الله عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبكر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنی الحسن الهاد بن حمزة ابوعلی من أصل كتابه قال: حدثنا الحسن بن عبدالرحمٰن بن ابی ليلی قال: حدثنا محمد بن سليمان الاصفهانی عن عبدالله الاصفهانی عن عبدالرحمٰن بن ابی ليلی عن علی بن ابی طالب علیه السلام قال: دعانی النبی (ص) وانا ارمد العين، فتفل فی عينی وشد العمامة علی رأسی وقال: اللهم اذهب عنه الحر والبرد، فما وجدت بعدها حرا ولا بردا۔

(بحذفِ اسناد) عبدالرحمان بن ابولیلیٰ نے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ سے نقل کیا ہے کہ



آپؑ نے ارشاد فرمایا: (خیبر کے دن) نبی اکرمؐ نے مجھے بلایا جبکہ میری حالت یہ تھی کہ میں آشوبِ چشم میں مبتلا تھا۔ آپؐ نے اپنا لعاب دہن میری آنکھوں پر لگایا اور میرے سر پر عمامہ باندھا اور فرمایا: اے میرے اللہ! تو اس سے گرمی اور سردی کو دور فرمادے۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: آپؐ کی اس دعا کے بعد میں نے کبھی گرمی اور سردی کو محسوس نہیں کیا۔

دروازہ اہلِ بیتؑ پر آیتِ تطہیر کی تلاوت کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسی قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبكر محمد بن عمر رحمه الله قال: حدثنی احمد بن عيسٰی بن ابی عيسٰی بن ابی موسٰی بالكوفة قال: حدثنا عبدوس بن محمد الحضرمی قال: حدثنا محمد بن فرات عن ابی اسحق عن الحارث عن علی عليه السلام قال: كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يأتينا كل غداة فيقول: الصلاة رحمكم الله الصلاة ﴿انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا﴾۔

(بحذفِ اسناد) جناب حارث نے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت رسولِ خدا (دروازۂ اہلِ بیتؑ) پر ہر روز صبح کے وقت آتے اور فرماتے: خدا تم پر رحمت نازل کرے نماز کے لیے تیار ہو جاؤ، نماز کے لیے تیار ہو جاؤ اور اس کے بعد آیت تطہیر کی تلاوت فرماتے:

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا

بنت عقیل کا روضۂ نبیؐ پر مرثیۂ امام حسینؑ پڑھنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسی قال: حدثنا الشيخ الوالد السعيد ابوجعفر رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو

عبداللّٰہ محمد بن عمران المرزبانی قال: حدثنا احمد بن محمد قال: حدثنا الحسین بن علیل العنزی قال: حدثنا عبدالکریم بن محمد قال: حدثنا علی بن سلمة عن ابی اسلم محمد بن مخلد عن ابی هیاج عبداللّٰہ بن عامر قال: لما اتیٰ نعی الحسین علیہ السلام الی المدینة خرجت بنت عقیل بن ابی طالب رضی اللّٰہ عنهما فی جماعة من نسائها حتیٰ انتهت الی قبر رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلاذت به وشهقت عندهٗ ثم التفتت الی المهاجرین والأنصار وهی تقول:

ماذا تقولون ان قال النبیؐ لکم
یوم الحساب وصدق القول مسموع

خذلتم عترتی أو کنتم غیبا
والحق عند ولی الامر مجموع

اسلمتموهم بأیدی الظالمین فما
منکم له الیوم عنداللّٰہ مشفوع

ما کان عند غداة الطف اذ حضروا
تلك المنایا ولا عنهن مدفوع

قال: فما رأینا باکیا ولا باکیة اکثر مما رأینا ذٰلك الیوم:

(بحذف اسناد) جناب ابوھیاج عبداللہ بن عامر نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت امام حسینؑ کی شہادت کی خبر مدینہ میں پہنچی تو حضرت عقیلؓ کی بیٹی مسلمانوں کی خواتین کے ایک گروہ کے ساتھ نبی اکرمؐ کی قبرِ مبارک پر حاضر ہوئیں اور آپؐ کو اس شہادت کی تعزیت پیش کی اور آپؐ کی قبر کے پاس شدت سے گریہ کیا۔ پھر بی بی مہاجرین اور انصار کی طرف متوجہ ہوئیں اور یہ اشعار پڑھے:

ماذا تقولون ان قال النبیؐ لکم
یوم الحساب و صدق القول مسموع

''اگر قیامت کے دن تمھارے نبی نے تم سے سوال کیا تو تم ان کے جواب میں کیا کہو گے اور پھر وہاں کہ جہاں صرف سچ اور حق ہی سنا جائے گا''۔

خذلتم عترتی أو کنتم غیبا
والحق عند ولی الامر مجموع

''تم نے میری عترت اور آل کو رسوا کیا یا تم غیب تھے یعنی اُن کی مدد اور اپنے حق اور اس کا حق ولی امر کے پاس محفوظ ہے''۔

اسلمتموهم بأیدی الظالمین فما
منکم له الیوم عنداللّٰه مشفوع

''تم نے ان کو ظالموں کے سپرد کر دیا پس آج اسی وجہ سے تمھارے لیے میں اللہ کی بارگاہ میں شفاعت نہیں کروں گا''۔

ما کان عند غداة الطف اذ حضروا
تلك المنایا ولا عنهن مدفوع

''کل قیامت کے دن اس میدان میں جب تمھارے اوپر بلا و مصائب نازل ہوں گے تو ان کو دُور کرنے والا کوئی نہیں ہوگا''۔

راوی بیان کرتا ہے: اس دن کے علاوہ اتنے رونے والے اور رونے والیاں میں نے کبھی نہیں دیکھیں جتنے لوگوں کو مَیں نے اس دن روتے ہوئے دیکھا۔

حضرت اُمِ سلمہؓ کا نبی اکرمؐ کو خواب میں دیکھنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد رضی اللّٰه عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابو عبداللّٰه محمد بن عمران المرزبانی قال: حدثنا احمد بن محمد الجوهری قال: حدثنی الحسن ابن علیل العنزی عن عبدالکریم بن محمد قال: حدثنا حمزة بن القاسم

العلوی عن غیاث بن ابراهیم عن الصادق جعفر بن محمد علیهما السلام قال: اصبحت یوما أم سلمة رضی اللّٰه عنها تبکی، فقیل لها: مما بکاؤك؟ فقالت: لقد قتل ابنی الحسین اللیلة، وذلك اننی ما رأیت رسولؐ اللّٰه (ص) منذ مضی الا اللیلة فرأیته شاحبا کئیبا، فقالت: قلت ما لی اراك یارسولؐ اللّٰه شاحبا کئیبا؟ قال: ما زلت اللیلة احفر القبور للحسین واصحابی علیه وعلیهم السلام۔

(بحذف اسناد) غیاث بن ابراہیمؒ نے حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک دن اُم المومنین حضرت اُم سلمہؓ نے صبح کے وقت رونا شروع کر دیا۔ جب آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آپ کے رونے کی وجہ کیا ہے؟

بی بی نے فرمایا: اے لوگو! حسین ابن علیؑ قتل ہو گئے ہیں اور اس کے بارے میں مجھے یوں معلوم ہوا ہے کہ جب سے رسولؐ خدا اس دنیا سے رحلت فرما گئے ہیں اس وقت سے لے کر آج تک وہ مجھے خواب میں نہیں ملے، سوائے آج رات کے۔ پس آج رات میں نے آپؐ کو دیکھا کہ آپؐ کا چہرہ گرد آلود ہے اور پریشان و غمگین ہیں۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا وجہ ہے کہ میں آپؐ کو اس حالت میں دیکھ رہی ہوں؟

آپؐ نے فرمایا: میں ساری رات حسینؑ اور ان کے ساتھیوں کی قبر کھودتا رہا ہوں۔

قبرِ امام حسینؑ پر ہاتف کا مرثیہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی عن والده رضی اللّٰه عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوحفص عمر بن محمد قال: حدثنا علی بن العباس قال: حدثنا عبدالکریم ابن محمد قال: حدثنا سلیمان بن مقبل الحارثی قال: حدثنا المحفوظ بن المنذر قال: حدثنی شیخ من بنی تمیم کان یسکن الرابیة قال: سمعت ابی یقول: ما شعرنا بقتل الحسین علیہ السلام حتی

كان مساء ليلة عاشوراء، فانى جالس بالرابية ومعى رجل من الحى فسمعنا هاتفا يقول

والله ما جئتكم حتى بصرت به
بالطف منعفر لخدين منحورا

وحوله فتية تدمى نحورهم
مثل المصابيح يطفون الدجى نورا

وقد حثثت قلوصى كى اصادفهم
من قبل أن يتلاقى الخرد الحورا

فعاقنى قدر والله بالغه
وكان امر قضاه الله مقدورا

كان الحسين سراجا يستضاء به
الله اعلم انى لم اقل زورا

صلى الا له على جسم تضمنه
قبر الحسين حليف الحر مقبورا

مجاور الرسول الله فى غرف
وللوصى للطيار مسرورا

فقلت له: من انت يرحمك الله؟ قال: انا وابى من جن نصيبين اردنا مؤازرة الحسين علیہ السلام ومواساته بأنفسنا، فانصرفنا من الحج فأصبناه قتيلا۔

(بحذف اسناد) محفوظ بن منذر نے بیان کیا ہے کہ میں نے بنی تمیم کے ایک بزرگ سے، جو صحراء میں سکونت رکھتا تھا سنا، وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام حسینؑ ابن علیؑ کے قتل کے بارے میں ہمیں معلوم ہوا تو دسویں محرم کو شام کے وقت (یعنی شامِ غریباں کے موقع پر) میں ایک صحرائی ٹیلے پر بیٹھا ہوا تھا اور میرے

پاس بنی حی کا ایک شخص بھی تھا، ہم نے ایک ہاتف کی آواز سنی جو یوں اشعار پڑھ رہا تھا:

واللّٰہ ما جئتکم حتی بصرت به
بالطف منعفر الخدین منحورا

''خدا کی قسم، جب میں تمھارے پاس آیا ہوں تو میں نے صحرائے کربلا میں حسینؑ کو خاک وخون میں غلطاں دیکھا ہے''۔

وحوله فتیة تلمی نحورهم
مثل المصابیح یطفون الدجی نورا

''اور آپ کے اردگرد بہت سے جوانوں کو میں نے دیکھا ہے کہ جن کی گردنوں سے خون جاری تھا اور ہر شخص سے چراغ کی طرح نور ساطع ہو رہا تھا جو چاروں طرف پھیلا ہوا تھا''۔

وقد حثثت قلوصی کی اصادفهم
من قبل ان یتلاقی الخرد الحورا

''اور ہم نے اپنے اونٹوں کو دوڑایا کہ شاید ہم ان تک پہنچ جائیں اور قبل اس کے کہ جنت کی حوریں اپنی آغوش میں لیں ہم ان کو پالیں''۔

فعاقنی قدر واللّٰہ بالغه
وکان امر قضاء اللّٰہ مقدورا

''مگر تقدیر نے نہ چاہا اور خدا کی تقدیر جو ہونی تھی، وہ ہو کر رہی''۔

کان الحسین سراجا یستضاء به
اللّٰہ اعلم انی لم اقل زورا

''خدا جانتا ہے کہ حسینؑ بزم ہدایت کا چراغ ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس کے حق میں غلط بیانی نہیں کرتا''۔

صلی الاله علی جسم تضمنه
قبر الحسین حلیف الحر مقبورا

''اللہ تعالیٰ اس قبرِ مطہر پر رحمت نازل فرمائے جس میں حسینؑ ابن علیؑ

مدفون ہیں"۔

مجاور الرسول اللّٰہ فی غرف
وللوصی وللطیار مسرورا

"اور حسینؑ جنت کے گھروں میں رسولؐ خدا اور وصی حیدر کرار اور جعفر طیارؓ کی ہمسائیگی میں خوش اور مسرور ہیں"۔

راوی بیان کرتا ہے: میں نے اس ہاتف سے سوال کیا: خدا آپ پر رحمت نازل فرمائے آپ کون ہیں؟

اس نے جواب دیا: میں اور میرا باپ نصیبین کے جنوں میں سے ہیں، ہم حسین علیہ السلام کی زیارت اور اپنی جانوں کے ذریعے اُن کی مدد کرنا چاہتے تھے لیکن جب ہم حج سے فارغ ہو کر واپس آئے ہیں تو ہم نے انھیں شہید پایا ہے۔

حضرت زینبؑ بنت علیؑ کا کوفہ کے بازار میں خطبہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی عن والده رضی اللّٰه عنهما قال: أخبرنا ابوعبداللّٰه محمد بن محمد قال: أخبرنی ابو عبداللّٰه محمد بن عمران المرزبانی قال: حدثنی احمد بن محمد الجوهری قال: حدثنا محمد بن مهران قال: حدثنا موسی بن عبدالرحمٰن المسروقی عن عمر بن عبدالواحد عن اسماعيل بن راشد عن حذلم ابن كثير قال: قدمت الكوفة فی المحرم سنة احدی وستين منصرف علی ابن الحسين عليهما السلام بالنسوة من كربلاء ومعهم الأجناد يحيطون بهم، وقد خرج الناس للنظر اليهم، فلما اقبل بهم علی الجمال بغير وطاء جعل نساء الكوفة يبكين وينشدن، فسمعت علی بن الحسين عليه السلام يقول بصوت ضئيل وقد نهكته العلة وفی عنقه الجامعة ويده مغلولة الی عنقه:

ان هؤلاء النسوة يبكين فمن قتلنا؟

قال: ورأيت زينب بنت على عليه السلام ولم أر خفرة قط انطق منها كأنها تفرغ عن لسان اميرالمؤمنين عليه السلام۔

قال: وقد او مأت الى الناس ان اسكتوا، فارتدت الانفاس وسكنت الاصوات، فقالت: الحمدلله، والصلاة على ابى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، امابعد: يا اهل الكوفة، ويا اهل الختل والخذل، فلا رقأت العبرة ولا هدأت الرنة، فانما مثلكم كمثل التى نقضت غزلها من بعد قوة انكاثا تتخذون ايمانكم دخلا بينكم، ألا وهل فيكم الا الصلف الظلف والضرم الشرف، خوارون فى اللقاء، عاجزون من الاعداء، ناكثون للبيعة، مضيعون للذمة ﴿فبئس ما قدمت لكم انفسكم ان سخط الله عليكم وفى العذاب انتم خالدون﴾ اتبكون، أى والله فابكوا كثيرا واضحكوا قليلا، ولقد فزتم بعارها وشنارها ولن تغسلوا دنسها عنكم ابدا، فسليل خاتم الرسالة، وسيد شباب أهل الجنة، وملاذ خيرتكم، ومفزع نازلتكم، وامارة محجتكم، ومدرجة حجتكم خذلتم وله قتلتم، الاساء ما تزرون۔

فتعساً ونكساً، ولقد خاب السعى، وتبت الأيدى، وخسرت الصفقة، وبؤتم بغضب من الله ﴿وضربت عليكم الذلة والمسكنة﴾۔

ويلكم اتدرون أ كيد لمحمد فرثتم، وأى دم له سفكتم، وأى كريمة له اصبتم ﴿لقد جئتم شيئا اداً تكاد السموات يتفطرن منه وتنشق الأرض وتخرالجبال هداً﴾۔

ولقد اتيتم بها خرقاء شوهاء بلاغ الارض والسماء، أفعجبتم ان قطرت السماء دماً ولعذاب الآخرة أخزى فلا

يستعجلنكم المهل، فانه لا يخفره البدار، ولا يخاف عليه فوات الثار، كلا ﴿ان ربك لبالمرصاد﴾۔

قال: ثم سكنت فرأيت الناس حيارى وقد ردوا أيديهم على افواههم، ورأيت شيخا قد بكى حتّٰى اخضلت لحيته وهو يقول: كهولكم خير الكهول، ونسلكم اذا عدلا يخيب ولا يخزى۔

(بحذفِ اسناد) حذلم بن کثیر بیان کرتا ہے: میں ۶۱ ہجری کو کوفہ میں آیا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت امام علیؑ بن الحسینؑ چند عورتوں کے ساتھ کربلا سے کوفہ میں لائے گئے اور لوگوں کا ایک بہت بڑا ہجوم آپؑ کے ساتھ تھا جس نے آپؑ کو گھیر رکھا تھا اور لوگ گروہ در گروہ آپؑ کو دیکھنے کے لیے آ رہے تھے جب کہ آپؑ (سب) بغیر پالان کے اونٹوں پر سوار تھے اور کوفہ کی عورتیں آپؑ پر گریہ کر رہی تھیں اور مرثیے پڑھ رہی تھیں۔ میں نے سنا کہ حضرت علی بن حسینؑ جن کی گردن میں طوق تھا اور ان کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے۔ آپؑ نے فرمایا: یہ عورتیں اگر ہم پر گریہ کر رہی ہیں اور رو رہی ہیں تو انھیں بتاؤ ہمارا قاتل کون ہے؟

حذلم ابن کثیر بیان کرتا ہے: اس دن مَیں نے حضرت زینب بنتِ علی علیہاالسلام کو اس طرح تقریر کرتے ہوئے دیکھا کہ خدا کی قسم، کسی پردہ نشین عورت کو میں نے کبھی اتنی فصاحت و بلاغت سے بولتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ گویا زینب بنت علی علیہاالسلام کے دہن مبارک میں ان کے باپ علی مرتضیٰؑ کی زبانِ گوہر بار تھی۔ ایک دفعہ آپ نے لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: چپ ہو جاؤ! اس اشارہ کی یہ تاثیر دیکھی کہ

فارتدت الانفاس و سكنت الاصوات

''لوگوں کے سینوں کے سانس رک گئے اور اونٹوں کی گھنٹیوں کی آواز تک بند ہو گئی''۔

پھر حضرت زینبؑ نے بولنا شروع کیا اور یوں فرمایا:

تمام حمد اس خداوند کریم کے لیے ہے اور درود و سلام ہو میرے بابا محمدؐ پر اور ان کی آل پاکؑ پر، اس کے بعد فرمایا: اے کوفہ والو! اے مکر و دغا والو! تم رو رہے ہو تمھارا رونا کبھی ختم نہ ہو

اور یہ تمھارے نوحے ایسے ہی جاری رہیں۔ تمھاری مثال اس بڑھیا جیسی ہے جو مضبوط دھاگہ بانٹنے کے بعد اسے کھول ڈالے۔ تمھاری قسمیں کیا غداری کے لیے تھیں؟ تم میں سوائے اوچھے پن اور برائیوں میں غلطاں ہونے کے اور کیا ہے؟ تم کنیزوں کی طرح تملق کرنا چاہتے ہو اور دشمنوں کی طرح اذیت دیتے ہو۔ شرفا کو رسوا کرنے والے ہو اور تم ملاقات کرنے والوں کو خوار کرنے والے ہو اور بیعت کو توڑنے والے ہو اور جو تمھارے ذمے ہے اُسے ضائع کرنے والے ہو۔ کتنا بڑا ذخیرہ ہے جو تم نے اپنے لیے چھپا کر رکھا ہے اور تم پر ہمیشہ اللہ کا غضب رہے گا اور تم ہمیشہ عذاب میں رہو گے۔ اب رو رہے ہو تو روتے رہو۔

خدا کی قسم، تم بہت زیادہ روؤ گے اور کم ہنسو گے۔ کیونکہ تم نے ساری دنیا کی برائیاں اپنے دامن میں سمیٹ لی ہیں۔ اب یہ دھبے تمھارے دامن سے دھوئے نہیں جا سکتے اور فرزندِ رسولِ خداؐ کے خون کے دھبے اور جنت کے جوانوں کے سردار کے خون کے دھبے کیسے دھل سکتے ہیں۔ وہ سردار جو تمھاری نیکیوں کا ملجا و ماویٰ تھا جو مصیبت کے وقت تمھاری پناہ گاہ تھا جو راہِ ہدایت کے لیے نورانی مینار تھا۔ تمھاری محبت کی نشانی تھا اور تمھاری حجت کا درجہ تھا۔ جس کو تم نے ختم کر دیا ہے اور اس کو تم نے قتل کر دیا ہے، کتنا برا ذخیرہ تم اپنے لیے کر چکے ہو۔

تمھارے لیے ہلاکت و بربادی ہو تمھاری کوئی اُمید بر نہ آئے۔ تمھاری ساری کوششیں ضائع ہو جائیں، تمھارے ہاتھ ٹوٹ جائیں، تمھاری تجارت برباد ہو جائے اور تم خدا کے غضب میں گرفتار رہو، تم پر ذلت و رسوائی کی مار ہو۔

اے کوفہ والو! تم جانتے ہو کہ تم نے رسولِ خداؐ کے کس جگر بند کو ذبح کر دیا ہے اور اس کے خون کو رائیگاں کر دیا ہے اور بے دریغ بہایا ہے اور کس کے ناموس کو تم نے سر برہنہ کر دیا ہے۔ کس کی حرمت کو تم نے ضائع کر دیا ہے۔ ایسی مصیبت برپا کی ہے کہ جس پر قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائے اور زمین شق ہو جائے، پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور ایسی مصیبت ہے کہ زمین و آسمان اس سے پُر ہیں۔ تعجب ہے کہ آسمان سے خون کیوں برس رہا ہے۔ آخرت کا عذاب تو اس سے بھی زیادہ سخت ہے اور رسوا کن ہوگا جب تمھارا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ پس تم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی مہلت پر اتراؤ مت وہ جلدی نہیں کرتا کیونکہ اس کو انتقام کے وقت کے ختم ہونے کا ڈر نہیں ہوتا۔ آگاہ ہو جاؤ! تمھارا رب تمھاری کمین گاہ (شکار) میں ہے۔

راوی بیان کرتا ہے: بی بی خاموش ہو گئیں لیکن خدا کی قسم، میں نے لوگوں کو دیکھا کہ سب لوگ یہ کلام سن کر حیران اور متحیر ہو گئے تھے اور بے اختیار رو رہے تھے اور اپنی انگلیاں منہ میں دبائے ہوئے تھے۔ ایک بوڑھے کو میں نے دیکھا جو بہت رو رہا تھا، یہاں تک کہ اس کی ڈاڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی تھی اور وہ کہہ رہا تھا: میرے ماں، باپ تم پر قربان ہو جائیں۔ تمہارے بوڑھے تمام دنیا کے بوڑھوں سے افضل ہیں۔ تمہارے جوان تمام جوانوں سے بہتر ہیں اور تمہاری عورتیں تمام عورتوں سے افضل ہیں، اور تمہاری نسل تمام نسلوں سے بہتر ہے اور کبھی تم عاجز اور ذلیل نہیں ہو سکتے۔

سب سے پہلا مرثیہ جو امام حسینؑ پر پڑھا گیا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن عمران قال: حدثنا محمد بن ابراهم بن خالد قال: حدثنا عبدالله بن ابى سعيد الوراق قال: حدثنى مسعود بن عمرو الجحدرى قال: حدثنى ابراهيم بن راحة قال: اول شعر رثى به الحسين بن على عليه السلام قول عقبة بن عمية السهمى من بنى سهم بن عوف بن غالب يقول:

اذ العين قرت فى الحياة وانتم
تخافون فى الدنيا فأظلم نورها

مررت على قبر الحسين بكربلا
ففاض عليه من دموعى غزيرها

فما زلت ارثيه وابكى لشجوه
ويسعد عينى دمعها وزفيرها

ویکیت من بعد الحسین عصائباً
اطافت به من جانبیها قبورها
سلام علی اهل القبور بکربلا
وقل لها منی سلام یزورها

سلام بآصال العشی وبالضحی
تؤدیه نکباء الریاح ومورها

ولا برح الوفاد زوار قبره
یفوح علیهم مسکها وعبیرها

(بحذف اسناد) جناب ابراہیم بن راحہ نے بیان کیا ہے کہ حسین بن علیؑ پر پہلے مرثیہ کے اشعار پڑھے گئے وہ عقبہ بن عمرو سہمی کے اشعار ہیں کہ جو سہم بن عوف بن غالب کے قبیلہ سے تھا۔ اور وہ اشعار یوں ہیں:

اذ العین قرت فی الحیاة وانتم
تخافون فی الدنیا فأظلم نورها

''اگر دنیا کی زندگانی میں آنکھوں کو ٹھنڈک ہو اور (اے آلِ محمدؐ) تم ستائے جاؤ تو وہ ٹھنڈک ختم ہو جاتی ہے اور تاریکی میں بدل جاتی ہے''۔

مررت علی قبر الحسین بکربلا
ففاض علیه من دموعی غزیرها

''میں کربلا میں قبرِ حسینؑ کی طرف سے گذرا تو میری آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب بہہ نکلا''۔

فما زلت ارثیه وابکی لشجوه
ویسعد عینی دمعها وزفیرها

''میں ہمیشہ ان کا مرثیہ پڑھتا رہوں گا اور ان پر روتا رہوں گا''۔

ویکیت من بعد الحسین عصائباً
اطافت به من جانبیها قبورها

''حسینؑ کے بعد میں اس گروہ (شہدائے کربلا) پر گریہ کروں گا، جن

کی قبریں تربتِ حسینؑ کے دونوں جانب ہیں"۔

سلام علی اهل القبور بکربلا
وقل لها منی سلام یزورها

"میرا سلام ہو کربلا کے ان اہلِ قبور پر اور میرا سلام ہو ان پر جوان کی زیارت کے لیے آئے ہیں یہ ان کے مرتبہ کے مطابق بہت تھوڑا ہے"۔

سلام بآصال العشی ۔ وبالضحی
تؤدیه نکباء الریاح ومورها

"میرا سلام ہو ان پر شام و سحر اور ظہر کے وقت جو بادِ مخالف اور غبار اڑانے والی ہوا پہنچاتی ہے"۔

ولا برح الوفاد زوار قبره
یفوح علیهم مسکها وعبیرها

"ہمیشہ اس قبر پر زائروں کی بھیڑ رہے اور وہ اس پر مشک و عنبر چھڑکتے رہیں"۔

میرا رشتہ دنیا اور آخرت دونوں میں قائم رہے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابو علی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: حدثنا الشیخ السعید الوالد رضی الله عنه قال: أخبرنی محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالقاسم جعفر بن محمد قال: حدثنی جعفر بن محمد ابن مسعود عن ابیه عن ابی النضر العیاشی قال: حدثنا محمد بن خالد قال: حدثنی محمد بن معاذ قال: حدثنا زکریا بن عدی قال: حدثنا عبیدالله بن عمر عن عبدالله بن محمد بن عقیل عن حمزة بن ابی سعید الخدری عن ابیه قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول علی المنبر: ما بال اقوام یقولون ﴿ان رحم رسول الله لا تشفع یوم القیامة﴾ بلی والله ان رحمی لموصلة فی الدنیا والآخرة، وانی ایها الناس فرطکم یوم القیامة علی الحوض، فاذا جئتم قال

الرجل: یارسولؐ اللّٰہ انا فلان بن فلان، فأقول: اما النسب فقد عرفته لکنکم اخذتم بعدی ذات الشمال وارتددتم علی اعقابکم القهقری۔

(بحذفِ اسناد) جناب حمزہ بن ابی سعید خدری نے اپنے والد سے سنا ہے کہ انھوں نے کہا: میں نے حضرت رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے منبر پر ارشاد فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ جو یہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن رسولؐ خدا کے ساتھ رشتہ داری بھی مفید نہیں ہو گی۔ کیوں نہیں! خدا کی قسم، میرے ساتھ رشتہ داری اور تعلق دنیا اور آخرت دونوں میں قائم رہے گا۔

اس کے بعد آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! میں دیکھ رہا ہوں کہ تم قیامت کے دن میرے پاس حوض پر وارد ہو گے۔ جب تم لوگ میرے پاس آؤ گے تو تم میں سے ایک شخص کہہ رہا ہوگا: یارسولؐ اللہ! میں فلاں بن فلاں ہوں۔ میں اس کے جواب میں کہوں گا: جہاں تک تیرے نسب کی بات ہے اس کو میں جانتا ہوں لیکن تم سب کے سب میرے بعد ذاتِ شمال (یعنی بائیں بازو والے گروہ) میں شامل ہو گئے تھے اور زبردستی مرتد ہو گئے تھے اور اُلٹے پاؤں واپس چلے گئے تھے۔[1]

مومن بھائیوں سے ملاقات خوشی کا باعث ہوتی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشیخ ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا الشریف الصالح ابومحمد الحسن بن حمزة العلوی قال: حدثنی ابوالحسن علی بن الفضل قال: حدثنی ابوتراب عبیداللّٰه بن موسی قال: حدثنی ابوالقاسم عبدالعظیم بن عبداللّٰه الحسنی قال: سمعت ابا جعفر محمد بن علی بن موسی علیه السلام یقول: ملاقاة الاخوان یسرة و تلقیح للعقل وان کان نزراً قلیلاً۔

(بحذفِ اسناد) ابوالقاسم عبدالعظیم بن عبداللہ الحسنی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد

---

[1] اس حدیث کے دو حصے ہیں اور ان کے باہمی تعلق سے واضح ہے کہ رشتہ داروں میں سے بھی خدانخواستہ کوئی بائیں بازو یعنی رسولؐ خدا اور آلِ رسولؐ کے حزبِ مخالف میں شامل ہو جائے تو اسے اس کا نسب کچھ فائدہ نہ پہنچا سکے گا۔ (مصحح)

ابو جعفر محمد بن علی بن موسیٰ علیہم السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مومن بھائیوں سے ملاقات کرنا باعثِ خوشی اور عقل میں اضافہ کا موجب بنتی ہے اگرچہ یہ بہت کم اور شاذ و نادر ہی کیوں نہ ہو۔

اے علیؑ! آپ جہنم سے فرمائیں گے یہ تیرا ہے اور یہ میرا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنى المظفر بن محمد الوراق قال: حدثنى ابن على محمد بن همام قال: حدثنى ابوسعيد الحسن بن زكريا البصرى قال: حدثنى عمر ابن المختار قال: حدثنى ابومحمد الترسى عن النضر بن سويد عن عبدالله ابن مسكان عن ابى جعفر الباقرعليه السلام عن آبائه عليهم السلام قال: قال رسولُ اللّٰه: كيف بك ياعلى اذا وقفت على شفير جهنم وقدمت الصراط وقيل للناس جوزوا وقلت لجهنم هذا لى وهذا لك؟ فقال علىّ يارسولَ الله ومن اولئك؟ فقال اولئك شيعتك معك حيث كنت.

(بحذفِ اسناد) عبداللہ ابن مسکانؒ نے حضرت ابوجعفر امام محمد الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے حضرت رسولؐ خدا سے کہ آپؐ نے امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے فرمایا: اے علیؑ! آپؑ کا اس وقت کیا منزلت و مقام ہوگا، جب آپؑ جہنم کے کنارے پر کھڑے ہوں گے اور پلِ صراط آپؑ کے سامنے ہوگا اور لوگوں سے کہا جائے گا کہ اس پل سے گزرو اور آپؑ اس وقت جہنم سے کہہ رہے ہوں گے: اے جہنم! یہ تیرا ہے اور یہ میرا ہے۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! وہ لوگ کون ہوں گے جن کو میں اپنا کہوں گا؟

آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! وہ آپؑ کے شیعہ ہوں گے جو آپؑ کے ساتھ ہوں گے جہاں آپؑ ہوں گے وہاں وہ ہوں گے۔



باب چہارم

مسلمان مومن بھائی کی حاجت روائی کی فضیلت

(أخبرنا) الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد بن الحسن الطوسی رضی اللّٰہ عنہ بمشھد مولانا امیر المؤمنین علی بن ابی طالب صلوات اللّٰہ علیہ قال: أخبرنا الشیخ الوالد السعید ابوجعفر محمد بن الحسن بن علی الطوسی رضی اللّٰہ عنہ قال: أخبرنا احمد بن محمد ابن الصلت الأھوازی قال: أخبرنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید ابن عقدۃ الحافظ قال: أخبرنا جعفر بن عبداللّٰہ قال: حدثنا عمر بن خالد ابوحفص عن محمد بن یحییٰ المدنی قال: سمعت جعفر بن محمد علیھما السلام یقول: من کان فی حاجۃ اخیہ المؤمن المسلم کان اللّٰہ فی حاجتہ ما کان فی حاجۃ اخیہ۔

(بحذف اسناد) جناب محمد بن یحییٰ مدنیؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جوکوئی اپنے مومن مسلمان بھائی کی حاجت روائی کرے گا، اللہ تعالیٰ اُس شخص کی حاجت روائی کرے گا۔ اس مقدار سے زیادہ جتنی وہ اپنے بھائی کی حاجت میں زحمت کرے گا۔

امامؑ کا ایک شخص کو نصیحت کرنا

(وعنہ) قال: حدثنا الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد بن الحسن الطوسی رحمہ اللہ قال: حدثنا الشیخ السعید الوالد

ابوجعفر محمد بن الحسن الطوسی رضی اللّٰه عنه قال: أخبرنا احمد بن محمد بن الصلت الأهوازی قال: أخبرنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدة عن عاصم بن عمرو عن محمد بن مسلم قال: آتانی رجل من أهل الجبل فدخلت معه علی ابی عبداللّٰه علیه السلام، فقال له عند الوداع: أوصنی۔ فقال: اوصیك بتقوی اللّٰه وبر أخیك المسلم، واحب له ما تحب لنفسك ، واكره له ما تكره لنفسك، وان سألك فاعطه ، وان كف عنك فأعرض علیه، ولا تمله خیراً فانه لا یملك، وكن له عضدا فانه لك عضد، ان وجد علیك فلا تفارقه حتی تحل سخیمته، وان غاب فاحفظه فی غیبته ، وان شهد فاكنفه وأعضده ووازره واكرمه ولاطفه، فانه منك وانت منه۔

(بحذفِ اسناد) جناب محمد بن مسلمؒ نے بیان کیا ہے کہ پہاڑی علاقے کا ایک شخص میرے پاس آیا اور میں اس کو اپنے ساتھ لے کر حضرت امام ابوعبداللہ جعفر الصادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ مَیں نے جب اجازت لے کر واپس جانے کا ارادہ کیا تو اس شخص نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: اے مولاؑ! مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا: میں تمھیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیّت کرتا ہوں اور اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ نیکی کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ جو کچھ تم اپنے لیے پسند کرتے ہو، وہی اس کے لیے پسند کرو۔ اور جس چیز کو تم اپنے لیے ناپسند کرتے ہو، وہ اس کے لیے بھی ناپسند کرو۔ اگر وہ تم سے سوال کرے تو اس کو عطا کرو اور اگر وہ تمھیں محروم کرے تو اس سے بے رُخی نہ کرو اور خیر سے اس کو محروم نہ کرو اگرچہ وہ تمھارے ساتھ نیکی نہ کرے۔ تم اس کے لیے زورِ بازو بنو، کیونکہ وہ تمھارا بازو ہے اور اگر وہ تمھارے اوپر ناراض ہو جائے تو اس سے جدا اور الگ نہ ہو یہاں تک کہ اس کی ناراضگی کو دور کر دو اور اگر وہ غائب ہو تو اس کی عدم موجودگی میں اس کی حفاظت کرو (یعنی اس کی غیبت نہ کرو) اور اگر وہ موجود ہے تو اس کی مدد کرو اور اس کے

(دست و بازو) بن جاؤ اس کی زیارت کرو اور اس کی عزت کرو اور اس پر مہربانی و نرمی کرو کیونکہ وہ تم سے ہے اور تم اس سے ہو۔

ایک مومن بھائی کے دوسرے مومن پر سات حقوق واجب ہیں

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد بن الحسن الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد ابوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا احمد بن محمد بن الصلت الأهوازى قال: أخبرنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد بن عقدة قال: حدثنى احمد بن الحسن قال: حدثنا الهيثم بن محمد عن محمد بن الفيض عن معلى بن خنيس قال: قلت لأبى عبدالله عليه السلام: ما حق المؤمن على المؤمن؟ قال: سبع حقوق واجبات ما منها حق الا واجب عليه ان خالفه خرج من ولاية الله وترك طاعته ولم يكن لله فيه نصيب، قال: قلت حدثنى ما هن؟ فقال: ويحك يامعلى انى عليك شفيق اخشى ان تضيع ولا تحفظ وان تعلم ولا تعمل۔ قال: قلت لا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم۔ قال: ايسر حق منها ان تحب له ما تحب لنفسك وتكره له ما تكره لنفسك، والحق الثانى ان تمشى فى حاجته وتتبع رضاه ولا تخالف قوله، والحق الثالث ان تصله بنفسك وما لك ويديك ورجليك ولسانك، والحق الرابع ان تكون عينه ودليله ومرآته وقميصه، والحق الخامس ان لا تشبع ويجوع ولا تلبس ويعرى ولا تروى ويظمأ، والحق السادس ان يكون لك امرأة وخادم وليس لأخيك امرأة وخادم فتبعث بخادمك فتغسل ثيابه وتصنع طعامه وتمهد فراشه فان ذٰلك كله لما جعل بينك وبينه، والحق السابع ان تبر قسمه وتجيب

دعوته وتشهد جنازته وتعود مريضة وتشخص ببدنك فی
قضاء حوائجه ولا تلجئه الی ان يسألك، فاذا حفظت ذلك
منه فقد وصلت ولايتك بولايته وولايته بولاية تعالٰی۔

(بحذف اسناد) معلّٰی بن خنیسؒ بیان کرتے کہ مَیں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: اے فرزندِ رسولؐ! یہ فرمائیں کہ ایک مومن کا اپنے دوسرے مومن بھائی پر کیا حق واجب ہے؟ آپؑ نے فرمایا: ایک مومن پر دوسرے مومن بھائی کے سات حقوق واجب ہیں اور ان حقوق میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ اسے پورا نہ کیا جائے اور اس کے خلاف کرنے والا اللہ تعالیٰ کی ولایت سے خارج ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو ترک کرنے والا شمار ہوگا اور بارگاہِ خدا میں اس کے لیے اجر و ثواب سے کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

میں نے عرض کیا: فرمائیں! وہ حقوق کون کون سے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: اے معلّٰی! تم پر افسوس ہے! تم پر مہربان ہوں، مَیں ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ تم ان حقوق کو ضائع کر دو اور ان کی حفاظت نہ کر سکو اور ان کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ان پر عمل نہ کر پاؤ۔

معلّٰی بیان کرتا ہے: مَیں نے آپؑ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: مولاؑ! اللہ کی طاقت و قدرت کے علاوہ کوئی نہیں ہے اور وہ اللہ علی اور عظیم ہے اور اس کی طاقت و قدرت اگر شاملِ حال ہوگئی تو میں عمل یعنی ان حقوق کی ادائیگی کروں گا۔

آپؑ نے فرمایا:

(۱) ان حقوق میں سے سب سے آسان حق یہ ہے کہ ایک مومن اپنے دوسرے مومن بھائی کے لیے وہی چیز پسند کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے اور جس کو وہ اپنے لیے پسند نہیں کرتا وہ اس کے لیے بھی پسند نہ کرے۔

(۲) دوسرا حق یہ ہے کہ اپنے مومن بھائی کی حاجت روائی کے لیے کوشش کرے اور اس کو خوش کرے اور اس کی بات کی مخالفت نہ کرے۔

(۳) تیسرا حق یہ ہے کہ اپنی جان، مال، پاؤں اور زبان کے ذریعے اس کے ساتھ رہے۔

(۴) چوتھا حق یہ ہے کہ اپنے مومن بھائی کی آنکھ بن جائے۔ اس کی دلیل بن جائے اس کے لیے آئینہ بن جائے اور اس کے لیے قمیض بن جائے یعنی اس کے عیبوں پر پردہ پوشی

کرے۔

۵ پانچواں حق یہ ہے کہ اگر وہ بھوکا ہے تو پھر تم پیٹ بھر کر نہ کھاؤ اور وہ بے لباس ہو تو تم بھی لباس زیب تن نہ کرو (یعنی اس کے لباس اور غذا کا بندوبست کرو) اور وہ پیاسا ہے تو خود سیراب نہ ہو۔

۶ چھٹا حق یہ ہے کہ اگر تمھاری بیوی بھی ہو اور نوکر بھی ہو اور تمھارے (مومن) بھائی کے پاس نہ بیوی ہو اور نہ نوکر تو پھر تم اپنا نوکر اس کی خدمت میں روانہ کرو تا کہ وہ نوکر اس کے لیے کھانا تیار کرے اور اس کے کپڑوں کو دھوئے اور اس کے لیے بستر بچھائے۔

۷ ساتواں حق یہ ہے کہ اگر وہ قسم اٹھائے تو اس قسم سے برأت دلوائے (یعنی تم اس کا کفارہ ادا کرو) وہ دعوت دے تو اس کو قبول کرو۔ اور اگر وہ مر جائے تو اس کے جنازے میں شمولیت کرو۔ اگر بیمار ہے تو اس کی تیمارداری کرو اور خود بنفس نفیس اس کی حاجت کو پورا کرنے کی کوشش کرو۔ اگر تمھیں معلوم ہو جائے کہ وہ ضرورت مند ہے تو انتظار نہ کرو کہ وہ تم سے سوال کرے اور پھر تم اس کی ضرورت کو پورا کرو۔ نہیں اس کے سوال کے بغیر اس کی ضرورت کو پورا کرو۔ پس جب تم نے اپنے مومن بھائی کے ان حقوق کی حفاظت کی ہے تو اطمینان رکھو کہ تم نے اپنی ولایت اور دوستی کو اس کی دوستی سے ملا دیا ہے اور اس کی دوستی کو اللہ کی دوستی سے ملا دیا ہے۔

جو اپنے دین کو عظیم شمار کرے وہ اپنے بھائی کو بھی عظیم شمار کرے

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد بن الحسن الطوسي رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: حدثنا احمد بن محمد بن الصلت الأهوازي قال: أخبرنا ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد بن عقدة قال: حدثنا محمد بن فضل بن ابراهيم ابن المفضل بن قيس بن رمانة قال: حدثني ابي عن عبدالله بن ابي يعفور قال: قال لي ابو عبدالله عليه السلام: انه من عظم دينه عظم اخوانه، ومن استخف بدينه استخف باخوانه۔ يامحمد اخصص بما لك وطعامك من تحبه في الله عزوجل۔

(بحذفِ اسناد) عبداللہ ابن ابی یعفورؒ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفرصادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: تحقیق جو اپنے دین کو عظیم شمار کرے گا وہ اپنے مومن بھائی کو بھی عظیم شمار کرے گا اور جس نے اپنے دین کو خفیف اور ہلکا شمار کیا، وہ اپنے مومن بھائی کو بھی خفیف اور ہلکا شمار کرے گا۔ اے محمد! تم اپنے مال اور اپنے طعام کو اس شخص کے لیے خاص قرار دو جس سے تم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر محبت کرتے ہو۔

جو اپنے مومن بھائی کا دفاع کرے گا اللہ قیامت کے دن اسے ثابت قدم رکھے گا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد بن الحسن الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: حدثنا احمد بن محمد بن الصلت قال: أخبرنا ابوالعباس احمد بن محمد ابن سعيد بن عقدة عن المفضل عن قيس عن ايوب بن محمد المسلى عن ابان بن تغلب عن ابى عبدالله عليه السلام قال: من كان وصل لأخيه بشفاعة فى دفع مغرم اوجر مغنم ثبت الله عزوجل قدميه يوم تزل فيه الاقدام۔

(بحذفِ اسناد) ابان بن تغلبؒ نے حضرت امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص کسی ضرر کو دور کرنے میں یا کسی نفع و فائدہ کو حاصل کرنے میں اپنے مومن بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو قیامت کے دن ثابت قدمی عطا فرمائے گا کہ جس دن لوگوں کے قدموں میں لڑکھڑاہٹ ہوگی۔

مومن بھائی کی قدرت کی باوجود مدد نہ کرنے پر مذمت

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد الحسن بن محمد الطوسى قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا احمد بن محمد بن الصلت قال: أخبرنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد بن عقدة قال: حدثنى احمد بن يحيىٰ



بن المنذر قال: حدثنا حسين بن محمد قال: حدثنی ابی عن اسماعيل بن ابی خلف عن صفوان بن مهران عن ابی عبدالله علیہ السلام قال: ايما رجل مسلم أتاه رجل مسلم فی حاجة وهو يقدر علی قضائها فمنعه اياها عيَّره الله يوم القيامة تعييراً شديدا وقال له: اتاك اخوك فی حاجة قد جعلت قضاؤها فی يدك فمنعته اياها زهدا منك فی ثوابها، وعزتی لا انظر اليك اليوم فی حاجة معذباً كنت أو مغفورا لك۔

(بحذف اسناد) صفوان بن مہران علیہ الرحمہ نے حضرت ابوعبداللہ امام الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مسلمان کہ جس کے پاس کوئی دوسرا مسلمان کسی حاجت و ضرورت کے لیے آئے اور وہ اس کی حاجت روائی پر قادر ہونے کے باوجود بھی اس سے انکار کردے اور اس کی اس حاجت کو پورا نہ کرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو شدید ملامت کرے گا اور اس سے فرمائے گا کہ تیرے پاس تیرا بھائی ایک حاجت لے کر آیا تھا اور میں نے اس کی اس حاجت کو تیرے ہاتھوں سے پورا کرنا قرار دیا تھا، جبکہ تو نے اس کو روک دیا اور انکار کر دیا اور اس کی حاجت کو پورا نہ کیا اور اس حاجت کے پورا کرنے سے جو ثواب تھا تو نے اس کو حاصل کرنے سے پہلوتہی کی ہے۔ مجھے قسم ہے اپنی عزت کی، آج میں تیری حاجت کی طرف بھی نہیں دیکھوں گا تو بخشا جائے یا تجھ پر عذاب نازل ہو مجھے کوئی پروا نہیں ہے۔

خلیفۃ اللہ کہاں ہے؟

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد بن الحسن الطوسی رحمہ اللہ قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن محمد قال: حدثنی ابوجعفر محمد بن علی بن الحسين ابن بابويه رحمہ اللہ قال: حدثنی ابی قال: حدثنا سعد بن عبدالله عن ايوب ابن نوح عن صفوان بن يحيیٰ عن ابان بن عثمان عن ابی

عبداللّٰه جعفر بن محمد علیهما السلام قال: اذا کان یوم القیامة نادی مناد من بطنان العرش: این خلیفة اللّٰه فی ارضه؟ فیقوم داود النبی علیہ السلام، فیأتی النداء من عند اللّٰه عزّوجلّ لسنا ایاك اردنا وان کنت للّٰه خلیفة۔ ثم ینادی ثانیة: این خلیفة اللّٰه فی ارضه؟ فیقوم امیر المؤمنین علیہ السلام، فیأتی النداء من قبل اللّٰه عزوجل: یامعشر الخلائق هذا علی بن ابی طالب خلیفة اللّٰه فی ارضه وحجته علی عباده، فمن تعلق بحبله فی دار الدنیا فلیتعلق بحبله فی هذا الیوم لیستضئ بنوره ولیتبعه الی الدرجات العلی من الجنان۔

قال: فیقوم اناس قد تعلقوا بحبله فی الدنیا فیتبعونه الی الجنة۔ ثم یأتی النداء من عنداللّٰه عزوجل: ألا من إئتم بامام فی دار الدنیا فلیتبعه الی حیث یذهب به، فحینئذ ﴿یتبرأ الذین اتبعوا من الذین اتبعوا ورأوا العذاب وتقطعت بهم الاسباب۔ وقال الذین اتبعوا لو أن لنا کرة فنتبرأ منهم کما تبرأوا منا کذلك یریهم اللّٰه اعمالهم حسرات علیهم وما هم بخارجین من النار﴾۔

(بحذفِ اسناد) ابان بن عثمانؒ نے حضرت امام ابوعبداللّٰہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو وسطِ عرش سے منادی آواز دے گا: جو اللّٰہ کی زمین پر اس کا خلیفہ تھا وہ کہاں ہے؟

حضرت داؤد علیہ السلام کھڑے ہو جائیں گے تو اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی:

اے داؤدؑ! اگرچہ تو بھی میری زمین پر میرا خلیفہ تھا لیکن اب تو مراد نہیں ہے۔ پھر منادی دوبارہ ندا دے گا جو زمین پر خلیفۃ اللّٰہ تھا وہ کہاں ہے؟

امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کھڑے ہو جائیں گے تو اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: اے میری مخلوق! یہ علی ابن ابی طالبؑ، جو اللّٰہ کی زمین پر اللّٰہ کے خلیفہ تھے اور اس کی مخلوق کی طرف سے حجت ہیں۔ پس جو شخص دنیا میں ان کی رسی (دامن) سے متمسک رہا ہے وہ

آج بھی اس کی رسی (یعنی دامن) سے متمسک ہو جائے اور اس کے نور سے روشنی حاصل کرتے ہوئے اور ان کی اتباع کرتے ہوئے جنت کے درجاتِ عالیہ (یعنی بلندیوں) کی طرف چلا جائے۔

آپؑ نے فرمایا: اس کے بعد لوگوں کی ایک جماعت جو دنیا میں آپؑ کے دامن سے متمسک رہی ہوگی وہ آپؑ کی اتباع کرتے ہوئے جنت میں چلی جائے گی۔ پھر دوبارہ بارگاہِ خداوندی سے آواز آئے گی: اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ! اب جو شخص دنیا میں جس امام (یعنی باطل امام) کی اتباع و اطاعت کرتا رہا ہے وہ اس امام کی اتباع کرتے ہوئے جدھر اس کا امام جائے گا اُدھر چلا جائے۔ یہ وہ وقت ہوگا کہ جس کی ترجمانی خدا خود فرما رہا ہے:

إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا ۗ كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ۝ (سورۃ بقرہ: ۱۶۶،۱۶۷)

"وہ (وقت کتنا سخت ہوگا) جب پیشوا لوگ اپنے پیروؤں سے اپنا پیچھا چھڑائیں گے اور (وہ اپنی آنکھوں سے) عذاب کو دیکھیں گے اور ان کے سارے تعلق ٹوٹ جائیں گے اور پیروکار کہنے لگیں گے: اگر ہم دوبارہ (دنیا کی طرف) پلٹ سکے تو ہم بھی اسی طرح تم سے برأت کا اعلان کریں گے جیسے آج تم ہم سے برأت کا اعلان کر رہے ہو اور اس وقت خدا ان کو ان کے اعمال دکھائے گا جنہیں وہ بڑی حسرت سے دیکھیں گے۔ اب بھلا وہ جہنم کی آگ سے نجات کیسے پا سکیں گے؟"۔

بصرہ میں ابنِ عباسؓ کا لوگوں سے خطاب

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلي الحسن بن محمد الطوسي رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني المظفر بن احمد البلخي قال: أخبرنا ابوبكر محمد بن احمد بن ابی البلخ

قال: حدثنا ابوعبداللّٰه جعفر بن محمد الحسنی قال: حدثنا عیسٰی بن مهران قال: حدثنا حفص بن عمر الفراء قال: حدثنا ابومعاد الخزاز قال: حدثنی یونس بن عبدالوارث عن ابیه قال: بینا ابن عباس رحمه اللّٰه یخطب عندنا علی منبر البصرة اذ اقبل علی الناس بوجهه ثم قال: ایتها الأمة المتحیرة فی دینها أم واللّٰه لو قدمتم من قدم اللّٰه، وأخرتم من أخر اللّٰه، وجعلتم الوراثة والولایة حیث جعلها اللّٰه ما عال سهم من فرائض اللّٰه ولا عال ولی اللّٰه، ولا اختلف اثنان فی حکم اللّٰه، فلوقوا وبال ما فرطتم فیه بما قدمت أیدیکم ﴿وسیعلم الذین ظلموا أی منقلب ینقلبون﴾

(بحذف اسناد) جناب یونس بن عبدالوارثؒ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ بصرہ کے منبر پر ہمارے درمیان ابن عباسؓ خطبہ دیتے ہوئے، لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: اے وہ قوم جو اپنے دین میں متحیر و پریشان ہو، آ گاہ ہو جاؤ! خدا کی قسم، اگر تم نے اپنے دین کو اس کو مقدم کیا ہوتا کہ جس کو خدا نے مقدم کیا ہے اور تم مؤخر کرتے اس شخص کو جس کو خدا نے مؤخر کیا تھا اور تم نبی کی ولایت و وراثت کو اس جگہ قرار دیتے جس جگہ اللہ تعالیٰ نے قرار دی ہے تو اللہ کے حقوق میں سے کوئی فرض ضائع نہ ہوتا اور اللہ کے ولی پر ظلم نہ ہوتا اور کوئی دو شخص کسی حکم خدا میں اختلاف نہ کرتے لیکن تم نے ایسا نہ کیا اب اپنے کیے کا مزہ چکھو اور جو تم نے اپنے ہاتھوں سے خود کمایا ہے اس کو دیکھو:

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

"اور عنقریب جو ظالم ہیں پس وہ جان لیں گے کہ ان کے لیے کتنا بُرا ٹھکانہ ہے"۔ (سورۂ شعراء، آیت ۲۲۷)

قیامت کے دن آوازِ قدرت آئے گی

(وعنه) قال: حدثنا الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: حدثنا الشیخ السعید الوالد رحمه الله قال:



أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابو الطيب الحسين بن على التمار قال: حدثنا ابو عبدالله ابن محمد قال: حدثنا سويد قال: حدثنا الحكم بن يسار عن سدوس صاحب الشابری عن انس بن مالك قال: قال رسولؐ الله: اذا جمع الله الخلائق يوم القيامة يدخل اهل الجنة الجنة وأهل النار النار نادى مناد تحت العرش: تتاركوا المظالم بينكم فعلى ثوابكم۔

(بحذف اسناد) انس بن مالکؓ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کو جمع کرے گا اور اہلِ جنت، جنت میں داخل ہو جائیں گے اور اہلِ جہنم، جہنم میں چلے جائیں گے تو اس وقت عرش کے نیچے سے آواز آئے گی: اگر تم ظالموں کا ساتھ چھوڑ دیتے تو تمہارے لیے اس کام کا ثواب میرے ذمہ ہوتا۔

دعبل بن علی خزاعی کے اشعار

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو على الحسن بن محمد الطوسی رحمہ اللہ قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد والحسن بن اسماعيل قالا: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن عمران المرزبانی قال: حدثنا عبد بن ابی عبدالله بن يحيىٰ العسكری قال: حدثنی احمد بن زيد بن احمد قال: حدثنا محمد بن يحيىٰ بن اكثم ابو عبدالله قال: حدثنی ابی يحيىٰ بن اكثم القاضی قال: أقدم المأمون دعبل بن على الخزاعی رحمہ اللہ وآمنه على نفسه، فلما مثل بين يديه ـ وكنت جالسا بين يدی المأمون فقال له: انشدنی قصيدتك، فجحدها دعبل وانكر معرفتها، فقال له: لك الامان عليها كما أمنتك على نفسك، فأنشده:

تاسفت جارتی لما رأت زوری
وعدت الحلم ذنباً غير مغتفر

ترجو الصبا بعد ما شابت ذوائبها
وقد جرت طلقًا فی حلبة الكبر

اجارتی ان شيب الرأس ثقلنی
ذكر المعاد و ارضانی عن القدر

لو كنت اركن للدنيا وزينتها
اذا بكيت على الماضين من نفر

اخنی الزمان على أهلي فصدعهم
تصدع الشعب لاقی صدمة الحجر

بعض اقام وبعض قد اصاب لهم
داعی المنية والباقی على الاثر

اما المقيم فأخشی ان يفارقنی
ولست اوبه من ولی بمنتظر

اصبحت اخبر عن اهلی وعن ولدی
كحالم قصّ رؤيا بعد مدكر

لولا تشاغل عينی بالأولى سلفوا
من اهل بيت رسول اللّٰه لم اقر

وفی مواليك للحرين مشغلة
من ان تبيت لمشغول على اثر

كم من ذراع لهم بالطف بائنة
وعارض بصعيد الترب منعفر

امسی الحسين و مسراهم لمقتله
وهم يقولون هذا سيد البشر



یا امة السوء ما جازیت احمد فی
حسن البلاء علی التنزیل والسور

خلفتموه علی الأبناء حین مضی
خلافة الذئب فی انقاذ ذی بقر

قال یحیٰی بن اکثم: وانفذ فی المأمون فی حاجته، فقمت فعدت الیه وقد انتهی الی قوله:

لم یبق حي من الاحیاء نعلمه
من ذی یمان وبکر ولا مضر

الا وهم شرکاء فی دمائهم
کما تشارك ایسار علی جزر

قتلا وأسراً وتخویفاً ومنهبة
فعل الغزاة بأهل الروم والجزر

اری امیة معذورین ان قتلوا
ولا اری لبنی الفتاح من عذر

قوم قتلتم علی الإسلام اولهم
حتی اذا استمکنو اجاروا علی الکفر

ابناء حرب و مروان ولیس بهم
بنو معیط اولاة الحقد والوغر

اربع بطوس علی قبر الزکی بها
ان کنت تربع من دین علی وطر

هیهات کل امرء رهن بما کسبت
له یداه فخذ ما شئت او فذر

قال: فضرب المأمون بعمامته الأرض وقال: صدقت واللّٰہ یادعبل۔

(بحذفِ اسناد) محمد بن یحییٰ بن اکثم ابوعبداللہ نے اپنے والد یحییٰ بن اکثم قاضی سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: مامون نے ایک دن دعبل بن علی خزاعی کو اپنے پاس بلایا اور اس کو اپنی طرف سے امن و امان کا یقین دلایا۔ ہم سب مامون کے پاس موجود تھے جب دعبل اس سے مطمئن ہو گیا تو مامون نے اس سے کہا: مجھے اپنا قصیدہ سناؤ۔ دعبل نے اس کا اعتراف کیا اور اس کے جاننے سے انکار کرتا رہا۔ مامون نے اس کو کہا: میں نے تجھے اس قیصدہ پر ایسی امان دی ہے جس طرح میں نے تجھے تیرے نفس پر امان دی ہے۔ پس اس کے بعد دعبل نے قصیدہ شروع کیا اور یوں فرمایا:

تأسفت جارتی لما رأت زوری
وعدت الحلم ذنباً غیر مغتفر

''مجھے افسوس ہے اپنے ہمسائے پر کہ جب اس نے میرے جھوٹ کو دیکھا تو مجھ سے ایسے گناہ پر بُردباری کا وعدہ کیا، جو ناقابلِ معافی تھا''۔

ترجو الصبا بعد ما شابت ذوائبها
وقد جرت طلقًا فی حلبة الکبر

''وہ ایسی صبح کی اُمید رکھتا ہے جس کے بعد بچے جوان ہو جائیں اور آزاد جوان بڑھاپے کے زیور سے مزین ہو جائیں''۔

اجارتی ان شیب الرأس ثقلنی
ذکر المعاد و ارضانی عن القدر

''اے میرے ہمسائے! اس بڑھاپے سے میرے لیے قیامت کا تذکرہ ثقیل ہو گیا ہے اور اس نے مجھے قضا و قدر پر راضی کر دیا ہے''۔

لو کنت ارکن للدنیا وزینتها
اذا بکیت علی الماضین من نفر

''اگر دنیا اور اس کی ذہنیت میرے لیے زیادہ قابلِ بھروسہ ہوتی تو میں گذرے ہوئے لوگوں میں سے کسی پر ضرور گریہ کرتا''۔



اخنى الزمان على أهلى فصدعهم
تصدع الشعب لاقى صدمة الحجر

اور زمانے نے اپنے اہل پر ظلم کیا ہے اور ان کو پچھاڑ دیا ہے اور ہر ملنے والے کو پچھاڑ دیا ہے جیسا کہ پتھر کو پھاڑ دیا جاتا ہے"۔

بعض اقام وبعض قد اصاب لهم
داعى المنية والباقى على الأثر

"بعض کھڑے ہیں اور بعض تک موت کا پیغام پہنچ چکا ہے اور باقی ان کے پیچھے ہیں"۔

اما المقيم فأخشى ان يفارقنى
ولست اوبه من ولى بمنتظر

"بہرحال جو کھڑے ہیں ان کے بارے میں، میں ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ مجھ سے جدا ہو جائیں اور میں ان کے پیچھے جانے کا منتظر ہوں"۔

اصبحت اخبر عن اهلى وعن ولدى
كحالم قص رؤيا بعد مدكر

"میں نے صبح کی اور کیا خبر مجھے میرے اہل اور میرے بچوں کے بارے میں۔ گویا میں نے ان کے تذکرہ کے بعد ان کا خواب نہیں دیکھا"۔

لولا تشاغل عينى بالأولى سلفوا
من اهل بيت رسول الله لم اقر

"اگر میری آنکھیں گذشتہ کے لیے روتی ہیں تو میں اہل بیتؑ رسولؐ میں سے ہر ایک کے لیے گریہ کرتا اور میری آنکھوں کو سکون نہ ملتا"۔

وفى مواليك للحرين مشغلة
من ان تبيت لمشغول على اثر

"تیرے چاہنے والا کون ان دونوں آزاد ہستیوں (یعنی امام حسینؑ اور

امام رضاؑ) کے غم میں مشغول ہے اور ان کی اتباع کرنے میں مشغول ہیں"۔

کم من ذراع لهم بالطف بائنة
وعارض بصعيد الترب منعفر

"صحرا میں سے ان کیے لیے ہاتھ زمین پر ہیں اور مٹی کی گرد نے ان کے چہروں کو غبار آلود کر دیا ہے"۔

امسى الحسين و مسراهم لمقلته
وهم يقولون هذا سيد البشر

"امام حسینؑ نے رات اس حالت میں کی کہ انھیں اور ان کے ساتھیوں کو قتل کیا گیا، حالانکہ یہ جانتے تھے کہ یہ سید البشر ہیں"۔

يا امة السوء ما جازيت احمد فی
حسن البلاء على التنزيل والسور

"اے بُری اُمت! تو نے احمدؐ نبی کو کیسا بُرا صلہ دیا ہے ان پر قرآن اور (اس کی) سورتوں کے نازل ہونے پر"۔

خلفتموه على الأبناء حين مضى
خلافة الذئب فی انقاذ ذی بقر

"تم نے ان کو ان کی قبروں پر اس لیے رسوا کیا ہے اور ان کی آل پر اس طرح حملہ کیا ہے کہ جیسے بھیڑیا بکریوں پر حملہ کرتا ہے"۔

یحیی بن اکثم نے بیان کیا ہے: اس کے بعد مامون کسی ضروری کام کے لیے چلا گیا۔ میں بھی کھڑا ہوا جب وہ واپس آیا تو (دعبل) اس شعر پر پہنچ چکا تھا۔

لم يبق حی من الاحياء نعلمه
من ذی يمان وبكر ولا مضر

"زندہ لوگوں میں سے کوئی نہیں بچا جو جانتے ہوں کہ وہ صاحب ایمان ہے جو بنی بکر سے ہو یا بنی مضر سے"۔

الا وهم شركاء فى دمائهم
كما تشارك ايسار على جزره

"آگاہ ہو جاؤ! یہ سب ان بزرگوں کے خون میں شریک ہیں جیسے سارے سرمایہ دار کسی بڑے جانور کے ذبح کرنے میں شریک ہوتے ہیں"۔

قتلا وأسراً وتخويفاً ومنهبة
فعل الغزاة بأهل الروم والجزر

"ان کو قتل کیا۔ قیدی بنایا اور ان کو ڈرایا، ان کے مالِ غنیمت کو لوٹا جیسا کہ اہل روم جنگوں میں اپنے دشمنوں سے کرتے ہیں"۔

ارى امية معذورين ان قتلوا
ولا ارى لبنى الفتاح من عذر

"بنو امیہ کو ان کے قتل میں معذور قرار دیتا ہوں، کیونکہ وہ دشمن تھے لیکن بنی عباس کے لیے کوئی عذر قابل قبول نہیں ہے"۔

قوم قتلتم على الاسلام اولهم
حتى اذا استمكنو اجاروا على الكفر

"کیونکہ بنو امیہ وہ قوم ہے کہ جس کے بزرگوں کو اِن کے بزرگوں نے اسلام کی خاطر قتل کیا اور جب اُن کو ہمت ہوئی تو انھوں نے اِن بزرگوں کو کفر کی خاطر قتل کیا۔

ابناء حرب و مروان وليس بهم
بنو معيط اولاة الحقد والوغر

"حرب کی اولاد اور مروان کی اولاد اور بنو معیط کی اولاد ان میں سے نہیں ہے وہ کینہ اور دشمنی والے ہیں یعنی وہ بھی ان سے زیادہ (بڑے دشمن) ثابت ہوئے"۔

اربع بطوس على قبر الزكى بها
ان كنت تربع من دين على وطر

"میں طوس میں اس پاک و پاکیزہ قبر کا مجاور و زائر ہوں اور اس کی

مجاوری کسی حاجت کی خاطر کرنا بھی دین میں سے ہے"۔

هيهات كل امرء رهن بما كسبت
له يداه فخذ ما شئت او فذر

"هیہات ہر وہ شخص ہے جو ہاتھوں سے کیے ہوئے عمل کا مرہونِ منت
ہے۔ خواہ اسے اخذ کرے یا اس سے رسوا ہو جائے"۔

یحیٰی بن اکثم نے بیان کیا ہے: پس ان اشعار کے سننے کے بعد مامون نے اپنا عمامہ سر سے اُتار کر زمین پر مارا اور کہا: اے دعبل! خدا کی قسم، تو نے سچ کہا ہے۔

امیر المومنینؑ نے نمازِ صبح کے بعد فرمایا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه القمى رحمه الله قال: حدثنى ابى قال: حدثنا سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن عبدالله، بن سنان عن معروف بن خربوذ عن ابى جعفر محمد بن على الباقر عليه السلام قال: صلى امير المؤمنين عليه السلام بالناس الصبح بالعراق فلما انصرف وعظهم، فبكى وابكاهم من خوف الله تعالىٰ، ثم قال: ام والله لقد عهدت اقواما على عهد خليلى رسول الله، وانهم ليصبحون ويمشون شعثاء غبراء خمصاء بين اعينهم كركب المعزى، يبيتون لربهم سجدا وقياما، يراوحون بين اقدامهم وجباههم، يناجون ربهم ويسألونه فكاك رقابهم من النار، والله لقد رأيتهم مع ذلك وهم جميع مشفقون منه خائفون۔

(بحذفِ اسناد) معروف بن خربوذؒ نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ نے لوگوں کے ساتھ مل کر نمازِ صبح کو

باجماعت ادا فرمایا۔ جب آپؑ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؑ نے لوگوں کو وعظ فرمایا۔ اس کے اثر میں آپؑ نے گریہ کیا اور لوگوں نے بھی خوفِ خدا کی وجہ سے گریہ کیا، پھر آپؑ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! اللہ کی قسم، میں نے اپنے دوست اور خلیل رسولؐ خدا سے ان لوگوں کے لیے عہد کیا ہوا ہے اور یہ (مومنین) جو صبح و شام اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور وہ ٹوٹے ہوئے، غم زدہ اور سجدوں کی کثرت کی وجہ سے ان کی پیشانی پر زخم بن جاتے ہیں جیسا کہ وہ عزاء کی سواری پر سوار ہیں اور ان کی ساری راتیں اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام کی حالت میں گذر جاتی ہیں اور وہ اس حالت میں ہوتے ہیں کہ کبھی ایک پاؤں کو زمین پر رکھتے ہیں اور کبھی دوسرے کو پیشانی کو زمین پر رکھتے ہیں اور وہ اپنے رب سے مناجات کرتے ہیں اور وہ اپنے رب سے سوال کرتے ہیں کہ ان کی گردنوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دے۔ خدا کی قسم تو اُن کو اگر اس حالت میں دیکھے وہ سارے اللہ سے شفقت اور مہربانی کے طلب گار ہوتے ہیں اور اس سے ڈر رہے ہوتے ہیں۔

قیامت کے دن آواز آئے گی: اہلِ صبر کہاں ہیں؟

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنى ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد قال: حدثنا ابى قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد ابن عيسىٰ عن محمد بن ابى عمير عن صباح الحذاء عن ابى حمزة الثمالى عن ابى جعفر محمد بن على الباقر عليه السلام عن آبائه عن رسولؐ الله قال: اذا كان يوم القيامة جمع اللّٰه الخلائق فى صعيد واحد، وينادى مناد من عنداللّٰه يسمع آخرهم كما يسمع اولهم يقول: اين أهل الصبر؟ فيقوم عنق من الناس فتستقبلهم زمرة من الملائكة فيقولون لهم: ما كان صبركم هذا الذى صبرتم؟ فيقولون: صبّرنا انفسنا على طاعة اللّٰه وصبرناها عن معصية اللّٰه. قال: فينادى مناد من

عنداللّٰہ صدق عبادی خلوا سبیلھم لیدخلوا الجنۃ بغیر حساب۔ قال: ثم ینادی مناد آخر یسمع آخرھم کما یسمع أولھم فیقول: این اھل الفضل۔ فیقوم عنق الناس فتستقبلھم زمرۃ من الملائکۃ فیقولون ما فضلکم ھذا الذی نودیتم بہ؟ فیقولون: کنا یجھل علینا فی الدنیا فنحتمل ویساء الینا فنعفو۔ قال: فینادی مناد من عنداللّٰہ تعالٰی صدق عبادی خلوا سبیلھم لیدخلوا الجنۃ بغیر حساب۔

قال: ثم ینادی مناد من عنداللّٰہ عزوجل یسمع آخرھم کما یسمع اولھم فیقول: این جیران اللّٰہ جل جلالہ فی دارہ؟ فیقوم عنق من الناس فتستقبلھم زمرۃ من الملائکۃ فیقولون لھم: ماذا کان عملکم فی دار الدنیا فصرتم بہ الیوم جیران اللّٰہ تعالٰی فی دارہ؟ فیقولون: کنا نتحاب فی اللّٰہ عزوجل ونتباذل فی اللّٰہ ونتوازر فی اللّٰہ، فینادی مناد من عنداللّٰہ: صدق عبادی خلوا سبیلھم لینطلقوا الی جوار اللّٰہ فی الجنۃ بغیر حساب، قال: فینطلقون الی الجنۃ بغیر حساب۔

ثم قال ابوجعفرؑ : فھؤلاء جیران اللّٰہ فی دارہ یخاف الناس ولا یخافون ویحاسب الناس ولا یحاسبون۔

(بحذف اسناد) ابوحمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوجعفر بن محمد علی الباقرؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے اپنے آبائے کرام کے ذریعے سے حضرت رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کو ایک بہت وسیع میدان میں جمع فرمائے گا، پھر خداوندِ متعال کی طرف سے منادی ندا دے گا جس کو تمام مخلوق کے اولین وآخرین سنیں گے۔ وہ منادی آواز دے گا: اہل صبر کہاں ہیں؟ پس لوگوں کی ایک جماعت کھڑی ہو جائے گی۔ ان لوگوں کا فرشتوں کی ایک جماعت استقبال کرے گی اور وہ ان لوگوں سے کہیں گے: اے لوگو! تم نے کون سا صبر کیا ہے؟ وہ جواب دیں گے: ہم نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر صبر کیا ہے اور اللہ کی معصیت پر صبر کیا ہے۔ خداوند متعال کی طرف سے آواز آئے

گی: میرے بندے سچ کہہ رہے ہیں۔ ان کا رستہ چھوڑ دو تا کہ وہ بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہو جائیں۔

اطاعتِ خدا پر صبر سے مراد یہ ہے کہ اطاعتِ خدا کرنا، اور معصیت پر صبر کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ نافرمانی کرنے میں جلدی نہیں کرتے اور چھوڑ دیتے ہیں۔ پھر خداوند تعالیٰ کی طرف سے منادی ندا دے گا جس کو تمام اہلِ محشر سنیں گے۔ پس وہ آواز دے گا: اہلِ فضل کہاں ہیں؟ لوگوں کی ایک بڑی جماعت کھڑی ہو جائے گی اور فرشتوں کی (ایک) جماعت ان لوگوں کا استقبال کرے گی اور ان سے سوال کرے گی: وہ کون سا فضل ہے جس کی وجہ سے تم لوگوں کو پکارا گیا ہے؟ وہ جواب دیں گے: دنیا میں جو کچھ جاہلوں کی طرف سے ہم پر نازل ہوا ہم نے اس کو برداشت کیا اور جو برائی اور زیادتی ہم سے کی گئی اسے ہم معاف کرتے رہے۔

حضورؐ نے فرمایا: خداوند تعالیٰ کی طرف سے ندا آئے گی۔ میرے بندے سچ کہہ رہے ہیں، ان کا راستہ چھوڑ دو، تا کہ یہ بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہو جائیں۔

آپ نے فرمایا: پھر خداوند تعالیٰ کی طرف سے منادی ندا دے گا جسے تمام اہلِ محشر سنیں گے۔ پس وہ منادی آواز دے گا: وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ہمسائے تھے، کہاں ہیں؟ لوگوں کی ایک جماعت کھڑی ہو جائے گی اور فرشتوں کی جماعت ان کا استقبال کرے گی۔ پس وہ ان سے سوال کریں گے۔ وہ کون سا عمل ہے جو تم دنیا میں انجام دیتے رہے ہو اور اس کی وجہ سے آج تم اللہ تعالیٰ کے ہمسائے بن گئے ہو؟ (یعنی اس کی رحمت کے سائے میں ہو)

وہ جواب دیں گے: ہم وہ لوگ ہیں کہ دنیا میں اگر ہم نے کسی سے محبت کی ہے تو اللہ کی خاطر اور اگر مال خرچ کیا ہے تو اللہ کی خوشنودی کے لیے اور ایک دوسرے کی مدد کی ہے تو وہ بھی اللہ کی خوشنودی کے واسطے۔

پس خداوند تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: میرے (یہ) بندے سچ کہہ رہے ہیں۔ اے میرے فرشتو! ان لوگوں کا راستہ چھوڑ دو، تا کہ یہ جنت میں اللہ کے جوار میں بغیر حساب و کتاب کے چلے جائیں۔

آپؐ نے فرمایا: وہ لوگ بغیر حساب و کتاب کے جنت میں چلے جائیں گے۔ اس کے بعد امام ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اُس دنیا میں اللہ کے ہمسائے ہیں۔ اور لوگوں کو



قیامت کے دن ڈرایا جائے گا لیکن ان کو نہیں ڈرایا جائے گا۔ قیامت کے دن (دوسرے) لوگوں کا حساب ہوگا لیکن اِن کا حساب نہیں ہوگا۔

امام حسنؑ کا لوگوں سے خطاب

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمہ اللہ قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنی ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن محمد الكاتب قال: حدثنا الحسن بن علی الزعفرانی قال: حدثنا ابواسحق الثقفی قال: حدثنا العباس بن بكار الضبی قال: حدثنا ابوبكر الهذلی قال: حدثنا محمد بن سيرين قال: سمعت غير واحد من مشيخة اهل البصرة يقول: لما فرغ أمير المؤمنين علی بن ابی طالب علیہ السلام من حرب اصحاب الجمل لحقه مرض وحضرت الجمعة، فقال لابنه الحسن علیہ السلام: انطلق يابنی فجمع بالناس، فأقبل الحسن علیہ السلام الی المسجد، فلما استقل علی المنبر حمد الله واثنی عليه وتشهد وصلی علی رسول الله، ثم قال: ايها الناس ان الله اختارنا لنبوته واصطفانا علی خلقه وبريته وانزل علينا كتابه ووحيه وايم الله لا ينتقصنا احد من حقنا شيئًا الا انتقصه الله فی عاجل دنياه وآجل آخرته، ولا يكون علينا دولة الا كانت لنا العاقبة ﴿ولتعلمن نبأه بعد حين﴾ ثم جمع بالناس، وبلغ اباه كلامه، فلما انصرف الی ابيه علیہ السلام نظر اليه فما ملك عبرته ان سالت علی خديه، ثم استدناه فقبل بين عينيه وقال: بأبی انت وامی ﴿ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾

(بحذفِ اسناد) محمد بن سیرینؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اہلِ بصرہ کے کافی بزرگوں

سے سنا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ جب امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ جنگِ جمل سے فارغ ہوئے تو آپ بیمار ہو گئے اور اس دوران جمعہ کا دن آ گیا۔ آپؑ نے اپنے بیٹے حسنؑ سے فرمایا: اے حسنؑ! جاؤ اور لوگوں کو جمعہ پڑھاؤ۔ امام حسنؑ مسجد میں تشریف لائے۔ آپؑ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد رسولؐ کی رسالت کی گواہی دینے اور آپؐ پر درود و سلام پڑھنے کے بعد فرمایا:

اے لوگو! تحقیق اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی نبوت کے لیے اختیار کیا اور اپنی ساری مخلوق پر برگزیدہ فرمایا اور ہم پر اپنی کتاب کو نازل فرمایا اور اپنی وحی کو نازل فرمایا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کی قسم کوئی شخص بھی ہمارے حق میں سے کوئی چیز کم نہیں کرے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کی زندگی کو کم کر دے گا اور اس کی موت کو جبراً واقع کر دے گا اور ہمارے اوپر کسی کی کوئی حکومت نہیں ہوگی مگر یہ کہ ہمارے لیے عاقبت ہوگی (اور اس کے بعد آپ نے ایک زمانے کی خبریں دیں) پھر آپ نے لوگوں کو جماعت کروائی۔ جب آپ کی گفتگو آپ کے والد کی خدمت میں پیش کی گئی اور آپ اپنے والد یعنی امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرتؑ نے آپ کی طرف محبت بھرے انداز میں دیکھا پھر آپ کو اپنے قریب بلایا اور قریب کرنے کے بعد آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی کا بوسہ لیتے ہوئے فرمایا: میری ماں اور باپ آپ پر قربان ہو جائیں: اے فرزندِ رسول! اس کے بعد قرآن کی ایک آیت کی تلاوت کی:

ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

ہر نبی کو آخری وقت وصی کے بارے میں حکم ہوا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرني ابوالقاسم جعفر بن محمد قال: حدثني ابى عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد عن العباس بن معروف عن محمد بن سنان عن طلحة بن زيد عن جعفر بن محمد الصادق عليه السلام عن ابيه عن جده عليهم السلام قال: قال رسولُ اللّٰه: ما

قبض اللّٰه نبیا حتّٰی امره اللّٰه ان یوصی الی افضل عشیرته من عصبته ، وامرنی أن اوصی۔ فقلت: الی من یارب؟ فقال: اوص یامحمد الی ابن عمك علی بن ابی طالب فانی قد اثبته فی الکتب السالفة وکتبت فیها انه وصیك، وعلی ذٰلك اخذت میثاق الخلائق ومواثیق انبیائی ورسلی، اخذت مواثیقهم لی بالربوبیة ولك یامحمد بالنبوة ولعلی بالولایة۔

(بحذفِ اسناد) جناب طلحہ بن زید نے حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد سے اور انھوں نے آپؑ کے دادا کے ذریعے حضرت رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

خداوندِ متعال نے کسی نبیؑ کو اس وقت تک موت نہیں دی جب تک اسے حکم نہ دیا گیا کہ وہ اپنے پورے خاندان میں جو سب سے افضل ہے اُسے اپنا وصی قرار دے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی وصی مقرر کرنے کا حکم دیا۔ مَیں نے عرض کیا: اے میرے اللہ! میں اپنے خاندان میں سے کس کو اپنا وصی قرار دوں؟ آوازِ قدرت آئی: اے محمدؐ! اپنے چچا کے بیٹے علی ابن ابی طالبؑ کو اپنا وصی قرار دو۔ تحقیق مَیں نے اس امر کو گذشتہ کتب میں تحریر کیا ہوا ہے اور ان کتابوں میں تحریر ہے کہ وہ آپؐ کا وصی ہے اور اس بات پر مَیں نے اپنی مخلوق سے عہد لیا ہوا ہے۔ اپنے انبیاء اور رسولوں سے بھی اس کا عہد لیا ہے کہ میرے آخری نبی کا وصی علیؑ ابن ابی طالبؑ ہوگا۔ میں نے ان سب سے اپنی ربوبیت کا اور آپؐ کے لیے نبوت کا اور علیؑ کی ولایت کا عہد لیا ہے۔

علیؑ اور معراجِ نبی اکرمؐ

(وعنه) قال: حدثنا الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: حدثنا الشیخ السعید الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن قال: حدثنی ابی عن سعید بن عبداللّٰه بن موسٰی قال: حدثنا محمد بن عبدالرحمٰن العرزمی قال:

حدثنی المعلی بن هلال عن الکلبی عن ابی صالح عن عبداللّٰہ بن العباس قال: سمعت رسولؐ اللّٰہ یقول: اعطانی اللّٰہ تبارك وتعالٰی خمساً واعطی علیاً خمسا: اعطانی جوامع الکلم واعطی علیاً جوامع العلم، وجعلنی نبیا وجعله وصیا، واعطانی الکوثر واعطاہ السلسبیل، وأعطانی الوحی وأعطاہ الالهام، واسری بی الیه وفتح له ابواب السماء والحجب حتّٰی نظر الی فنظرت الیه۔

قال: ثم بکی رسول اللّٰہ ﷺ، فقلت له: ما یبکیك فداك اُمی وابی؟ فقال: یابن عباس ان اول ما کلمنی به ان قال: یامحمد انظر تحتك، فنظرت الی الحجب قد انخرقت والی ابواب السماء قد فتحت ونظرت الی علی وهو رافع رأسه الی، فکلمنی وکلمته وکلمنی ربی عزوجل۔

فقلت: یارسولؐ اللّٰہ بم کلمك ربك؟ قال: قال لی یامحمد انی جعلت علیاً وصیك ووزیرك وخلیفتك من بعدك فأعلمه، فها هو یسمع کلامك فأعلمته وانا بین یدی ربی عزوجل فقال لی: قد قبلت واطعت، فأمر اللّٰہ الملائکة ان تسلم علیه، ففعلت فرد علیهم السلام، ورأیت الملائکة یتباشرون به، وما مررت بملائکة من ملائکة السماء الا هنئونی وقالوا: یامحمد والذی بعثك بالحق لقد دخل السرور علی جمیع الملائکة باستخلاف اللّٰہ عزوجل لك ابن عمك، ورأیت حملة العرش قد نکسوا رؤوسهم الی الارض، فقلت: یاجبرئیل لم نکس حملة العرش رؤوسهم؟ فقال: یامحمد ما من ملك من الملائکة الا وقد نظر الی وجه علی بن ابی طالب استبشاراً به ما خلا حملة العرش، فانهم استأذنوا اللّٰہ عزوجل فی هذہ الساعة فأذن

لهم ان ينظروا الى على بن ابى طالب فنظروا اليه، فلما هبطت جعلت اخبره بذلك وهو يخبرنى به، فعلمت انى لم اطأ موطئا الا وقد كشف لعلى عنه حتّٰى نظر اليه۔

قال ابن عباس: فقالت يارسولؐ اللّٰه اوصنى۔ فقال عليك بمودة على بن ابى طالب، والذى بعثنى بالحق نبياً لا يقبل اللّٰه من عبد حسنة حتّٰى يسأله عن حب على بن ابى طالبؑ وهو تعالٰى اعلم، فان جاء بولايته قبل عمله على ما كان منه وان لم يأت بولايته لم يسأله عن شئ ثم امر به الى النار، يابن عباس والذى بعثنى بالحق نبياً ان النار لأشد غضبا على مبغض على منها على من زعم ان للّٰه ولدا، يابن عباس لو أن الملائكة المقربين والأنبياء المرسلين اجتمعوا على بغض على ولن يفعلوا لعذبهم اللّٰه بالنار۔ قلت: يارسولؐ اللّٰه وهل يبغضه احد؟ قال: يابن عباس نعم، يبغضه قوم يذكرون انهم من اُمتى لم يجعل اللّٰه لهم فى الاسلام نصيباً، ياابن عباس ان من علامة بغضهم تفضيلهم من هو دونه عليه، والذى بعثنى بالحق نبياً ما بعث اللّٰه نبيا اكرم عليه منى، ولا وصيا اكرم عليه من وصيى على۔

قال ابن عباس: فلم ازل كما امرنى رسولؐ اللّٰه ووصانى بمودته، وانه لأكبر عملي عندى۔

قال ابن عباس: ثم مضى من الزمان ما مضى وحضرت رسولؐ اللّٰه الوفاة حضرته، فقالت له: فداك ابى وامى يارسولؐ اللّٰه قد دنا اجلك فما تأمرنى؟ فقال يابن عباس خالف من خالف علياً ولا تكونن لهم ظهيراً ولا ولياً۔ قلت: يارسولؐ اللّٰه فلم لا تأمر الناس بترك مخالفته؟ قال:

فبکی علیہ السلام حتّٰی اغمی علیه، ثم قال: یابن عباس قد سبق
فیهم علی ربی، والذی بعثنی بالحق نبیاً لا یخرج احد
ممن خالفه من الدنیا وانکر حقه حتّٰی یغیر اللّٰه ما به من نعمة۔
یابن عباس اذا أردت ان تلقی اللّٰه وهو عنك راض
فاسلك طریقة علی ابن ابی طالب ومل معه حیث مال،
وارض به اماماً، وعاد من عاداه، ووال من والاه۔
یابن عباس احذر ان یدخلك شك فیه، فان الشك فی علی
کفر باللّٰه تعالٰی۔

(بحذفِ اسناد) عبداللہ بن عباسؓ نے نقل کیا ہے کہ میں نے جناب رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے پانچ چیزیں عطا فرمائی ہیں اور علی ابن ابی طالبؑ کو بھی پانچ چیزیں عطا فرمائی ہیں:

① مجھے اللہ تعالیٰ نے تمام جوامع الکلم عطا فرمایا ہے اور علی کو جوامع العلم عطا فرمایا ہے۔
② مجھے اس نے نبی بنایا ہے اور علیؑ کو میرا وصی قرار دیا ہے۔
③ مجھے کوثر عطا فرمایا ہے اور علیؑ کو سلسبیل عطا فرمائی ہے۔
④ مجھے وحی عطا فرمائی ہے اور علیؑ کو الہام عطا فرمایا ہے۔
⑤ مجھے معراج عطا فرمائی ہے اور اسی رات علیؑ کے لیے آسمانوں کے تمام دروازے کھول دیے گئے اور پردے اُٹھا دیے گئے یہاں تک کہ مَیں اُس کو دیکھ رہا تھا اور وہ مجھے دیکھ رہے تھے۔

ابن عباسؓ فرماتے ہیں: اس کے بعد رسولؐ خدا نے گریہ فرمایا۔ میں نے آپؐ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ نے گریہ کیوں کیا؟ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں؟ آپؐ نے فرمایا: اے ابن عباسؓ! معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے جو سب سے پہلی بات مجھ سے فرمائی وہ یہ تھی: اے محمدؐ! اپنے نیچے زمین کی طرف دیکھو۔ مَیں نے دیکھا کہ تمام پردے اُٹھا دیے گئے ہیں اور تمام دروازے آسمان کے کھول دیے گئے ہیں اور میں نے علی علیہ السلام کی طرف دیکھا کہ وہ اس حالت میں ہیں کہ اپنا سر اُٹھا کر مجھے دیکھ رہے ہیں۔ میں نے ان سے گفتگو کی اور انھوں نے میرے ساتھ نیز میرے ساتھ میرے اللہ نے گفتگو کی۔



میں نے عرض کیا: (یعنی ابنِ عباسؓ عرض کرتے ہیں:) یارسولؐ اللہ! وہ کون سی کلام تھی جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے فرمائی۔

آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: اے محمدؐ! میں نے علیؑ کو آپ کا وصی، وزیر اور آپؐ کے بعد آپ کا خلیفہ قرار دیا ہے۔ آپؐ اس کی اطلاع علیؑ کو کر دیں۔ آگاہ رہو کہ وہ آپؐ کی گفتگو کو سن رہا ہے۔ میں نے اس کے بارے میں اللہ کی بارگاہ ہی میں علیؑ کو اطلاع کر دی۔ علیؑ نے مجھ سے کہا: میں نے اس حکم کو قبول کر لیا ہے۔ میں آپ کی اطاعت کروں گا۔

اس کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ نے تمام ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ علیؑ کو سلام کریں۔ تمام ملائکہ نے آپؑ کو سلام کیا اور علیؑ نے ان تمام کے سلام کا جواب دیا اور میں نے دیکھا کہ تمام ملائکہ ایک دوسرے کو مبارک باد دے رہے ہیں اور جو فرشتہ بھی میرے قریب سے گذرتا وہ مجھے بھی اس کی مبارک دیتا اور یوں کہتا: اے محمدؐ! قسم ہے اس ذات کی، جس نے آپؐ کو برحق مبعوث فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے چچازاد کو آپؐ کا خلیفہ قرار دے کر تمام ملائکہ کو خوش کر دیا ہے۔

میں نے دیکھا کہ تمام حاملانِ عرش بھی اپنے اپنے سر نیچے زمین کی طرف جھکائے کھڑے ہیں۔ میں نے سوال کیا: اے جبرئیلؑ! یہ حاملانِ عرش کیوں اپنے سر جھکائے کھڑے ہوئے ہیں؟ جبرائیلؑ نے عرض کیا: اے محمدؐ! تمام ملائکہ اس وقت علی ابن ابی طالبؑ کی زیارت کر رہے ہیں اور اس پر ایک دوسرے کو بشارت دے رہے ہیں سوائے حاملانِ عرش کے۔ انھوں نے بھی اللہ تعالیٰ سے علیؑ کی زیارت کی اجازت طلب کی ہے اور اللہ نے ان کو بھی زیارتِ علیؑ کی اجازت عطا فرما دی ہے اور وہ بھی علی ابن ابی طالبؑ کی زیارت کر رہے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: میں زمین پر واپس آیا اور میں نے چاہا کہ اس کے بارے میں علیؑ کو خبر دوں تو علیؑ نے ان سارے واقعات کی مجھے خبر دے دی۔ میں اس سے جان گیا کہ میں کسی مقام پر بھی نہیں گیا مگر یہ کہ علیؑ کے لیے اس مقام کے پردے اُٹھا دیئے گئے یہاں تک کہ انھوں نے ہر مقام پر مجھے دیکھا۔

ابن عباسؓ فرماتے ہیں: میں نے رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ مجھے وصیت و نصیحت فرمائیں۔

آپؐ نے فرمایا: علی ابن ابی طالبؑ کی مودّت و محبت کو اپنے اوپر لازم قرار دو۔ مجھے قسم



ہے اس ذات کی، جس نے مجھے برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کی کوئی نیکی قبول نہیں کرے گا یہاں تک کہ وہ علی ابن ابی طالبؑ کی محبت کے بارے میں اس بندے سے سوال کرے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ بغیر سوال کے بھی جاننے والا ہے۔ اگر وہ بندہ علیؑ کی ولایت کو اپنے پاس رکھتا ہو گا تو اس کے سارے اعمال قبول کرے گا اور اگر اس کے پاس علیؑ کی محبت وولایت نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کرے گا اور فوراً اس کو جہنم کی آگ کا حکم سنا دے گا۔

اے ابنِ عباسؓ! مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے مجھے برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے جہنم کی آگ دشمنِ علیؑ پر اس بندے سے بھی زیادہ سخت ہوگی جو اپنے گمان میں اللہ کا بیٹا قرار دیتا ہے (یعنی جہنم دشمنِ علیؑ کے لیے کافر و مشرک سے زیادہ سخت ہوگی)۔

اے ابنِ عباسؓ! اگر تمام ملائکہ مقرب اور انبیا و مرسلین علیؑ کے بغض پر جمع ہو جائیں (اگرچہ ایسا ہو گا نہیں) تو اللہ تمام کو جہنم کی آگ میں ڈال دے گا۔

ابنِ عباسؓ کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا کوئی علیؑ کا دشمن ہو گا؟

آپؐ نے فرمایا: ہاں! اے ابنِ عباسؓ! علیؑ سے ایک قوم دشمنی رکھے گی اور وہ اپنے آپ کو میرے امتی (بھی) قرار دیں گے حالانکہ ان کے لیے اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

اے ابنِ عباسؓ! ان کے بغض کی علامت یہ ہوگی کہ پست ترین لوگوں کو علیؑ پر فضیلت دیں گے اور علیؑ سے افضل قرار دیں گے اور مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے مجھے برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے، کوئی نبی اللہ نے مبعوث نہیں فرمایا جو مجھ سے افضل ہو، اور کوئی وصی ایسا نہیں ہے جو علی ابن ابی طالبؑ سے افضل ہو۔

ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں: جیسے مجھے رسولؐ خدا نے حکم دیا تھا میں ہمیشہ ایسے ہی رہا۔ آپؐ نے مجھے علیؑ کی مودت ومحبت کی وصیت فرمائی تو میں اس پر باقی رہا اور میرا ہر عمل میرے نزدیک سب سے عظیم تھا۔

ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں: پھر زمانہ گذرتا رہا اور نبی اکرمؐ کی وفات کا وقت قریب سے قریب تر آ گیا۔ میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، آپؐ کی وفات کا وقت قریب تر آ گیا ہے آپؐ مجھے کیا حکم صادر فرماتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا:



اے ابنِ عباسؓ! جو علیؑ کی مخالفت کرے اس کی تم بھی مخالفت کرو۔ کبھی دشمنِ علیؑ کے لیے مددگار نہ بننا اور ان کے دوست بھی مت بنا۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! پھر آپ لوگوں کو کیوں نہیں حکم دیتے کہ وہ علیؑ کی مخالفت نہ کریں؟

ابنِ عباسؓ بیان کرتے ہیں پس رسولِ خداؐ نے رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ آپؐ گریہ کرتے کرتے بے ہوش ہو گئے اور جب ہوش آیا تو پھر فرمایا: اے ابنِ عباسؓ! میرے رب کا علم ان لوگوں پر جاری ہو چکا ہے (یعنی یہ حتماً مخالفت کریں گے)۔

مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے مجھے برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ اس کے مخالفین میں سے کوئی بھی اس دنیا سے نہیں جائے گا کہ جو اس کے حق کا انکار کرے گا مگر یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی ہیئت کو تبدیل کر دے (یعنی اس کی شکل کو تبدیل کر دے گا)۔

اے ابنِ عباسؓ! اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ سے تمھاری ملاقات اس حال میں ہو کہ وہ تم سے راضی ہو تو پھر علی ابن ابی طالبؑ کے راستہ پر چلو اور جس طرف علیؑ میلان رکھتے ہیں اس طرح تم بھی میلان رکھو۔ اور اس کی امامت پر راضی رہو جو اس سے دشمنی کرے اُسے تم بھی دشمن رکھو اور جو اس سے محبت کرے اس سے تم بھی محبت کرو۔

اے ابنِ عباسؓ! خبردار! علیؑ کے بارے میں شک نہ کرنا، کیونکہ علیؑ کے بارے میں شک کرنا اللہ تعالیٰ کے بارے میں کفر کرنا ہے۔ (یعنی علیؑ کے بارے میں شک کرنا اللہ تعالیٰ (کے انعام) کا کفر و انکار کرنا ہے)۔

حضرت داؤد علیہ السلام کو حکمِ خدا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرني ابوعبدالله محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرني ابوالطيب الحسين بن محمد التمار قال: حدثني محمد بن القاسم الأنباري قال: حدثني ابي عن الحسين بن سليمان الزاهد قال: سمعت ابا جعفر الطائي الواعظ

يقول: سمعت وهب بن منبه يقول: قرأت في زبور داود اسطراً منها ما حفظت ومنها ما نسيت فما حفظت قوله: ياداود اسمع مني ما اقول والحق اقول، من اتاني وهو يحبني ادخلته الجنة۔ ياداود اسمع مني ما اقول والحق اقول، من اتاني وهو مستحي من المعاصي التي عصاني بها غفرتها له وأنسيتها حافظيه۔ ياداود اسمع مني ما اقول والحق اقول، من اتاني بحسنة واحدة ادخلته الجنة۔ قال داود: يارب ما هذه الحسنة؟ قال: من فرج عن عبد مسلم۔ فقال داودؑ الهي كذلك لا ينبغي لمن عرفك ان يقطع رجاءه منك۔

(بحذف اسناد) حسین بن سلیمان الزاعد نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابوجعفر طائی واعظ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے وہب بن منبہ سے سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت داوٗدؑ کی کتاب زبور میں سے چند سطریں پڑھیں جن میں سے بعض مجھے یاد ہیں اور بعض کو میں بھول چکا ہوں اور وہ چند سطریں جو مجھے یاد ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے:

"اے داوٗدؑ! مَیں جو بیان کروں وہ تم سنو اور یاد رکھو، میں جو کہتا ہوں وہ حق ہے۔ پس مجھ سے محبت رکھنی ہوگی۔ جب وہ میری بارگاہ میں حاضر ہوگا تو میں اس کو جنت میں داخل کروں گا۔

اے داوٗدؑ! جو میں کہتا ہوں اسے سنو اور یاد رکھو! میں جو کہتا ہوں وہ حق ہے جو شخص میری بارگاہ میں حاضر ہو اور وہ اس حالت میں ہو کہ اپنے کیے ہوئے گناہوں پر شرم سار اور پشیمان ہو تو میں اس کے تمام گناہوں کو معاف کردوں گا اور جنہوں نے ان گناہوں کو یاد کر رکھا ہو گا (کراما کاتبین) ان کو اس کے تمام گناہ فراموش کرادوں گا۔

اے داوٗدؑ! جو میں بیان کروں اسے سنو اور یاد رکھو، میں جو بیان کرتا ہوں وہ حق ہے جو شخص میری بارگاہ میں حاضر ہو اور اس کے پاس

ایک نیکی ہو میں اس کو بھی جنت میں داخل کر دوں گا۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے اللہ! یہ کون سی نیکی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے داؤدؑ! وہ نیکی کسی مومن و مسلم بندے کے لیے کشادگی کے اسباب فراہم کرنا ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے اللہ! اگر ایسے ہی ہے تو جو شخص تیری معرفت رکھتا ہے اس کے لیے سزاوار ہے کہ وہ اپنی امید کو تیری ذات سے منقطع نہ کرے۔

انسان کے عیب دار ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ دوسروں کے عیب تلاش کرے

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوغالب احمد بن محمد الزراري قال: حدثني جدي محمد بن سليمان قال: حدثنا محمد بن خالد عن عاصم بن حميد عن ابي عبيدة الحذاء قال: سمعت ابا جعفر محمد بن على الباقر عليه السلام يقول: قال رسولُ اللّٰه: ان اسرع الخير ثواباً البر، واسرع الشر عقابا البغى، وكفى بالمرء عيبا من يبصر من الناس ما يعمى عنه من نفسه، وان يعير الناس بما لا يستطيع تركه، وان يؤذى جليسه بما لا يعنيه۔

(بحذف اسناد) ابو عبیدۃ الحذاء نے بیان کیا ہے کہ مَیں نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے سنا ہے، آپؑ نے فرمایا: جناب رسولؐ خدا نے ارشاد فرمایا: سب سے جلدی جس نیکی پر ثواب ملتا ہے وہ اطاعت اور سب سے جلدی جس برائی پر عذاب ملتا ہے وہ بغاوت ہے اور کسی شخص کے عیب دار ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ لوگوں کے ان عیبوں کو تلاش کرے جو خود اس کی اپنی ذات میں پائے جاتے ہیں اور وہ لوگوں کی ان چیزوں پر سرزنش و ملامت کرے جس کو وہ خود چھوڑنے کی قدرت اور طاقت نہ رکھتا ہو اور اپنے ساتھی کو ایسی چیزوں کے ذریعے اذیت دے جو بے فائدہ اور بے معنی ہوں۔

رسولؐ خدا کا علیؑ کے بارے میں خدا سے سوال کرنا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: أخبرنی الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: حدثنا ابوحفص عمر بن محمد المعروف بابن الزيات قال: حدثنا ابوعلی بن همام الاسكافي قال: حدثنا عبدالله بن جعفر الحميری قال: حدثنا عبدالله بن محمد بن عيسٰی قال: حدثنی ابی عن عبدالله ابن المغيرة عن ابن مسكان عن عمار بن يزيد عن ابی عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: لما نزل رسولؐ الله بطن قديد قال لعلی بن ابی طالب عليه السلام: ياعلی انی سألت الله عزوجل ان يوالی بينی وبينك ففعل، وسألته ان يواخی بينی وبينك ففعل، وسألته ان يجعلك وصيی ففعل۔ فقال رجل من القوم: والله لصاع من تمر فی شن بال خير مما سأل محمد ربه، هلا سأله ملكاً يعضده علی عدوه أو كنزاً يستعين به علی فاقته؟ فأنزل الله تعالٰی: ﴿فعلك تارك بعض ما يوحٰی اليك وضائق به صدرك ان يقولوا لولا انزل عليه كنز وجاء معه ملك انما انت نذير والله علی كل شیٔ وكيل﴾۔

(بحذف اسناد) عمار بن یزیدؒ نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جب رسولؐ خدا نے علی ابن ابی طالبؑ سے فرمایا: اے علیؑ! میں نے اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں سوال کیا (یعنی دعا کی) کہ وہ میرے اور تمہارے درمیان دوستی ومحبت قرار دے۔ اللہ تعالٰی نے میری دعا کو قبول کرتے ہوئے ایسے ہی کیا۔ اور پھر میں نے اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں سوال کیا کہ وہ میرے اور تمہارے درمیان برادری اور بھائی چارہ قرار دے۔ اللہ تعالٰی نے میری دعا کو قبول کرتے ہوئے ایسے ہی کیا۔ پھر میں نے بارگاہِ خدا میں دعا کی کہ وہ تمہیں میرا وصی قرار دے تو اللہ تعالٰی نے میری دعا کو قبول کرتے ہوئے ویسے ہی قرار دیا ہے۔

اس گفتگو کو سننے کے بعد قوم کا ایک فرد کھڑا ہو گیا اور کہا: خدا کی قسم، کھجوروں کا ایک صاع (یعنی تین کلو) جَو بالوں کی تھیلی میں ہو میرے نزدیک بہتر ہے اس سے کہ جس کا محمدؐ نے اپنے رب سے سوال کیا۔ آگاہ ہو جاؤ! کاش محمدؐ اپنے رب سے کسی فرشتے کے بارے میں سوال کرتا جو اس کی مدد کرتا اور دشمن کے خلاف اس کے بازو کو مضبوط کرتا یا کسی خزانے کے بارے میں دعا کرتا کہ اس خزانے کے ذریعے اس کے فاقوں کو دور کرنے میں مدد ملتی۔ اس کی ان باتوں کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ (سورۂ ہود: آیت ۱۲)

"جو چیز تمہارے پاس وحی کے ذریعے بھیجی جاتی ہے ان میں سے بعض کو (سنانے کے وقت) شاید تم فقط اس خیال سے چھوڑ دینے والے ہو اور تم تنگ دل ہوتے ہو کہ مبادا یہ لوگ کہہ اٹھیں کہ ان پر خزانہ کیوں نازل نہیں کیا یا (ان کی تصدیق کے لیے) ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا تم تو صرف ڈرانے والے ہو اور اللہ ہر چیز کا ذمہ دار اور وکیل ہے"۔

عبدالملک بن مروان کا مکہ میں خطاب

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ الوالد السّعيد رحمه الله قال: أخبرنى محمد ابن محمد قال: حدثنا ابوجعفر محمد بن على بن الحسين بن بابويه رحمه الله قال: حدثنا محمد بن موسٰى بن المتوكل قال: حدثنا على بن الحسين السعد ابادى عن احمد بن ابى عبدالله البرقى عن ابيه عن محمد بن ابى عمير عن غير واحد من اصحابه عن ابى حمزة الثمالى قال: حدثنى من حضر عبدالملك بن مروان وهو يخطب الناس بمكة، فلما صار الى موضع العظة من

خطبته قام اليه رجل فقال: مهلامهلا انكم تأمرون ولا تأتمرون وتنهون ولا تنتهون وتعظون ولا تتعظون، افاقتداء بسيرتكم أو طاعة لأمركم؟ فان قلتم اقتداء بسيرتنا فكيف يقتدى بسيرة الظالمين وما الحجة فى اتباع المجرمين الذين اتخذوا مال الله دولا وجعلوا عباد الله خولا، وان قلتم اطيعوا أمرنا واقبلوا نصحنا فكيف ينصح غيره من لم ينصح نفسه ام كيف تجب طاعة من لم تثبت له عدالة، وان قلتم خذوا الحكمة من حيث وجدتموها واقبلوا العظة ممن سمعتموها فلعل فينا من هو افصح بصنوف العظات واعرف بوجوه اللغات منكم، فتزحزحوا عنها واطلقوا قفالها وخلوا سبيلها يتدب لها الذين شردتم فى البلاد ونقلتموهم عن مستقرهم الى كل واد، فوالله ما قلدناكم أزمة أمورنا وحكمناكم فى ابداننا واموالنا واديانا لتسيروا فينا بسيرة الجبارين، غير انا نصبر انفسنا لاستبقاء المدة وبلوغ الغاية وتمام المحنة، ولكل قائم منكم يوم لا يعدوه وكتاب لابد ان يتلوا ﴿لا يغادر صغيرة ولا كبيرة الا احصاها وسيعلم الذين ظلموا أى منقلب ينقلبون﴾۔

قال: فقام الية بعض اصحاب المشائخ فقبض عليه، وكان ذلك آخر عهدنا به ولا ندرى ما كانت حاله۔

(بحذف اسناد) جناب ابوحمزہ ثمالی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے میرے لیے بیان کیا ہے کہ جب عبدالملک بن مروان مکہ میں لوگوں کے سامنے خطبہ دینے کے لیے کھڑا ہوا تو میں اس وقت وہاں پر موجود تھا۔ جب وہ خطبہ دیتے ہوئے وعظ و نصیحت کرنے لگا تو لوگوں میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا اور اس نے عبدالملک سے مخاطب ہو کر کہا: بس کرو! بس کرو! کیونکہ تم وہ لوگ ہو جو دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود اس نیکی پر عمل نہیں کرتے، دوسروں کو برائی سے روکتے ہو لیکن خود برائی سے نہیں رُکتے، دوسروں کو وعظ کرتے ہو لیکن خود

اس وعظ کا اثر قبول نہیں کرتے۔

بتاؤ ہم لوگ تمھاری سیرت کی اتباع کریں یا تمھارے حکم کی اطاعت کریں؟ اگر تم کہتے ہو کہ ہماری سیرت کی اتباع کرو تو ظالموں کی سیرت کی اتباع کیسے کی جا سکتی ہے؟ اور ان مجرموں کی سیرت کی اتباع کے واجب ہونے پر ہمارے پاس کوئی دلیل بھی نہیں ہے، وہ مجرم کہ جنھوں نے اللہ کے مال کو اپنی دولت قرار دے رکھا ہے اور اللہ کے بندوں کو اپنا غلام بنایا ہوا ہے ایسے لوگوں کی اتباع کیسے کی جا سکتی ہے؟

اور اگر تم کہتے ہو کہ ہمارے حکم و امر کی اطاعت کرو اور ہماری وعظ و نصیحت کو قبول کرو تو جو خود وعظ و نصیحت کے اثر کو قبول نہیں کرتا اس کی وعظ کا اثر دوسروں پر کیسے ہو سکتا ہے۔ پھر جو خود عادل نہیں ہے اس کی اطاعت بھلا کیسے واجب ہو سکتی ہے؟

اور اگر تم یہ کہتے ہو (کہ ہمارے کردار کو چھوڑو) تم حکمت کو حاصل کرو، جہاں سے بھی مل سکے (خواہ ہم اس قابل نہیں) اور وعظ کو قبول کرو خواہ وہ جس سے بھی سنو تو یقیناً ہمارے درمیان ایسے افراد موجود ہیں جو تم سے زیادہ فصاحت کے ساتھ وعظ کرنے والے ہیں اور لغات کو تم سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ پس تم (مع اپنے ظلم و ستم کے) دور ہو جاؤ اور ان کی زبانوں سے تالے کھول دو تا کہ وہ وعظ کر سکیں اور ان کے راستے خالی کر دو اور چھوڑ دو تا کہ لوگ ان کی طرف ہر شہر سے آ سکیں۔ جن کو تم نے دھتکارا ہوا ہے اور ہر وادی سے وہ ان کی طرف منتقل ہو سکیں اور آ کر قرار حاصل کریں۔

خدا کی قسم، ہم نے اپنے اہم امور میں تمھاری تقلید نہیں کی اور ہم نے تم کو بدنوں، اموال اور دینی اُمور میں حاکم نہیں بنایا کہ تم ہمارے درمیان جابروں، ظالموں اور مجرموں کی سیرت رائج کرو۔ مگر یہ کہ ہم اُس وقت کا انتظار کر رہے ہیں، جس میں تمھارا کام تمام ہو جائے اور تمھاری ساری محنت پوری ہو جائے اور یاد رکھو تمھارے ہر قیام کرنے والے کے لیے ان کے لیے ایک دن ہوگا جس کو تمھارے خلاف قرار دیا جائے گا اور اس وقت تمھاری کتاب (نامۂ اعمال) کو پڑھا جائے گا اور اس کے بعد اس نے اس آیت کی تلاوت کی:

لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّ لَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا (سورۂ کہف: آیت ۴۹)

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ (سورۂ شعراء: آیت ۲۲۷)



''ہائے افسوس یہ کیسی کتاب ہے جس نے نہ کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا ہے اور نہ کوئی بڑا یعنی سب کو اپنے اندر جمع کیا ہوا ہے.......... اور عنقریب جو ظالم ہیں، وہ جان لیں گے کہ ان کے لیے کون سا ٹھکانہ ہے جس کی طرف ان کو پلٹایا جائے گا''۔

راوی بیان کرتا ہے اس کے بعد چند لوگ کھڑے ہو گئے اور انھوں نے اس شخص کو گرفتار کر لیا اور یہ آخری وقت تھا کہ جب ہم وہاں پر موجود تھے اس کے بعد اس کے ساتھ کیا ہوا اور کیا سلوک کیا گیا، مجھے کچھ علم نہیں ہے۔

سیدہ فاطمۃ الزہراءؑ کا علیؑ کو وصیت کرنا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنى محمد ابن محمد قال: أخبرنى ابوجعفر محمد بن على بن الحسين قال: حدثنا ابى قال: حدثنا احمد بن ادريس قال: حدثنا محمد بن عبدالجبار عن القاسم ابن محمد الداوى عن على بن محمد الهرمزدارى عن على بن الحسين عليهما السلام عن ابيه الحسين عليه السلام قال: لما مرضت فاطمة بنت محمد رسولؐ الله وصت الى على بن ابى طالب عليه السلام ان يكتم امرها ويخفى خبرها ولا يؤذن احداً بمرضها، ففعل ذلك، وكان يمرضها بنفسه وتعينه على ذلك اسماء بنت عميس رحمها الله على استمرار بذلك كما وصت به، فلما حضرتها الوفاة وصت امير المؤمنين عليه السلام ان يتولى امرها ويدفنها ليلا ويعفى قبرها، فتولى ذلك اميرالمؤمنين عليه السلام ودفنها وعفى موضع قبرها، فما نفض يده من تراب القبر هاج به الحزن وارسل دموعه على خديه وحوّل وجهه الى قبر رسولؐ الله فقال: السلام

عليك يارسولؐ اللّٰه عنى وعن ابنتك وحبيبتك وقرة عينك وزائرتك والثابتة فى الثرى ببقعتك المختارة اللّٰه لها سرعة اللحاق بك، قل يارسولؐ اللّٰه عن صفيتك صبرى وضعف عن سيدة النساء تجلدى الا ان فى التأسى لى بسنتك والحزن الذى حل بى لفراقك لموضع التعزى ، ولقد وسدتك فى ملحود قبرك بعد أن فاضت نفسك على صدرى وغمضتك بيدى وتوليت امرك بنفسى، نعم وفى كتاب اللّٰه نعم القبول وانا للّٰه وانا اليه راجعون، قد استرجعت الوديعة واخذت الرهينة واختلست الزهراء، فما اقبح الخضراء والغبراء يارسولؐ اللّٰه، أما حزنى فسرمد وأما ليلى فمسهد، لا يبرح الحزن من قلبى او يختار اللّٰه لى دارك التى فيها انت مقيم، كمد مقيح وهمٌ مهيج، سرعان ما فرّق بيننا والى اللّٰه أشكو، وستنبئك ابنتك بتظاهر امتك على وعلى هضمها حقها، فاستخبرها الحال، فكم من غليل معتلج بصدرها لم تجد الى بثه سبيلا، وستقول ويحكم اللّٰه بيننا وهو خيرالحاكمين۔

سلام عليك يارسولؐ اللّٰه سلام مودع لا سأم ولا قال، فان انصرف فلا عن ملالة وان اقم فلاعن سوء ظن بما وعد اللّٰه الصابرين، الصبر ايمن واجمل، ولولا غلبة المستولين علينا لجعلت المقام عند قبرك لزاماً والتلبث عنده معكوفا، ولأعولت اعوال الثكلى على جليل الرزية، فبعين اللّٰه تدفن بنتك سراً ويهضم حقها قهراً ويمنع ارثها جهرا، ولم يطل العهد ولم يخلق منك الذكر، فالى اللّٰه يارسولؐ اللّٰه المشتكى وفيك اجمل العزاء، فصلوات اللّٰه عليها وعليك ورحمة اللّٰه وبركاتهٗ۔

(بحذفِ اسناد) حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: جب حضرت فاطمہؑ بنتِ محمدؐ بیمار ہوئیں تو آپؑ نے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ سے وصیت فرمائی کہ میری بیماری کی خبر لوگوں سے پوشیدہ رکھنا اور کسی کو میری بیماری کے بارے میں خبر نہ ہونے پائے۔

امیر المومنینؑ نے ایسے ہی کیا۔ آپؑ خود ہی بی بی کی تیمارداری کرتے رہے اور آپؑ کے ساتھ آپؑ کی مدد اسماء بنت عمیسؓ کرتی رہی۔ جیسے آپؑ نے وصیت فرمائی تھی، ویسے ہی انھوں نے انجام دیا۔

جب آپؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو بی بیؑ نے دوبارہ وصیت فرمائی کہ میرے غسل و کفن اور دفن کے معاملے کو آپؑ خود اپنے سپرد لیں اور مجھے رات کو دفن کرنا اور میری قبر کا نشان مٹا دینا۔

امیر المومنینؑ نے آپ کے تمام امور کو اپنے ذمہ لیا اور آپؑ کو رات ہی میں دفن فرمایا اور آپؑ کی قبر کی جگہ کو پوشیدہ رکھا۔ جب آپؑ قبر کی مٹی کو ہاتھوں سے جھاڑ رہے تھے تو اس وقت آپؑ کے حزن و غم میں شدت پیدا ہوئی اور شدتِ غم سے آپؑ نے گریہ شروع کر دیا اور آنسو آپؑ کے رخساروں پر جاری ہو گئے۔ آپ نے اپنا رخِ انور رسولؐ خدا کی قبر کی طرف کیا اور رسولؐ خدا کی خدمت میں سلام کرتے ہوئے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میری طرف سے اور آپؐ کی بیٹی اور آپؐ کی حبیبہ اور آپؐ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور آپؐ کی زائرہ، آپؐ کے روضہ کے قریب خاک کے نیچے آرام فرما ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس کو آپؐ کی ملاقات کے لیے سب سے پہلے اختیار دیا اور چن لیا ہے۔

یارسولؐ اللہ! آپؐ کی بیٹی کی شہادت سے میرے صبر کی طاقت کم ہو گئی ہے اور سیدۃ النساء کی وجہ سے میری طاقت اور اہمیت کمزور ہو گئی ہے۔ مگر یہ کہ میں آپؐ کی سنت کی اتباع کروں اور وہ غم اور حزن جو آپؐ کے جانے کی وجہ سے مجھے لاحق ہوا، وہی بہت بڑی مصیبت تھا اور جب میں نے آپؐ کو قبر میں سلایا تھا تو اس وقت آپؐ کے غم نے میرے سینے کو جکڑ لیا تھا اور میں نے اپنے ہاتھوں سے آپؐ کی آنکھوں کو بند کیا اور آپؐ کی تدفین وغیرہ کے امور کو اپنے ذمہ لیا اور جو کچھ کتاب میں آیا ہے وہ بہت اچھا ہے اور ہر مصیبت کو قبول کرنے کا بہترین انداز یہ ہے کہ انسان یوں کہہ دے: انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اب آپؐ نے مجھ سے اپنی

امانت اور اپنی زہراؑ مجھ سے اچانک واپس لے لی ہے۔ یا رسولؐ اللہ! یہ کتنا بڑا غم ہے جس کی مثل زیرِ آسمان اور زمین کے اوپر کوئی غم موجود نہیں ہے۔

بہر حال میرا غم ہمیشہ رہے گا اور میری راتیں اِس غم میں جاگتے گزر جائیں گی۔ میرے دل سے یہ غم ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے لیے وہی گھر چن لے جس میں آپؐ قیام پذیر ہو چکے ہیں۔ آہ! کتنی جلدی اللہ تعالیٰ نے ہمارے درمیان جدائی ڈال دی ہے۔ میں اس کی بارگاہ میں اس کا شکوہ کرتا ہوں۔

یا رسولؐ اللہ! آپؐ کے بعد ہمارے ساتھ کیا ہوا۔ اس کے بارے میں عنقریب آپؐ کی بیٹی آپؐ کو سب کچھ بیان کر دے گی۔ اور اس کے حق کے غصب کرنے پر اس کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا اس کے بارے میں (پھر) بتائے گی اور بیان کرے گی کہ کتنے ایسے غم تھے جو اس کے سینے میں موجزن ہیں۔ جن کو سنانے کے لیے کوئی (سننے والا) اسے نہیں ملا۔ وہ آپؐ سے بیان کرے گی اور عنقریب ان سب کو سننے کے بعد آپؐ فرمائیں گے کہ اللہ ہمارے لیے حکم کرنے والا ہے اور وہ سب سے بہترین حاکم ہے۔

یا رسولؐ اللہ! میری طرف سے آپؐ کو الوداعی سلام ہو۔ ایسا سلام کہ جس میں کوئی اُکتاہٹ نہیں ہے اور کوئی شکوہ نہیں ہے۔ یا رسولؐ اللہ! اگر میں چلا جاؤں تو اس لیے نہیں کہ مجھے ملالت لاحق ہوگئی ہے اور اگر میں دکھڑا سُنا رہا ہوں تو اس وجہ سے نہیں کہ جو خدا نے صبر کرنے والوں کے لیے وعدہ فرمایا ہے اس کے بارے میں سوئے ظن پیدا ہو گیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے صابرین سے وعدہ کر رکھا ہے۔ اور اگر ان کے حق سے منہ پھیرنے والوں نے، میرے اوپر تسلط حاصل نہ کر لیا تو پس آپ کی قبر پر ہی رہوں گا اور میں آپؐ کی قبر کا مجاور ہی بن کر رہوں گا اور اس عظیم مصیبت پر اس طرح غم کروں گا جیسے بوڑھی ماں اپنے جوان بیٹے کے مرنے پر نڈھال ہوتی ہے۔

یا رسولؐ اللہ! اللہ کی مدد سے آپؐ کی بیٹی کو چھپا کر رات کو دفن کر رہا ہوں اور اس کی قبر کو میں نے مخفی رکھا ہے کہ جس کے حق کو چھینا گیا اور جسے میراث سے محروم کیا گیا۔ جس کے عہد کو پورا نہیں کیا گیا اور ابھی آپؐ کی یاد ختم نہیں ہوئی تھی کہ (مجھے) آپؐ کی بیٹی کا غم بھی مل گیا۔

یا رسولؐ اللہ! اللہ سے شکوہ کرتا ہوں کہ وہ آپؐ کے بارے میں میرے غم کو اچھا اور

احسن غم قرار دے۔ پس آپؐ پر اور آپؐ کی بیٹی پر اللہ کی طرف سے درود اور رحمت اور اس کی برکت نازل ہو۔

موت گناہوں کا کفارہ ہے

(وعنه) قال: حدثنی الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: حدثنا الشیخ السعید الوالد رحمه الله قال: أخبرنی محمد ابن محمد قال: حدثنی ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین قال: حدثنا محمد بن علی ماجیلویه عن عمه محمد ابن ابی القاسم عن احمد بن محمد ابن خلف عن ابیه ومحمد بن سنان عن محمد بن عطیة عن ابی عبدالله جعفر ابن محمد علیه السلام قال: قال رسولؐ الله: الموت کفارة لذنوب المؤمنین۔

(بحذفِ اسناد) محمد بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا، حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا ہے: ''موت مومنین کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے''۔

دین تیرا بھائی ہے

(وعنه) قال: أخبرنا الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: حدثنا الشیخ السعید الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن محمد الکاتب قال: حدثنی ابوالحسن زکریا بن یحیٰی الکنیحی قال: حدثنی ابوهاشم داؤد بن القاسم الجعفری قال: سمعت الرضا علی بن موسیٰ علیهما السلام یقول: ان امیرالمؤمنین صلوات الله علیه قال لکمیل بن زیاد فیما رحمه الله قال: یاکمیل اخوك دینك فاحتط لدینك بما شئت۔

(بحذفِ اسناد) جناب ابوہاشم داؤد بن قاسم جعفریؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت

امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ نے کمیل بن زیاد سے فرمایا:

''اے کمیلؓ! تیرا دین تیرا بھائی ہے پس تم اپنے دین کے بارے میں جتنی چاہو احتیاط کرو''۔

اللہ تعالیٰ کے علاوہ باقی لوگوں سے نا اُمید ہو جاؤ

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: حدثنى الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن احمد بن محمد بن الوليد قال: حدثنى ابى قال: حدثنى محمد بن الحسن الصفار قال: حدثنا على بن محمد القاشانى عن حفص بن غياث القاضى قال: سمعت ابا عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: اذا أراد أحدكم ان لا يسأل الله شيئا الا اعطاه فلييأس عن الناس كلهم، ولا يكون له رجاء الا من الله عزوجل، فانه اذا علم الله تعالى ذلك من قلبه لم يسأل الله شيئا الا اعطاه، ألا فحاسبوا انفسكم قبل ان تحاسبوا، فان فى القيامة خمسين موقفاً كل موقف مقام ألف سنة، ثم تلا هذه الآية ﴿فى يوم كان مقداره خمسين الف سنة﴾۔

(بحذف اسناد) حفص بن غیاث قاضی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے، آپؑ نے فرمایا:

تم میں سے کوئی ایسا ہونا چاہیے کہ جب بھی وہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے اور اللہ اس کو عطا کرے تو اُسے چاہیے کہ وہ تمام لوگوں سے نا اُمید ہو جائے اور سوائے خدا کے باقی کسی سے کوئی امید نہ رکھے۔ تحقیق جب اللہ تعالیٰ اس شخص کے دل کی کیفیت کو جان لے گا تو پھر وہ اللہ سے جس چیز کا سوال کرے گا اللہ اس کو عطا کرے گا۔

آگاہ ہو جاؤ! پس تم لوگ اپنے آپ کا خود محاسبہ کرو، قبل اس کے کہ تمھارا محاسبہ کیا جائے۔ پس تحقیق قیامت کے دن پچاس مقامات پر تمھیں کھڑا کیا جائے گا اور ہر مقام پر ایک ہزار سال تک تمھیں کھڑا رکھا جائے گا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ (سورۃ معارج، آیت ۴)

''قیامت کے دن کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی''۔

علم کو اپنے لیے خزانہ قرار دو

(وعنه) قال: أخبرنی الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن محمد الحبيش الكاتب عن الحسن بن علی الزعفرانی عن ابی إسحاق ابراهيم بن محمد الثقفی عن حبيب بن بصير عن احمد بن بشر بن سليمان عن هشام بن محمد عن ابيه محمد السائب عن ابراهيم بن محمد اليمانی عن عكرمة قال: سمعت عبدالله ابن العباس يقول لابنه علی بن عبدالله: ليكن كنزك الذی تدخره العلم كن به أشد اغتباطاً منك بكنز الذهب الأحمر، فانی مودعك كلاما ان انت وعيته اجتمع لك به خير أمر الدنيا والآخرة، لاتكن ممن يرجوا الآخرة بغير عمل ويؤخر التوبة لطول الأمل، ويقول فی الدنيا قول الزاهدين ويعمل فيها عمل الراغبين، ان اعطی منها لم يشبع وان منع منها لم يقنع، يعجز عن شكر ما يؤتی ويبتغی الزيادة فيما بقی، ويأمر بما لاياتی يحب الصالحين ولا يعمل عملهم، ويبغض الفجار وهو احدهم، ويقول لم أعمل فأتعنی ولا اجلس فأتمنی، فهو يتمنی المغفرة وقد دئب فی المعصية،

قد عمر ما يتذكر فيه من تذكر، يقول فيما ذهب لو كنت عملت ونصبت كان ذخراً لی ویعصی ربه تعالٰی فيما بقی غير مكترث، ان سقم ندم على العمل، وان صح أمن واغتر وأخر العمل معجبا بنفسه ما عوفی وقانطا اذا ابتلی، ان رغب اشر وان سقط له هلك، تغلبه نفسه على ما يظن ولا يغلبها على ما يستيقن، لا يثنو من الرزق بما قد ضمن له ولا يقنع بما قسم له، لم يرغب قبل ان ينصب ولا ينصب فيما يرغب، ان استغنى بطر وان افتقر قنط، فهو يبتغی الزيادة وان لم يشكر ويضيع من نفسه ما هو اكثر، يكره الموت لا ساء ته ولا يدع الاساء ة فی حياته، ان عرضت شهوته واقع الخطيئة ثم تمنى التوبة، وان عرض له عمل الآخرة دافع، يبلغ فی الرغبة حين يسأل ويقصر فی العمل حين يعمل، فهو بالطول مدل وفی العمل مقل، يتبادر فی الدنيا ثعبا لمرض فاذا أفاق واقع الخطايا، ولم يعرض يخشى الموت ولا يخاف الفوت، يخاف على غيره بأقل من ذنبه ويرجوا لنفسه بدون عمله، وهوعلى الناس طاعن ولنفسه مداهن، يرجوا الامانة ما رضی ويری الخيانة ان سخط، ان عوفی ظن انه قد تاب وان ابتلی طمع فی العافية وعاد، لا يبيت قائما ولا يصبح صائما وهمه الغذاء ويمسی ونية العشاء وهو مفطر، يتعوذ بالله منه من فوقه ولا ينجو بالعوذ منه من هو دونه، يهلك فی بغضه اذا أبغض ولا يقصر فی حبه اذا أحب، يغضب فی اليسير ويغضی على الكثير، فهو يطاع ويعصی والله المستعان۔

(بحذف اسناد) جناب عکرمہؒ نے بیان کیا ہے کہ مَیں نے عبداللہ ابن عباسؓ سے سنا ہے کہ آپ نے اپنے فرزند علی بن عبداللہؒ سے فرمایا:

اے میرے فرزند! اپنے لیے علم کو خزانہ قرار دو اور سرخ سونے سے زیادہ تمہیں علم پر خوش حالی و شادمانی حاصل ہونی چاہیے۔ میں تجھے ایک کلام ودیعت کرتا ہوں اگر تم نے اسے غور سے سنا اور اسے اپنے پاس محفوظ رکھا تو گویا دنیا و آخرت کی ساری نیکیاں تمھارے لیے جمع ہو جائیں گی۔

اے فرزند! اس بندے کی طرح نہیں ہونا چاہیے جو بغیر عمل کے آخرت کی بہتری کی امید رکھے اور اپنی خواہش اور لمبی آرزو کی وجہ سے توبہ کرنے میں تاخیر کرے اور جب وہ گفتگو کرتے ہیں تو زاہدوں اور پرہیزگاروں والی کرتے ہیں اور ان کا عمل ان لوگوں کا سا ہوتا ہے جو دنیا میں رغبت رکھتے ہیں اور ان کو عطا کیا جائے تو ان کے لیے کافی نہیں ہوتا۔ اور اگر ان کو اس سے روکا جائے تو وہ قناعت نہیں کرتے اور جو کچھ اللہ نے ان کو عطا کیا ہے، اس پر اس کا شکر ادا نہیں کرتے اور زیادہ کے حصول کی خواہش کرتے ہیں اور جو خود انجام نہیں دیتے اس کا دوسروں کو حکم دیتے ہیں، نیک لوگوں سے محبت کرتے ہیں، لیکن نیک لوگوں والے عمل انجام نہیں دیتے۔ بُرے لوگوں سے نفرت کرتے ہیں۔ حالانکہ خود وہ شخص بُرا ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے کبھی وہ کام نہیں کیا جس پر مجھے ندامت اُٹھانی پڑے اور میں کبھی ایسی جگہ پر نہیں بیٹھتا تا کہ مجھے اس کی تمنا باقی رہے۔

وہ مغفرت و بخشش کی تمنا رکھتا ہے جبکہ وہ گناہوں میں ڈوبا رہتا ہے اور زندگی کو ایسی چیزوں میں بسر کرتا ہے کہ جن سے تذکر حاصل کر سکے اور جو چیز اس سے ضائع ہو جائے اس کے بارے میں بیان کرتا ہے کہ اگر اسے انجام دے لیتا تو یہ میرے لیے ذخیرہ بن جاتا (یعنی جو چیز ضائع ہو جائے اس پر پچھتاتا ہے) لیکن جو چیز باقی ہے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے میں پروا نہیں کرتا۔ اگر وہ بیمار ہو جائے تو اپنے کیے پر پشیمان ہوتا ہے اور اگر تندرست رہے تو اپنے آپ کو امن میں شمار کرتا ہے اور دھوکا کھاتا ہے۔ اور وہ اپنے نفس پر تعجب کرتے ہوئے عدل کو مؤخر کر دیتا ہے، اس کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ اور جب وہ کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے تو وہ نا اُمید ہو جاتا ہے اور جب رغبت پیدا کرتا ہے تو سب سے شریر ہو جاتا ہے اور اسے چھوڑ دیا جائے تو ہلاک ہو جاتا ہے۔

اس کے نفس پر ظن غلبہ پیدا کرتا ہے لیکن یقین اس پر غالب نہیں آتا اور جو رزق اس کے

حصہ میں قرار دیا گیا ہے وہ اس کو حاصل کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، اور جو رزق اس کی قسمت میں رکھا گیا ہے اس پر وہ قناعت نہیں کرتا اور جب تک اس کو معین نہ کیا جائے تب تک وہ اس کام میں رغبت نہیں رکھتا اور جس میں رغبت رکھتا ہے اس کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔

اگر وہ بے نیاز ہو جائے تو بہک جاتا ہے اور اگر محتاج ہو جائے تو وہ نا اُمید ہو جاتا ہے اور زیادتی رزق کی خواہش رکھتا ہے اگرچہ وہ شکر ادا نہ کر کے خود اپنی طرف سے اکثر کو ضائع کر دیتا ہے۔ اپنے بُرے اعمال کی وجہ سے موت سے ڈرتا ہے لیکن برے اعمال کو اپنی زندگی میں چھوڑنے کے لیے تیار بھی نہیں ہے اور جب اس کو شہوت آ جائے تو وہ خطا اور گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے اور پھر توبہ کی تمنا کرتا ہے اور جب آخرت کا عمل اس کے سامنے آتا ہے تو اس کو وہ رد کر دیتا ہے۔ جب وہ خدا سے سوال کرتا ہے تو اس انداز میں کہ انتہائی خلوص و رغبت اس میں پائی جاتی ہے اور جب عمل کرتا ہے تو اس میں بہت زیادہ کوتاہی کرتا ہے۔ وہ آرزوئیں اور خواہشیں لمبی رکھتا ہے لیکن عمل بہت کم کرتا ہے اور بیماری کی وجہ سے دنیا میں بہت جلدی کرتا ہے (یعنی بیماری سے نجات چاہتا ہے) اور جب اس بیماری سے اس کو افاقہ ہوتا ہے تو پھر خطا اور گناہ کرنے لگتا ہے اور جب کوئی چیز اس کو میسر نہ ہو تو موت سے ڈرتا ہے مگر اعمال کے ضائع ہونے سے نہیں ڈرتا۔ دوسروں کے چھوٹے چھوٹے گناہوں کے بارے میں ڈرتا ہے اور اپنے بارے میں بغیر عمل کے بھی آخرت کی امید رکھتا ہے۔

لوگوں کو برائیوں کے انجام دینے میں لعن طعن کرتا ہے اور خود برائیوں پر قائم رہتا ہے۔ جب وہ خوش و خرم ہوتا ہے تو امانت داری کا خیال رکھتا ہے اور جب ناراض ہو جائے تو ضیافت کاری کرتا ہے اور اگر وہ عافیت میں قرار دیا گیا ہو تو اپنے آپ میں گمان کرتا ہے کہ اس کی توبہ قبول ہو چکی ہے اور اگر کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے تو پھر عافیت کے بارے میں طمع و لالچ کرتا ہے اور توبہ کی طرف لوٹتا ہے مگر راتوں کو عبادتِ خدا میں قیام نہیں کرتا اور دن کو روزہ نہیں رکھتا۔ اس کی ہمت ہے کہ دن رات کھاتا ہے اور عشا کی نیت کرتا ہے، لیکن ادا نہیں کرتا جبکہ روزہ رکھنے کی نیت ہی نہیں کرتا۔ اپنے سے طاقت ور سے تو خدا کی پناہ طلب کرتا ہے لیکن جو اس سے کمزور اور ناتواں ہوتا ہے اس کے بارے میں اپنے دل میں خوفِ خدا نہیں لاتا اور اللہ کی پناہ طلب نہیں کرتا۔ جب غضب ناک ہوتا ہے تو اپنے بغض میں ہلاک ہو جاتا ہے یعنی حد سے

تجاوز کر جاتا ہے اور جب محبت کرتا ہے تو اس میں بھی کوتاہی نہیں کرتا۔ چھوٹی غلطی پر غضبناک ہو جاتا ہے اور بڑی غلطی پر صرف نظر کر جاتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے لیکن خود نافرمانی کرتا ہے۔

اپنے لیے قرآن کو لازم قرار دو

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو علي الحسن بن محمد الطوسي رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: حدثنا ابو عبدالله محمد بن قال: حدثنا ابوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا محمد بن محمد بن سلمان الناعدي قال: حدثني هرون بن حاتم قال: حدثنا اسماعيل بن بويه ومصعب بن سلام عن ابي اسحاق عن ربيعة السعدي قال: اتيت حذيفة بن اليمان فقلت له۔ حدثني بما سمعت من رسولؐ الله أو رأيته لأعمل به؟ قال: فقال لي عليك بالقرآن۔ فقلت له: قد قرأت القرآن وانما جئتك لتحدثني، اللهم اني اشهدك على حذيفة اني أتيته بما لم أسمعه ولم أره من رسولؐ الله قد منعنيه وكتمنيه۔ فقال حذيفة: ياهذا قد ابلغت في الشدة۔ ثم قال: خذها قصيرة من طويلة وجامعة لكل امرك، ان آية الجنة في هذه الأمة لبينة انه ليأكل الطعام ويمشي في الاسواق فقلت له: بين لي آية الجنة اتبعها وبين لي آية النار فأتقيها۔ فقال لي: والذي نفسي بيده ان آية الجنة والهداة اليها الى يوم القيامة وآية الحق الى يوم القيامة لآل محمد عليهم السلام، وآية النار وآية الكفر والدعاة الى النار الى يوم القيامة لغيرهم۔

(بحذف اسناد) اسماعیل بن بویہ اور مصعب بن سلام ان دونوں نے ابو اسحاق سے اور انھوں نے ربیعہ سعدی سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: میں حذیفہ بن یمانؓ کی خدمت

میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ میرے لیے وہ بات بیان کریں جو آپ نے رسولؐ خدا سے سنی ہے یا آپ نے ان میں دیکھی ہے تا کہ میں اس پر عمل کر سکوں۔

آپؓ نے مجھے فرمایا: تم اپنے لیے قرآن کو لازم قرار دو۔

مَیں نے اس سے عرض کیا: میں قرآن کی تلاوت کرتا ہوں۔ میں آپ کی خدمت میں اس لیے آیا ہوں تا کہ آپ میرے لیے حدیثِ رسولؐ خدا کو بیان فرمائیں اور اس کے بعد اس نے کہا: اے میرے اللہ! میں تجھے حذیفہ پر گواہ قرار دیتا ہوں کہ میں ان کے پاس آیا تھا تا کہ جو مَیں نے رسولؐ خدا سے نہیں سنا تھا اور جو میں نے آپ کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا وہ اس سے سنوں اور یہ مجھے اس سے روک رہا ہے اور مجھ سے یہ چیزیں پوشیدہ رکھ رہا ہے۔

حذیفہ نے فرمایا: اے شخص! تو بہت انتہاء تک چلا گیا۔

پھر اس نے میرے لیے فرمایا: مَیں بہت بڑی حدیث میں سے ایک چھوٹا سا ٹکڑا تمھارے لیے بیان کر رہا ہوں، لیکن یہ چھوٹا سا ٹکڑا تمام اُمور کو جامع ہے۔

تحقیق اس اُمت کے لیے آیتِ جنت واضح طور پر ہے جو کھانا بھی کھاتی ہے اور بازاروں میں بھی آتی جاتی ہے۔

میں نے حذیفہ سے عرض کیا: آپ میرے لیے وہ جنت کی نشانی بیان فرمائیں، تا کہ میں اس کی اتباع کر سکوں اور جہنم کی نشانی بھی بیان کریں، تا کہ میں اس سے بچ سکوں۔

چنانچہ حذیفہ نے مجھ سے فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ تحقیق وہ جنت کی نشانی اور قیامت تک کے لیے جنت کی طرف ہدایت کرنے والے اور قیامت تک کے لیے حق کی نشانی اور آیت آلِ محمدؐ میں اور جہنم اور کفر کی نشانی اور جہنم کی طرف قیامت تک کے لیے لوگوں کو دعوت دینے والے وہ آلِ محمدؐ کے غیر ہیں (یعنی آلِ محمدؐ کے دشمن ہیں)۔

علیؑ اپنے محب سے محبت کرنے والے ہیں

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلي الحسن بن محمد الطوسي رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال:

أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابوالحسن علی بن خالد المراغی رحمه الله قال: حدثنی القاسم بن محمد الدلال عن سبرة بن زياد عن الحكم بن عتيبة عن خنيس بن المعتمر قال: دخلت على اميرالمؤمنين علی بن ابی طالب علیه السلام فقلت: السلام عليك يا اميرالمؤمنين ورحمة اللّٰه وبركاته كيف امسيت؟ قال: امسيت محباً لمحبنا ومبغضا لمبغضنا وامسى محبنا مغتبطا برحمة من اللّٰه كان ينتظرها وامسى عدونا يؤسس بنيانه على شفا جرف هار، وكان ذٰلك الشفا قد انهار به في نار جهنم، وكان ابواب الرحمة قد فتحت لأهلها، فهنيئا لاهل الرحمة رحمتهم والتعس لأهل النار والنار لهم۔

ياخنيس من سره ان يعلم امحب لنا اُم مبغض فليستحن قلبه، فان كان يحب ولياً لنا فليس بمبغض لنا ، وان كان يبغض ولينا فليس بمحب لنا، ان اللّٰه تعالٰى اخذ الميثاق لمحبنا بمودتنا وكتب في الذكر اسم مبغضنا، نحن النجباء وافراطنا افراط الانبياء۔

(بحذفِ اسناد) حکم بن عتیبہ نے خنیس بن المعتمر سے بیان کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: میں امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپؑ کی خدمت اقدس میں عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! خداوند کریم آپؑ پر اپنی رحمت اور برکتیں نازل فرمائے، آج آپؑ نے شام کس حالت میں کی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: آج میں نے شام اس حالت میں کی ہے کہ میں اپنے سے محبت کرنے والوں سے محبت کرنے والا ہوں اور اپنے سے دشمنی کرنے والوں سے دشمنی کرنے والا ہوں، اور میں نے شام اس حالت میں کی ہے کہ ہمارے ساتھ محبت رکھنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت پر رشک کر رہا ہے گویا کہ وہ رحمتِ خدا کو اپنے شاملِ حال ہوتا ہوا دیکھ رہا ہے اور میں شام اس حالت میں کر رہا ہوں کہ میں اپنے دشمن کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ جہنم کے کنارے پر کھڑا

ہے اور وہ اس کی حرارت کو محسوس کر رہا ہے اور وہ اس میں ہی رہے گا۔ رحمت کے دروازے اہلِ رحمت کے لیے کھلے ہوئے ہیں۔ پس اہلِ رحمت کو رحمت مبارک ہو اور اہلِ جہنم کے لیے جہنم کے دروازے کھلے ہوئے ہیں یعنی ان کے لیے جہنم ہے۔

اے خنیس! جو چاہتا ہے کہ وہ معلوم کرے کہ وہ ہمارا محب ہے یا ہمارا دشمن تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے دل کو ملاحظہ کرے، اگر وہ ہمارے محب سے محبت کرتا ہے تو پھر وہ ہمارا دشمن نہیں ہوگا اور اگر وہ ہمارے محب سے بغض رکھتا ہے تو پھر وہ ہمارا دوست نہیں ہوسکتا۔

تحقیق اللہ تعالیٰ نے ہمارے محب سے ہماری مودّت کا عہد و پیمان لیا ہوا ہے اور کتاب میں ہمارے دشمنوں کے نام تک لکھ دیے ہیں۔ ہم نجبا ہیں اور ہمارے حق میں اِفراط وتفریط کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے انبیا کے حق میں اِفراط وتفریط کرنے والا ہے۔

حضرت علیؑ کا طلحہ اور زبیر کے بارے میں خبر دینا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنى ابوبكر محمدبن عمر الجعابى قال: حدثنا ابو العباس احمد بن سعيد بن عقدة الهمدانى قال: حدثنا ابوعوانة موسى بن يوسف بن راشد قال: حدثنا عبدالسلام بن عاصم قال: حدثنا اسحاق بن اسماعيل جنويه قال: حدثنا عمر بن ابى قيس عن ميسرة بن حبيب عن المنهال بن عمرو قال: أخبرنى رجل من تميم قال: كنا مع على بن ابى طالب عليه السلام بذى قار ونحن نرى انا سنختطف فى يومنا، فسمعته يقول: والله لنظهرن على هذه الفرقة ولنقتلن هذين الرجلين ـ يعنى طلحة وزبير ـ ولنستبيحن عسكرهما ـ قال التميمى: فأتيت الى عبدالله بن عباس فقلت: اما ترى الى ابن عمك وما يقول؟ فقال لا تعجل حتى تنظر ما يكون، فلما كان من امر البصرة

ما كان أتيته فقلت: لا ارى ابن عمك الا قد صدق۔ فقال: ويحك انا كنا نتحدث اصحاب محمد ان النبيّ عهد اليه ثمانين عهداً لم يعهد شيئًا منها الى احد غيره، فلعل هذا مما عهد اليه۔

(بحذفِ اسناد) جناب منہال بن عمرؒ نے نقل کیا کہ بنوتمیم کے ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا، وہ بیان کرتا ہے کہ ہم مقام ذی قار میں امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ کے ساتھ تھے اور ہم جلدی جلدی چلتے جا رہے تھے۔ میں نے سنا کہ امیرالمومنین علیؑ فرما رہے ہیں: خدا کی قسم، ہم ضرور اس قوم پر غلبہ حاصل کریں گے اور ہم ان دونوں اشخاص یعنی طلحہ اور زبیر کو قتل کریں گے اور ہم ان دونوں کے لشکر کو نابود کر دیں گے۔ یہ تمیمی شخص بیان کرتا ہے: میں عبداللہ ابن عباسؓ کے پاس آیا اور عرض کیا: اے عبداللہ! آپ دیکھ رہے ہیں کہ آپ کے چچازاد کیا فرما رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا: جلدی نہ کرو، دیکھتے جاؤ کہ کیا ہوتا ہے؟

جب جنگ میں بصرہ والوں کا کام تمام ہو گیا تو میں پھر عبداللہ ابن عباسؓ کے پاس آیا اور کہا: اے عبداللہ ابن عباسؓ! جو کچھ آپ کے چچازاد بھائی (یعنی امیرالمومنین علیؑ) نے فرمایا تھا وہ سب کچھ سچ ثابت ہوا ہے۔

جناب عبداللہ ابن عباسؓ نے فرمایا: افسوس ہے تجھ پر ہم تمام اصحاب محمدؐ نے اس کو بیان کیا ہے کہ حضرت نے آپؑ سے اسی (۸۰) عہد لیے کہ جو آپ کے غیر میں سے کسی سے نہیں لیے گئے اور ممکن ہے کہ یہ بھی ان عہدوں میں سے ایک عہد ہو۔

محمدؐ و آل محمدؐ کا عمل ایک ہے

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابوجعفر محمد بن على بن الحسين بن بابويه رحمه الله قال: حدثني ابى قال: حدثني محمد بن ابى القاسم عن احمد بن ابى عبدالله البرقى عن ابيه قال: حدثني من سمع حنان بن سدير يقول:

سمعت ابی سدیر الصیرفی یقول: رأیت رسولؐ اللّٰہ فیما یری النائم وبین یدیہ طبق مغطی بمندیل، فدنوت منہ وسلمت علیہ فرد السلام وکشف المندیل عن الطبق، فاذا فیہ رطب، فجعل یأکل منہ، فدنوت منہ فقلت: یارسولؐ اللّٰہ ناولنی رطبۃ، فناولنی واحدۃ، فأکلتھا، ثم قلت: یارسولؐ اللّٰہ ناولنی اخری، فناولنیھا فأکلتھا وجعلت کلما اکلت واحدۃ سألتہ اخری حتٰی اعطانی ثمانی رطبات فأکلتھا، ثم طلبت منہ اخری فقال لی: حسبک۔

قال: فانتبھت من منامی، فلما کان من الغد دخلت علی جعفر بن محمد الصادق علیھما السلام وبین یدیہ طبق مغطی بمندیل کأنہ الذی رأیتہ فی المنام بین یدی رسولؐ اللّٰہ، فسلمت علیہ فرد علی السلام ثم کشف عن الطبق فاذا فیہ رطب، فجعل یأکل منہ فعجبت لذلک وقلت: جعلت فداک ناولنی رطبۃ، فناولنی فأکلتھا، ثم طلبت اخرٰی فناولنی فأکلتھا، وطلبت اخری حتٰی اکلت ثمانی رطبات ثم طلبت منہ اخرٰی فقال لی: لو زادک جدی رسولؐ اللّٰہ لزدتک، فأخبرتہ الخبر فتبسم متبسم عارف بما کان۔

(بحذف اسناد) حنان بن سدیر نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو ہریرہ سے سنا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت رسولؐ خدا کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے سامنے کھجوروں کا ایک طشت پڑا ہوا ہے جو ایک رومال کے ساتھ ڈھکا ہوا ہے۔

میں آپؐ کے قریب ہوا اور آپؐ کی خدمتِ اقدس میں سلام عرض کیا۔ آپؐ نے میرے سلام کا جواب دیا اور اس طشت سے آپؐ نے رومال کو اُٹھایا۔ اس میں تازہ کھجوریں تھیں۔ آپؐ نے اس سے کھجوریں کھانا شروع کر دیں۔ میں آپؐ کے قریب ہوا، اور آپ کی خدمت میں عرض کیا: یارسولؐ اللہ! مجھے بھی کھجور عطا فرمائیں۔ آپؐ نے مجھے ایک کھجور عطا فرمائی۔ میں نے اس کو کھایا۔

پھر میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اور عطا فرمائیں۔ آپؐ نے ایک اور عطا فرمائی اور میں نے اس کو بھی کھا لیا۔ پھر میں سوال کرتا رہا اور آپؐ ہر سوال پر مجھے ایک کھجور عطا فرماتے رہے اور میں ان کو کھاتا رہا، یہاں تک کہ آٹھ عدد کھجوریں آپؐ نے مجھے عطا فرمائیں۔ میں نے ان کو کھایا پھر میں نے اور طلب کیں تو آپؐ نے فرمایا: بس اتنی ہی کافی ہیں۔

اس کے بعد راوی بیان کرتا ہے: میں نیند سے بیدار ہوا۔ جب دوسرے دن میں حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو جس طرح میں نے خواب میں جناب رسولؐ خدا کے سامنے کھجوروں کا طشت دیکھا تھا جو رومال سے ڈھکا ہوا تھا ویسے ہی میں نے آپؑ کے سامنے بھی کھجوروں کا ایک طشت دیکھا جو رومال سے ڈھکا ہوا تھا۔

میں نے آپؑ کی خدمتِ اقدس میں سلام عرض کیا اور آپؑ نے سلام کا جواب دیا پھر آپؑ نے اس طشت سے رومال کو اٹھایا تو اس میں تازہ کھجوریں تھیں۔ پھر آپؑ نے ان سے کھانا شروع کر دیا۔ میں نے اس پر تعجب کیا اور اس کے بعد آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں مجھے بھی عطا فرمائیں۔ آپؑ نے مجھے ایک کھجور عطا فرمائی۔ میں نے اس کو بھی کھایا اس طرح ایک ایک کر کے میں طلب کرتا رہا اور آپؑ دیتے رہے، یہاں تک کہ آٹھ کھجوریں مجھے آپؑ نے عطا فرمائیں پھر میں نے جب اس سے زیادہ طلب کیا تو آپؑ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے نانا رسولؐ خدا نے زیادہ دی ہوتیں تو میں بھی زیادہ دیتا۔ جب میں نے آپؑ کی خدمتِ اقدس میں خواب والا سارا واقعہ نقل کیا تو آپؑ اس طرح مسکرائے جیسے جاننے والا مسکراتا ہے۔

علم بہترین وراثت ہے

(وعنه) قال: حدثنی الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمہ اللہ قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنی الشیخ الصالح عبداللّٰہ بن محمد بن عبداللّٰہ بن یاسین قال: سمعت العبد الصالح علی بن محمد بن علی الرضا علیہ السلام بسر من رأی یذکر عن

آبائه علیهم السلام قال: قال امیرالمؤمنین: العلم وراثة کریمة، والآداب حلل حسان، والفکرة مرآة صافیة، والاعتذار منذر ناصح، وکفیٰ بك أدباً ترکك ما کرهته من غیرك۔

(بحذفِ اسناد) شیخ صالح عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن یاسین نے بیان کیا ہے کہ میں نے عبد صالح علی بن محمد بن علی الرضاؑ سے سرمن رائے میں سنا کہ آپ نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے نقل فرمایا کہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے فرمایا ہے: علم بہترین وراثت ہے اور ادب خوبصورت زیور ہے اور فکر صاف ستھرا شیشہ ہے اور عذر ڈرانے والا اور نصیحت کرنے والا ہے اور تیرے باادب ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ تو ایسی چیز کو چھوڑ دے جس کو تو اپنے غیر سے پسند نہیں کرتا۔

اے ابنِ آدمؑ قیامت کے سوالوں کے جواب تیار کر

(وعنه) قال: حدثنی الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمہ اللہ قال: أخبرنی الشیخ السعید الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنی ابوالحسن احمد بن محمد بن الولید قال: حدثنی ابی عن سعد بن عبداللّٰه عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن الحسن بن محبوب عن ابی حمزة الثمالی کان علی بن الحسینؑ یقول: ابن آدم لاتزال بخیر ما کان لك واعظ من نفسك، وما کانت المحاسبة من همك، وما کان الخوف لك شعاراً والحزن لك دثارا۔ ابن ادم انك میت ومبعوث وموقوف بین یدی اللّٰه عزوجل ومسئول، فأعد جواباً۔

(بحذفِ اسناد) حسن بن محبوب نے ابوحمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام علی بن حسین زین العابدینؑ ارشاد فرمایا کرتے تھے:

اے فرزندِ آدمؑ! تو اس وقت تک نیکی اور خیر کو نہیں پا سکتا جب تک خود تیرا نفس تیرے

لیے واعظ نہ بن جائے اور تیرا ضمیر تیرا محاسبہ نہ کرے اور خوف تیرے لیے شعار نہ بن جائے اور غم وحزن تیرے لیے لباس نہ ہو جائے۔

اے فرزندِ آدمؑ! جان لو کہ تم نے مرنا ہے اور پھر تمہیں دوبارہ زندہ کر کے اُٹھایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور پھر وہاں پر تم سے سوالات کیے جائیں گے ان کے جوابات تیار کرلو۔

جو اپنے بھائی کی آبرو کا دفاع کرے گا

(وعنه) قال: حدثنی الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا ابوالحسن احمد بن محمد الجرجانی قال: حدثنا اسحاق بن عبدون قال: حدثنا محمد بن عبدالله بن سلمان الحضرمی قال: حدثنا محمد بن اسماعيل الأحمسی قال: حدثنا المحاربی عن ابن ابی ليلی عن الحكم بن عتيبة عن ابن ابی الدرداء عن ابيه قال: نال رجل من عرض رجل عند النبیؐ، فرد رجل من القوم عليه، فقال النبیؐ: من رد عن عرض اخيه كان ليه حجابا من نار.

(بحذفِ اسناد) ابوالدرداء نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے رسولِ خدا کی خدمت میں دوسرے آدمی کی آبروریزی کرنا شروع کر دی۔ اس کی قوم کے ایک اور شخص نے اس کا دفاع کیا۔

رسولِ خدا نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کی آبرو کا دفاع کرے گا خداوندکریم اس کے اور جہنم کی آگ کے درمیان ایک حجاب قرار دے گا۔

اس حدیث کو سونے کے پانی سے تحریر کرنا چاہیے

(وعنه) قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله

قال: أخبرنا محمد بن محمد ابن النعمان رحمه الله قال: أخبرني ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه عن ابيه عن سعيد بن عبدالله عن احمد بن ابی عبدالله البرقی قال: حدثنا سليمان بن مسلم الكندی عن محمد بن سعيد بن غزوان عن عيسٰی بن ابی منصور عن ابان بن تغلب عن ابی عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: نفس المهموم لظلمنا تسبيح، وهمه لنا عبادة، وكتمان سرنا جهاد فی سبيل الله، ثم قال ابوعبدالله عليه السلام: يجب ان يكتب هذا الحديث بالذهب۔

(بحذف اسناد) جناب ابان بن تغلبؒ نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہمارے اوپر ہونے والے ظلم کی وجہ سے کسی نفس کا غم زدہ ہونا خدا کی تسبیح کے برابر ہے اور اس کا ہمارے لیے پریشان ہونا عبادت خدا کے برابر ہے اور اس کا ہمارے اسرار و رموز کو پوشیدہ رکھنا راہِ خدا میں جہاد کے برابر ہے۔ پھر حضرت ابوعبداللہؑ نے فرمایا: واجب ہے کہ اس حدیث کو سونے سے تحریر کیا جائے۔

میں اور میرے شیعہ حوض پر چمکتے ہوئے چہروں سے آئیں گے

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوبكر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا احمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا ابوعوانة موسٰی بن يوسف القطان قال: حدثنا محمد بن يحيٰی الأودی قال: حدثنا اسماعيل بن ابان قال: حدثنا علی بن هاشم بن بريد عن ابيه عن عبدالرحمٰن بن قيس الرجبی قال: كنت جالسا مع امير المؤمنين علی بن ابی طالب عليه السلام علی باب القصر حتٰی ألجئته الشمس الی حائط

القصر، فوثب ليدخل فقام رجل من همدان فتعلق بثوبه وقال: يا اميرالمؤمنين حدثني حديثا جامعا ينفعني الله به قال: او لم يكن في حديث كثير؟ قال: بلٰى ولكن حدثني حديثا ينفعني الله به ـ قال: حدثني خليلي رسولؐ الله ارد انا وشيعتي الحوض رواء مرويين مبيضة وجوههم، ويرد عدونا ظمثانا مظمئنين مسودة وجوههم، خذها اليك قصيرة من طويلة انت مع من احببت ولك ما اكتسبت ارسلني ياأخا همدان، ثم دخل القصر۔

(بحذف اسناد) عبدالرحمٰن بن قیس الرجبی نے بیان کیا ہے: میں امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ کے ساتھ باب قصر پر بیٹھا ہوا تھا کہ سورج کی روشنی قصر کی دیوار پر پڑی۔ آپؑ کھڑے ہوئے تاکہ اندر تشریف لے جائیں۔ پس ہمدان کے ایک شخص نے آپؑ کے دامن کو تھام لیا اور عرض کیا: اے امیرالمومنینؑ! آپؑ میرے لیے ایک ایسی حدیث بیان کریں جس کو اللہ تعالیٰ میرے لیے فائدہ مند قرار دے۔ آپؑ نے فرمایا: خواہ وہ کوئی بڑی حدیث ہو؟ اس نے عرض کیا: کیوں نہیں! جو بھی ہو لیکن ایسی ہونی چاہیے کہ اس کو اللہ تعالیٰ میرے لیے فائدہ مند قرار دے۔

آپؑ نے فرمایا: میرے خلیل رسولؐ خدا نے مجھ سے فرمایا:

میں اور میرے شیعہ حوض پر وارد ہوں گے اور وہ میرے پیچھے ہوں گے، ان کے چہرے چمکتے ہوں گے اور ہمارے دشمنوں کو حوض سے دور کیا جائے گا۔ وہ مایوس ہوں گے اور ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

اے ہمدانی! اس حدیث کو یاد کر لو یہ ایک بڑی حدیث کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے۔ قیامت کے دن تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہوگا اور جو اس دنیا میں کرے گا اس کو قیامت کے دن پائے گا۔

اے میرے ہمدانی بھائی! اب مجھے اجازت دے دو۔ پھر آپؑ اپنی دولت سرا میں داخل ہو گئے۔

ایسے لوگوں کا اسلام میں کوئی حصّہ نہیں ہے

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن محمد الزعفرانى عن ابى اسحاق ابراهيم بن محمد الثقفى عن يوسف بن كليب عن معاوية بن هشام عن الصباح بن يحيىٰ المزنى عن الحارث ابن حصيرة قال: حدثنى جماعة من اصحاب امير المؤمنين عليه السلام انه قال يوما: ادعوا غيناً وباهلة وحيا اخر وقد سماها، فليأخذوا اعطياتهم فوالذى فلق الحب وبرئ النسمة ما لهم فى الاسلام نصيب، وانا شاهد فى منزلى عند الحوض وعند المقام المحمود انهم اعداء لى فى الدنيا والآخرة، لأحذن غينا احذة تضرط بأهله، ولئن ثبتت قدماى لأردن قبائل الى قبائل وقبائل الى قبائل، ولأبهرجن ستين قبيلة ما لها فى الاسلام نصيب۔

(بحذف اسناد) حارث بن حصیرہ نے روایت بیان کی ہے: امیر المومنین علی علیہ السلام کے اصحاب کی ایک جماعت نے میرے لیے بیان کیا ہے کہ ایک دن امیر المومنینؑ نے فرمایا:

قبیلہ غین وباہلہ اور ایک اور کا نام لیا جس کو میں بھول چکا ہوں، کو میرے پاس بلاؤ تا کہ وہ بیت المال میں سے اپنے حصّے کو لے جائیں۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی، جو دانہ کو چیر کر اس سے نرم و نازک شگوفہ نکالتا ہے ان لوگوں کا اسلام میں کوئی حصّہ نہیں ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ مقام حوض پر خدا نے مجھے جو مقام عطا کیا ہے اور مقام محمود پر سے بھی میں ان کو دیکھ رہا ہوں کہ یہ میرے دنیا اور آخرت دونوں میں دشمن ہیں اور اس قبیلہ غین پر ایسی حد لگاؤں گا کہ باہلہ والوں کو بھی عبرت حاصل ہو جائے گی اور اگر مجھے ثابت قدمی ملے تو میں ضرور ان قبائل کو دوسرے قبائل کی طرح رد کر دوں اور ایسے ساٹھ قبائل کو ضائع اور ختم کر دوں جن کا اسلام میں کوئی حصّہ نہیں ہے (یعنی وہ ظاہری طور پر مسلمان ہیں لیکن حقیقت میں وہ مسلمان نہیں ہیں)۔

غمِ حسینؑ میں ایک آنسو سے اللہ جنت میں گھر عطا کرے گا

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد رحمه الله قال: أخبرنى ابوعمرو عثمان الدقاق اجازة قال: أخبرنا جعفر بن محمد بن مالك قال: حدثنا احمد بن يحيىٰ الأزدى قال: حدثنا مخول بن ابراهيم عن الربيع بن المنذر عن ابيه عن الحسين بن على عليهما السلام قال: ما من عبد قطرت عيناه فينا قطرة أو دمعت عيناه فينا دمعة الا بوأه الله بها فى الجنة حقبا۔ قال احمد بن يحيىٰ الاودى: فرأيت الحسين بن على عليه السلام فى المنام فقلت: حدثنى مخول بن ابراهيم عن الربيع بن المنذر عن ابيه عنك انك قلت: ما من عبد قطرت عيناه فينا قطرة أو دمعت عيناه فينا دمعة الا بوأه الله بها فى الجنة حقبا، قال: نعم۔ قلت: سقط الاسناد بينى وبينك۔

(بحذفِ اسناد) احمد بن یحییٰ ازدی نے مخول بن ابراہیم سے نقل کیا ہے اور انھوں نے ربیع بن منذر سے اور انھوں نے اپنے والد سے اور اس نے حضرت امام حسین ابن علیؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کی آنکھوں سے ہمارے غم میں ایک قطرہ یا ایک آنسو جاری ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک محل قرار دے گا۔ احمد بن یحییٰ ازدی فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے خواب میں حضرت امام حسینؑ ابن علیؑ کو دیکھا تو میں نے عرض کیا: اے فرزندِ رسولؐ! مخول بن ابراہیم نے ربیع بن منذر سے اور اس نے اپنے والد سے اور اس نے آپؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

کوئی شخص بھی ایسا نہیں کہ جس کی آنکھوں سے ہمارے غم میں ایک آنسو جاری ہو جائے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں! ایسا ہی ہے۔

میں نے عرض کیا: آج سے میرے اور آپؑ کے درمیان کا سارا سلسلۂ سند ختم ہو گیا ہے (یعنی آئندہ راویوں کا نام ذکر نہیں کروں گا بلکہ بلاواسطہ اس حدیث کو آپؑ سے نقل کروں گا)۔

حسد گزشتہ اُمتوں سے سرایت کر کے آیا ہے

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو على الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى ابونصر محمد بن الحسين البصير قال: حدثنا على بن احمد ابن شبابة قال: حدثنا عمر بن عبدالجبار قال: حدثنا ابى قال: حدثنا على ابن جعفر بن محمد عن اخيه موسٰى بن جعفر عن ابيه عن جده عليهم السلام قال: قال رسولؐ اللّٰه ذات يوم لأصحابه: ألا انه قد دب اليكم داء الامم من قبلكم، وهو الحسد، ليس بحالق الشعر لكنه حالق الدين، وينجى منه ان يكف الانسان يده ويخزن لسانه ولا يكون ذا غمز على اخيه المؤمن۔

(بحذفِ اسناد) حضرت علیؑ بن جعفر محمدؑ نے اپنے بھائی امام موسیٰ بن جعفرؑ سے اور اُنھوں نے اپنے والد سے اور اُنھوں نے اپنے جد (تمام پر درود وسلام ہو) سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت رسولؐ خدا نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا:

آگاہ ہو جاؤ کہ گزشتہ اُمتوں کی بیماری تمھاری طرف سرایت کر رہی ہے اور وہ بیماری حسد ہے۔ اس نے تمھارے بالوں کو ختم نہیں کرنا بلکہ اس نے تمھارے دین کو برباد کر دینا ہے اور اس سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے کہ انسان اپنے ہاتھ کو قابو میں رکھے اور اپنی زبان کو اپنے قابو میں رکھے اور اپنے مومن بھائی کے عیبوں کو بیان کرنے والا نہ بن جائے۔

خواہشات اتباعِ حق سے روک دیتی ہیں

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابو على الحسن بن محمد

الطوسی رحمہ اللہ قال: حدثنا الشیخ السعید الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنی ابوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا ابن الولید قال: حدثنا عنبر بن محمد قال: حدثنا شعبة عَن سلمة بن جمیل عن ابی طفیل عامر بن واثلة الکنانی رحمہ اللہ قال: سمعت امیر المؤمنین علیہ السلام یقول: ان اخوف ما اخاف علیکم طول الأمل واتباع الھوی، فأما طول الامل فینسی الآخرة واما اتباع الھوی فیصد عن الحق، ألا وان الدنیا قد تولت مدبرة والآخرة قد اقبلت مقبلة، ولکل واحدة منھما بنون فکونوا من ابناء الاخرة ولا تکونوا من ابناء الدنیا، فان الیوم عمل ولا حساب والآخرة حساب ولاعمل۔

(بحذف اسناد) جناب ابوطفیل عامر بن واثلہ کنانیؓ نے بیان کیا ہے میں نے حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

میں تمہاری طرف سے دو چیزوں کے بارے میں سب سے زیادہ خوف زدہ ہوں۔ بڑی بڑی آرزوئیں اور خواہشِ نفس کی اتباع، کیونکہ بڑی بڑی آرزوئیں آخرت کو فراموش کرا دیتی ہیں اور خواہشِ نفس کی اتباع حق سے روک دیتی ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ! دنیا تمہارے پیچھے ہے اور آخرت تمہارے سامنے ہے اور ان میں سے ہر ایک کے چاہنے والے ہیں۔ پس تم لوگ آخرت کے چاہنے والے بنو۔ دنیا کے چاہنے والے مت بنو۔ تحقیق آج عمل کا دن ہے حساب کا نہیں اور آخرت کے دن حساب ہو گا عمل نہیں ہو گا۔

اہلِ بیتؑ کا دشمن جہنم میں جائے گا

(وعنه) قال: حدثنا الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمہ اللہ قال: حدثنا الشیخ السعید الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا ابوالطیب الحسین بن محمد التمار قال: حدثنا ابن ابی اویس قال: حدثنی ابی عن حمید بن قیس عن عطاء

عن ابن عباس قال: قال رسولؐ اللّٰہ: یابنی عبدالمطلب انی سألت اللّٰہ لکم ان یعلم جاھلکم وان یثبت قائمکم وان یھدی ضالکم وان یجعلکم نجداء جوداء رحماء، ولو ان رجلا صلی وصف قدمیہ بین الرکن والمقام ولقی اللّٰہ ببغضکم اھل البیت دخل النار۔

(بحذف اسناد) ابن عباسؓ نے حضرت رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

اے اولادِ عبدالمطلب! میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ تمھارے جاہل کوعلم کی دولت سے نوازے اور تمھارے قیام کرنے والے کو ثابت قدمی عطا فرمائے اور تمھارے گمراہ کو ہدایت عطا فرمائے اور تمھارے بہادروں کو رحیم اور سخی قرار دے اور اگر کوئی شخص رکن و مقام کے درمیان نماز کے دوران میں مرجائے اور وہ اس حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ تم اہلِ بیتؑ سے بغض رکھتا ہو تو اللہ اس کو ضرور جہنم میں داخل کرے گا۔

رسولؐ خدا کو علیؑ کی فضیلت بیان کرنے کا حکم ہوا

(وعنہ) قال: حدثنا الشیخ المفید ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمہ اللہ قال: حدثنا الشیخ السعید الوالد رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا ابومحمد عبداللّٰہ بن محمد بن سعید بن زیاد من کنانۃ قال: حدثنا احمد بن عیسٰی بن الحسن الجرمی قال: حدثنا نصر بن حماد قال: حدثنا عمرو بن شمر عن جابر الجعفی عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام عن جابر بن عبداللّٰہ الانصاری قال: قال رسولؐ اللّٰہ: ان جبرئیل نزل علی وقال: ان اللّٰہ یأمرك ان تقوم بتفضیل علی بن ابی طالب خطیبا علی اصحابك لیبلغوا من بعدھم ذٰلك عنك، ویأمر جمیع الملائکۃ ان تسمع ما تذکرہ، واللّٰہ یوحی الیك یامحمد ان من خالفك فی امرہ

دخل النار، ومن اطاعك فله الجنة۔

فأمر النبیؐ منادیاً فنادی بالصلاة جامعة، فاجتمع الناس وخرج حتی رقی المنبر، وكان اوّل ما تكلم به، اعوذ بالله من الشیطان الرجیم۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم ، ثم قال: ایها الناس انا البشیر وانا النذیر، وانا النبی الأمی ، انی مبلغكم عن الله عزوجل فی أمر رجل لحمه من لحمی ودمه من دمی وهو عیبة العلم، وهو الذی انتخبه الله من هذه الأمة واصطفاه وهداه وتولاه، وخلقنی وایاه، وفضلنی بالرسالة وفضله بالتبلیغ عنی، وجعلنی مدینة العلم وجعله الباب، وجعله خازن العلم والمقتبس منه الأحكام، وخصه بالوصیة، وأبان امره، وخوف من عداوته، وازلف من والاه، وغفر لشیعته، وامر الناس جمیعا بطاعته۔ وانه عزوجل یقول: من عاداه عادانی، ومن والاه والانی، ومن ناصبه ناصبنی ومن خالفه خالفنی، ومن عصاه عصانی، ومن آذاه اذانی، ومن ابغضه ابغضنی، ومن احبه احبنی، ومن ارداه أردانی، ومن كاده كادنی، ومن نصره نصرنی۔

یاایها الناس اسمعوا ما آمركم به واطیعوه، فانی اخوفكم عقاب الله ﴿یوم تجد كل نفس ما عملت من خیر محضرا وما عملت من سوء تود لو ان بینها وبینه امداً بعیدا ویحذركم الله نفسه والی الله المصیر﴾۔

ثم اخذ بید علی بن ابی طالب امیر المومنینؑ فقال: معاشر الناس هذا مولی المؤمنین، وحجة الله علی خلقه اجمعین، والمجاهد للكافرین، اللهم انی قد بلغت وهم عبادك وانت القادر علی صلاحهم فأصلحهم، برحمتك

یاارحم الراحمین، واستغفر اللّٰہ لی ولکم۔

ثم نزل عن المنبر فأتاہ جبرئیلؑ فقال: یامحمد ان اللّٰہ عزوجل یقرئك السلام ویقول لك: جزاك اللّٰہ عن تبلیغك خیراً، قد بلغت رسالات ربك ونصحت لأمتك وارضیت المؤمنین وارغمت الکافرین۔ یامحمد ان ابن عمك مبتلی ومبتلی به، یامحمد قل فی کل اوقاتك ﴿الحمد للّٰہ رب العالمین وسیعلم الذین ظلموا أی منقلب ینقلبون﴾۔

(بحذف اسناد) حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے حضرت رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

حضرت جبرائیلؑ میرے پاس آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو حکم دیا ہے کہ آپؐ اپنے اصحاب کے سامنے علیؑ کی فضیلت کے بارے میں خطبہ ارشاد فرمائیں تاکہ یہ لوگ بعد میں آنے والی نسلوں کے لیے آپؐ کی طرف سے اس فضیلت کو بیان کریں اور اللہ نے تمام ملائکہ کو حکم دیا ہے کہ آپؐ جو خطبہ ارشاد فرمائیں گے، وہ تمام غور سے سماعت فرمائیں۔

یارسولؐ اللہ! اللہ نے آپؐ کی طرف وحی فرمائی ہے کہ علیؑ کی فضیلت کے بارے میں جو شخص بھی آپؐ کی مخالفت کرے گا وہ جہنم میں جائے گا اور جو آپؐ کی اطاعت کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔

رسولؐ خدا نے منادی کو نماز باجماعت کی ندا کا حکم دیا۔ لوگ جمع ہو گئے اور آپؐ گھر سے باہر تشریف لائے اور آپؐ منبر پر تشریف لے گئے اور آپؐ نے اپنی گفتگو کا یوں آغاز فرمایا:

اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

پھر آپؐ نے فرمایا:

اے لوگو! میں بشیر بھی ہوں اور نذیر بھی، میں نبی الامی بھی ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے سامنے ایسے بندے کے بارے میں بیان کرنا چاہتا ہوں کہ جس کا گوشت میرا گوشت ہے اور جس کا خون میرا خون ہے اور وہ علم کا خزانہ اور پوشیدہ رکھنے کا محل ہے اور وہ

جس کو اللہ تعالیٰ نے اس امت سے منتخب فرمایا ہے اور اس کو چن لیا ہے اور اس کو ہدایت یافتہ بنایا اور اپنا ولی بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اور اس کو خلق فرمایا ہے۔ مجھے اپنی رسالت کے ساتھ فضیلت بخشی ہے اور اس کو میری طرف سے اس رسالت کی تبلیغ کا شرف عطا فرمایا ہے۔ مجھے علم کا شہر قرار دیا ہے اور اس کو اس کا دروازہ قرار دیا ہے۔ اور اس کو علم کا خزانہ دار قرار دیا ہے اور تمام احکام اس سے اخذ کیے جائیں گے اور اللہ نے اس کو میرا وصی ہونے کے لیے خاص قرار دیا ہے اور اس کے امر کو واضح کیا ہے اور اس کی دشمنی سے ڈرایا ہے اور اس کی محبت کے لیے تیار کیا ہے اور اس کے شیعہ کو بخش دیا ہے اور تمام لوگوں کو اس کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور تحقیق اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

جس نے اس سے عداوت کی اس نے میرے ساتھ عداوت کی اور جس نے اس سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اس سے دشمنی کی اس نے میرے ساتھ دشمنی کی اور جس نے اس سے بغض رکھا اس نے میرے ساتھ بغض رکھا اور جس نے اس سے محبت کی اس نے میرے ساتھ محبت کی۔ جس نے اس کا ارادہ کیا اس نے میرا ارادہ کیا جس نے اس کو زیر کرنے کی کوشش کی اس نے مجھے زیر کرنے کی کوشش کی اور جس نے اس کی مدد کی اس نے میری مدد کی۔

اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جو اس کے بارے میں حکم دیا ہے، اس کو سنو اور اس کی اطاعت کرو اور میں تم لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔ اس دن کا عذاب جس کے بارے میں اس سے ارشاد ہوتا ہے:

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَّ مَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَ بَيْنَهٗٓ اَمَدًاۢ بَعِيْدًا وَ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ (سورہ آل عمران، آیت ۳۰)

وہ دن کہ جس دن ہر شخص اپنے عمل خیر کو اپنے سامنے پائے گا جو اس نے کیا ہوگا اور جو اس نے برا کام کیا ہوگا اس کو بھی اپنے سامنے پائے گا اور خواہش کرے گا کہ کاش میرے اس عمل اور میرے درمیان ایک بہت بڑا پردہ حائل ہو جائے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے بارے میں



خبردار کرتا ہے اور تم نے اس کی جانب ہی پلٹ کر جانا ہے"۔

پھر آپؐ نے علی ابن ابی طالبؑ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے لوگو! یہ مومنین کا مولا اور اللہ کی تمام مخلوق پر اس کی حجت اور کافروں کے مقابلے میں جہاد کرنے والا ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے یوں فرمایا: اے اللہ گواہ رہنا! میں نے تیرے حکم کی تبلیغ کی ہے اور یہ تیرے بندے ہیں اور تو ان کی اصلاح کرنے پر قادر رہے۔ تو ان کی اپنی رحمت کے ذریعے اصلاح فرما۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! اور میں اپنے لیے اور تمھارے لیے اللہ کی بارگاہ میں طلب مغفرت کرتا ہوں۔ پھر آپؐ منبر سے نیچے تشریف فرما ہوئے۔

جبرائیلؑ دوبارہ آپؐ کی خدمتِ اقدس میں تشریف لائے اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اللہ تعالیٰ آپؐ کو سلام کہتا ہے اور آپؐ کے لیے فرما دیا ہے کہ اللہ آپؐ کو اپنی طرف سے خیر کی تبلیغ پر جزائے خیر عطا فرما رہا ہے۔

تحقیق آپؐ نے اپنے رب کی رسالت کی تبلیغ کر دی ہے اور اپنی اُمت کو نصیحت کر دی ہے اور مومنین کو آپؐ نے خوش کر دیا ہے اور کافروں کو ذلیل و رسوا کر دیا ہے۔

اے محمدؐ! تحقیق آپؐ کے چچا کے بیٹے کا امتحان ہوگا اور اس کے ذریعے لوگوں کا امتحان لیا جائے گا۔

اے محمدؐ! آپ ہر وقت یوں فرمایا کریں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ...... وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ○

محمد بن حنفیہؒ کا ابن عباسؓ کے نام خط

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسى رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنى ابوعبدالله محمد بن عمر المرزبانى قال: حدثنا ابوالحسن بن على بن عبدالرحيم السجستانى عن ابيه عن الحسين بن ابراهيم عن عبدالله بن عاصم عن محمد بن بشر قال: لما سير ابن

الزبير ابن عباس رحمه الله الى الطائف كتب اليه محمد بن الحنفية رحمه الله: اما بعد فقد بلغنى ان ابن الجاهلية سيرك الى الطائف، فرفع الله جل اسمه بذلك لك ذكراً واعظم لك اجراً وحط به عنك وزرا۔ يابن عم انما يبتلى الصالحون وانما تهتدى الكرامة للابرار، ولولم تؤجر الا فيما تحب اذا قلّ أجرك، قال الله تبارك وتعالٰى: ﴿وعسى ان تكرهوا شيئا وهو خير لكم﴾ وهذا لست اشك انه خير لك عند بارئك، عزم الله لك على الصبر فى البلوى والشكر فى النعماء انه على كل شئ قدير۔

فلما وصل الكتاب الى ابن عباس اجاب عنه، فقال: ﴿امابعد فقد اتانى كتابك تعزينى فيه على تسييرى وتسأل ربك جل اسمه ان يرفع به ذكرى، وهو تعالٰى قادر على تضعيف الاجر والعائدة بالفضل والزيادة من الاحسان، وما احب ان الذى ركب منى ابن الزبير كان ركبه منى اعدا خلق الله لى احتسابا لذلك فى حسناتى، ولما ارجو ان انال به رضوان ربى۔ يا أخى الدنيا قد ولت وان الاخرة قد اظلت، فاعمل صالحا جعلنا الله واياك ممن يخافه بالغيب يعمل لرضوانه فى السر والعلانية انه على كل شئ قدير﴾۔

(بحذف اسناد) جناب محمد بن بشیرؒ نے روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: جب ابن عباسؓ کو ابن زبیر اپنے ساتھ طائف کے سفر پر لے گیا تو جناب محمد بن حنفیہؒ نے ابنِ عباس کے نام ایک خط تحریر فرمایا: حمد وصلوٰۃ کے بعد تحریر فرمایا: امابعد!

مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ جاہلیت کا فرزند آپ کو طائف کی طرف لے گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذکر کو خیر کے ساتھ بلند کرے اور آپ کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور آپ کے گناہوں کے بوجھ کو ختم کردے (یعنی گناہ معاف کردے) اور نیک لوگوں والی کرامت وعزت عطا فرمائے۔

اے میرے چچا زاد! یاد رکھو، ہمیشہ نیک اور صالح لوگوں کو آزمایا جاتا ہے اور تجھے اجر

نہیں دیا جائے گا مگر اس چیز کے ساتھ کہ جسے آپ اپنے نزدیک محبوب قرار دیتے ہیں، خواہ وہ کم ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ عَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (سورۂ بقرہ، آیت ۲۱۶)

''اور عجب نہیں کہ تم کسی چیز (جہاد) کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور عجب نہیں کہ تم کسی چیز کو پسند کرو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بُری ہو اور خدا تو جانتا ہے مگر تم نہیں جانتے ہو''۔

''اور اس میں تمہیں شک نہیں ہونا چاہیے۔ یہ تمہارے لیے بہتر اور خیر ہے اور تمہارے بارے میں اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ تم مصیبت پر صبر کرو اور اس کی نعمتوں پر شکر کرو، کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

جب یہ خط ابن عباس کو ملا تو آپ نے اس کا جواب یوں تحریر فرمایا: امابعد!

آپ کا خط مجھے ملا ہے جس میں آپ نے میرا طائف کے سفر پر بڑا افسوس کیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے میری بلندیٔ ذکر کا سوال کیا ہے اور وہ ذات بلند اور اس پر قادر ہے کہ اجر کو دوگنا کرے اور فضل کے ساتھ مجھے لوٹائے اور اپنے احسان میں زیادتی کرے جس چیز پر ابن زبیر مجھے آمادہ کرنا چاہتا ہے، میں اس پر آمادہ نہیں ہوں گا۔ وہ مجھے خلق خدا سے عداوت پر آمادہ کر رہا ہے اور وہ میری نیکیوں میں اس کا حساب کر رہا ہے جبکہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا و رضوان کو پانے کی اُمید رکھتا ہوں۔

اے میرے بھائی! دنیا ہمارے عقب میں ہے اور آخرت ہمارے سامنے ہے۔ ہمیں نیکی کرنی چاہیے اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو ان لوگوں میں سے قرار دے جو تنہائی اور پوشیدہ اور غیب ہونے کی حالت میں بھی اللہ سے ڈرتے ہیں اور پوشیدہ و علانیہ دونوں صورتوں میں ہمیں اپنی رضائیت اور خوشنودی کو حاصل کرنے والوں میں سے قرار دے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

واجبات کو ادا کرو تاکہ تم سب سے زیادہ متقی بن سکو

(وعنه) قال: حدثنا الشيخ المفيد ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رحمه الله قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال:

حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنی المظفر بن محمد البلخی قال: حدثنا محمد بن همام ابوعلی قال: حدثنا حمید بن زیاد قال: حدثنا ابراهیم بن عبید بن حنان قال: حدثنا الربیع بن سلمان عن اسماعیل بن مسلم السکونی عن الصادق جعفر ابن محمد علیهما السلام عن ابیه عن جده علیهم السلام قال: سمعت رسولؐ الله یقول: اعمل بفرائض الله تکن من اتقی الناس، وارض بقسم الله تکن من اغنی الناس، وکف عن محارم الله تکن اورع الناس، واحسن مجاورة من یجاورك تکن مؤمنًا، واحسن مصاحبة من صاحبك تکن مسلما۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے رسولؐ خدا سے نقل فرمایا ہے کہ آپؐ کے جد فرماتے ہیں: میں نے رسولؐ خدا سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے واجب کردہ فرائض و واجبات کو پورا کرو، تا کہ تم سب لوگوں سے زیادہ متقی بن سکو۔ اللہ کی تقسیم پر راضی ہو جاؤ تا کہ تم سب سے غنی ہو سکو اور اپنے آپ کو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے روک کر رکھو، تا کہ تم زیادہ پرہیز گار بن سکو اور اپنے ہمسائے کے ساتھ اچھی ہمسائیگی کو انجام دو، تا کہ تم مومن بن سکو اور اپنے ساتھی کے ساتھ اچھا ساتھ نبھاؤ تا کہ تم مسلمان بن سکو۔



باب پنجم

حضرت امام حسنؑ کا پہلا خطبہ

(أخبرنا) الشيخ المفيد ابوعلى الحسن بن محمد الطوسي رحمه الله بمشهد مولانا امير المؤمنين على بن ابى طالب صلوات الله عليه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد ابوجعفر محمد بن الحسن بن على الطوسى رضى الله عنه يوم الخميس السادس والعشرين من شهر رمضان سنة سبع وخمسين واربع مائة قال: أخبرنا الشيخ المفيد ابوعبدالله محمد بن محمد بن النعمان رحمه الله قال: حدثنا ابوالقاسم اسماعيل بن محمد الأنبارى الكاتب قال: حدثنا ابوعبدالله ابراهيم بن محمد الأزدى قال: حدثنا شعيب بن ايوب قال: حدثنا معاوية بن هشام عن سفيان عن هشام بن حسان قال: سمعت أبامحمد الحسن بن على عليهما السلام يخطب الناس بعد البيعة له بالامر فقال: نحن حزب الله الغالبون، وعترة رسوله الأقربون، وأهل بيته الطيبون الطاهرون، واحد الثقلين اللذين خلفهما رسولؐ الله فى امته، والثانى كتاب الله فيه تفصيل كل شئ لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه، فالمعول علينا فى تفسيره لا نتظنا تأويله بل نتيقن حقائقه، فأطيعونا فان طاعتنا مفروضة اذ كانت بطاعة الله عزوجل ورسوله مقرونة، قال عزوجل: ﴿ياايها الذين آمنوا اطيعوا الله

واطیعوا الرسول وأولی الامر منکم فان تنازعتم فی شئ فردوه الی اللّٰه والرسول ولو ردوه الی الرسول واولی الامر منهم لعلمه الذین یستنبطونه منهم ﴾ واحذرکم الاصغاء لهتاف الشیطان فانه لکم عدو مبین، فتکونوا کاولیاء الذین قال لهم ﴿لا غالب لکم الیوم من الناس وانی جار لکم فلما تراء ت الفئتان نکص علی عقبیه وقال انی بریٓ منکم انی اری مالا ترون﴾ فتلقون الی الرماح وزرا والی السیوف حزراً وللعبد حطما وللسهام غرضا ﴿ثم لا ینفع نفسا ایمانها لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانها خیراً﴾۔

جناب شیخ مفید ابو علی الحسن بن محمد الطوسیؒ نے مولائے کائنات امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کے روضۂ مبارک میں بیان کیا ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے شیخ سعید ابو جعفر محمد بن حسن بن علی طوسی کے والد نے بروز جمعرات چھبیس ماہِ رمضان المبارک سال ۴۵۷ ہجری کو خبر دی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں شیخ مفید ابو عبداللہ محمد بن محمد بن نعمانؒ نے خبر دی ہے۔ وہ فرماتے ہیں ہمیں ابوالقاسم اسماعیل بن محمد انباری الکاتب نے خبر دی ہے، وہ فرماتے ہیں ہمیں ابو عبداللہ ابراہیم بن محمد ازدی نے خبر دی ہے، وہ فرماتے ہیں: ہم سے شعیب بن ایوب نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں ہمیں معاویہ بن ہشام نے سفیان سے اور اس نے ہشام بن حسان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابو محمد امام حسنؑ بن علیؑ سے سنا ہے، آپؑ کی امرِ خلافت پر جب بیعت کی گئی۔ آپؑ نے لوگوں سے جو پہلا خطبہ ارشاد فرمایا: وہ یوں تھا:

''ہم اللہ کی وہ جماعت ہیں جو ہمیشہ غالب رہنے والی ہے۔ ہم اس کے رسول کی وہ عترت ہیں جو سب سے زیادہ ان کے قریب ہیں۔ ہم ان کی وہ آلؑ ہیں جو پاک و طاہر ہیں، ہم ان دو گراں قدر چیزوں میں سے ایک ہیں جن کو رسولؐ خدا اپنے پیچھے اپنی اُمت میں چھوڑ کر گئے ہیں اور دوسری چیز جو گراں قدر ہے وہ اللہ کی کتاب (یعنی قرآن) ہے کہ جس میں ہر چیز کا بیان تفصیل سے موجود ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس کے سامنے اور پیچھے دونوں طرف سے باطل اس میں نہیں آ سکتا اور اس کی تفسیر میں ہم پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ ہم اس کی تفسیر و تاویل ظن و گمان

کے تحت نہیں کرتے بلکہ ہم اس کی تفسیر یقین کی بنیادوں پر بیان کرتے ہیں۔ پس ہماری اطاعت کرو، کیونکہ ہماری اطاعت واجب وفرض قرار دی گئی ہے، کیونکہ ہماری اطاعت کو قرآن پاک میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کے ساتھ ملایا گیا ہے جیسا کہ خداوند کریم نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ (سورہ نساء، آیت ۵۹)

"اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان صاحبان امر کی جو تم میں سے ہیں پس اگر تم کسی چیز میں نزاع اور جھگڑا کرو تو اس کو اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف پلٹا دو"۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا:

اور اگر تم اس کو رسول اور اِن صاحبان امر کی طرف پلٹ دو گے جو ان میں سے ہیں کہ جس کو اللہ کے عطا کردہ علم سے معاملہ کی تہہ تک رسائی رکھتے ہیں۔ پس تم لوگوں کو شیطان کی آواز پر لبیک کہنے سے خبردار کرتا ہوں کیونکہ وہ تمہارا واضح دشمن ہے ایسا نہ ہو کہ تم اس کے ان دوستوں میں سے ہو جاؤ کہ جن کے بارے میں اس نے کہا تھا:

لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَ اِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ (سورہ انفال، آیت ۴۸)

"آج لوگوں میں سے کوئی بھی تم پر غالب نہیں ہو سکتا اور میں بھی تم لوگوں کا حمایتی ہوں۔ لیکن جب اس نے دو گروہوں کو دیکھا تو اُلٹے پاؤں مڑ گیا اور کہہ رہا تھا: میں تم سے بری ہوں کیونکہ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں وہ تم نہیں دیکھ رہے"۔

تم نیزے زمین پر گراتے ہو وزن سمجھ کر، اور تلوار مارتے ہو ازل سے اور غلام کی طرف طمع و لالچ کے لیے بڑھتے ہو اور تیروں میں بھی تمہاری غرض ہوتی ہے (یعنی خدا کے لیے کوئی کام نہیں کرتے)۔ جیسا کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْکَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا (سورۂ انعام، آیت ۱۵۸)

''ایسے شخص کا ایمان اس کو فائدہ نہیں دے گا جو پہلے سے ایمان یافتہ نہ ہو یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو''۔

جو اپنے نفس کو خدا کی خاطر روکے وہ جنت میں جائے گا

(وبالاسناد) عنه عن شیخه عن والده رضی الله عنهما قال: أخبرنی ابو عبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالقاسم جعفر بن محمد (رض) عن ابیه عن سعید بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن علی بن أسباط عن عمه یعقوب بن سالم عن ابی الحسن العبدی عن ابی عبدالله جعفر ابن محمد الصادق علیهما السلام قال: ما کان عبد لیجس نفسه علی الله الا ادخله الجنة۔

(بحذف اسناد) احمد بن محمد بن عیسٰی نے علی بن اسباط سے اور انھوں نے اپنے چچا یعقوب بن سالم سے اور انھوں نے ابوالحسن العبدی سے اور اس نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص اپنے آپ کو خدا کی خاطر گناہوں سے روک کر رکھے گا، اللہ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

میرے بعد تم کو کمزور قرار دیا جائے گا

(وبالاسناد) عنه عن شیخه عن والده (رض) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوعبدالله محمد بن عمران الزیات قال: حدثنی احمد ابن محمد الجوهری قال: حدثنا الحسن بن علیل العنزی قال: حدثنا عبدالکریم بن محمد قال: حدثنا محمد بن علی قال: حدثنا محمد بن منقر عن زیاد بن المنذر قال: حدثنا شرجیل عن أم الفضل بنت العباس قالت: لما ثقل رسولؐ الله فی مرضه الذی

توفی فیه افاق افاقة ونحن نُبکی فقال: ما الذی یبکیکم؟
فقلنا: یارسولؐ اللّٰہ نبکی لغیر خصلة نبکی لفراقك ایانا
ولانقطاع خبر السماء عنا ونبکی الامة من بعدك، فقال علیہ السلام:
اما انکم المقهورون والمستضعفون من بعدی۔

(بحذف اسناد) شرجیل نے اُمِ الفضل بنت عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: وہ مرض کہ جس میں رسولؐ خدا اس دنیا سے رحلت فرما گئے تھے، اس نے شدت اختیار کی اور آپؐ بے ہوش تھے جب آپؐ کو ہوش آیا تو آپؐ نے دیکھا کہ ہم رو رہے ہیں۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم کیوں رو رہے ہو؟

ہم نے عرض کیا: ہم کسی اور وجہ سے نہیں رو رہے بلکہ ہم آپؐ کے فراق میں رو رہے ہیں اور آپؐ کے جانے کے بعد آسمان سے وحی اور خبروں کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا اور ہم اور آپؐ کی امت آپؐ کے بعد روتے رہیں گے۔

آپؐ نے فرمایا: بہرحال تم اہل بیتؑ پر قہر وغضب کے پہاڑ توڑ دیے جائیں گے اور میرے بعد تم کو کمزور کر دیا جائے گا۔

اصبغ بن نباتہ نے امیر المومنینؑ سے آخری حدیث سنی

(وبالاسناد) عن شیخه عن والده رضی اللّٰہ عنهما قال:
أخبرنا محمد ابن محمد قال: أخبرنا ابوبکر محمد بن عمر
الجعابی قال: حدثنا ابوالعباس احمد بن محمد بن السعید
الهمدانی قال: حدثنا ابوعوانة موسٰی بن یوسف القطان
الکوفی قال: حدثنا محمد بن سلمان المقرئ الکندی عن
عبدالصمد بن علی النوفلی عن ابی اسحاق السبیعی عن
الاصبغ بن نباتة العبدی قال: لما ضرب ابن ملجم امیر
المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام غدونا علیه نفر من
اصحابنا انا والحارث وسوید بن غفلة وجماعة معنا،
فقعدنا علی الباب فسمعنا البکاء فبکینا، فخرج الینا

الحسن بن علی علیهما السلام فقال: یقول لکم امیر المؤمنین: انصرفوا الی منازلکم، فانصرف القوم غیری فاشتد البکاء من منزله، فبکیت وخرج الحسنؑ وقال: ألم أقل لکم انصرفوا۔ فقلت لا واللّٰه یابن رسول اللّٰہؐ ما تتابعنی نفسی ولا تحملنی رجلی ان انصرف حتّٰی اری امیرالمؤمنین صلوات اللّٰه علیه۔

قال: وبکیت، فدخل فلم یلبث ان خرج فقال لی: ادخل، فدخلت علی امیر المؤمنینؑ فاذا هو مستند معصوب الرأس بعمامة صفراء قد نزف واصفر وجهه ما ادری وجهه أصفر أم العمامة، فأکببت علیه فقبلته وبکیت فقال لی: لاتبك یا اصبغ فانها واللّٰه الجنة۔ فقلت له: جعلت فداك انی اعلم واللّٰه انك تصیر الی الجنة وانما ابکی لفقدانی ایاك یا امیرالمؤمنین جعلت فداك، حدثنی بحدیث سمعته من رسول اللّٰہؐ، فانی اراك لا اسمع منك حدیثاً بعد یومی هذا أبدا۔ قال نعم یا اصبغ، دعانی رسول اللّٰہؐ یوماً فقال لی: یاعلی انطلق حتّٰی تأتی مسجدی ثم تصعد منبری ثم تدعو الناس الیك فتحمد اللّٰه تعالٰی وتثنی علیه وتصلی علیَّ صلاة کثیرة ثم تقول: ایها الناس انی رسول رسولؐ اللّٰه الیکم، وهو یقول لکم: ان لعنة اللّٰه ولعنة ملائکته المقربین وانبیائه المرسلین ولعنتی علی من انتمی الی غیر ابیه او ادعی الی غیر موالیه او ظلم اجیرا اجره۔ فأتیت مسجده (ص) وصعدت منبره، فلما رأتنی قریش ومن کان فی المسجد أقبلوا نحوی، فحمدت اللّٰه واثنیت علیه وصلیت علی رسولؐ اللّٰه صلاة کثیرة ثم قلت: ایها الناس انی رسول رسولؐ اللّٰه الیکم وهو یقول لکم الا ان لعنة اللّٰه

ولعنة ملائكته المقربين وانبيائه المرسلين ولعنتي على من انتمى الى غير ابيه او ادعى الى غير مواليه او ظلم اجيرا أجره۔ قال: فلم يتكلم احد من القوم الا عمر بن الخطاب، فانه قال: قد أبلغت يا ابا الحسن ولكنك جئت بكلام غير مفسر۔ فقلت: ابلغ ذٰلك رسولؐ الله، فرجعت الى النبیؐ فأخبرته الخبر، فقال: ارجع الى مسجدي حتٰى تصعد منبري فاحمد الله واثن عليه وصل علیؐ ثم قل: يا ايها الناس ما كنا لنجيئكم بشئ الا وعندنا تأويله وتفسيره، الا واني انا ابوكم، ألا واني انا مولاكم، ألا واني انا اجيركم۔

(بحذفِ اسناد) اصبغ بن نباتہؒ نے بیان کیا ہے: جب ابن ملجم ملعون نے امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کو ضرب لگائی تو ہمارے دوستوں کی ایک جماعت اس کو تلاش کرنے چلی گئی جبکہ میں، حارث اور سوید بن غفلۃ ایک جماعت کے ہمراہ آپؑ کے دروازے پر بیٹھ گئے۔ ہم نے رونے کی آواز سنی تو ہم نے بھی رونا شروع کر دیا۔

حضرت امام حسن بن علیؑ باہر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ امیر المومنینؑ فرما رہے ہیں: تم سب اپنے اپنے گھروں کو چلے جاؤ۔ سوائے میرے، باقی تمام لوگ چلے گئے۔ پھر جب دوبارہ بیتِ امیر المومنینؑ سے رونے کی آواز بلند ہوئی تو میں نے بھی رونا شروع کر دیا۔ دوبارہ امام حسنؑ باہر تشریف لائے اور فرمایا: کیا میں نے آپ سے نہیں کہا کہ آپ چلے جائیں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں لیکن اے فرزندِ رسولؐ خدا! اللہ کی قسم، میری جان اور میرے قدم میرا ساتھ نہیں دیتے۔ امیر المومنینؑ کی زیارت کیے بغیر یہاں سے نہیں جا سکتا اور اس کے بعد میں نے رونا شروع کر دیا۔ حسنؑ اندر تشریف لے گئے اور کچھ دیر کے بعد آپؑ دوبارہ تشریف لائے اور مجھے اندر چلنے کے لیے فرمایا۔ میں امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ تکیے کے ساتھ ٹیک لگا کر تشریف فرما تھے اور آپؑ کا سر مبارک پیلے عمامہ کے ساتھ بندھا ہوا تھا اور معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ یہ پیلاہٹ عمامہ کی ہے یا سر مبارک کی۔ میں آپؑ کے اوپر گر پڑا اور آپ کا بوسہ لیا اور رونا شروع کر دیا تو آپؑ نے فرمایا: اے ابن نباتہ! نہ رو، خدا کی قسم،

وہ سامنے جنت ہے۔

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ آپؑ جنت کی طرف جا رہے ہیں میں تو اسی لیے رو رہا ہوں کہ اب اس کے بعد میں آپؑ کو نہیں پاؤں گا۔

اے امیر المومنینؑ! میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں۔ آپؑ مجھے ایک حدیث رسولؐ سنائیں جو آپؑ نے رسولؐ خدا سے سنی ہو، کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آج کے بعد دوبارہ میں آپؑ سے کبھی کوئی حدیث نہیں سن سکوں گا۔

آپؑ نے فرمایا: ہاں! اے اصبغ! ایک دن رسولؐ خدا نے مجھے بلایا اور فرمایا: اے علیؑ! میری مسجد میں چلے جاؤ اور میرے منبر پر تشریف لے جاؤ پھر تمام لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرو۔ اس کے بعد خدا کی حمد و ثنا اور میری ذات پر بہت زیادہ درود پڑھنے کے بعد لوگوں سے کہہ دو: اے لوگو! میں رسولؐ خدا کی طرف سے رسول بن کر تمھاری طرف آیا ہوں وہ تمھارے لیے فرما رہے ہیں: تحقیق اللہ کی لعنت اور تمام ملائکہ مقربینؑ اور تمام انبیاء و مرسلینؑ کی لعنت اور میری لعنت ہو اس شخص پر، جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے، اور اپنے مولیٰ و آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف دعوت دے اور جو کسی اجیر کی اُجرت سے ظلم کرے۔

(آپؑ نے فرمایا:) میں مسجد میں آیا اور آپؐ کے منبر پر چلا گیا۔ اس وقت تمام قریش اور جو لوگ مسجد میں تھے، سب میری طرف متوجہ ہوئے۔ میں نے خدا کی حمد و ثنا بیان کی اور پھر آپؐ کی ذات اقدس پر کثرت سے درود و سلام پڑھا اور اس کے بعد کہا:

اے لوگو! مَیں رسولؐ خدا کی طرف سے تمھاری طرف اُن کا نمائندہ بن کر آیا ہوں وہ تم لوگوں کے لیے فرما رہے ہیں:

آگاہ ہو جاؤ! تحقیق اللہ کی لعنت اور تمام ملائکہ مقربینؑ اور انبیاء و مرسلینؑ کی لعنت اور میری لعنت ہے اس شخص پر، جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے یا اپنے مولیٰ و آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف دعوت دے یا اجیر کی اُجرت میں اس پر ظلم کرے تو پوری قوم میں سے سوائے عمر بن خطاب کے کوئی بندہ نہ بولا۔ وہ بولا: اے ابوالحسنؑ! آپؑ نے نبی اکرمؐ کی طرف سے پیغام دے دیا ہے اور تبلیغ کر دی ہے لیکن آپؑ نے ایک ایسی گفتگو فرمائی ہے جو واضح اور روشن نہیں ہے۔

آپؑ نے فرمایا: میں اس کے بارے میں رسولؐ خدا کو خبر دیتا ہوں۔ میں نبی اکرمؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپؐ کو اس کی خبر دی تو آپؐ نے دوبارہ ارشاد فرمایا: میری مسجد میں جاؤ اور میرے منبر پر چلے جاؤ۔ خدا کی حمد و ثنا بجالاؤ اور میری ذات پر بہت زیادہ درود پڑھو۔ پھر لوگوں سے کہو: اے لوگو! ہم کوئی چیز تمھارے لیے بیان نہیں کرتے مگر یہ کہ اس کی تاویل و تفسیر ہمارے پاس ہوتی ہے۔ آگاہ ہو جاؤ! تحقیق میں (علیؑ) تمھارا باپ ہوں۔ مَیں تمھارا مولیٰ ہوں اور میں ہی تمھارا اجیر ہوں۔

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

(وبالاسناد) عنه عن شيخه عن والده رضى الله عنهما قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه قال: حدثني ابى عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسٰى عن الحسن بن محبوب عن ابى حمزة الثمالى عن ابى جعفر محمد بن على عليهما السلام قال: بنى الاسلام على خمس دعائم: اقام الصلاة، وايتاء الزكٰوة، وصوم شهر رمضان، وحج البيت، والولاية لنا أهل البيت۔

(بحذفِ اسناد) جناب حسن بن محبوب نے ابوحمزہ ثمالیؓ سے اور انھوں نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر مشتمل ہے:

- نماز قائم کرنا
- زکوٰۃ ادا کرنا
- ماہِ رمضان کے روزے رکھنا
- حج کرنا
- اور ہم اہلِ بیتؑ کے ساتھ ولایت و محبت رکھنا

ہر شخص سے چار چیزوں کے بارے میں سوال ہوگا

(وبهذا الاسناد) قال: قال رسولُ الله: لا تزال قدم عبد مؤمن يوم القيامة من بين يدى الله عزوجل حتٰى يسأله عن اربع خصال: عمرك فيما افنيته، وجسدك فيما ابليته، ومالك من اين اكتسبته واين وضعته، وعن حبنا أهل البيت۔ فقال رجل من القوم: وما علامة حبكم يارسولَ الله؟

فقال: محبة هذا۔ ووضع يده على رأس علي بن أبي طالب۔

گزشتہ سند کے ساتھ رسولؐ خدا سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو بندۂ مومن قیامت کے دن بارگاہِ خدا میں حاضر ہوگا تو اس سے چار چیزوں کے بارے میں حتما سوال کیا جائے گا۔

① عمر کے بارے میں کہ اس کو اُس نے کس چیز میں فنا کردیا ہے۔

② بدن کے بارے میں اس کو اُس نے کس چیز میں مبتلا اور مصروف رکھا۔

③ مال کے بارے میں کہ اس کو اُس نے کہاں سے حاصل کیا اور کہاں پر خرچ کیا۔

④ ہم اہلِ بیتؑ کی محبت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

اصحاب میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ کے ساتھ محبت کی علامت اور نشانی کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اس شخص کی محبت ہے۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ علی بن ابی طالبؑ کے سر پر رکھا۔

جناب سلمان فارسیؓ نے فرمایا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن على ابن خالد المراغى قال: حدثنا القاسم بن محمد الدلال قال: حدثنا اسماعيل ابن محمد المزنى قال: حدثنا عثمان بن سعيد قال: حدثنا على بن عراب عن موسٰى بن قيس الحضرمى عن سلمة بن كهيل عن عياض بن عياض عن ابيه قال: مر على بن أبى طالب عليه السلام بملأ فيه سلمان رضی اللہ عنہ، فقال لهم سلمان: قوموا فخذوا بحجزة هذا، فوالله لا يخبركم بسر نبيكم صلوات الله عليه احد غيره۔

(بحذفِ اسناد) سلمہ بن کہیل نے عیاض بن عیاض سے اور انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے بیان کیا کہ امیر المومنین حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ ایک گروہ کے قریب سے گذر رہے تھے کہ جن میں سلمان فارسیؓ بھی موجود تھے۔ آپؓ (سلمان) نے لوگوں سے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور اس شخص کا دامن تھام لو۔ خدا کی قسم، اس شخص کے علاوہ کوئی نہیں ہے جو نبی

اکرمؐ کے اسرار و رموز کو بیان کرے۔

سالم بن ابوحفصہ کا تعجب کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني المظفر بن احمد البلخي قال: حدثنا ابوعلي محمد بن همام الاسكافي قال: أخبرني ابوجعفر احمد بن مابنداز ان منصور بن العباس العصياني حدثهم عن الحسن بن علي الخزاز عن علي بن عقبة عن سالم بن ابي حفصة قال: لما هلك ابوجعفر محمد بن علي الباقر عليهما السلام قلت لأصحابي: انتظروني حتى ادخل على ابي عبدالله جعفر بن محمد فأعزيه به، فدخلت عليه فعزيته ثم قلت: انا لله وانا اليه راجعون ذهب والله من كان يقول: قال رسولُ الله فلا يسأل عمن بينه وبين رسولُ الله، والله لا يرى مثله ابداً۔

قال: فسكت ابو عبداللهؑ ساعة ثم قال: قال الله تبارك وتعالى: ان من عبادي من يتصد بشق من تمرة فأربيها له كما يربي احدكم فلوه حتى اجعلها له مثل جبل احد، فخرجت الى أصحابي فقلت: ما رأيت اعجب من هذا كنا نستعظم قول ابي جعفرؑ قال رسولُ الله بلاواسطة فقال لي ابو عبدالله قال الله تعالى بلاواسطة۔

علی بن عقبہ نے سالم بن ابوحفصہ سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتا ہے: جب حضرت ابوجعفر محمد بن علی امام باقر علیہ السلام کا اس دنیا سے انتقال ہوا تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم اس بات کا انتظار کر رہے ہو کہ میں ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس جاؤں اور ان کے ساتھ ان کے والد کی تعزیت کروں۔ میں آپؑ کے پاس حاضر ہوا، اور آپؑ کو تعزیت پیش کی۔ پھر میں نے عرض کیا:

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

خدا کی قسم، ہمارے درمیان سے وہ شخص چلا گیا جو یوں فرمایا کرتا تھا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا اور اس کے اور رسول خداؐ کے درمیان واسطہ کے بارے میں سوال نہیں کیا جاتا تھا۔ خدا کی قسم، اس کی مثل کبھی کوئی نہیں دیکھا جائے گا۔

راوی بیان کرتا ہے: حضرت امام ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام کچھ دیر خاموش رہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: تحقیق میرے بندوں میں سے جو بھی کھجور کا ایک نصف حصہ صدقہ کرے گا پس وہ اس نصف کو اس کے لیے اس قدر فائدہ مند قرار دیا جائے گا جیسے تم میں سے کوئی بچھڑا سے فائدہ حاصل کرتا ہے، یہاں تک کہ اس کو اس شخص کے لیے اُحد پہاڑ کے مثل قرار دیا جاتا ہے۔

سالم بیان کرتا ہے: میں یہ سننے کے بعد اپنے ساتھیوں کے پاس باہر آیا اور ان سے کہا: ہم ابوجعفر علیہ السلام کے قول کو عظیم اور بزرگ شمار کرتے تھے۔ میں تو اس سے بھی عجیب تر سن کر آیا ہوں۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے میرے سامنے قولِ خدا کو بغیر واسطے کے ذکر کیا۔ (لا ریب ان ہستیوں کا اللہ اور اس کے رسولؐ سے الہامی وروحانی تعلق اپنی انتہا پر تھا۔ مصلح)

بندے کا ایمان چار چیزوں سے مکمل ہوتا ہے

(وبالاسناد) أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر ابن محمد عن ابيه عن سعد بن عبداللّٰه عن احمد بن محمد بن عيسٰى عن على ابن الحكم عن ابى سعيد القماط عن المفضل بن عمر الجعابى قال: سمعت ابا عبداللّٰه جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: لا يكمل ايمان العبد حتٰى تكون فيه اربع خصال: يحسن خلقه، ويستخف نفسه، ويمسك الفضل من قوله: ويخرج الفضل من ماله.

(بحذف اسناد) مفضل بن عمر جعابی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: کسی بندۂ مومن کا ایمان مکمل نہیں ہوسکتا مگر یہ کہ اس میں

چار چیزوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

① اس کا اخلاق اچھا ہو۔

② وہ اپنے آپ کو حقیر اور خفیف قرار دے (یعنی اس کے اندر سے "انا" ختم ہو چکی ہو)۔

③ اپنے قول میں فضل کو ملحوظ رکھے (یعنی افضل اور اچھی گفتگو کرے)۔

④ اور اپنے مال سے فضل کو نکالے (یعنی زکوۃ، صدقات، خمس دے)۔

حدیثِ قدسی

(وبالاسناد) قال: حدثنا ابوعبداللّٰہ محمد بن محمد بن حفظة قال: حدثنی ابوحفص عمر بن محمد الزيات الصيرفی قال: حدثنا علی بن مهرويه القزوينی قال: حدثنا داود بن سليمان الغازی قال: حدثنا علی بن موسٰی الرضا قال: حدثنی ابی موسٰی بن جعفر العبد الصالح قال: حدثنی ابی جعفر ابن محمد الصادق قال: حدثنی ابی محمد بن علی الباقر قال: حدثنی ابی علی بن الحسين زين العابدين قال: حدثنی ابی الحسين بن علی الشهيد قال: حدثنی ابی امير المؤمنين علی بن ابی طالب قال: حدثنی اخی رسولؐ اللّٰه قال: يقول اللّٰه عزوجل: يابن آدم ما تنصفنی، اتحبب اليك بالنعم وتتمقت الی بالمعاصی، خيری اليك منزول وشرك الی صاعد، ولا يزال ملك كريم يأتينی عنك فی كل يوم بعمل غير صالح۔ يابن آدم لو سمعت وصفك من غيرك وانت لا تدری من الموصوف لسارعت الی مقته۔

ابوعبداللہ محمد بن محمد بن حفظہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: مجھے ابوحفص عمر بن محمد زیات صیرفی نے اور وہ بیان کرتے ہیں: مجھے علی بن مہرویہ قزوینی نے اور اس نے کہا: ہمیں داؤد بن سلیمان غازی نے اور انھوں نے حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مجھے میرے والد موسیٰ بن جعفر عبد صالح نے بیان کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں مجھے

میرے والد ابو جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں مجھے میرے والد محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: مجھے میرے والد علیؑ بن حسینؑ زین العابدین علیہ السلام نے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں: مجھے میرے والد حسین بن علیؑ شہید (کربلا) نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں: مجھے میرے والد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام نے بیان کیا اور وہ فرماتے ہیں: مجھ سے میرے بھائی رسولِؐ خدا نے بیان کیا اور آپؐ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اے فرزندِ آدمؑ! تو نے میرے حق میں انصاف نہیں کیا۔ میں تیرے ساتھ نعمت کے ذریعے اظہارِ محبت کرتا ہوں اور تم میرے بارے میں میری نافرمانی اور معصیت کے ذریعے ناراضگی اور ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہو اور میری خیر تمھاری طرف نازل ہوتی ہے اور تمھاری طرف سے شر میری طرف بلند ہوتی ہے، اور ہر روز تمھاری طرف سے ایک ملکِ کریم غیر صالح عمل لے کر میرے پاس آتا ہے۔

اے فرزندِ آدمؑ! تم نے اپنے اوصاف اپنے غیر سے سنے جبکہ تمھیں کیا معلوم کہ تمھارے اوصاف کیا ہیں (اگر معلوم ہوتے تو) پھر تم اپنی موت کی طرف جلدی کرتے (یعنی مرنے کو پسند کرتے)۔

علم کی خیانت مال کی خیانت سے سخت ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: حدثنا ابوالحسن علی بن خالد المراغی قال: حدثنا الحسین بن علی بن عمر الکوفی قال: حدثنی القاسم بن محمد بن حماد الدلال قال: حدثنا عبید بن یعیش قال: حدثنا مصعب بن سلام عن ابی سعید عن عکرمة عن ابن عباس قال: قال رسولؐ الله: تناصحوا فی العلم فان خیانة احدکم فی علمه اشد من خیانته فی ماله، وان الله سائلکم یوم القیامة۔

(بحذفِ اسناد) عکرمہ نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے رسولِؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ایک دوسرے کو علم سکھاؤ کیونکہ تم میں سے کسی کا اپنے علم میں خیانت کرنا مال کی خیانت سے زیادہ سخت اور قابلِ مذمت ہے اور قیامت کے دن خداوندِ متعال تم سے اس

کے بارے میں سوال کرے گا۔

بنی اسرائیل کے ایک قاضی کی وصیّت

(وبالاسناد) قال: أخبرنی ابوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید الهمدانی قال: حدثنا علی بن الحسین بن عبداللّٰہ بن اسلم قال: حدثنی ابی قال: حدثنا معاویة بن سفیان المزنی قال: حدثنی محمد بن اسماعیل بن الحکم عن ابی جعفر محمد بن علی علیهما السلام قال: کان فی بنی اسرائیل قاض وکان یقضی بینهم۔

قال: فلما حضره الموت قال لأمرأته: اذا مت فاغسلینی وکفنینی وضعینی علی سریری وغطی وجهی فانك لا ترین سوءاً۔

قال: فلما ان مات فعلت به ذٰلك ثم مکثت حیًا وکشف علی وجهه لتنظر الیه فاذا هی بدودة تعترض منخره، ففزعت لذٰلك، فلما کان اللیل اتاها فی منامها فقال لها: افزعك ما رأیت؟ فقالت: اجل لقد فزعت۔ فقال: اما انك ان کنت فزعت ما کان رأیت الا فی اخیك فلان، أتانی ومعه خصم له فلما جلسا الی قلت اللهم اجعل الحق له ووجه القضاء له علی صاحبه، فلما اختصما الی کان الحق له ورأیت ذٰلك بینًا فی القضاء، فوجهت القضاء له علی صاحبه، فأصابنی ما رأیت لموضع هو أی کان معه وان وافقه الحق۔

(بحذف اسناد) محمد بن اسماعیل بن حکم نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک قاضی تھا جو ان کے درمیان قضاوت کیا کرتا

تھا۔آپؑ نے (مزید) فرمایا: جب اس قاضی کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنی بیوی سے کہا: دیکھو جب میں مر جاؤں تو مجھے غسل دینا اور کفن دینا، میت تخت پر رکھنا اور میرے چہرے کو ڈھانپ دینا تاکہ کوئی برائی تمہیں نظر نہ آئے۔ امام نے فرمایا: جب وہ قاضی مر گیا تو اس کی بیوی نے اس کی وصیت کے مطابق عمل کیا۔ پھر کچھ دیر کے بعد اس نے اس کے چہرے سے کپڑا اُٹھایا تاکہ اس کی طرف دیکھے تو اچانک اس نے دیکھا کہ ایک کیڑا اس کی ناک میں گھس رہا ہے۔ پس اس کی بیوی دہشت زدہ ہو گئی۔ جب رات ہوئی تو وہ شخص اس کے خواب میں آیا اور اس نے کہا: جو کچھ تو نے دیکھا ہے، اس کی وجہ سے تم خوف زدہ ہو گئی تھیں۔ اس نے کہا: ہاں! واقعاً میں انتہائی خوف زدہ ہو گئی تھی۔ قاضی نے کہا: اگر تم خوف زدہ ہو گئی تھیں تو پھر تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ میرے ساتھ جو کچھ ہوا ہے وہ تمہارے فلاں بھائی کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس کا ایک شخص کے ساتھ جھگڑا تھا اور وہ اپنے دشمن کے ہمراہ میرے پاس آیا۔ جب وہ دونوں میرے پاس بیٹھ گئے تو اس وقت میں نے کہا: اے اللہ! تو حق اس میرے رشتہ دار کے لیے قرار دے۔ (یعنی میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی) اور میری قضاوت اس کے حق میں ہو اور اس کے دشمن کے خلاف ثابت ہو۔

جب ان دونوں نے میرے سامنے اپنا دعویٰ پیش کیا اور میں نے بینہ اور بیانات کو سنا تو مجھے معلوم ہوا کہ حق تمہارے بھائی کے ساتھ ہے۔ میں نے اس کے حق میں اور دوسرے کے خلاف فیصلہ کر دیا اب یہ جو تم نے میرے ساتھ معاملہ دیکھا ہے، یہ میری اس خواہش کی وجہ سے تھا اگرچہ وہ حق ثابت ہوئی تھی۔ (یعنی ایک حاکم اور قاضی کے لیے ایسی خواہش بھی موجب گرفت ہے تو اگر وہ خلاف حق فیصلہ کریں گے تو اس کی سزا کتنی ہے یہ خدا ہی بہتر جانتا ہے)۔ (مترجم)

اُونٹ خود بول اُٹھا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني عمر بن محمد الصيرفي قال: حدثنا الحسين بن اسماعيل الضبي قال: حدثنا عبدالله بن شبيب قال: حدثني هارون بن عبدالرحمٰن بن خاطب بن ابي بلتعة قال: حدثني زكريا بن اسماعيل الزيدي من ولد زيد بن ثابت الأنصاري عن ابيه سلمان عن عمه سلمان بن زيد بن ثابت عن زيد بن

ثابت قال: خرجنا جماعة من الصحابة فی غزاه من الغزوات مع رسولؐ اللّٰه حتٰی وقفنا فی مجمع طرق فطلع اعرابی بخطام بعیر حتٰی وقف علی رسولؐ اللّٰه وقال: السلام علیك یارسولؐ اللّٰه ورحمة اللّٰه وبرکاته۔ فقال له رسولؐ اللّٰه: وعلیك السلام۔ قال: کیف اصبحت بأبی انت وامی یارسولؐ اللّٰه؟ قال له: احمد اللّٰه الیك کیف اصبحت۔

قال: وکان وراء البعیر الذی یقوده الاعرابی رجل فقال: یارسولؐ اللّٰه ان هذا الاعرابی سرق البعیر، فرغا البعیر ساعة فأنصت له رسولؐ اللّٰه یسمع رغاه۔

قال: ثم اقبل رسولؐ اللّٰه علی الرجل فقال: انصرف عنه فان البعیر یشهد علیك انك کاذب۔ قال: فانصرف الرجل واقبل رسولؐ اللّٰه علی الاعرابی فقال: أی شیٔ قلت حین جئتنی؟

قال: قلت اللهم صل علی محمد حتٰی لا تبقی صلاة، اللهم بارك علی محمد حتٰی لا تبقی برکة، اللهم سلم علی محمد حتٰی لا یبقی سلام اللهم ارحم محمدا حتٰی لا تبقی رحمة۔ فقال رسولؐ اللّٰه: انی اقول ما لی اری البعیر ینطق بعذره واری الملائکة قد سدوا الأبق۔

(بحذفِ اسناد) زید بن ثابتؓ نے بیان کیا ہے: ایک غزوہ میں ہم رسولؐ خدا کے ساتھ جا رہے تھے اور صحابہ کی ایک پوری جماعت آپؐ کے ساتھ تھی۔ جب ہم ایک چوراہے پر رُکے تو دیکھا کہ ایک اعرابی ایک اونٹ کی نکیل کو کھینچ کر لایا ہے اور وہ رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

السلام علیک یارسول اللّٰہ ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ۔

رسولؐ خدا نے اس کا جواب دیا: علیک السلام۔

پھر اس نے کہا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں آپ کے مزاج شریف کیسے ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: الحمدللّٰہ! تمھارا کیا حال ہے؟

اس نے عرض کیا: الحمدللہ!

راوی بیان کرتا ہے: وہ اونٹ جس کو اعرابی کھینچ کر لایا تھا اس کے پیچھے ایک شخص تھا جو بول پڑا اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اس اعرابی نے میرا یہ اونٹ چرا لیا ہے۔ جیسے ہی اس شخص نے یہ دعویٰ کیا اسی وقت اس اونٹ نے بلبلانا شروع کر دیا۔ رسولؐ خدا اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس بلبلاہٹ کو سنا۔

راوی بیان کرتا ہے: پھر جناب رسولؐ خدا اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: دور ہو جاؤ اس اونٹ سے کیونکہ خود اونٹ نے بول کر تیرے خلاف گواہی دے دی ہے۔

راوی بیان کرتا ہے: وہ شخص اونٹ چھوڑ کر ایک طرف ہو گیا اور اس کے بعد رسولؐ خدا اس اعرابی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے اعرابی! جب تو میرے پاس آ رہا تھا تو نے کون سے کلمات اپنی زبان پر جاری کیے تھے۔

اس نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میں یوں کہہ رہا تھا:

اللهم صلی علی محمد حتی لا تبقی صلاة

"اے میرے اللہ! تو محمدؐ پر درود ارسال فرما یہاں تک کوئی درود باقی نہ رہے"۔

اللهم بارك علی محمد حتی لا تبقی بركة

"اے اللہ! تو محمدؐ پر اپنی برکت نازل فرما یہاں تک کہ کوئی برکت باقی نہ رہے"۔

اللهم سلم علی محمد حتی لا تبقی سلام

"اے اللہ! محمدؐ پر سلامتی نازل فرما یہاں تک کہ کوئی سلامتی باقی نہ رہے"۔

اللهم ارحم محمدا حتی لا تبقی رحمة

"اے اللہ! تو محمدؐ پر رحمت نازل فرما یہاں تک کہ کوئی رحمت باقی نہ رہے"۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: اچھا! میں بھی کہہ رہا ہوں کیا وجہ ہے کہ اونٹ اس قدر فصاحت کے ساتھ حجت قائم کر رہا ہے اور میں ملائکہ کو دیکھ رہا تھا کہ جو اس بھاگنے والے کو قابو کیے ہوئے تھے۔

نبی اکرمؐ نے بادل کے وقت دعا کی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابوعبدالله محمدُ بن محمد قال: حدثنا ابوالطيب بن محمد التمار قال: حدثنا محمد بن اسكاف قال: حدثنا مصعب بن مقدام بن شريح عن ابيه عن عائشه ان النبیؐ كان اذا رأى ناشئًا ترك كل شئ وان كان فى صلاة وقال: اللهم انى اعوذبك من شر ما فيه فان ذهب حمد الله وان امطر قال: اللهم ناشئًا نافعا۔ الناشئ السحاب والمخيلة ايضا السحابة۔

ويروى ان عبيد بن الابرص الاسدى قال للمنذر بن ماء السما حين خيره واراد قتله: ان شئت من الاكحل، وان شئت من الابحل، وان شئت من الوريد۔ فقال: ابيت اللعن ثلاث خصال كسحائب عاد ولا خير فيها لمرتاد۔

(بحذف اسناد) مصعب بن مقدام بن شریح نے اپنے والد سے اور اس نے ام المومنین عائشہؓ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتی ہیں: تحقیق نبی اکرمؐ جب بھی گھٹا اُٹھتی ہوئی دیکھتے، ہر کام کو چھوڑ دیتے حتیٰ کہ اگر آپؐ نماز میں ہوتے تو اس کو بھی ترک کر دیتے اور یوں دعا کرتے:

اللهم انى اعوذبك من شرما فيه

''اے اللہ! جو اس بادل کی گھٹا میں شر موجود ہے میں اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

اگر وہ گھٹا چلی جاتی تو آپؐ فرماتے: الحمدللہ اور اگر اس سے بارش شروع ہو جاتی تو پھر آپ یوں دعا کرتے:

اللهم ناشئًا نافعا

''اے میرے اللہ اس بادل اور بارش کو ہمارے لیے فائدہ مند قرار دے''۔

(ناشی سے مراد بادل اور مخیلہ سے مراد بھی بادل ہے) اس روایت کا صحیح ہونا مشکل ہے۔

روایت کی گئی ہے کہ عبید بن ابرص اسدی نے منذر بن ماء السماء کو جب قتل کرنے کا

ارادہ کیا تو اس وقت اسے کہا: اگر تو چاہے تو میں تیری سرگین (یہ ایک رگ کا نام ہے) کو کاٹ دیتا ہوں اور اگر تو چاہے تو میں تیری ابجل (یہ بھی ایک رگ کا نام ہے) کو کاٹ دیتا ہوں اور اگر تو چاہے تو تیری ورید (یہ بھی رگ کو ہی کہتے ہیں) کو کاٹ دیتا ہوں ان تین میں سے جس کو تو چاہے اختیار کر سکتا ہے تو اس نے جواب میں کہا: یہ تینوں چیزیں قومِ عاد کے بادلوں کی مانند ہیں جن میں کوئی خیر نہیں ہے۔

ملک الموت مومنین کے ساتھ بہت زیادہ نرم ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوبكر محمد ابن عمر الجعابی قال: حدثنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا احمد بن سلمة عن ابراهيم بن محمد عن الحسن بن حذيفة عن ابی عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: مرض رجل من اصحاب سلمان رحمه الله فافتقده فقال: اين صاحبكم؟ فقالوا: مريض۔ قال: امشوا بنا نعوده، فقاموا معه، فلما دخلوا على الرجل اذا هو يجود بنفسه، فقال سلمان: ياملك الموت ارفق بولی الله۔ قال ملك الموت بكلام يسمعه من حضر: يا ابا عبدالله انی ارفق بالمؤمنين ولو ظهرت لأحد لظهرت لك۔

(بحذفِ اسناد) حسن بن حذیفہ نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

حضرت سلمان فارسی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھیوں میں سے ایک بیمار ہو گیا جب آپ نے اسے نہ پایا تو دوسروں سے فرمایا: تمہارا وہ ساتھی کہاں چلا گیا ہے؟

انھوں نے عرض کیا: وہ بیمار ہے۔

آپؑ نے فرمایا: میرے ساتھ چلو، ہم اس کی عیادت کو چلیں۔ پس وہ تمام آپؑ کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور اس کی طرف چل دیے۔ جب یہ سارے اس کے گھر میں داخل ہوئے تو



وہ جان کنی کی حالت میں تھا۔ جناب سلمانؓ نے ملک الموت سے فرمایا: اے ملک الموت! اللہ کے دوست اور ولی کے ساتھ نرمی اختیار کرو۔ ملک الموت نے یہ جواب دیا، جس کو تمام حاضرین نے سنا۔

اے ابوعبداللہ! میں مومنین کے لیے انتہائی زیادہ نرمی سے پیش آتا ہوں اور اگر میں اس کا کسی دوسرے کے لیے اظہار کروں تو اس کا آپؑ کے لیے بھی اظہار کروں گا۔

نبی اکرمؐ کی دعا سے بارش کا برسنا

(وبالاسناد) قال: حدثنا ابوعبداللّٰه محمد بن محمد بن النعمان قال: حدثنا ابوالطيب حسين بن محمد التمار قال: حدثنا محمد بن القاسم قال: حدثنا ابوعمران موسٰی بن محمد الحناط قال: حدثنا اسحاق بن ابراهيم الخراسانی۔ وهو ابن ابی اسرائيل ـ قال: حدثنا شريك عن عبداللّٰه بن عمر عن ابی سلمة عن ابی هريرة قال: اصابنا عطش فی الحديبية، فجهشنا الى النبیؐ فبسط يديه بالدعاء فتألف السحاب وجاء الغيث فروينا منه۔

قال ابوالطيب: قال الأصمعی ﴿الجهش﴾: ان يفزع الانسان الى الانسان، قال ابوعبيدة : هی مع فزعه، كأنه يريد البكاء۔ وفی لغة اخرى اجهشت اجهاشا فانا مجهش، ومنه قول لبيد:

قالت تشكى الى النفس مجهشة
وقد حملتك سبعاً بعد سبعينا

فان تزادی ثلاثا تبلغی املا
وفی الثلاث وفاء للثمانينا

(بحذف اسناد) عبداللہ بن عمر نے ابوسلمہ سے اور اس نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے۔

ابوہریرہ کہتا ہے: مقامِ حدیبیہ میں ہم سب پر پیاس کا غلبہ طاری ہوا۔ ہم نے روتے ہوئے

نبی اکرمؐ سے التجا کی۔ پس آپؐ نے اپنے ہاتھ اُٹھائے اور دعا کی، دعا کے ختم ہوتے ہی بادل جمع ہونا شروع ہو گئے اور بارش شروع ہو گئی جس سے ہم سب سیراب ہو گئے۔

(ابو الطیب نے بیان کیا ہے کہ اصمعی نے بیان کیا ہے کہ جہش کا معنی ہے۔ ایک انسان کا دوسرے انسان سے رو کر یا رونے والی شکل بنا کر فریاد و التجا کرنا ہے۔ ابو عبیدہ نے کہا ہے: جہش زدہ ہو کر التجا کرنا گویا اس سے مراد رونے والا ہی ہے)۔

''ایک دوسری لغت میں بیان ہوا اجهشت اجهاشا، فانا مجهش یعنی میں نے خوف زدہ ہو کر التجا کی اور میں التجا کرنے والا ہوں'' اور اسی سے لبید کا یہ قول ہے:

قالت تشكى الى النفس مجهشة
وقد حملتك سبعا بعد سبعينا

فان تزادى ثلاثا تبلغى املا
وفى الثلاث وفاء للثمانينا

''اس عورت نے کہا: نفس نے میرے سامنے روتے ہوئے وہ فریاد کی حالانکہ میں نے تجھے اُٹھایا سات کے بعد ستر یعنی ۷۷ مرتبہ۔ اور اگر تین دفعہ کا اضافہ کر دیتا تو پورا کرتی اور تین کے پورا کرنے سے اسی (۸۰) پورا ہو جاتا''۔

عمر بن عبدالعزیز کی شان میں شعر

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوالطيب الحسين بن محمد التمار قال: حدثنا احمد بن عبدالله بن محمد قال: حدثنا ابوالفضل الربعى قال: حدثنا جميل المكى قال: حدثنى الأصمعى قال: حدثنا جابر بن عون قال: دخل اسماء بن خارجة الفزارية على عمر بن عبدالعزيز يوم بويع له فأنشأ يقول:

ان اولى الأنام بالحق قدما
هو أولى بأن يكون خليقا

بالامر والنهی اللاتی
یأبی بغیره ان یلیقا

من ابوه عبدالعزیز بن مروان
ومن کان جده فاروقا

فقال عمر: لو امسکت عن هذا لکان أحب لی۔

(بحذف اسناد) جابر بن عون نے بیان کیا ہے وہ کہتا ہے: جس دن عمر بن عبدالعزیز کی بیعت کی گئی تو اس دن اسماء بن خارجہ فزاریہ اس کے پاس گیا۔ اس نے عمر بن عبدالعزیز کی شان میں یہ اشعار پڑھے۔

ان اولی الأنام بالحق قدما
هو أولی بأن یکون خلیقا

بالامر والنهی اللاتی
یأبی بغیره ان یلیقا

من ابوه عبدالعزیز بن مروان
ومن کان جده فاروقا

''تحقیق لوگوں سے زیادہ حق دار تھا وہ مقدم ہوا اور وہ تمام لوگوں سے زیادہ اس خیانت کے لیے لائق ہے۔ امر اور نہی دونوں اس کے غیر کو سزاوار نہیں ہیں۔ اس کے والد عبدالعزیز بن مروان کے اور اس کے جو اس کا دادا جو فاروق تھا''۔

خلیفہ کا لوگوں کے گھر میں تجسس کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: حدثنا ابو حفص عمر بن محمد الصیرفی قال: حدثنا القاضی ابوعبدالله الحسین بن اسماعیل قال: حدثنا ابوسعید عبدالله بن شبیب قال: حدثنی ابن ابی اویس قال:

حدثنی اخی عن سلمان بن بلال عن محمد بن یوسف عن السائب بن برید أن عمر بن الخطاب بینما هو یمشی فی ازقة المدینة اذ هو بأصوات فی بیت فاطلع علیهم فاذاهم علی شراب، فقالوا له حین رأوه: ما هذا یابن الخطاب ألیس اللّٰه تعالٰی یقول: ﴿ولا تجسسوا﴾ قال: فأعرض عمر عنهم وانصرف مبادراً۔

(بحذفِ اسناد) سائب بن برید نقل کرتا ہے: جب عمر بن خطاب حاکمِ مدینہ بنا تو وہ مدینہ کے گلی کوچوں میں رات کی تاریکی میں لوگوں کے گھروں میں جھانکا کرتا تھا اور پھر لوگوں کو برائی پر آواز دے کر خبردار کرتا تھا۔ ایک دن اس نے ملاحظہ کیا کہ کچھ لوگ گھر میں شراب نوشی کر رہے ہیں تو اس نے ان کو خبردار کیا۔ جب ان لوگوں کو معلوم ہوا کہ یہ خلیفہ ہیں تو ان لوگوں نے کہا: جناب! یہ کون سا طریقہ ہے، کیا حکمِ خدا یہ نہیں ہے کہ ولا تجسسوا ''یعنی تم لوگوں کے بارے میں تجسس نہ کرو''۔

راوی بیان کرتا ہے: جب خلیفہ نے یہ سنا تو ان کو چھوڑ کر جلدی جلدی چلا گیا۔

کعب بن سور بصرہ کا قاضی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوسعید الحسن بن عبداللّٰه المرزبانی قال: حدثنا ابن درید قال: حدثنا اسحاق بن عبداللّٰه الطلحی قال: قال الأصمعی ولی عمر بن الخطاب کعب بن سور قضاء البصرة، وکان سبب ذٰلك ان حضر مجلس عمر فجاء ت امرأة فقالت: یاامیرالمؤمنین ان زوجی صوام قوام۔ فقال عمر: ان هذا الرجل صالح لیتنی کن کذا، فردت علیه الکلام قال عمر کما قال، فقال کعب بن سور الأزدی: یاامیر المؤمنین انها تشکو زوجها تخبر أنها لاحظ لها منه۔ قال علیّ بزوجها، فأتی به فقال له: ما بالها تشکوك وما

رأيت اكرم شكوى منها۔ قال له: يا أميرالمؤمنين انى امرء افزعنى ما قد نزل فى الحجر والنحل وفى السبع الطوال۔ فقال له كعب: ان لها عليك حقاً فابعل فأوها الحق فصم ثم وصل۔ فقال عمر لكعب: اقض بينهما۔ قال: نعم احل الله للرجال اربعاً فأوجب لكل واحدة ليلة، فلها من كل اربع ليال ليلة، ويضع بنفسه فى الثلاثة ماشاء، فالزمه ذلك۔ وقال لكعب: اخرج قاضياً على البصرة، فلم يزل عليها حتى قتل عثمان، فلما كان يوم الجمل خرج مع أهل البصرة وفى عنقه مصحف، فقتل هو يومئذ وثلاثة اخوة له او اربعة، فجاءت امهم فوجدتهم فى القتلى فحملتهم وجعلت تقول:

ايا عين ابكى بدمع سرب
على فتية من خيار العرب

فما ضرهم غير حين النفوس
أى اميرى قريش غلب

(بحذفِ اسناد) اصمعی نے بیان کیا ہے کہ عمر بن خطاب نے کعب بن سور کو بصرہ کا قاضی مقرر کیا تھا اور اس کے تقرر کا سبب یہ تھا کہ عمر کے دربار میں ایک عورت حاضر ہوئی اور اس نے عمر کے سامنے اپنے شوہر کی یوں شکایت کی: اے امیر المومنین! میرا شوہر ہر دن روزے اور ہر رات قیام میں گذار دیتا ہے۔ یعنی راتوں کو عبادتِ خدا میں عبادت کرتے ہوئے اور دن کو روزے سے بسر کرتا ہے۔

عمر نے اس کے جواب میں کہا: اے بی بی! تمہارا شوہر ایک نیک اور صالح شخص ہے کاش میں بھی ایسا ہو جاؤں۔ اس عورت نے دوبارہ اپنی بات کی تکرار کی تو آپ نے پھر ویسا ہی جواب دیا۔

کعب بن سور ازدی نے عرض کیا: جنابِ عالیٰ! یہ عورت آپ کے سامنے اپنے شوہر کی



شکایت کر رہی ہے اور آپ کو یہ خبر دے رہی ہے کہ اس کے شوہر کے پاس اس کے لیے کوئی حصّہ نہیں ہے یعنی اس کے لیے کوئی وقت نہیں ہے۔

عمر نے فرمایا: اے بی بی! اپنے شوہر کو میرے پاس بلاؤ۔ جب اس کو بلایا گیا تو آپؐ نے اس سے فرمایا: کیا بات ہے کہ تیری بیوی تیری شکایت کر رہی ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کی شکایت بھی مناسب ہے؟

اس نے عرض کیا: اے امیر المومنین! میں ایک مصیبت زدہ آدمی ہوں جو کچھ ان سات سالوں میں میری کھیتی باڑی اور باغات میں واقع ہو رہا ہے اس نے مجھے غم زدہ کر دیا ہے۔

اس کے بعد کعب نے اس سے کہا: درست ہے، لیکن تیری بیوی کا تیرے اوپر حق ہے پہلے اس کو پورا کرو پھر عبادت کرو یا روزے رکھو۔

عمر نے کعب سے کہا: آپ ان دونوں کے درمیان فیصلہ کریں۔

کعب نے کہا: ہاں! اللہ تعالیٰ نے ایک مرد کے لیے چار عورتیں ایک وقت میں حلال فرمائی ہیں اور ہر ایک کے حق میں ایک رات کو لازم قرار دیا ہے۔ چار راتوں میں سے ایک رات اس کا حق ہے اور باقی تین راتیں شوہر کا حق ہیں، وہ ان راتوں کو جیسے چاہے بسر کر سکتا ہے۔ عمر نے اس کے شوہر کو اس کا ملزم قرار دیا ہے اور کعب سے کہا: جاؤ میں نے آپ کو بصرہ کا قاضی مقرر کر دیا ہے۔ پس وہ بصرہ کا قاضی مقرر رہا یہاں تک عثمان قتل ہو گیا اور اس کے بعد وہ جنگِ جمل میں عائشہ کی طرف سے جنگ میں شریک ہوا تو اس کے گلے میں قرآنِ پاک آویزاں تھا اور جنگ جمل کے دن وہ قتل ہوا اور اس جنگ میں اس کے تین یا چار بھائی بھی مارے گئے۔ ان کی ماں آئی اور اس نے اپنے فرزندوں کو قتل کیا ہوا پایا تو یوں مرثیہ پڑھا:

ایا عین ابکی بلمع سرب
علی فتیة من خیار العرب

فما ضرهم غیر حین النفوس
أی امیری قریش غلب

"اے آنکھ! میں گریہ کروں گی آنسوؤں کے ساتھ ان جوانوں پر جو تمام عرب سے بہتر تھے۔ پس اس وقت تک کوئی نفس بھی ان کی شرافت کو نقصان نہیں دے سکتا، خواہ وہ قریش کا سردار ہی کیوں نہ ہو"۔

علیؑ کے مقابل میں کفر کے سردار

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن خالد المراغی قال: حدثنا الحسن بن علی بن الحسین الکوفی قال: حدثنا القاسم بن محمد الدلال قال: حدثنا یحیٰی بن اسماعیل المزنی قال: حدثنا جعفر بن علی قال: حدثنا علی بن هاشم عن ابیه عن بکیر بن عبداللّٰه الطویل وعمار بن أبی معاویة قال: حدثنا أبوعثمان البجلی مؤذن بنی اقصی قال بکیر: اذن لنا اربعین سنة۔

قال: سمعت علیا علیہ السلام یقول یوم الجمل: ﴿وان نکثوا ایمانهم من بعد عهدهم فطعنوا فی دینکم فقاتلوا أئمة الکفر انهم لا ایمان لهم لعلهم ینتهون﴾ ثم حلف حین قرأها انه ما قوتل اهلها منذ نزلت حتی الیوم۔

قال بکیر: فسألت عنها اباجعفر، فقال: صدق الشیخ هکذا قال علی علیہ السلام، هکذا کان۔

(بحذف اسناد) عمار بن ابو معاویہ نے ذکر کیا ہے کہ ہم سے بنو اقصیٰ کے مؤذن ابو عثمان بجلی نے بیان کیا ہے، وہ کہتا ہے: بکیر نے ذکر کیا ہے کہ جب وہ چالیس سال کا تھا تو میں نے خود امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ سے سنا آپ جمل کے دن قرآن کی اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے:

وَ اِنْ نَّكَثُوْۤا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَ طَعَنُوْا فِیْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْۤا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَاۤ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ

"اگر یہ لوگ عہد و پیمان کے بعد اپنی قسمیں توڑ دیں اور پھر تمہارے دین میں طعنہ زنی کرنا شروع کر دیں تو پھر تم بھی ان کفر کے سرداروں کو قتل کرو، اور ان کا ایمان میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ ممکن ہے وہ اس طرح باز آ جائیں"۔ (سورہ توبہ، آیت ۱۲)

پھر مولائے کائناتؑ نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم، جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے، میں نے آج سے پہلے اس آیت کے مطابق جنگ نہیں کی تھی۔ بکیر بیان کرتا ہے: میں نے ابوجعفر سے اس کی تصدیق کے بارے میں سوال کیا تو اس نے بھی بیان کیا: ہاں! یہ شخص سچ کہہ رہا ہے۔ امیرالمومنین علی نے یوں بھی فرمایا تھا اور ایسے ہی تھا۔

جس کو موت یاد ہو وہ فراق نہیں کرتا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن عمران المرزباني قال: أخبرني الحسن بن علي قال: حدثنا احمد ابن سعيد قال: حدثني الزبير بن بكار قال: حدثنا علي بن محمد قال: كان عمرو بن العاص يقول: ان في علي دعابة. فبلغ ذٰلك اميرالمؤمنين عليه السلام فقال: زعم ابن النابغة انى تلعابة مزاحة ذودعابة اعافس وامارس، هيهات يمنع من العفاس والمراس ذكر الموت وخوف البعث والحساب ومن كان له قلب، ففى هذا له واعظ وزاجر، أما وشر القول الكذب، انه ليحدث فيكذب ويعد فيلف، فاذا كان يوم البأس فأى زاجر وآمر هو ما لم يأخذ السيوف هام الرجال، فاذا كان ذٰلك فاعظم مكيدته فى نفسه ان يمنح القوم استه.

(بحذف اسناد) علی بن محمد نے بیان کیا ہے: عمرو بن عاص تھا جو کہتا تھا: علیؑ ابن ابی طالبؑ فراق زیادہ کرتے ہیں۔ جب اس کے بارے میں امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ نے سنا تو آپ نے فرمایا: وہ نالائق عورت کا بیٹا! یہ گمان کرتا ہے کہ میں لہو ولعب اور زیادہ فراق کرنے والا ہوں اور افسوس صد افسوس موت کی یاد محشر میں محشور ہونے اور حساب و کتاب کا خوف اس طرح کے لہو ولعب اور ہر وقت کثرت سے فراق کرنے سے روکتے ہیں اور جس شخص کے پاس دل (عقل) ہے، اس کے لیے خود یہ ایک اور روکنے والا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ بُری بات جھوٹ ہے کیونکہ یہ جھوٹا جب بولتا ہے جھوٹ ہی بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو

وعدہ خلافی کرتا ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا پھر اس سے روکنے والا اور حکم دینے والا کون ہوگا۔ اور جب میدانِ جنگ میں تلواریں لوگوں کے سر اُڑا رہی ہوتی ہیں، اس وقت یہ لوگوں کو اپنی شرمگاہ دکھا دیتا ہے۔

زمین کا سب سے افضل ٹکڑا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا ابوبكر محمد ابن عمر الجعابي قال: حدثنا عبدالله احمد بن مستورد قال: حدثنا عبدالله ابن يحيىٰ عن علي بن عاصم عن ابي حمزة الثمالي قال: قال لنا علي بن الحسين زين العابدين عليهما السلام: أي البقاع افضل؟ فقلت: الله ورسوله وابن رسوله اعلم۔ فقال: ان افضل البقاع ما بين الركن والمقام، ولو ان رجلا عمر ما عمر نوح في قومه ألف سنة الا خمسين عاماً يصوم النهار ويقوم الليل في ذلك الموضع ثم لقي الله بغير ولا يتنا لم ينفعه ذلك شيئا۔

(بحذف اسناد) ابوحمزہ ثمالیؒ نے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں: حضرت امام علی بن حسین زین العابدینؑ نے مجھ سے سوال کیا: زمین کا کون سا ٹکڑا سب سے افضل ہے؟

میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسولؐ اور اس کے رسول کا فرزند اس کے بارے میں بہتر جانتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: زمین کا ٹکڑا جو رکن و مقام کے درمیان ہے، وہ پوری زمین میں سے سب سے زیادہ افضل ہے۔ (اے ثمالی!) اگر کوئی شخص حضرت نوح علیہ السلام کی اس زندگی کے برابر زندگی بسر کرے جو آپؑ نے اپنی قوم کے درمیان تبلیغ میں بسر فرمائی جو کہ ساڑھے نو سو سال تھی وہ شخص اس زندگی میں سارے دن روزے رکھے اور ساری راتیں عبادتِ خدا میں بسر کرے اس کی راتیں اور دن اس افضل مقام پر بسر ہوں اور پھر بھی وہ ہماری ولایت کے بغیر مر جائے تو اس کی عبادت اس کو کوئی فائدہ نہیں دے گی۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بغیر اُمید کے بھی نعمت ملتی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه قال: حدثنی ابی قال: حدثنی سعد بن عبدالله قال: حدثنا احمد بن محمد بن عيسٰی عن عبدالله بن مسكان عن بكر بن محمد قال: سمعت ابا عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: كم من نعمة لله علی عبده فی غيره آمله، وكم من مؤمل املا الخيار فی غيره، وكم من ساع الی حتفه وهو مبطیٔ عن حظه۔

(بحذف اسناد) بکر بن محمدؒ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں ایسی ہیں جو بندے کو بغیر امید کے اللہ کی طرف سے مل جاتی ہیں اور کافی ایسی نعمتیں ہیں جن کی وہ امید رکھتا ہے لیکن ان کی خیر اس کے لیے اختیار کی جاتی ہیں (یعنی معاملہ اُلٹ ہوتا ہے) اور وہ موت کی طرف جلدی جلدی جا رہا ہوتا ہے جبکہ وہ اپنا حق ادا کرنے میں سستی کر رہا ہوتا ہے۔

رسولِؐ خدا کی دعا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالحسين محمد بن المظفر قال: حدثنا محمد بن عبد ربه قال: حدثنا عصام بن يوسف قال: حدثنا ابوبكر بن عباس عن عبدالله بن سعيد عن ابيه عن ابی هريرة قال: قال رسولؐ الله: اللهم من احبنی فارزقه الكفاف والعفاف، ومن ابغضنی فأكثر ماله وولده۔

(بحذف اسناد) ابوہریرہؓ نے حضرت رسولِؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے مقامِ دعا میں ارشاد فرمایا:

اَللّٰهُمَّ مَن اَحَبَّنِیْ فَارْزُقهُ الكِفَافَ وَالْعِفَافَ وَ مَن اَبْغَضَنِی فَاَكْثِر مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ

"اے میرے اللہ! جو شخص مجھ سے محبت کرے تو اس کو دنیا سے بے نیازی اور پاک دامنی عطا فرما، اور جو شخص مجھ سے بغض رکھے اس کے لیے مال دنیا اور اولاد کی کثرت قرار دے"۔

علیؑ سے محبت کرنے والا

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنی ابوبکر محمد ابن عمر الجعابی قال: حدثنا ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید الهمدانی قال: حدثنا ابوحاتم قال: حدثنا محمد بن الفرات قال: حدثنا حنان بن سدیر عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر علیهما السلام قال: ما ثبت اللّٰہ تعالٰی حب علی فی قلب احد فزلت له قدم الا ثبتت له قدم اخری۔

(بحذف اسناد) حنان بن سدیرؒ نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی بندے کے دل میں علیؑ کی محبت قرار دے تو اگر اس کے ایک قدم میں لغزش آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے دوسرے قدم کو ثابت قدمی عطا کرتا ہے۔

سلمان فارسیؓ علیؑ سے محبت کیوں کرتے تھے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنی محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن خالد المراغی قال: حدثنا ابوالحسن علی بن العباس قال: حدثنا موسٰی بن زیاد عن یحیٰی بن یعلی عن ابی خالد الواسطی عن ابی هاشم الخولانی عن زازان قال: سمعت سلمان رحمه الله یقول: لا أزال احب علیاً علیه السلام، فانی رأیت رسولؐ اللّٰه یضرب فخذه ویقول: محبك لی محب ومحبی للّٰه محب، ومبغضك لی مبغض ومبغضی للّٰه تعالٰی مبغض۔

(بحذف اسناد) ابو ہاشم خولانی نے زاذان سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت سلمانؓ سے خود سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے: میں ہمیشہ علیؑ ابن ابی طالبؑ سے محبت کرتا ہوں کیونکہ میں نے خود رسولؐ خدا کو دیکھا ہے کہ آپ علیؑ کی ران پر ہاتھ مار کر فرما رہے تھے: اے علیؑ! جو آپؑ سے محبت کرے گا وہ میرا محبّ ہے اور میرا محبّ اللہ کا محبّ ہے اور جو آپؑ سے بغض رکھے گا وہ میرے ساتھ بغض رکھنے والا ہے اور جو میرے ساتھ بغض رکھے گا وہ اللہ سے بغض رکھنے والا ہے۔

سلمانؓ، فارسیؓ نہیں بلکہ محمدی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنی ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویه رحمه الله قال: حدثنی ابی عن محمد بن یحیٰی واحمد بن ادریس ، جمیعًا عن علی بن محمد بن علی الأشعری قال: حدثنا محمد بن مسلم بن ابی سلمه عن الحسن بن علی الوشا عن محمد بن یوسف عن منصور بن زبرج قال: قلت لأبی عبدالله الصادق علیه السلام : ما اکثر ما اسمع منك یا سیدی ذکر سلمان الفاسی؟ فقال: لا تقل الفارسی ولکن قل سلمان المحمدی، اتدری ما کثرة ذکری له؟قلت: لا۔ قال: لثلاث خلال: احدها ایثاره هوی امیرالمؤمنین علیه السلام علی هوی نفسه، والثانیة حبه للفقراء واختیاره ایاهم علی اهل الثروة والعدد، والثالثة حبه للعلم والعلماء، ان سلمان کان عبداً صالحاً حنفیا مسلما وما کان من المشرکین۔

منصور بن زبرج نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: کیا وجہ ہے کہ میں آپؑ سے سلمان فارسیؓ کا تذکرہ زیادہ سنتا ہوں؟ آپؑ نے فرمایا: سلمانِ فارسیؓ نہ کہو بلکہ سلمانِ محمدی کہو، کیا تم جانتے ہو کہ میں سلمان کو زیادہ کیوں یاد کرتا ہوں؟

میں نے عرض کیا: نہیں!

آپؑ نے فرمایا: ان کے تین اوصاف کی وجہ سے میں ان کو زیادہ یاد کرتا ہوں۔

اوّل: وہ اپنی خواہش نفس پر علی علیہ السلام کی خواہش کو مقدم رکھتے تھے (یعنی اپنی خواہش کو آپؑ کی خواہش پر قربان کر دیا کرتے تھے۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ میری خواہش کیا ہے بلکہ وہ یہ دیکھتے تھے کہ علیؑ کی خواہش کیا ہے)۔ یہی منزلت اطاعت واتباع ہے۔

دوم: وہ فقرا اور غربا سے محبت کرتے تھے اور ان کو صاحبان دولت پر ترجیح دیتے تھے۔

سوم: وہ علم اور علما سے محبت کرتے تھے۔

تحقیق حضرت سلمانؓ اللہ کے نیک بندے تھے جو دین حنیف ابراہیمی پر قائم ودائم تھے اور وہ کبھی مشرک نہیں رہے۔

جس نے علیؑ کو اذیت دی، اس نے رسولؐ کو اذیت دی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن محمد الکاتب قال: أخبرنا الحسن بن علی الزعفرانی قال: حدثنا ابراهیم بن محمد الثقفی قال: حدثنا عثمان بن سعید قال: حدثنا منصور ابن مهاجر عن علی بن عبدالأعلی عن رز بن حبیش قال: کان عصابة من قریش فی مسجد النبیؐ، فذکروا علی بن ابی طالب وانتهکوا منه ورسولؐ اللّٰه قائل فی بیت بعض نسائه، فأتی بقولهم فثار من نومه فی أزار لیس علیه غیره، فقصد نحوهم ورأوا الغضب فی وجهه، فقالوا: نعوذ باللّٰه من غضب اللّٰه وغضب رسوله۔ فقال رسولؐ اللّٰه: ما بالکم ولعلی علیہ السلام، اما تدعون علیاً، ألا ان علیا منی وانا منهُ، من آذی علیا فقد آذانی ، من آذی علیاً فقد آذانی۔

(بحذف اسناد) علی بن عبدالاعلیٰ نے رزبن حبیش سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں: قریش کے کچھ لوگ مسجدِ نبوی میں بیٹھ کر حضرت امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کا ذکر ان الفاظ

میں کر رہے تھے کہ آپؐ کی توہین اور ہتک حرمت لازم آتی تھی۔ رسولِ خدا اس وقت اپنی بیویوں میں سے ایک بیوی کے گھر میں استراحت فرما رہے تھے۔ پس جب آپؐ کو اُن کی باتوں کے بارے میں اطلاع ملی تو آپؐ جلدی سے اپنے بستر سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور حالت یہ تھی کہ آپؐ کے جسم اطہر پر صرف ایک ہی چادر تھی۔ جب آپؐ ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے تو انھوں نے آپؐ کے چہرۂ اقدس پر غضب ناک آثار دیکھ کر کہا: ہم اللہ اور اس کے رسولؐ کے غضب سے پناہ مانگتے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: تم لوگوں کو علیؑ سے کیا دشمنی ہے کہ تم علیؑ کو یوں یاد کرتے ہو؟

آگاہ ہو جاؤ! تحقیق علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اور جس نے علیؑ کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی۔

حق و باطل کو لوگوں کے ذریعے پہچانو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن محمد الكاتب قال: أخبرنی الحسن بن علی الزعفرانی قال: أخبرنا ابراهيم بن محمد الثقفی قال: حدثنی ابوالوليد الضبی قال: حدثنا ابوبكر الهذلی قال: دخل الحارث بن حوط الليثی علی أميرالمؤمنين علی بن ابی طالب عليه السلام فقال: يا اميرالمؤمنين ما اری طلحة والزبير وعائشة احتجوا الا علی حق؟ فقال: يا حارث انك ان نظرت تحتك ولم تنظر فوقك جزت عن الحق، ان الحق والباطل لا يعرفان بالناس، ولكن اعرف الحق باتباع من اتبعه والباطل باجتناب من اجتنبه. قال: فهلا اكون كعبد الله بن عمر وسعد بن مالك؟ فقال اميرالمؤمنين عليه السلام: ان عبدالله بن عمر وسعدا خذلا الحق ولم ينصرا الباطل، متی كان امامين فی الخير فيتبعان؟

(بحذف اسناد) ابوبکر ھذلی نے بیان کیا ہے، وہ کہتا ہے: حارث بن حوط لیثی امیر

المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: طلحہ و زبیر اور عائشہ نے آپ کے خلاف جو احتجاج کیا ہے اس کی حقیقت کیا ہے؟

آپؑ نے اس کے جواب میں فرمایا: اے حارث! تو نے نیچے دیکھا ہے اوپر نہیں دیکھا۔ اسی وجہ سے حق سے پیچھے رہ گیا ہے اور تو حق سے تجاوز کر گیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ حق و باطل لوگوں کے ذریعے نہیں پہچانا جاتا، بلکہ حق کی اتباع کرنے والے کی اتباع کرنے سے حق کو پہچانو اور باطل کو باطل سے اجتناب کرنے والوں سے پہچانو۔

اس نے کہا: پھر میں عبداللہ بن عمر اور سعد بن مالک کی طرح نہ ہو جاؤں؟ امیر المومنین علیؑ نے فرمایا: عبداللہ بن عمر اور سعد بن مالک، دونوں نے حق کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا ہے اور باطل کی نصرت اور مدد بھی نہیں کی، اور وہ دونوں کب خیر کی ہدایت کرنے والے ہیں کہ ان کی اتباع کی جاسکے؟

معاویہ اور عمرو بن عاص کی نوک جھوک

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابو عبدالله محمد بن عمران المرزبانی قال: حدثنی محمد بن اسحق الأشعری النحوی قال: حدثنی الولید بن محمد بن اسحاق الحضرمی عن ابیه قال: استأذن عمرو بن العاص علی معاویة بن ابی سفیان، فلما دخل علیه استضحك معاویة فقال له عمرو: ما اضحكك یا امیر المؤمنین ادام الله سرورك؟ قال: ذكرت ابن ابی طالب وقد غشیك بسیفه فاتقیته وولیت، فقال: اتشمت بی معاویة واعجب من هذا یوم دعاك الی البراز فالتمع لونك واطت اضلاعك وانتفخ منخرك، والله لو بارزته لأوجع قذالك وایتم عیالك وبزك سلطانك، وانشأ عمرو یقول:

معاوی لاتشمت بفارس بهمته
لقی فارسا لا تعتلیه الفوارس

معاوی لو ابصرت فی الجرب مقبلا
ابا حسن یهوی علیك الوساوس

وایقنت ان الموت حق وانه
لنفسك ان لم تمعن الرکض خالس

دعاك فصمت دون الاذن اذرعا
ونفسك قد ضاقت علیها الامالس

اتشمت بی اذ نالنی حدو مخه
وعضضنی ناب من الحرب ناهس

فأی امرء لاقاه لم یلق شلوه
بمعترك تسفی علیه الروامس

ابی اللّٰه انه لیث غابة
ابواشبل تهدی الیه الفرائس

فان کنت فی شك فأرهج عجاجه
والا فتلك الترهات البسابس

فقال معاویة: مهلا یا أبا عبداللّٰه ولا کل هذا۔ قال: أنت استدعیته۔

(بحذف اسناد) ولید بن محمد بن اسحاق حضرمی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتا ہے: عمرو بن عاص نے معاویہ بن ابوسفیان سے حاضر ہونے کی اجازت طلب کی اذن دخول ملنے پر جب عمرو، معاویہ بن ابوسفیان کے پاس پہنچا تو اس نے دیکھا کہ معاویہ قہقہہ لگا کر ہنس رہا تھا۔ اس نے کہا: خدا آپ کو ہمیشہ خوش رکھے۔ اس قدر ہنسنے کی وجہ کیا ہے؟

معاویہ نے کہا: علیؑ ابن ابیطالب کی یاد آ گئی اور تیرا اس کی تلوار سے ڈرنا اور پھر پیٹھ پھیر کر بھاگنا یاد آ گیا ہے۔

عمرو نے کہا: اے معاویہ! کیا تو مجھے گالیاں دے رہا ہے؟ اس سے زیادہ تعجب خیز وہ دن ہے کہ جس دن علیؑ نے تجھے مقابلے کے لیے پکارا تھا اور تیرا رنگ اُڑ گیا تھا اور تیری ہڈیاں بھی کانپ رہی تھیں اور تیری سانس حلق میں ٹھہر چکی تھی۔ خدا کی قسم، اگر تو اس دن علیؑ کے مقابلے میں نکل پڑتا تو یقیناً تیری گردن توڑ دی جاتی اور تیرے بچے یتیم ہو جاتے اور تیری حکومت کا خاتمہ ہو جاتا۔ اس کے بعد عمرو بن عاص نے یہ اشعار پڑھے:

معاوی لاتشمت بفارس بهمته
لقی فارسا لا تعتليه الفوارس

"اے معاویہ! اس شہسوار کی وجہ سے میری ملامت نہ کر کہ جس کا مقابلہ بڑے بڑے سورما بھی نہیں کر سکتے"۔

معاوی لو ابصرت فی الحرب مقبلا
ابا حسن یهوی علیك الوساوس

"اے معاویہ! اگر میدانِ جنگ میں تیرا سامنا ابوالحسنؑ (علی علیہ السلام) سے ہو جاتا تو اس کے رُعب کی وجہ سے تو پاگل ہو جاتا"۔

وایقنت ان الموت حق وانه
لنفسك ان لم تمعن الرکض خالس

"اور تجھے یقین ہو جاتا کہ موت برحق ہے، اور تیرے اندر اتنی بھی طاقت نہ رہتی کہ گھوڑے کو دوڑانے کے لیے ایڑی مار سکتا"۔

دعاك فصمت دون الاذن اذرعا
ونفسك قد ضاقت علیها الامالس

"اس نے تجھے جنگ کے لیے پکارا تھا اور تو خاموش رہا اور ایک ہاتھ بھی آگے نہ گیا اور تیری حالت یہ تھی کہ زمین تیرے لیے تنگ ہو رہی تھی"۔

اتشمت بی اذ نالنی حلو مخه
وعضضنی ناب من الحرب ناهس

"کیا تو میری ملامت کر رہا ہے اس وقت جب تیز دھار تلوار تیری ہڈیوں کی مخ تک کاٹنے والی تھی اور جنگ کی ڈریں تجھے پیس کر رکھ

دینے والی تھیں"۔

فأی امرء لاقاه لم یلق شلوه
بمعترك تسفی علیه الروامس

"کسی مرد میں یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ اس کے مقابل میں آئے۔ اس کے مقابل میں میدان میں شیر بھی آئے گا وہ بھی اپنے ہواس کھو بیٹھے گا"۔

ابی اللّٰه انه لیث غابة
ابواشبل تهدی الیه الفرائس

"خدا کی قسم، وہ ایسا شیر ہے کہ جس کے لیے عام شیر خود ہدیہ روانہ کرتے ہیں"۔

فان کنت فی شك فأرهج عجاجه
والا فتلك الترهات البسابس

"اگر تجھے میری ان باتوں میں شک ہے تو اس کے مقابل میں جا کر فقط ایک دفعہ خاک ہی اُڑا دے۔ پس یہی تیرے لیے مصیبت کا غبار ہو گا"۔

معاویہ نے کہا: اے ابوعبداللہ! بس کر و اس طرح نہ کہو۔ اس نے کہا: اے معاویہ! تو نے خود ہی تو مجھے اس پر اُبھارا ہے۔

ہمارے ماننے والوں کو ہماری طرف سے سلام دینا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمه الله عن ابیه عن سعد بن عبداللّٰه عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن احمد بن اسحق عن بکر بن محمد عن ابی عبداللّٰه جعفر بن محمد علیهما السلام قال: سمعته یقول لخیثمة: یاخیثمة اقرأ موالینا السلام، واوصهم بتقوی اللّٰه العظیم، وان یشهد أحیاهم جنائز موتاهم، وان یتلاقوا فی بیوتهم، فان لقیاهم حیاة امرنا۔ قال: ثم رفع یده علیه السلام فقال: رحم اللّٰه من احیا امرنا۔

(بحذفِ اسناد) جناب بکر بن محمد نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے خیثمہ سے فرمایا: اے خیثمہ! میری طرف سے ہمارے دوستوں اور ماننے والوں کو سلام کہہ دینا اور خداوندِ عظیم سے ڈرنے کی وصیت کرنا۔ اوران سے کہنا کہ وہ اپنے جنازوں کی تشیع کریں اور ایک دوسرے کے گھروں میں جا کر ملاقات کریں، کیونکہ ان کی آمیں ملاقات کرنا ہمارے امر کو زندہ رکھنا ہے کہ اس کے بعد آپؑ نے دُعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: خدا ان پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ رکھتے ہیں۔

دعا قضا کو ٹال دیتی ہے

(وبهذا الاسناد) قال: قال ابوعبدالله علیه السلام: ان الدعاء ليرد القضاء، وان المؤمن ليذهب فيحرم بذنبه الرزق۔

(بحذفِ اسناد) گزشتہ سلسلۂ سند کے ساتھ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: دعا قضا کو ٹال دیتی ہے۔ تحقیق جب مومن رزق کی تلاش میں جاتا ہے تو اس کا گناہ اُسے رزق سے محروم کر دیتا ہے۔

رسولؐ خدا کی علیؑ کو یمن کے سفر کے وقت وصیّت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن على بن خالد المراغى قال: حدثنا ابوصالح محمد بن فيض العجلى قال: حدثنا ابى قال: حدثنا عبدالعظيم بن عبدالله الحسنى رضى الله عنه قال: حدثنا ابوجعفر محمد بن على بن موسٰى عليهم السلام قال: حدثنى ابى الرضا على بن موسٰى قال: حدثنى ابى موسٰى بن جعفر بن محمد قال: حدثنى ابى جعفر قال: حدثنى ابى محمد بن على قال: حدثنى ابى على بن الحسين قال: حدثنى ابى الحسين بن على عن ابيه اميرالمؤمنين على بن ابى طالب علیه السلام قال: بعثنى رسول الله على اليمن فقال وهو

یوصینی : یاعلی ما حار من استخار ولا ندم من استشار،
یاعلی علیك بالدلجة فان الارض تطوی باللیل مالا تطوی
بالنهار، یاعلی اغد علی اسم اللّٰه فان اللّٰه تعالٰی بارك
لامتی فی بکورھا۔

(بحذفِ اسناد) حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھ سے میرے والد حضرت علی بن موسیٰ الرضاؑ نے بیان کیا، آپؑ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد موسیٰ بن جعفر بن محمد الکاظمؑ نے بیان کیا، آپؑ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد جعفر صادق علیہ السلام نے بیان کیا: آپؑ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد محمد بن علی امام باقر علیہ السلام نے بیان کیا آپؑ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد علیؑ بن حسینؑ امام زین العابدینؑ نے بیان کیا آپؑ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد حسین بن علیؑ نے بیان کیا، آپؑ نے اپنے والد امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ سے نقل کیا، آپؑ نے فرمایا: رسولِؐ خدا نے مجھے یمن کی طرف اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا تو اس وقت مجھے ایک نصیحت فرمائی کہ جو کسی سے مہربانی سے پیش آتا ہے وہ گھاٹے میں نہیں رہتا اور جو مشورہ کرے وہ ندامت سے دوچار نہیں ہوتا۔

اے علیؑ! میں آپ کو رات کے آخری حصّہ کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ زمین رات کے وقت سب کچھ پوشیدہ کر دیتی ہے جو وہ دن کے وقت پوشیدہ نہیں رکھتی۔

اے علیؑ! اپنی صبح کا آغاز اللہ کے ذکر سے کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لیے صبح کے وقت کو باعثِ برکت قرار دیا ہے۔

رسولِؐ خدا کا اہلِ بیتؑ کے حق میں دعا کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنی محمد بن محمد قال: أخبرنی
أبوعبداللّٰه محمد بن عمران المرزبانی قال: حدثنا أبوبکر
محمد بن محمد بن عیسٰی المکی قال: حدثنا عبداللّٰه بن
احمد بن حنبل قال: حدثنی أبی قال: حدثنا هودة بن
خلیفة قال: حدثنا عوز عن عطیة العفاری عن أبیه عن ام
سلمة رضی اللّٰه عنها قالت: بینا رسولؐ فی بیتی اذ قالت

الخادم:یارسولؐ اللّٰه ان علیاً وفاطمة علیهما السلام فی السدة۔ فقال: قومی فتنحی عن أهل بیتی۔ قالت: فقمت فتنحیت فی البیت قریباً، فدخل علی وفاطمة والحسنؑ والحسینؑ وهما صبیان صغیران، فوضعهما النبیؐ فی حجره وقبلهما واعتنق علیاً باحدی یدیه وفاطمة بالید الاخری، وقبل فاطمة علیها السلام وقال: اللهم الیك أنا وأهل بیتی لا الی النار۔ فقلت: یارسولؐ اللّٰه وأنا معکم؟ فقال: وأنت۔

(بحذفِ اسناد) جناب عطیہ عفاری نے اپنے والد سے اور انھوں نے اُم المومنین اُم سلمہؓ سے نقل کیا ہے کہ بی بی نے فرمایا: رسولؐ خدا میرے گھر میں موجود تھے کہ آپؐ کی ایک خادمہ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! علیؑ اور فاطمہؑ دونوں برآمدے میں سامنے کھڑے ہیں۔

آپؐ نے ہمیں فرمایا: تم اُٹھ جاؤ اور میرے اہلِ بیتؑ سے الگ ہو جاؤ۔

بی بی فرماتی ہیں: مَیں کھڑی ہو گئی اور گھر ہی میں ایک قریبی جگہ پر چلی گئی۔ آپؐ کی خدمتِ اقدس میں علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ حاضر ہوئے۔ آپؐ نے دونوں بچوں کو اپنی گود مبارک میں بٹھا لیا اور بوسے لینا شروع کر دیے۔ علیؑ نے آپؐ کے دستِ مبارک کو مضبوطی سے پکڑا اور اس کا بوسہ لینا شروع کر دیا اور حضرت سیدہ فاطمہ ؑ نے دوسرے ہاتھ کو تھام لیا اور اس کا بوسہ لینا شروع کر دیا تو رسولؐ خدا نے دعا فرمائی: اے اللہ! میں اور میرے اہلِ بیتؑ تیری طرف ہیں ہمیں جہنّم کی طرف قرار نہ دینا۔

بی بی فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا میں آپؐ کے ساتھ نہیں ہوں؟

آپؐ نے فرمایا: تو میرے اہل بیتؑ سے نہیں ہے۔

علیؑ کو رسولؐ خدا سے دس نسبتیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا الشریف أبو محمد الحسن بن محمد بن یحیی قال: حدثنی جدی قال: حدثنا ابراهیم بن علی والحسن بن

يحيىٰ جميعًا قالا: حدثنا نصر بن مزاحم عن أبي خالد الواسطي عن زيد بن علي بن الحسين عليه السلام عن أبيه عن جده عن أمير المؤمنين عليه السلام قال: كان لي من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عشر لم يعطهن أحد قبلي ولا يعطاهن أحد بعدي۔ قال لي: أنت ياعلي أخي في الدنيا وأخي في الآخرة، وأنت أقرب الناس مني موقفاً يوم القيامة، ومنزلي ومنزلك في الجنة متواجهان كمنزل الاخوين، وأنت الوصي وأنت الولي وأنت الوزير ، عدوك عدوي وعدوي عدو الله، ووليك وليي ووليي ولي الله۔

(بحذف اسناد) جناب زید بن علیؑ بن حسینؑ نے اپنے والد امام علیؑ بن حسینؑ سے اور انھوں نے امام حسینؑ سے انھوں نے اپنے والد امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ سے نقل فرمایا کہ آپؑ نے فرمایا: مجھے رسولؐ خدا کے ساتھ دس نسبتیں ایسی حاصل ہیں جو میرے علاوہ کسی اور کو حاصل نہیں ہیں اور نہ حاصل ہوں گی۔

رسولؐ خدا نے میرے حق میں فرمایا: یا علیؑ! تو دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے۔ قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ میرے قریب ہوگا۔ میرا اور تیرا مکان جنت میں آمنے سامنے ہو گا جیسے دو بھائی آمنے سامنے ہوتے ہیں۔ تو میرا وصی ہے، میرا وزیر ہے، تیرا دشمن میرا دشمن اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ تیرا دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست اللہ کا دوست ہے۔

علیؑ کا جنگِ جمل سے پہلے زبیر کو نصیحت کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابوالحسن علي بن محمد الكاتب قال: أخبرني الحسن بن علي الزعفراني قال: حدثني أبواسحاق ابراهيم بن محمد الثقفي قال: حدثنا ابراهيم بن عمر قال: حدثني أبي عن أخيه عن بكر بن عيسىٰ قال: لما اصطف الناس للحرب بالبصرة خرج طلحة والزبير في صف أصحابهما، فنادى أميرالمؤمنين علي بن ابي

طالب علیہ السلام الزبیر بن العوام فقال له: یا أبا عبدالله ادن منی لافضی الیك بسر عندی، فدنا منه حتّٰی اختلف أعناق فرسیهما، فقال له أمیر المؤمنین علیہ السلام: انشدتك الله ان ذکرتك شیئًا فذکرته أما تعترف به؟ فقال: نعم۔ فقال: اما تذکر یوماً کنت مقبلا علی بالمدینة تحدثنی اذ خرج رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرآك معی وأنت تبسم الی فقال لك: یازبیر أتحب علیاً؟ فقلت: وکیف لا أحبه بینی وبینه من النسب والمودة فی الله ما لیس لغیره۔ فقال: انك ستقاتله وأنت له ظالم۔ فقلت: أعوذ بالله من ذٰلك؟ فنکس الزبیر رأسه ثم قال: انی انسیت هذا المقام۔ فقال له أمیرالمؤمنین علیہ السلام : دع هذا فلست بایعتنی طائعاً؟ قال: بلٰی۔ قال: فوجدت منی حدثا یوجب مفارقتی؟ فسکت ثم قال: لا جرم والله لا قاتلتك ورجع متوجهاً نحو البصرة، فقال له طلحة: مالك یازبیر تنصرف عنا سحرك ابن أبی طالب؟ فقال: لا ولٰکن ذکرنی ما کان انسانیه الدهر واحتج علی ببیعتی له۔ فقال طلحة: لا ولکن جنبت وانتفع سحرك۔ فقال الزبیر: لم أجبن لکن اذکرت فذکرت۔ فقال له عبدالله: یا أبه جئت بهذین العسکرین العظیمین حتّٰی اذا اصطفا للحرب قلت: اترکهما وانصرف، فما تقول قریش غدا بالمدینة؟ الله الله یا أبه لا تشمت الاعداء ولا تشمر نفسك بالهزیمة قبل القتال۔ قال: یابنی ما اصنع وقد حلفت له بالله الا اقاتله؟ قال له: فکفِّر عن یمینك ولا تفسد أمرنا۔ فقال الزبیر: عبدی مکحول حر لوجه الله کفارة بیمینی۔ ثم عاد معهم للقتال۔

فقال همام الثقفی فی فعل الزبیر وما فعل وعتقه عبده فی

قال علیؑ:

أیعتق مکحولاً ویعصی نبیه
لقد تاه عن قصد الهدیٰ ثم عوق

اینوی بهذا الصدق والبر والتقی
سیعلم یوماً من یبر ویصدق

اشتان ما بین الضلالة والهدی
وشتان من یعصی النبی ویعتق

ومن هو فی ذات الاله مشمر
یکبر بوّار به ویصدق

أفی الحق أن یعصی النبی سفاهة
ویعتق عن عصیانه ویطلق

کدافق ماء للسراب یؤمه
ألا فی ضلال ما یصب ویدفق

(بحذف اسناد) بکر بن عیسیٰ بیان کرتے ہیں: جب بصرہ کے میدان میں دونوں لشکروں نے اپنی صف بندی کر لی تو طلحہ اور زبیر اپنے ساتھیوں کی صف سے باہر آئے۔ امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ نے زبیر بن عوام کو فرمایا:

اے ابوعبداللہ! میرے قریب آؤ، میرے پاس تمھارا ایک راز ہے۔ وہ آپؑ کے اس قدر قریب آیا دونوں کے گھوڑوں کی گردنیں آپس میں قریب تر ہو گئیں۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا:

اگر میں تجھے کوئی بات یاد کراؤں اور وہ تجھے یاد آ جائے تو کیا تو اس کا اعتراف کرے گا؟

اس نے کہا: جی ہاں!

آپؑ نے فرمایا: پھر اُس دن کو یاد کرو جب تو میرے ساتھ محوِ گفتگو تھا اور دورانِ گفتگو رسولِ خداؐ تشریف فرما ہوئے۔ آپؐ نے تجھے میرے ساتھ مسکراتے ہوئے دیکھ کر فرمایا: اے زبیر! کیا تو علیؑ سے محبت رکھتا ہے؟

اس وقت تو نے کہا تھا کہ میں کیسے علیؑ سے محبت نہ کروں حالانکہ میرے اور ان کے درمیان

رشتہ داری ہے اور خدا کی خاطر بھی مجھے ان سے محبت ہے جو ان کے غیر کے لیے نہیں ہے۔

آپؑ نے فرمایا: عنقریب تو اس کے مقابلے میں جنگ کرے گا اور اس کے حق میں ظلم کرے گا۔

اور تو نے جواب میں کہا: نہیں! اس بارے میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اس بات کے یاد آنے کے بعد زبیر نے اپنا سر نیچے جھکا لیا اور کہا: میں یہ سب کچھ بھول چکا ہوں۔

امیرالمومنینؑ نے فرمایا: چلو اس کو بھی چھوڑو! تو نے میری بیعت رضامندی سے نہیں کی تھی؟

اس نے کہا: جی ہاں۔

پھر آپؑ نے فرمایا: کیا تو نے میرے اندر کوئی ایسی چیز دیکھی ہے، جس کی وجہ سے تو مجھ سے جدا ہو گیا ہے؟ وہ خاموش ہو گیا اور کچھ دیر کے بعد بولا: نہیں! آپ نے کوئی جرم نہیں کیا۔ خدا کی قسم میں اب آپؑ کے مقابلے میں جنگ نہیں کروں گا۔ پھر وہاں سے واپس لوٹا اور میدان چھوڑ کر بصرہ کی طرف جانے لگا کہ طلحہ نے اس سے کہا: اے زبیر! تجھے کیا ہو گیا ہے کیا ابو طالب کے بیٹے کا جادو تجھ پر اثر تو نہیں کر گیا؟

اس نے کہا: نہیں! اس نے مجھے وہ کچھ یاد کروا دیا ہے جو زمانے نے مجھے فراموش کروا دیا تھا اور دوسرا اس نے میرے لیے اپنی بیعت لینے پر میرے خلاف احتجاج کیا ہے۔ طلحہ نے کہا: ایسا نہیں، بلکہ تو بزدل ہو گیا ہے اور تیرے اوپر جادو اثر کر چکا ہے۔ زبیر نے کہا: نہیں! میں بزدل نہیں ہوں بلکہ اس نے مجھے یاد کروایا ہے اور وہ اب مجھے یاد آ گیا ہے۔ عبداللہ (یعنی طلحہ) نے کہا: اب جبکہ دونوں لشکر جمع ہو چکے ہیں اور لڑائی کے لیے صف بندی ہو چکی ہے اب تو چھوڑ کر جا رہا ہے۔ کل قریش کو کیا جواب دے گا کہ میں بزدل ہو گیا تھا۔ اب دشمنوں کو طعنہ زنی کا موقع فراہم نہ کر اور جنگ سے منہ موڑ کر اپنے آپ کو ذلت و رسوائی سے دوچار مت کر۔

زبیر نے کہا: اب بتائیں کیا کروں؟ جبکہ میں قسم اُٹھا چکا ہوں کہ علیؑ سے جنگ نہیں کروں گا۔ طلحہ نے اس سے کہا: قسم کا کفارہ ادا کر دو لیکن ہمارا سارا کام خراب نہ کر۔

زبیر نے کہا: ہاں، میرے پاس ایک غلام ہے، جس کا نام مکحول ہے میں قسم کے کفارے کے طور پر اس کو آزاد کرتا ہوں۔ پھر وہ دوبارہ ان کے ساتھ جنگ میں شریک ہو گیا۔

جو کچھ زبیر نے کہا تھا اور پھر دوبارہ علیؑ کے مقابلے میں جنگ میں شریک ہوا۔ اس کے

بارے میں ہمام ثقفی نے اشعار پڑھے:

أیعتق مکحولا ویعصی نبیه

لقد تاه عن قصد الهدیٰ ثم عوق

''کیا تو نے مکحول کو اپنے نبیؐ کی نافرمانی کرنے کی خاطر آزاد کیا ہے

تحقیق تو ہدایت حاصل کرنے کے بعد دوبارہ نافرمان ہو چکا ہے''۔

اینوی بهذا الصدق والبر والتقی

سیعلم یوماً من یبر ویصدق

''کیا اس نے اس آزادی سے سچائی، نیکی اور تقویٰ کا ارادہ کیا ہے،

عنقریب قیامت کے دن معلوم ہو جائے گا کہ کون نیک اور کون سچا ہے''۔

اشتان ما بین الضلالة والهدی

وشتان من یعصی النبی ویعتق

''گمراہی اور ہدایت کے درمیان بہت فرق ہے نبی کی نافرمانی اور

غلام کو آزاد کرنے میں بھی واضح فرق ہے''۔

ومن هو فی ذات الاله مشمر

یکبر بوّار به ویصدق

''کون ہے وہ جس نے ذاتِ خدا کے بارے میں جفا کشی کی، پھر تکبر

کیا اور اس کو بابرکت قرار دے رہا ہے اور صدقہ دے رہا ہے''۔

أفی الحق أن یعصی النبی سفاهة

ویعتق عن عصیانه ویطلق

''کیا یہی حق ہے کہ بیوقوفی میں نبیؐ کی نافرمانی کی جائے اور پھر اس

نافرمانی سے بچنے کے لیے غلام کو آزاد کیا جائے''۔

کذافق ماء للسراب یؤمه

ألا فی ضلال ما یصب ویدفق

''یہ ایسے ہی ہے جیسے سراب، جو انسان کو پانی نظر آتا ہے لیکن وہ دھوکا

ہوتا ہے اور جب انسان اس کے قریب پہنچتا ہے تو وہ جلدی سے آگے چلا جاتا ہے"۔

قیامت کے دن ہر شخص اپنے امام کے ساتھ ہوگا

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محمد ابن عمر الجعابى قال: حدثنا أحمد بن سعيد الهمدانى قال: حدثنا العباس ابن بكر قال: حدثنا محمد بن زكريا قال: حدثنا كثير بن طارق قال: سألت زيد بن على بن الحسين عليهما السلام عن قوله تعالىٰ: ﴿لا تدعوا اليوم ثبوراً واحداً وادعوا ثبرا كثيرا﴾ فقال زيد: ياكثير انك رجل صالح ولست بمتهم وانى خائف عليك أن تهلك، انه اذا كان يوم القيامة أمر الله باتباع كل امام جائر الى النار، فيدعون بالويل والثبور ويقولون لامامهم يامن أهلكنا هلم الآن فخلصنا مما نحن فيه، فعندها يقال لهم ﴿لا تدعوا اليوم ثبوراً واحداً وادعوا ثبوراً كثيراً﴾۔

ثم قال زيد بن على: حدثنى أبى عن أبيه الحسين بن على عليهما السلام قال: قال رسول الله ﷺ لعلى بن أبى طالب عليه السلام: أنت ياعلى واصحابك فى الجنة، أنت ياعلى وأتباعك فى الجنة۔

(بحذف اسناد) کثیر بن طارق بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت زیدؒ بن علیؑ بن حسینؑ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر کے بارے میں دریافت کیا جس میں خدا فرماتا ہے:

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَّاحِدًا وَّادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا

"آج تم ایک موت و ہلاکت مت پکارو بلکہ آج تم بہت زیادہ موتوں اور ہلاکتوں کو آواز دو"۔ (سورۂ فرقان، آیت ۱۴)

جناب زیدؒ نے فرمایا: اے کثیر! تو ایک نیک اور صالح شخص ہے اور تو برائی کے ساتھ

متّھم بھی نہیں ہے اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں ہلاک نہ ہو جائے، کیونکہ جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر جابر و ظالم امام کی اتباع کرنے والوں کو جہنّم کی طرف جانے کا حکم فرمائے گا تو وہ اس وقت ہلاکت اور موت کو آواز دیں گے اور اپنے اماموں سے کہہ رہے ہوں گے: اے ظالمو! جنہوں نے ہمیں ہلاکت میں ڈالا ہے، آج ہمیں چھوڑ رہے ہو اور ہمیں عذاب میں ڈالا ہے، آج ہمیں چھوڑ رہے ہو اور ہمیں عذاب سے نجات نہیں دلا رہے؟ اس وقت ان سے کہا جائے گا: آج ایک موت کو آواز نہ دو بلکہ زیادہ موتوں کو پکارو!

پھر جناب زید بن علیؑ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد حسینؑ بن علیؑ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے حضرت علی بن ابی طالبؑ سے فرمایا: اے علیؑ! آپؑ اور آپؑ کے ساتھی جنت میں جائیں گے۔ آپؑ اور آپؑ کی اتباع کرنے والے جنت میں جائیں گے۔

ایمان کیا ہے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر ابن محمد بن قولويه عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد بن عيسٰى عن الحسن بن محبوب عن سعدان بن مسلم عن أبى بصير قال: سألت أبا عبدالله علیہ السلام ما الايمان؟ فجمع لى الجواب فى كلمتين فقال: الايمان بالله أن لا تعصى الله۔ قلت: فما الاسلام؟ فجمعه فى كلمتين فقال: من شهد شهادتنا ونسك نسكنا وذبح ذبيحتنا۔

(بحذف اسناد) ابوبصیرؒ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوعبداللہؑ سے ایمان کے بارے میں سوال کیا کہ ایمان کیا ہے؟ آپؑ نے دو لفظوں میں جامع جواب عطا فرمایا: اللہ پر ایمان یہ ہے کہ اس کی نافرمانی نہ کی جائے۔ پھر میں نے عرض کیا: اسلام کیا ہے؟ آپ نے اس کا جواب بھی دو جملوں میں جواب عطا فرمایا: جو ہماری شہادت کی شہادت دے اور ہمارے طریقہ پر عبادت کرے اور ہمارے طریقہ پر اپنا ذبیحہ کرے۔

مساجد آخرت کے بازار ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الطيب التحسين بن محمد التمار قال: حدثنا أحمد بن محمد قال: حدثنا العنزى قال: حدثنا على بن الصباح قال: أخبرنا أبو المنذر عن أبى صالح عن أبى هريرة قال: قال رسول اللهﷺ: المساجد سوق من أسواق الآخرة قراها المغفرة وتحفتها الجنة۔

(بحذفِ اسناد) ابوہریرہؓ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: مساجد آخرت کے بازاروں میں سے ہیں۔ ان میں رکنا مغفرت ہے اور ان کا تحفہ جنت ہے۔

مومنِ کامل کون ہے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا القاضى أبوبكر محمد بن عمر بن مسلم الجعابى قال: حدثنا أبو العباس احمد بن محمد بن سعيد الهمدانى قال: حدثنا محمد بن أحمد بن الحسن قال: حدثنا عبدالله بن محمد ابن على بن عبدالله بن جعفر بن أبى طالب قال: حدثنى أبى انه سمع جعفر ابن محمد يحدث عن أبيه عن جده قال: قال رسول اللهﷺ أكمل المؤمنين ايماناً أحسنهم خلقا۔

(بحذفِ اسناد) جناب عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن جعفر بن ابوطالبؑ نے بیان کیا ہے کہ میرے والد نے مجھ سے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے جعفر بن محمدؑ سے سنا ہے کہ انھوں نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: مومنین میں سے کامل الایمان وہ شخص ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو۔

وہ عمل جس سے انسان محبوبِ خدا بن جاتا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا القاضي أبوبكر محمد بن عمر بن مسلم بن عمر الجعابي قال: حدثنا أبو العباس أحمد ابن محمد بن سعيد قال: حدثني سليمان بن محمد الهمداني قال: حدثني محمد بن عمران قال: حدثنا محمد بن عيسٰى الكندي عن جعفر بن محمد عليهما السلام قال: جاء اعرابي الى رسولؐ الله فقال: يامحمد أخبرني بعمل يحبني الله عليه۔ قال: يااعرابي ازهد في الدنيا يحبك الله عزوجل، وازهد في ما في أيدي الناس يحبك الناس۔

قال: قال جعفر بن محمد عليهما السلام: من أخرجه الله تعالٰى من ذل المعصية الى عز التقوى اغناه الله بلامال، وأعزه بلاعشيرة، وآنسه بلا بشر، ومن خاف الله عزوجل اخاف الله منه كل شئ، ومن لم يخف الله عزوجل أخافه الله من كل شئ۔

(بحذفِ اسناد) حضرت امام جعفر بن محمد علیہما السلام نے فرمایا: ایک اعرابی حضرت رسولِ خداؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کی وجہ سے میں محبوبِ خدا بن جاؤں۔

آپؐ نے فرمایا: اے اعرابی! دنیا میں زہد اختیار کر، اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے، اس سے بے نیازی ظاہر کرو، لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔

پھر حضرت امام جعفر بن محمد علیہما السلام نے فرمایا: جس شخص کو خداوند معصیت کی ذلت سے نکال کر تقویٰ کی عزت میں داخل کر دے تو بغیر مال کے وہ غنی کر دیتا ہے اور بغیر خاندان کے اس کو عزیز قرار دیتا ہے اور بغیر کسی بشر کے اس کو انس عطا کر دیتا ہے۔ جو خدا سے ڈرتا ہے، اللہ تعالیٰ ہر چیز میں اس کا خوف پیدا کر دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اللہ تعالیٰ ہر چیز کا

خوف اس کے دل میں پیدا کر دیتا ہے۔

ولایتِ اہلِ بیتؑ کے کوئی عمل بھی قبول نہیں ہوگا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن علی بن خالد المراغی قال: حدثنا الحسن بن علی بن الحسن الکوفی قال: حدثنا اسماعیل بن محمد المزنی قال: حدثنا سلام بن أبی عمرة الخراسانی عن سعد بن سعید عن یونس بن الحباب عن علی بن الحسین زین العابدین قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ : ما بال أقوام اذا ذکر عندھم آل ابراھیم فرحوا وستبشروا، واذا ذکر عندھم آل محمد علیھم السلام اشمأزت قلوبھم؟ والذی نفس محمد بیدہ لو ان عبداً جاء یوم القیامة بعمل سبعین نبیاً ما قبل اللّٰہ ذلك منه حتی یلقاہ بولایتی وولایة أھل بیتی۔

حضرت امام علیؑ بن حسین زین العابدین علیہ السلام نے حضرت رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ جب اُن کے سامنے حضرت ابراہیمؑ کی آل کا ذکر کیا جاتا ہے تو یہ خوش ہو جاتے ہیں اور جب اُن کے سامنے آلِ محمدؐ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن کے چہرے خوف زدہ ہو جاتے ہیں اور اُن کے دلوں میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے؟ مجھے قسم ہے اُس ذات کی، جس کے قبضۂ قدرت میں میں محمدؐ کی جان ہے، اگر کوئی شخص قیامت کے روز ستر (۷۰) انبیاءؑ کے برابر عمل لے کر بارگاہِ خدا میں حاضر ہوگا اور اس کے دل میں میری اور میرے اہلِ بیتؑ کی ولایت نہ ہوگی تو اُس کا کوئی عمل بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔

جنگِ موتہ کے حالات

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو عبداللّٰہ محمد بن عمران المرزبانی قال: حدثنا علی بن سلیمان قال: حدثنا محمد ابن حمید قال: حدثنا محمد بن

اسحاق المسیبی قال: حدثنا محمد بن فلیح عن موسٰی بن عقبة عن محمد بن شهاب الزهری قال: لما قدم جعفر بن أبی طالب رضی اللہ عنہ من بلاد الحبشة بعثه رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی مؤتة واستعمل علی الجیش معه زید بن حارثة وعبداللّٰه بن رواحة، فمضی الناس معهم حتٰی کانوا بتخوم البلقاء فلقیهم جموع هرقل من الروم والعرب فانحاز المسلمون الی قریة یقال لها مؤتة، فالتقی الناس عندها واقتتلوا قتالاً شدیداً، وکان اللواء یومئذ مع زید بن حارثه فقاتل به حتٰی شاط فی رماح القوم، ثم أخذه جعفر فقاتل به قتالا شدیداً، ثم اقتحم عن فرس له شقراء فعقرها وقاتل حتٰی قتل۔

قال: وکان جعفر أول رجل من المسلمین عقر فرسه فی الاسلام، ثم أخذ اللواء عبداللّٰه بن رواحة فقاتل حتٰی قتل، فأعطی المسلمون اللواء بعدهم خالد بن الولید، فناوش القوم ورا وغهم حتی انجاز بالمسلمین منهزماً ونجا بهم من الروم، وأنفذ رجلا من المسلمین یقال له عبدالرحمٰن بن سمرة الی النبیؐ بالخبر، فقال عبدالرحمٰن: فصرت الی النبی صلی اللّٰه علیه وآله فلما وصلت الی المسجد قال لی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله: علی رسلك یا عبدالرحمٰن۔ ثم قال صلی اللّٰه علیه وآله: اخذ اللواء زید فقاتل به فقتل رحم اللّٰه زیداً، ثم أخذ اللواء جعفر وقاتل وقتل رحم اللّٰه جعفراً، ثم أخذ اللواء عبداللّٰه بن رواحة وقاتل وقتل فرحم اللّٰه عبداللّٰه۔

قال: فبکی اصحاب رسول اللّٰه وهم حوله، فقال لهم النبی صلی اللّٰه علیه وآله وما یبکیکم؟ فقالوا: وما لنا لا نبکی وقد ذهب خیارنا وأشرافنا وأهل الفضل منا۔ فقال لهم علیہ السلام:

لا تبکوا فانما مثل اُمتی مثل حدیقة قام علیها صاحبها فأصلح رواکبها وبنی مساکنها وحلق سعفها فأطعمت عاماً فوجاً ثم عاما فوجا فلعل اخرمها طعما أن یکون أجودها قنوانا واطولها شمراخا، والذی بعثنی بالحق نبیا لیجدن عیسٰی بن مرّیم فی اُمتی خلفاً من حواریه۔

قال: وقال کعب بن مالک یرثی جعفر بن أبی طالبؓ وعن المستشهدین معه :

هدت العیون ودمع عینك تهمل
سحاً کما وکف الضباب المخضل

وکأن ما بین الجوانح والحشا
مما تأوبنی شهاب مدخل

وجداً علی النفر الذین تتابعوا
یوماً لمؤتة اسنلوا لم یغفلوا

فتغیر القمر المنیر لفقدهم
والشمس قدر کسفت وکادت تأفل

قوم علی بنیانهم من هاشم
فرع اشم و سؤدد ما ینقلوا

قوم بهم نصر الاله عباده
وعلیهم نزل الکتاب المنزل

وبهدیهم رضی الاله لخلقه
وبجهدهم نصر النبی المرسل

بیض الوجوه تری بطون أکفهم
تندی اذا اغبر الزمان الممحل

(بحذف اسناد) محمد بن شہاب زہری سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: جب جعفر بن ابو طالبؑ ہجرتِ حبشہ سے واپس آئے تو رسولؐ خدا نے آپ کو موتہ کی طرف روانہ کیا اور آپ کے ساتھ ایک لشکر بھی تھا، جس میں زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ بھی شامل تھے۔ یہ لوگ آپ کی قیادت میں جا رہے تھے کہ بلقاء کی سرحد تک پہنچ گئے۔ وہاں پر ان کا روم اور عرب کے ایک لشکر سے آمنا سامنا ہو گیا۔ مسلمانوں کا گروہ موتہ کے قریہ کے قریب اُن کے گھیرے میں آ گیا اور وہاں دونوں لشکروں کے درمیان شدید لڑائی شروع ہو گئی۔ اس وقت لشکرِ اسلام کا پرچم زید بن حارثہ کے ہاتھوں میں تھا۔ وہ لڑ رہے تھے، یہاں تک کہ وہ دشمن کے نیزوں کا نشانہ بن گئے اور شہید ہو گئے۔ پھر پرچم حضرت جعفر بن ابی طالبؑ نے تھام لیا۔ آپ نے بھی اس پرچم کے سائے میں شدید لڑائی کی۔ آپؑ بھی لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

راوی بیان کرتا ہے: مسلمانوں میں سب سے پہلے مسلمان حضرت جعفرؑ تھے، جو زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے گھوڑے سے گرے تھے۔ پھر پرچمِ اسلام کو عبداللہ بن رواحہ نے اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ اور وہ بھی لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ اس کے بعد مسلمانوں نے پرچم اسلام خالد بن ولید کے سپرد کر دیا۔ اُس نے دشمن پر حملہ کیا اور ان کو دھوکا دیتے ہوئے مسلمانوں کے لشکر سمیت شکست کے ساتھ پسپائی اختیار کی اور اس طرح ان کو بچا کر روم سے واپس لے آیا۔

مسلمانوں میں سے ایک شخص جس کا نام عبدالرحمان بن سمرہ تھا وہ نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے اُن سے آگے نکل آیا۔ وہ نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب وہ نبی اکرمؐ کے پاس آیا تو اُس وقت آپؐ مسجد میں تھے وہ بیان کرتا ہے کہ رسولؐ خدا نے مجھے فرمایا: اے عبدالرحمان! کیا پیغام لے کر آئے ہو۔

پھر آپ نے فرمایا: سب سے پہلے پرچمِ اسلام زید نے اپنے ہاتھوں میں لیا اور اُس نے جنگ کی اور وہ شہید ہو گیا، خدا اس پر رحمت نازل کرے۔ پھر پرچم اسلام جعفرؑ نے اُٹھایا اور اُس نے جنگ کی اور وہ بھی شہید ہو گیا، خدا اس پر بھی رحم فرمائے۔ پھر پرچم اسلام عبداللہ بن رواحہ نے اُٹھایا اور اُس نے جنگ کی اور وہ بھی شہید ہو گیا، خدا اس پر رحم فرمائے۔

راوی بیان کرتا ہے: یہ خبر سننے کے بعد نبی اکرمؐ کے اصحاب جو آپ کے ارد گرد بیٹھے تھے، نے رونا شروع کر دیا۔ آپؐ نے اُن سے دریافت کیا: کیا بات ہے تم لوگ کیوں رو رہے ہو؟

اُنہوں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! ہم کیوں نہ روئیں؟ جو ہم سب سے خیر و خبیر تھے اشرف اور افضل تھے، وہ اس دنیا سے چلے گئے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: تم لوگ گریہ نہ کرو، کیونکہ میری امت کی مثال ایک باغ کی سی ہے، جس کا باغبان اس پر کھڑا ہے جو اُس کی بلند شاخوں کو کاٹتا رہتا ہے اور اس سے مساکن تیار کرتا رہتا ہے اور وہ اُس کی فضول شاخوں کو کاٹتا ہے۔ یہ باغ ایک سال ایک گروہ کو پھل دیتا ہے اور دوسرے سال دوسرے گروہ کو۔ ہر ایک یہ خیال کرتا ہے کہ اس کا موٹا پھل زیادہ مزیدار ہوگا اور یہ کھجور کی چوٹی سے زیادہ لمبا ہوگا، اور مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ اپنی اُمت میں اپنے مددگاروں کی ایک جماعت رکھتے تھے، جن کو اُن کا حواری کہا جاتا تھا۔

راوی بیان کرتا ہے: کعب بن مالک نے حضرت جعفر بن ابی طالبؓ اور دوسرے شہدا کے لیے یوں مرثیہ پڑھا:

هدت العيون ودمع عينك تهمل
سحاً كما وكف الضباب المخضل

''آنکھیں پھوٹ پڑیں اور اُنہوں نے بادلوں کی طرح آنسو بہانا شروع کر دیئے اور انھوں نے رونے میں بخل کیا''۔

وكأن ما بين الجوانح والحشا
مما تأوبني شهاب مدخل

''گویا کہ ہماری پسلیوں میں کسی نے نیزہ گھونپ دیا ہے''۔

وجداً على النفر الذين تتابعوا
يوماً لمؤتة اسندوا لم يغفلوا

''اور کوشش کرنا واجب ان لوگوں کے لیے ہے جو موتہ کے دن ان کی اتباع کرتے تھے وہ اس کو فراموش نہ کریں''۔

فتغير القمر المنير لفقدهم

والشمس قدر كسفت وكادت تأفل

''چمکتا ہوا چاند اُن کے جانے کی وجہ سے تبدیل ہو گیا اور سورج کو گرہن لگ گیا اور قریب تھا کہ وہ ڈوب جاتا''۔

قوم على بنيانهم من هاشم

فرع اشم و سؤدد ما ينقلوا

''وہ ایسی قوم تھی جن کی بنیاد ہاشم تھے اور وہ ایسی شاخیں ہیں کہ جو سربلند اور ہمیشہ بزرگ و برتر رہنے والے ہیں''۔

قوم بهم نصر الاله عباده

وعليهم نزل الكتاب المنزل

''اور اُن کے سبب اللہ اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے اور ان پر کتاب کو نازل کرتا ہے''۔

وبهديهم رضى الاله لخلقه

وبجهدهم نصر النبى المرسل

''اور اُن کی ہدایت کی وجہ سے اللہ اپنی خلق پر راضی ہے اور نبی مرسلؐ کی مدد میں کوشش کرنے کے ساتھ''۔

بيض الوجوه ترى بطون أكفهم

تندى اذا اغبر الزمان الممحل

''جب زمانے کے لوگ بخل کی گرد سے آلود ہوتے ہیں تو اُس وقت ان کے ہاتھوں کی سخاوت چہروں کو روشن کر دیتی ہے''۔

جنگِ اُحد کے دن نبی اکرمؐ کا دعا کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن محمد بن المظفر البزاز قال: حدثنا احمد بن عبيد العطاردى قال: حدثنا أبو بشر بن بكير قال: حدثنا زياد بن

المنذر قال: حدثنی أبو عبدالله مولی بنی هاشم قال: حدثنا أبو سعید الخدری قال: لما کان یوم احد شج النبی صلی الله علیه وآله فی وجهه وکسرت رباعیته فقام علیہ السلام رافعاً یدیه یقول: ان الله اشتد غضبه علی الیهود أن قالوا ﴿عزیر بن الله﴾ واشتد غضبه علی النصاری أن قالوا ﴿المسیح بن الله﴾ وان الله اشتد غضبه علی من أراق دمی وآذانی فی عترتی۔

(بحذفِ اسناد) جناب ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں: جب اُحد کے دن نبی اکرم کا چہرۂ مبارک زخمی ہوا اور آپؐ کے سامنے والے دانت شہید ہو گئے تھے۔ آپؐ نے اپنے دستِ مبارک کو اُٹھائے ہوئے یوں دعا کی: اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا یہودیوں پر جب اُنہوں نے حضرت عزیرؑ کو اللہ کا بیٹا کہا اور اُس کا سخت غضب ہو۔ نصاریٰ پر، جب اُنہوں نے حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا کہا اور اللہ کا سخت عذاب ہو اُس شخص پر، جس نے میرا خون بہایا اور مجھے زخمی کیا اور میری عترت کے بارے میں مجھے اذیت دی (واضح رہے کہ حضورؐ اپنی عترت کو پہنچنے والی ایذا سے پیشگی باخبر تھے)۔

لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالحسن علی بن مالك النحوی قال: حدثنا أحمد بن عبدالجبار قال: حدثنا بشر بن بکر عن محمد بن اسحاق عن مشیخة قال: لما رجع علی بن ابی طالبؑ ، من احد ناول فاطمة سیفه وقال:

أفاطم هاك السیف غیر ذمیم
فلست برعدید ولا بلئیم

لعمری لقد أعذرت فی نصر أحمد
ومرضات رب للعباد رحیم

قال: وسمع یوم احد وقد هاجت ریح عاصف کلام هاتف یهتف وهو یقول:

لا سیف الا ذوالفقار
ولا فتی الا علی

فاذا ندبتم هالکاً
فابکوا الوفی أخا الوفی

(بحذف اسناد) محمد بن اسحاق نے اپنے ایک بزرگ سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں:
جب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اُحد کے میدان سے واپس تشریف لائے تو آپؑ نے جناب سیدہ فاطمہ زہراء علیہا السلام کو اپنی تلوار سپرد کرتے ہوئے فرمایا:

أفاطم هاك السیف غیر ذمیم
فلست برعدید ولا بلئیم

"اے فاطمہؑ! اس تلوار کو سنبھالو یہ اچھی ہے، اس کی اچھائیاں شمار نہیں ہوتیں۔ پس مَیں بھی بزدل نہیں ہوں اور نہ ہی مَیں وہ کہ جس کی ملامت کی جائے"۔

لعمری لقد أعذرت فی نصر أحمد
ومرضات رب للعباد رحیم

"مجھے اپنی پوری زندگی کی قسم ہے کہ محمدؐ کی نصرت کروں گا اور اپنے ربِ رحیم کی خوشنودی حاصل کروں گا"۔

راوی بیان کرتا ہے: اُحد کے دن یہ سنا گیا کہ ایک تیز ہوا چلی، اس میں ایک ھاتف (یعنی ندا دینے والا جو نظر نہ آیا) کی آواز سنائی دی، جو یہ کہہ رہا تھا:

لا سیف الا ذوالفقار
ولا فتیٰ الا علی

"کوئی تلوار نہیں سوائے ذوالفقار کے اور کوئی جوان نہیں سوائے علیؑ کے"۔

فاذا ندبتم هالکاً
فابکوا الوفی أخا الوفی

''جب تم کسی مرنے والے پر گریہ کرنا چاہتے ہو پس گریہ کرو۔ پورا پورا عطا کرتا ہے اور پورا دینے والے کا بھائی ہے''۔

حضرت عمارؓ کا جنابِ عائشہ سے مکالمہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبو الحسن علی بن محمد الکاتب قال: أخبرنی الحسن بن علی بن عبدالکریم الزعفرانی قال: حدثنی أبواسحاق ابراهیم بن محمد الثقفی قال: حدثنا محمد بن عثمان عن أبی عبدالله الأسلمی عن موسٰی بن عبدالله الاسدی قال: لما انهزم أهل البصرة أمر علی بن أبی طالبؑ ان تنزل عائشة قصر أبی خلف، فلما نزلت جاء ها عمار بن یاسر رضی الله عنه فقال لها: یا أمة کیف رأیت ضرب بینك دون دینهم بالسیف؟ فقالت: استبصرت یاعمار من أجلی انك غلبت۔ قال أنا اشد استبصارا من ذٰلك، أم والله لو ضربتمونا حتٰی تبلغونا سعفات هجر لعلمنا انا علی الحق وانکم علی الباطل۔ فقالت له عائشة، هکذا یخیَّل الیك اتق الله یاعمار، فان سنك قد کبرت ودق عظمك وفنی أجلك واذهبت دینك لابن أبی طالب، فقال عمارؓ: انی والله اخترت لنفسی فی أصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله فرأیت علیاً أقرأهم لکتاب الله عزوجل وأعلمهم بتأویله وأشدهم تعظیماً لحرمته وأعرفهم بالسنة، مع قرابته من رسول الله صلی الله علیه وآله وعظم عنائه وبلائه فی الاسلام۔ فسکتت۔

(بحذفِ اسناد) جناب موسیٰ بن عبداللہ الاسدی نے بیان کیا ہے: جب اہلِ بصرہ کے لشکر کو جنگِ جمل میں شکست ہوئی تو امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ نے حکم دیا کہ بی بی

عائشہ کو ابو خلف کے مکان پر ٹھہرایا جائے۔ جب اُم المومنین کو ابو خلف کے مکان میں ٹھہرایا گیا تو حضرت عمارؓ یاسر اُن کے پاس تشریف لائے اور بی بی سے کہا! آپ نے دیکھا ہے کہ آپ کے ان بیٹوں نے جو آپ کے گروہ میں نہیں تھے، آپ کے مقابلے میں کیسے جنگ کی ہے؟

بی بی نے کہا: اے عمارؓ! میں نے غور کیا ہے کہ میری ہی بدولت تم نے لوگوں پر غلبہ حاصل کیا۔

عمارؓ نے کہا: اے ماں! مجھے تو اس سے بھی زیادہ بصیرت حاصل ہوئی ہے۔ خدا کی قسم اگر تم لوگوں سے جنگ کرتے کرتے ہمیں بلند چوٹیوں پر جانا پڑتا تو ہم ضرور جاتے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہم حق پر ہیں اور تم سب باطل پر ہو۔

بی بی عائشہؓ نے آپ سے یوں کہا: اے عمارؓ! اللہ سے ڈرو، کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ تم بوڑھے ہو چکے ہو اور تمھاری ہڈیاں ٹیڑھی ہو چکی ہیں اور تمھاری موت قریب ہے، تم ابو طالبؑ کے بیٹے کی خاطر اپنا دین ضائع کردو گے۔

جناب عمارؓ نے بی بی سے کہا: خدا کی قسم، میں نے تمام احبابِ رسولؐ خدا کا خود امتحان لیا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ علی علیہ السلام اُن سب سے زیادہ کتابِ خدا کو پڑھنے والے اور اس کی تاویل و تفسیر جاننے والے اور اپنی حرمت کے اعتبار سے سب سے زیادہ عزت والے اور نبی اکرمؐ کی سنت کو سب سے زیادہ جاننے والے اور رسولِ اکرمؐ کے ساتھ (سب سے زیادہ) قربت رکھنے والے ہیں اور اسلام میں ان کی سب سے زیادہ خدمات ہیں اور (سب سے زیادہ) مصیبت برداشت کرنے والے ہیں۔ جب بی بی نے یہ سنا تو خاموش ہوگئی۔

اہل کوفہ کے بارے میں ابو عبداللہؑ نے فرمایا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوالحسن أحمد ابن محمد بن الحسن بن الوليد رحمه الله قال: حدثني أبي قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسٰى عن الحسن بن علي ابن أبي حمزة عن عبدالله بن الوليد قال: دخلنا على أبي عبدالله عليه السلام في زمن بني مروان فقال: ممن أنتم؟ قلنا: من

أهل الكوفة. قال: ما من البلدان أكثر محباً لنا من أهل الكوفة لا سيما هذه العصابة، ان الله هداكم لأمر جهله الناس، فاجبتمونا وابغضنا الناس، وبايعتمونا وخالفنا الناس، وصدقتمونا وكذبنا الناس، فأحياكم الله محيانا وأماتكم مماتنا، فاشهد على أبى كان يقول: ما بين أحدكم وبين ان يرى ما تقربه عينه أو يغتبط الا ان تبلغ نفسه هكذا ـ وأهوى بيده الى حلقه ـ وقد قال الله عزوجل فى كتابه:
﴿ولقد أرسلنا رسلا من قبلك وجعلنا لهم أزواجاً وذرية﴾
فنحن ذرية رسول الله صلى الله عليه وآله.

(بحذفِ اسناد) عبداللہ ابن ولیدؒ بیان کرتے ہیں: بنی مروان کے زمانہ میں ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

آپؑ نے ہم سے پوچھا: تم کون ہو؟

ہم نے عرض کیا: ہم کوفہ کے رہنے والے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: اتنے ہمارے محب کسی دوسرے شہر میں نہیں ہیں، جتنے کوفہ میں ہیں خصوصاً اس زمانے کے لوگوں میں ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو ہمارے حق کی معرفت و ہدایت عطا کی ہے جبکہ دوسرے لوگ اس سے ناواقف ہیں۔ پس تمہیں ہمارا محب قرار دیا ہے جبکہ دوسرے لوگ ہمارے دشمن ہیں۔ تم لوگوں نے ہماری بیعت کی ہے جبکہ دوسرے لوگ ہمارے مخالف ہیں۔ تم لوگ ہماری تصدیق کرنے والے ہو، جبکہ دوسرے ہماری تکذیب کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ہمارے طرزِ زندگی پر زندہ رکھے اور ہماری طرح تمہیں موت عطا فرمائے۔

میں نے آپؑ کو یوں فرماتے ہوئے پایا: تم میں سے ہر ایک جو دیکھتا اور سنتا ہے وہ گواہ رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا:

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّيَّةً

''اور ہم نے تم سے پہلے اور (بھی) بہتیرے پیغمبر بھیجے اور ہم نے ان کو بیویاں بھی دیں اور اولاد (بھی عطا کی)''۔ (سورۂ رعد، آیت ۳۸)

چوتھے آسمان کے فرشتوں کی تسبیح

(وبالاسناد) قال: أخبرني محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم جعفر ابن محمد بن قولويه عن أبه عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن سنان عن المفضل بن عمر قال: سمعت أبا عبدالله جعفر بن محمدؑ يقول: ان في السماء الرابعة ملائكة يقولون في تسبيحهم ﴿سبحان من ذل هذا الخلق القليل من هذا الخلق الكثير على هذا الدين العزيز﴾۔

(بحذف اسناد) مفضل بن عمر نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: آسمان چہارم میں جو ملائکہ ہیں وہ تسبیح یوں پڑھتے ہیں:

سبحان من ذل هذا الخلق القليل من هذا الخلق الكثير على هذا الدين العزيز

"پاک و منزہ ہے وہ ذات جس نے اپنی ساری مخلوق میں سے ان چند لوگوں کو اپنے عزیز دین کا مطیع قرار دیا ہے"۔

نبی اکرمؐ پر درود

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا أبو العباس احمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا عبيد بن حمدون قال: حدثنا محمد بن حسان بن سهيل قال: حدثنا عامر بن الفضل عن بشر بن سالم البجلي ومحمد بن عمران الذهلي عن جعفر بن محمد عليهما السلام قال: قال رسول اللهﷺ: من نسى الصلاة على اخطأ طريق الجنة۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو مجھ پر درود پڑھنا بھول جائے گا، وہ جنت کی طرف جانے والا راستہ بھی

بھول جائے گا۔

مساجد زمین پر سب سے مبارک جگہ ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله قال: حدثني ابی قال: حدثنا سعد بن ابن عبدالله قال: حدثنا أحمد بن محمد بن عيسٰى عن الحسن بن محبوب عن سيف بن عميرة عن جابر الجعفی عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر عليه السلام عن آبائه عليهم السلام قال: قال رسول الله صلی الله عليه وآله لجبرئيل عليه السلام: أی البقاع أحب الی الله تبارك وتعالٰی؟ قال: المساجد وأحب أهلها الی الله اولهم دخولاً اليها وآخرهم خروجاً منها۔ قال: فأی البقاع ابغض الی الله تعالٰی؟ قال: الاسواق وابغض أهلها اليه اولهم دخولاً اليها وآخرهم خروجاً منها۔

(بحذف اسناد) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے رسولؐ خدا سے روایت نقل کی ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے جبرئیلؑ سے سوال کیا: اے جبرائیل! زمین پر سب سے زیادہ مبارک جگہ کون سی ہے جس کو خدا پسند کرتا ہے؟ جبرائیلؑ نے جواب میں عرض کیا: یارسولؐ اللہ! وہ جگہ مسجد ہے اور اللہ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ وہ بندہ محبوب ہے جو سب سے پہلے مسجد میں آئے اور سب سے آخر میں مسجد سے جائے۔

پھر آپؐ نے سوال کیا: زمین کا وہ کون سا ٹکڑا ہے جو خدا کے غضب کا باعث بنتا ہے؟ جبرئیلؑ نے عرض کیا: وہ بازار ہیں اور وہ لوگ جو بازار میں سب سے پہلے جاتے ہیں اور سب سے آخر میں کاروبار بند کر کے آتے ہیں خدا کے غضب کے مستحق ہیں۔

بازار میں داخل ہونے کی دعا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني

محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا أبو العباس احمد بن محمد بن سعيد الهمدانی قال: حدثنا عبيد بن أحمد بن مستورد قال: حدثنا عبدالله بن يحيیٰ قال: حدثنا محمد بن عثمان بن زيد بن بكار بن الوليد الجهنی قال: سمعت أبا عبدالله جعفر بن محمدعليه السلام يقول: من دخل سوقاً فقال: ﴿أشهد أن لا اله الا الله وان محمداً عبدهٗ ورسوله اللهم انی أعوذبك من الظلم والمأثم والمغرم﴾۔ كتب الله له من الحسنات عدد من فيها من فصيح وأعجم۔

(بحذفِ اسناد) محمد بن عثمان بن زید بن بکار بن ولید الجہنی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص بازار میں جاتے وقت یہ دعا پڑھے:

اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبدهٗ ورسوله اللهم انی اعوذبك من الظلم والمائم والمغرم

''میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے میرے اللہ! میں ظلم، گناہ، دھوکا دہی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں''۔

تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے، اس بازار میں جتنے عربی و عجمی لوگ موجود ہوں گے، کی تعداد کے برابر نیکیاں تحریر فرمائے گا۔

نبی اکرمؐ کی ولادت کے دن اہلِ کتاب کا مکہ والوں سے سوال کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبوبكر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنی أحمد بن يوسف الجعفی قال: حدثنا محمد بن حسان قال: حدثنا حفص بن راشد الهلالی قال: حدثنا محمد بن عباد بن سريع البارقی قال:

سمعت جعفر بن محمد علیهما السلام یقول: لما ولد النبی صلی الله علیه وآله ولد لیلًا فأتی رجل من أهل الکتاب الی الملأ من قریش وهم مجتمعون هشام بن المغیرة وولید بن المغیرة وعتبة وشیبة فقال: أولد فیکم اللیلة مولود؟ قالوا: لا وما ذاك؟ قال: لقد ولد فیکم اللیلة أو بفلسطین مولود اسمه أحمد به شامة یکون هلاك أهل الکتاب علی یدیه فسألوا فأخبروا، فطلبوه فقالوا: لقد ولد فینا غلام۔ فقال قبل ان آتیکم أو بعد؟ قالوا: قبل۔ قال: فانطلقوا معی أنظر الیه، فأتوا أمه وهو معهم فأخبرتهم کیف سقط وما رأت من النور قال الیهودی: فأخرجیه، فنظر الیه ونظر الی الشامة فخر مغشیاً علیه، فأدخلته امه فلما أفاق قالوا له: ویلك مالك؟ قال ذهبت نبوة بنی اسرائیل الی یوم القیامة هذا والله مبیرهم، ففرحت قریش لذلك، فلما رأی فرحهم قال: والله لیسطون بکم سطوة یتحدث بها أهل المشرق وأهل المغرب۔

محمد بن عباد بن سریع بارقی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: نبی اکرمؐ جس رات پیدا ہوئے اس کے دوسرے دن اہل کتاب میں سے ایک شخص قریش کے سرداروں کے پاس آیا، جو ایک مقام پر جمع تھے اور جن میں ہشام بن مغیرہ، ولید بن مغیرہ عتبہ اور شیبہ بھی تھے۔ اس شخص نے ان کے پاس آ کر کہا: کیا تمھارے یہاں آج رات کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟ ان سب نے اس کے جواب میں کہا: نہیں! (مگر) تم کیوں پوچھ رہے ہو؟

اس نے کہا: آج رات تمھارے ہاں یا فلسطین میں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے جس کا نام احمد ہے، اس کے جسم پر ایک نشان ہے اور تمام اہل کتاب اس کے ہاتھوں ہلاک و ذلیل ہونے والے ہیں۔ تم سب پتہ کرو اور اس کے بارے میں مجھے بتاؤ۔ انھوں نے پتہ کیا تو انھیں معلوم ہوا (کہ ایسا ہوا ہے)۔ انھوں نے اس شخص کو بتایا: ہاں! ہمارے ہاں! آج رات ایک بچہ پیدا

ہوا ہے۔ اس نے سوال کیا: کیا میرے، تمھارے پاس آنے سے پہلے پیدا ہوا ہے یا بعد میں؟
انھوں نے جواب دیا: تمھارے آنے سے پہلے ہوا ہے۔
پھر اس نے کہا: تم میرے ساتھ چلو میں اس بچے کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ وہ سارے آپؐ کی والدہ ماجدہ کے پاس آئے اور وہ اہلِ کتاب بھی ان کے ساتھ تھا۔ آپؐ کی والدہ ماجدہ نے ان کو بتایا کہ آپؐ کیسے پیدا ہوئے اور آپؐ کی پیدائش کے وقت جو نور دیکھا تھا اس کے بارے میں بیان فرمایا۔ اس یہودی نے کہا: آپ لوگ اس بچے کو لے کر آئیں میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔
آپؐ کی والدہ ماجدہ آپؐ کو لے کر باہر آئیں جیسے ہی اُس نے بچے کو دیکھا اور نشان (یعنی مہرِ نبوت) کو موجود پایا تو یہودی غش کھا کر گر گیا۔ آپؐ کی والدہ ماجدہ آپؐ کو لے کر اندر چلی گئیں۔
جب اس شخص کو غش سے افاقہ ہوا تو ان سب سرداروں نے اس سے دریافت کیا، تجھے کیا ہو گیا تھا؟ اس نے کہا: (آج) بنی اسرائیل کی نبوت قیامت تک کے لیے ختم ہو گئی ہے اور یہ اسے ختم کرنے والا ہے۔ جب قریش نے اس کی اس بات کو سنا تو بہت خوش ہوئے۔ جب اس نے ان کی خوشی کو دیکھا تو کہا: خدا کی قسم، تم لوگ اس کے ساتھ مل کر ایسا حملہ کرو گے جس سے تمام اہلِ مشرق و مغرب میں اس کا نام اور خبر پھیل جائے گی (یعنی اس کی نبوت تمام اہلِ مشرق و مغرب تک پھیل جائے گی)۔

مولائے کائناتؑ کی وصیت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الطيب الحسين بن محمد التمار قال: حدثنا محمد بن القاسم الانباری قال: حدثنا أحمد بن عبيد قال: حدثنا عبدالرحيم بن قيس الهلالی قال: حدثنا العمری عن أبی حمزة السعدی عن أبيه قال: أوصی اميرالمؤمنين علی بن ابی طالب عليه السلام الی الحسن بن علی عليه السلام فقال فيما أوصی به اليه: يابنی لافقر أشد من الجهل، ولا عدم أعدم من العقل،

ولا وحدة اوحش من العجب، ولا حسب كحسن الخلق، ولا ورع كالكف عن محارم اللّٰه، ولا عبادة كالتفكر فی صنعة اللّٰه عزوجل۔

یابنی العقل خلیل المرء، والحلم وزیره، والرفق والده، والصبر من خیر جنوده۔

یابنی انه لابد للعاقل من أن ینظر فی شأنه فلیحفظ لسانه ولیعرف أهل زمانه۔

یابنی ان من البلاء الفاقة، وأشد من ذٰلك مرض البدن، وأشد من ذٰلك مرض القلب، وان من النعم سعة المال، وأفضل من ذٰلك صحة البدن، وأفضل من ذٰلك تقوی القلوب۔

یابنی للمؤمن ثلاث ساعات: ساعة یناجی فیها ربه، وساعة یحاسب فیها نفسه، وساعة یخلو فیها بین نفسه ولذتها فیها یحل ویجمل، ولیس للمؤمن بد من ان یکون شاخصاً فی ثلاث: مرمة لمعاش، أو خطوة لمعاد، أو لذة فی غیر محرم۔

(بحذف اسناد) ابوحمزہ سعدی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: امیرالمومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ نے اپنے فرزند حضرت امام حسنؑ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: میرے بیٹے! جہالت سے بڑا کوئی فقر اور غربت نہیں ہے۔ سب سے بڑی محرومی عقل سے محرومی ہے تعجب اور حیرانی سے زیادہ کوئی وحشت ناک چیز نہیں ہے۔ اچھے اخلاق سے زیادہ اچھا کوئی حسب نہیں ہے۔ خدا کی حرام کردہ چیزوں سے اپنے آپ کو روکنے سے زیادہ کوئی پرہیزگاری نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صنعت میں غور وفکر کرنے سے زیادہ کوئی عبادت نہیں ہے۔

اے میرے فرزند! عقل انسان کی دوست ہے۔ حلم و بردباری اس کا وزیر ہے۔ نرمی اس کا باپ ہے اور صبر اس کا بہترین لشکر ہے۔

اے میرے فرزند! عقل مند کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی شان اور عزت کی طرف نظر رکھے اور اپنی زبان کی حفاظت کرے اور اپنے زمانے والوں کو پہچانے۔

اے میرے فرزند! تنگ دستی اور فقر و فاقہ سب سے بڑی مصیبت ہے اور اس سے سخت جسم کا مریض ہونا ہے اور اس سے زیادہ سخت دل کا بیمار ہونا ہے۔ نعمات میں سے (ایک) مال کی وسعت ہے۔ اور اس سے بڑی نعمت جسمانی صحت ہے اور اس سے بڑھ کر اور افضل دل کا تقویٰ اختیار کرنا ہے۔

اے میرے فرزند! مومن کے لیے تین وقت ہیں:

① وہ وقت ہے جس میں وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔
② وہ وقت ہے جس میں وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے۔
③ وہ وقت ہے جس میں وہ اپنے نفس کو آزاد چھوڑ دیتا ہے تاکہ وہ حلال اور پاکیزہ چیزوں سے لذت حاصل کرے۔

مومن کے لیے ضروری ہے کہ اس کی تین چیزوں میں توجہ رہے:

① اپنی معاش کی اصلاح پر توجہ دے
② اس کے قدم آخرت کی طرف ہوں
③ وہ حرام کردہ چیزوں کے علاوہ چیزوں سے لذت حاصل کرے۔

حضرت سلمان فارسیؓ نے جواب میں فرمایا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله قال: حدثني محمد بن يعقوب الكليني رحمه الله عن علي بن ابراهيم بن هاشم عن محمد بن عيسٰى بن عبيد عن حنان ابن سدير الصيرفي عن أبيه عن أبي جعفر محمد بن علي الباقر عليهما السلام قال: جلس جماعة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله ينتسبون ويفتخرون وفيهم سلمان رحمه الله ، فقال له عمر: ما نسبتك أنت يا سلمان وما اصلك؟ فقال: انا سلمان بن عبدالله، كنت ضالًا فهداني الله بمحمد صلى الله عليه وآله، وكنت عائلًا فأغناني الله بمحمد صلى الله عليه وآله، وكنت مملوكاً فأعتقني الله بمحمد صلى الله عليه

وآله، فهذا حسبي ونسبي ياعمر۔

ثم خرج رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله فذكر له سلمان ما قال عمر وما أجابه فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله: يامعشر قريش ان حسب المرء دينه، ومروته خلقه، وأصله عقله۔ قال اللّٰه تعالى: ﴿ياأيها الناس انا خلقناكم من ذكر وانثى وجعلناكم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان أكرمكم عنداللّٰه أتقاكم﴾ ثم أقبل على سلمان رضی اللہ عنہ فقال له: ياسلمان انه ليس لأحد من هؤلاء عليك فضل الا بتقوى اللّٰه، فمن كنت أتقى منه فأنت أفضل منه۔

(بحذف اسناد) ابن سدیر صیرفی نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک دن رسولؐ خدا کے اصحاب کی ایک جماعت اپنے اپنے نسب بیان کر کے فخر کر رہی تھی۔ ان میں حضرت سلمان رحمتہ اللہ علیہ بھی موجود تھے۔ سلمانؓ سے عمر بن خطاب نے کہا: اے سلمان! تیرا نسب کیا ہے؟

آپؓ نے فرمایا: میں سلمان بن عبداللہ ہوں۔ میں گمراہ تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت محمد مصطفیٰؐ کے ذریعے ہدایت فرمائی ہے۔ میں غریب و تنگ دست تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت محمدؐ کے ذریعے (غربت اور تنگ دستی) سے بے نیاز کر دیا ہے۔ میں غلام تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت محمدؐ کے ذریعے آزادی عطا فرمائی ہے۔ اے عمر! یہ میرا نسب ہے اور یہی میرا حسب ہے۔

پھر رسولؐ خدا باہر تشریف لائے اور سارا واقعہ رسولؐ خدا کی خدمت میں بیان کر دیا گیا۔ تو رسولؐ خدا نے فرمایا: اے قریش کے گروہ! انسان کا حسب اس کا دین ہے اور اخلاق اس کی مروت ہے اور عقل اس کی اصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (سورۃ حجرات، آیت ۱۳)

"اے لوگو! ہم نے تمھیں ایک مذکر اور ایک مونث (یعنی آدمؑ و حواؑ) سے خلق کیا ہے اور پھر تم کو گروہوں اور قبیلوں میں قرار دیا ہے، تاکہ



تمھاری شناخت ہو سکے۔ تحقیق تم میں سے اللہ کے نزدیک سب سے
زیادہ عزت واکرام والا وہ ہے جو سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے"۔
اس کے بعد رسولِ خدا حضرت سلمان رحمۃ اللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے سلمان! ان میں سے کوئی ایک بھی تمھارے مقابلے میں فضیلت نہیں رکھتا مگر وہ جو اللہ سے ڈرتا ہے۔ پس جس جس سے تم تقویٰ میں فضیلت رکھتے ہو اس سے تم افضل ہو۔

علیؑ صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابوبكر محمد ابن عمر الجعابي قال: حدثنا أبوالعباس أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا أبوعوانة موسٰى بن يوسف بن راشد الكوفي قال: حدثنا محمد بن يحيٰى الاودي قال: حدثنا اسماعيل بن ابان قال: حدثنا فضيل بن الزبير قال: حدثنا أبوعبدالله مولى بني هاشم عن أبي سخيلة قال: حججت أنا وسلمان الفارسي رحمه الله ، فمررنا بالربذة وجلسنا الى أبي ذر الغفاري رحمه الله ، فقال لنا: انه ستكون بعدي فتنة ولابد منها فعليكم بكتاب الله والشيخ على ابن أبي طالب فالزموهما، فأشهد على رسول الله صلى الله عليه وآله اني سمعته وهو يقول: علي أول من آمن بي وأول من صدقني وأول من يصافحني يوم القيامة، وهو الصديق الأكبر، وهو فاروق هذه الامة يفرق بين الحق والباطل، وهو يعسوب المؤمنين والمال يعسوب المنافقين۔

(بحذفِ اسناد) بنوہاشم کے غلام ابوعبداللہ نے ابوسخیلہ سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں: میں اور سلمان فارسیؓ حج کے لیے جا رہے تھے کہ ہمارا گزر مقام ربذہ سے ہوا اور ہم ابوذر غفاری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھ گئے۔ آپ نے ہم سے فرمایا: میرے بعد ایک فتنہ اُٹھنے ہونے والا ہے۔ اُس کے دوران تمھارے لیے ضروری ہے کہ کتابِ خدا اور بزرگوار علیؑ ابن ابی طالبؑ دونوں

کے دامن سے تمسک رکھنا، کیونکہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے خود حضرت رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ علیؑ وہ ہے جو سب سے پہلے میری نبوت پر ایمان لایا اور سب سے پہلے میری تصدیق کی اور قیامت کے دن سب سے پہلے میرے ساتھ مصافحہ کرنے والا ہے۔ یہ صدیق اکبر ہے اور یہ میری امت کا فاروقِ اعظم ہے جو حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے اور یہ مومنین کا یعسوب (یعنی بادشاہ) ہے جبکہ منافقین کا یعسوب مال و دولت ہے۔

میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی جماعت ہوں

(وبالإسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو القاسم جعفر بن محمد قال: حدثني أبي عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد ابن عيسٰى عن صفوان بن يحيٰى عن يعقوب بن شعيب عن صالح بن ميثم التمار رحمه الله قال: وجدت في كتاب ميثم رضي الله عنه يقول: تمسينا ليلة عند أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام فقال لنا: ليس من عبد امتحن الله قلبه بالايمان الا أصبح يجد مودتنا على قلبه، ولا أصبح عبد ممن سخط الله عليه الا يجد بغضنا على قلبه، فأصبحنا نفرح بحب المؤمن لنا ونعرف بغض المبغض لنا، وأصبح محبنا مغتبطا بحبنا برحمة من الله ينتظرها كل يوم، وأصبح مبغضنا يؤسس بنيانه على شفا جرف هار، فكأن ذٰلك الشفا قد انهار به في نار جهنم، وكأن أبواب الرحمة قد فتحت لأصحاب الرحمة، فهنيئًا لأصحاب الرحمة رحمتهم، وتعساً لاهل النار مثواهم، ان عبداً لن يقصر في حبنا لخير جعله الله في قلبه ولن يحبنا من يحب مبغضنا، ان ذٰلك لا يجتمع في قلب واحد ﴿وما جعل الله لرجل من قلبين في جوفه﴾۔ يحب بهذا قوماً ويحب بالآخر عدوهم، والذي يحبنا فهو

يخلص حبنا كما يخلص الذهب لاغش فيه، ونحن النجباء وافراطنا افراط الانبياء، وأنا وصى الأوصياء، وأنا حزب الله ورسوله ﷺ، والفئة الباغية حزب الشيطان فمن أحب أن يعلم حاله فى حبنا فليمتحن قلبه، فان وجد فيه حب من ألّب علينا فليعلم ان الله عدوه وجبرئيل وميكائيل والله عدو للكافرين۔

(بحذف اسناد) جناب صالح بن میثم التمار رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت میثم رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب میں یہ روایت پڑھی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ بسر کی۔ آپؑ نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس کے دل کا اللہ تعالیٰ نے ایمان کی خاطر امتحان لیا ہو مگر یہ کہ اس حالت میں صبح کرے کہ اپنے دل میں ہماری محبت کو پائے اور جس شخص پر اللہ تعالیٰ غضب ناک ہوگا وہ صبح نہیں کرے گا مگر یہ کہ وہ اپنے دل میں ہمارا بغض پائے۔ جب ہم صبح کرتے ہیں تو مومن کی جو ہمارے ساتھ محبت ہوتی ہے، اس کی وجہ سے ہم خوش ہوتے ہیں اور ہم اپنے ساتھ بغض رکھنے والے کے بغض کو بھی جانتے ہیں اور ہمارے ساتھ محبت کرنے والا جب صبح کرتا ہے تو وہ اِس حالت میں ہوتا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ محبت رکھنے کی وجہ سے خوش وخرم ہوتا ہے اور ہر روز اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کا انتظار کرتی ہے۔اور ہمارے ساتھ بغض رکھنے والا اپنے گھر کی بنیاد دریا کے اس کنارے پر رکھ رہا ہوتا ہے جس میں کٹاؤ ہو اور یہ وہ دریا ہوگا جس میں جہنم کی آگ جاری ہے۔

رحمت والوں کے لیے رحمت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں نیز رحمت والوں کو ان کے حصے کی رحمت مبارک ہو اور جہنم والوں کو اپنے بُرے ٹھکانے پر افسوس ہوگا۔ تحقیق جو بندہ ہماری محبت میں کوتاہی نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ایک خیر (نیکی) قرار دیتا ہے اور جو شخص ہمارے دشمنوں سے محبت کرتا ہے، وہ ہمارے ساتھ محبت ہرگز نہیں کرسکتا۔ کیونکہ یہ دونوں چیزیں ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں اور اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے لیے دو دل قرار نہیں دیے کہ وہ ایک دل کے ذریعے ایک قوم سے محبت کرے اور دوسرے دل کے ذریعے اس کے دشمنوں سے محبت کرسکے۔ پس جو کوئی ہمارے ساتھ محبت کرنے والا ہے اس کی ہمارے ساتھ محبت ایسے خالص

ہو گی جیسے سونا ہے کہ جس میں کوئی ملاوٹ نہیں ہوتی، ہم شرفا ہیں، ہمارا راستہ انبیاؑ کا ہے۔

میں تمام اوصیا کا وصی ہوں، میں اللہ اور اُس کے رسولؐ کی جماعت ہوں اور وہ باغی گروہ شیطان کی جماعت ہے۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ وہ ہماری محبت میں اپنی حالت کو معلوم کرے اسے چاہیے کہ وہ اپنے دل کا امتحان لے۔ اگر وہ اپنے دل میں ان لوگوں کی محبت کو پاتا ہے جنھوں نے ہمارے اُوپر ظلم کیے ہیں تو اس کو جان لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ، جبرائیلؑ اور میکائیلؑ یہ سب اس کے دشمن ہیں اور اللہ کافروں کا دشمن ہے۔

ہماری اور ہمارے شیعوں کی خلقتِ علّیین سے ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم جعفر بن محمد قال: حدثنی أبی عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد ابن عیسٰی عن محمد بن خالد عن فضالة عن علی بن أبی طالب، وعن أبی بصیر عن أبی جعفر محمد بن علی علیهما السلام قال: انا و شیعتنا خلقنا من طینة من علیین، وخلق عدونا من طینة خبال من حمأ مسنون۔

(بحذف اسناد) ابوبصیر رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ہمیں اور ہمارے شیعوں کو علّیین کی مٹی سے خلق کیا گیا ہے اور ہمارے دشمنوں کو خبال کی مٹی سے خلق کیا گیا ہے جو جہنم کا گڑھا ہے۔

ہم تو علّیین سے پیدا ہوئے
اپنے دشمن مگر خبالی ہیں

رات کا وہ حصہ جس میں دعا قبول ہوتی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محمد ابن عمر الجعابی قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعید قال: حدثنا محمد بن یوسف بن ابراهیم قال: حدثنا محمد بن زیاد عن أبی أیوب الخراز

عن محمد بن عبدة النيسابوری قال: قلت لأبی عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام: ان الناس يروون عن النبی صلی الله عليه وآله ان فی الليل ساعة لا يدعو فيها عبد مؤمن بدعوة الا استجيب له؟ قال: نعم۔ قلت: متی هی جعلت فداك؟ قال: ما بين نصف الليل الی الثلث الباقی منه۔ قلت له: أهی ليلة من الليالی معلومة أو كل ليلة؟ قال: بل كل ليلة۔

(بحذفِ اسناد) محمد بن عبدہ نیشاپوری روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: لوگ نبی اکرمؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: رات میں ایک ایسا وقت ہوتا ہے کہ جس میں اگر دعا کی جائے تو وہ ضرور قبول ہوتی ہے، کیا ایسا ہی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جی ہاں!

میں نے عرض کیا: مَیں آپؑ پر قربان ہو جاؤں! وہ کون سا وقت ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ رات کے نصف سے لے کر ایک ثلث باقی رہنے تک کا وقت ہے۔

میں نے عرض کیا: کیا یہ وقت کسی خاص معینہ رات میں ہے یا ہر رات میں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: یہ وقت ہر رات میں ہے۔

رمضان، مبارک مہینہ ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محمد ابن عمر الجعابی قال: حدثنا محمد بن يحيی بن أبی وسليمان بن زياد المروزی قال: حدثنا عبيد الله بن محمد العيشی قال: حدثنا حماد بن سلمة عن أيوب عن أبی قلابة عن ابی هريرة ان رسول الله صلی الله عليه وآله قال: هذا شهر رمضان وهو شهر مبارك افترض الله تعالی صيامه، تفتح فيه أبواب الجنان وتصفد فيه

الشياطين، وفيه ليلة خير من ألف شهر، فمن حرمها فقد حرم يردد ذلك ثلاث مرات.

(بحذف اسناد) ابوہریرہ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: یہ رمضان کا مہینہ ہے، یہ وہ مبارک مہینہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے واجب قرار دیے ہیں۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور تمام شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔ اس میں (ایک) قدر کی رات ہے جو ہزار راتوں سے افضل ہے جو اس کی حرمت کا خیال کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام قرار دے گا اور اس جملے کو آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔

فضیلتِ ماہِ رمضان

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوبكر محمد ابن عمر الجعابي قال: حدثنا محمد بن يحيىٰ بن أبي سليمان قال: حدثنا عبيدالله بن محمد العيشي قال: حدثنا حماد بن سلمة عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: من صام شهر رمضان ايماناً واحتساباً غفر الله له ما تقدم من ذنبه، ومن صلى ليلة القدر ايماناً واحتساباً غفرالله له ما تقدم من ذنبه.

(بحذف اسناد) ابوہریرہؓ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص ماہِ رمضان کے روزے حالتِ ایمان میں رکھے گا اور اپنے آپ کو برائیوں سے روکے رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دے گا اور جو شخص قدر کی رات میں ایمان اور احتساب کے ساتھ نماز ادا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دے گا۔

چار بندوں کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوبكر محمد ابن عمر قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن

محمد قال: حدثنا علی بن الحسن ابن فضال عن الحسن بن علی بن یوسف عن زکریا بن محمد عن أبی عبداللّٰه المؤمن عن ابن مسکان عن سلیمان بن خالد عن أبی عبداللّٰه علیہ السلام قال: أربعة لا تردلهم دعوة: الامام العادل لرعیته، والأخ لأخیه بظهر الغیب یوکل اللّٰه به ملکاً یقول له: ولك مثل ما دعوت لأخیك، والوالد لولده، والمظلوم یقول الرب عزوجل: وعزتی وجلالی لأنتقمن لك ولو بعد حین۔

(بحذف اسناد) سلیمان بن خالد نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: چار اشخاص ایسے ہیں جن کی دعا رد نہیں ہوتی بلکہ ضرور قبول ہوتی ہے:

① امام عادل جب اپنی رعایا کے لیے دعا کرے۔
② بھائی اپنے بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ معین کرتا ہے جو یہ کہتا ہے کہ جو تم نے اپنے بھائی کے لیے دعا کی ہے، اس کی مثل تمھارے لیے قرار دی گئی ہے۔
③ والد جب اپنی اولاد کے لیے دعا کرے۔
④ مظلوم جب دعا کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلالت کی، میں تیرا بدلہ ضرور لوں گا، خواہ ایک زمانے کے بعد ہی کیوں نہ ہو۔

